سنن نسائی (مترجم)

تالیف:

امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی رحمہ اللہ

(۲۰۳ھ/۹۱۵ء)

ترجمہ:

مولانا دوست محمد شاکر۔ مولانا حافظ محمد عبدالستار قادری

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ الرَّحْلَةُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ الصَّنَدِيُّ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ النَّسَائِيُّ تَأْوِيْلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ۔

۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِيْ وَضُوْئِهِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

كتاب پاکیزگی

شیخ، امام عالم ربانی، راہنما حافظ حجۃ اللہ ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر النسائی نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کے اس فرمان کی تشریح و توضیح کرے جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنا منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ اسے تین مرتبہ دھو نہ لے کیونکہ تم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ رات دوران نیند اس کا ہاتھ کہاں رہا ہے۔

بَابُ السِّوَاكِ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

۲ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

رات کی نیند سے بیدار ہو کر مسواک کرنا

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو سو کر اٹھتے تو اپنا دہن مبارک مسواک سے صاف فرماتے۔

بَابُ كَيْفَ يَسْتَاكُ

۳ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَاكُ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلٰى لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ عَاعَا۔

مسواک کرنے کا طریقہ

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضور مسواک فرما رہے تھے اور مسواک کا کنارہ آپ کی زبان پر تھا آپ اپنا گلا مبارک صاف فرما رہے تھے لہٰذا عاعا کی آواز آ رہی تھی۔

بَابُ هَلْ يَسْتَاكُ الْإِمَامُ بِحَضْرَةِ رَعِيَّتِهِ

امام کا اپنی رعیت کی موجودگی میں مسواک کرنا

۴ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اَقْبَلْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِیْ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ اَحَدُهُمَا عَنْ یَّمِیْنِیْ وَالْاٰخَرُ عَنْ یَّسَارِیْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَاكُ فَكِلَاهُمَا یَسْاَلُ الْعَمَلَ قُلْتُ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ نَبِیًّا بِالْحَقِّ مَا اطَّلَعَانِیْ مَا فِیْ اَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا یَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی سِوَاكِهٖ تَحْتَ شَفَتِهٖ قَلَصَتْ فَقَالَ اِنَّا لَا اَوْ لَنْ نَسْتَعْمِلَ عَلٰی الْعَمَلِ مَنْ اَرَادَهٗ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ فَبَعَثَهٗ عَلَی الْیَمَنِ ثُمَّ اَرْدَفَهٗ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میرے ہمراہ قبیلہ اشعر کے دو اور اشخاص میرے دائیں بائیں آرہے تھے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مسواک فرما رہے تھے، دونوں افراد نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ملازمت کے متعلق عرض کیا، میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی حق مبعوث فرمایا ہے، ان دو حضرات نے اس سے قبل اپنی دلی خواہش نہیں بتائی اور نہ ہی مجھے علم تھا کہ وہ ملازمت طلب کرنے میں گویا میں اسوقت آپ کی مسواک کو آپ کے ہونٹوں کے اندر دیکھ رہا تھا اور آپ کا اوپر کا ہونٹ مبارک اٹھا ہوا تھا آپ نے ارشاد فرمایا ہم کبھی بھی اس شخص کو ملازمت نہیں دیتے جو خود اس کا طالب اور متمنی ہو کر اس کی درخواست کرے، لیکن اے ابوموسیٰ آپ جائیں اور آپ نے حضرت ابوموسیٰ کو یمن کا حاکم بنا کر ارسال فرمایا، آپ کے ہمراہ معاذ بن جبلؓ کو ان کے نائب کی حیثیت سے ارسال فرمایا۔

(اس سے ثابت ہوا کہ امام رعیت کے سامنے مسواک کر سکتا ہے)

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِی السِّوَاكِ

ترغیب مسواک

۵ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور رضا الٰہی حاصل ہونے کا سبب ہے۔

نوٹ: حدیث پاک سے ثابت ہے کہ مسواک کرنے والے کا منہ پاک و صاف اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی رہتا ہے۔

اَلْاِكْثَارُ فِی السِّوَاكِ

بہت زیادہ مسواک کرنا

۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَكْثَرْتُ عَلَیْكُمْ فِی السِّوَاكِ۔

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یقیناً مسواک کے متعلق میں نے تمہیں بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِی السِّوَاكِ بِالْعَشِیِّ لِلصَّائِمِ

صائم تیسرے پہر مسواک کر سکتا ہے

۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر میری امت پر یہ بات تکلیف دہ نہ ہوتی تو میں ان پر ہر نماز سے قبل مسواک کرنا فرض قرار دیتا۔

اَلسِّوَاكُ فِيْ كُلِّ حِيْنٍ۔

ہر وقت مسواک کرنا

۸ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضی بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَءُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ۔

حضرت شریح بن ہانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکان میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے آپ کس کام سے ابتدا کرتے تھے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا سب سے پہلے آپ مسواک فرماتے۔

ذِكْرُ الْفِطْرَةِ الْاِخْتِتَانُ

فطرتی خصائل (ختنہ کرانا ہے)

۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْاِخْتِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ چیزیں فطرتی خصائل میں سے ہیں۔ ختنہ کرانا۔ زیر ناف کے بالوں کو مونڈنا، مونچھوں کے بال کترنا۔ ناخن کاٹنا اور بغل کے بال اکھیڑنا یہ سب فطرتی خصائل اور پرانی سنتیں ہیں جو جملہ انبیاء کرام سے برابر اور مسلسل منقول ہیں۔

تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ

ناخن کاٹنا

۱۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ چیزیں فطرتی خصائل میں سے ہیں۔ مونچھیں کترنا۔ بغل کے بال تر شرانا ناخن کاٹنا زیر ناف بالوں کو مونڈنا اور ختنہ کرانا۔

نَتْفُ الْاِبْطِ

بغل کے بال اتروانا

۱۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَاَخْذُ الشَّارِبِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ کام فطرتی خصائل میں سے ہیں ختنہ کرانا۔ زیر ناف بال مونڈنا بغل کے بال اتروانا۔ ناخن تراشنا۔ مونچھوں کے

بالوں کو لینا۔

اکثر سلف صالحین کے نزدیک مونچھوں کا کترنا بہتر ہے۔ بالکل منڈانا مکروہ ہے۔

حَلْقُ الْعَانَةِ

۱۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ قَصُّ الْاَظْفَارِ وَاَخْذُ الشَّارِبِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ۔

زیرِ ناف بال مونڈنا

سیدنا حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ناخن تراشنا، مونچھیں کترنا، زیرِ ناف بال مونڈنا فطرتِ سنت ہے

انہیں استرے سے مونڈنا چاہیے۔

قَصُّ الشَّارِبِ

۱۳ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَاْخُذْ شَارِبَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا۔

مونچھیں کترنا

سیدنا حضرت زید بن ارقم سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مونچھوں کے بال نہ کتروائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

اَلتَّوْقِيْتُ فِيْ ذٰلِكَ

۱۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔

کتنے عرصہ کے بعد حجامت کرائی جائے

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مونچھیں کٹوانے، ناخن تراشنے، زیرِ ناف بال مونڈنے اور بغل کے بال اتارنے کے لیے حد مقرر فرما دی۔ یعنی کہ ہم انہیں چالیس دن یا چالیس رات سے زیادہ نہ بڑھنے

(اگر چالیس دن کی مقررہ مدت سے کم مدت میں حجامت کرائی جائے تو افضل ہے۔ اس کے بعد گناہ ہے۔)

اِحْفُوا الشَّارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى

۱۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا الشَّارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى۔

مونچھوں کے بال کاٹنا اور ڈاڑھی بڑھانا

سیدنا حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو کاٹو اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ۔

مونچھیں کاٹنے کا مطلب بالکل مونڈنا نہیں بلکہ صرف کٹوانا ہے اتنا کہ لب سے کھانے پینے کے برتن میں کوئی بال نہ جائے۔ بالکل مونچھیں نکال دینا اہل سنت کے نزدیک درست نہیں۔

اَلْاِبْعَادُ عِنْدَ اِرَادَةِ الْحَاجَةِ

۱۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ

رفع حاجت کے لیے دور جانا

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی قتادہ سے مروی ہے

قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَلَاءِ وَكَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ۔

کہ میں حضور کے ہمراہ رفع حاجت کے لیے بستی کے باہر جنگل میں گیا۔ چنانچہ جب آپ رفع حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو اجرام سے ستر چھپانے کے لیے دور دراز جگہ تشریف لے جاتے۔

۱۷ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ أَبْعَدَ قَالَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ وَهُوَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِوَضُوْءٍ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے۔ کہ سرکار دو عالم رفع حاجت کے لیے دور تشریف لے جاتے۔ ایک دن آپ کسی سفر میں رفع حاجت کے لیے دور تشریف لے گئے تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میں وضو کا پانی حاضر خدمت کروں میں نے وضو کا پانی پیش کیا آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

اَلرُّخْصَةُ فِيْ تَرْكِ ذٰلِكَ

رفع حاجت کے لیے دور نہ جانے کی رخصت

۱۸ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَدَعَانِيْ وَكُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ۔

سیدنا حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا۔ یہاں تک کہ آپ قوم کے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پر تشریف لائے۔ اور آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ میں آپ سے پردہ اور آڑ کی غرض سے دور چلا گیا۔ آپ نے مجھے بلایا میں آپ کی پچھلی طرف تھا۔ آپ نے فارغ ہو کر وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص رفع حاجت کے لیے جنگل میں جائے تو آڑ اور پردہ نہ ہونے کی صورت میں دور جانا بہتر ہے تاکہ کسی انسان کی نظر نہ پڑے اور اگر پردہ یا آڑ وغیرہ ہو تو نزدیک اور قریب ہونے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ حیا بہرحال ایمان کا ایک اہم جزو ہے۔

آپ نے کھڑے ہو کر اسی لیے پیشاب فرمایا کہ وہاں نجاست ہی نجاست تھی اور بیٹھنے کی جگہ نہ تھی تاکہ گندگی اور نجاست نہ لگ جائے۔ نیز بعض دوسری روایات کے مطابق آپ کی پشت مبارک میں درد تھا۔

علماء فرماتے ہیں کہ آپ نے اس لیے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا تاکہ دوسری جانب سے حدث نہ نکلنے پر اطمینان اور تسلی ہو اور ایسا بیٹھنے میں نہیں ہوتا۔

ایک اور قول کے مطابق جو ابن سکن کا ہے۔ کہ وہاں نجاست ہو گی اور جگہ گیلی لہٰذا اوپر چھینٹے پڑنے کے خدشہ سے آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔

اَلْقَوْلُ عِنْدَ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ

پائخانے جائے تو کیا کہے

۱۹ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو آپ فرماتے: اے اللہ میں تجھ سے بھوتوں اور چڑیلوں سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔

خبث اور خبائث دونوں شیطانی اقسام ہیں۔

اَلنَّهْيُ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

بیت الخلاء میں یا دوران پیشاب قبلہ کی طرف منہ کرنے کی ممانعت

۲۰ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ وَهُوَ بِمِصْرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَابِيْسِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ فَلْيَسْتَدْبِرِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا۔

سیدنا حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ جب آپ مصر میں قیام پذیر تھے اور مصر کے بیت الخلاء کے منہ قبلہ کی طرف بنائے گئے فرماتے واللہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں ان پاخانوں کے ساتھ کیا کروں کیونکہ رسول اکرم کا ارشاد گرامی ہے۔ جب تم میں سے کوئی پیشاب اور پاخانے کے لیے جائے تو وہ قبلہ رو نہ ہو اور نہ کعبہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھے

مذکورہ حکم شہر اور جنگل دونوں کے لیے یکساں ہے۔ علماء عظام کے اکثریتی گروہ جس میں تاجدار اقلیم فقہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں کا یہی خیال ہے۔

اَلنَّهْيُ عَنِ اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کی ممانعت

۲۱ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا۔

سیدنا حضرت ابوایوب انصاری سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کرتم پیشاب کی حالت میں قبلہ کی طرف منہ نہ کرو اور نہ ہی پیٹھ۔ ہاں البتہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کر لو۔

سرکار کا یہ حکم مدینہ منورہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ کیونکہ وہاں سے قبلہ جنوب کی طرف ہے پاکستان سے قبلہ مغرب کی طرف ہے تو یہاں مشرق یا مغرب کی طرف منہ کر کے پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔

اَلْاَمْرُ بِاسْتِقْبَالِ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ عِنْدَ الْحَاجَةِ۔

رفع حاجت کے وقت مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرنے کا حکم

۲۲ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْغَائِطَ فَلَا یَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلٰکِنْ لِیَشْرِقْ اَوْ لِیَغْرِبْ۔

سیدنا حضرت ابوایوب انصاری سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رفع حاجت کے لیے جائے تو قبلہ رو ہو کر نہ بیٹھے بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف بیٹھے۔

یہ حکم اس لیے ہے کیوں کہ مدینہ منورہ کا قبلہ مغرب کی طرف نہیں ہے۔ اور جہاں قبلہ مغرب کی طرف ہو وہاں مغرب کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنا منع ہے

اَلرُّخْصَةُ فِیْ ذٰلِکَ فِی الْبُیُوْتِ

گھروں کے اندر پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے کی رخصت

۲۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدِ ارْتَقَیْتُ عَلٰی ظَهْرِ بَیْتِنَا فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی لَبِنَتَیْنِ مُسْتَقْبِلَ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ لِحَاجَتِہٖ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دو اینٹوں پر قضائے حاجت فرماتے ہوئے دیکھا۔ اور آپ کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا۔

بَابُ النَّهْیِ عَنْ مَسِّ الذَّکَرِ بِالْیَمِیْنِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

رفع حاجت کے دوران شرمگاہ کو چھونے کی ممانعت

۲۴ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا بَالَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَاْخُذْ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ۔

۲۵ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ فَلَا یَمَسَّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ۔

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص پیشاب کرے تو وہ اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے۔

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص پیشاب کرنے جائے تو وہ اپنے ذکر کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے۔

اسلام میں دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا، ہر کام کی ابتداء کرنا اور دوسرے اہم کام کرنے کے احکام ہیں اور بائیں ہاتھ سے پیشاب کے بعد استنجا کرنے کا حکم ہے۔ لہٰذا ہر عضو کو اپنے اپنے مقام پر استعمال کرنا چاہیئے۔ ورنہ ناجائز ہوگا۔ کیونکہ کھانا کھانا وضع الشیئ فی غیر محلہ کے تحت آتا ہے

اَلرُّخْصَةُ فِي الْبَوْلِ فِي الصَّحْرَاءِ قَائِمًا

صحرا یا جنگل میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت

۲۶ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبیلہ کے کوڑے پر تشریف لائے اور وہاں آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔

۲۷ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

سیدنا حضرت حذیفہ ہی سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ایک قبیلے کے کوڑے پر تشریف لائے اور وہاں آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔

۲۸ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشٰى اِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

سیدنا حضرت حذیفہ ہی سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبیلے کے کوڑے پر تشریف لے گئے اور وہاں آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔

اَلْبَوْلُ فِي الْبَيْتِ جَالِسًا

مکان یا گھر میں بیٹھ کر پیشاب کرنا

۲۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا جَالِسًا۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جو شخص تم سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ روایت کرے کہ آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا تو تم اسے سچ اور درست نہ سمجھو کیونکہ آپ بیٹھے بغیر پیشاب نہ فرماتے تھے

اس روایت کو ترمذیؒ نے روایت کیا اور آپ فرماتے ہیں کہ پیشاب کرنے کے باب میں اور تفصیل و طریقہ میں یہ روایت بہترین اور اصح ہے۔ حاکمؒ کے فرمان کے مطابق یہ روایت شیخین کی روایت پر درست ہے۔

اَلْبَوْلُ اِلٰى سُتْرَةٍ يَسْتَتِرُ بِهَا

کسی چیز کی آڑ میں پیشاب کرنا

۳۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهٖ كَهَيْئَةِ الدَّرَقَةِ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ خَلْفَهَا فَبَالَ اِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اُنْظُرُوْا يَبُوْلُ كَمَا

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور آپ کے دست مبارک میں ڈھال کی مانند ایک چیز تھی آپ نے اسے سامنے رکھا اور اس کے پیچھے بیٹھ کر اسی کی طرف پیشاب فرمایا۔ تو قوم کے بعض لوگوں نے کہا کہ ان

تَبُوْلُ الْمَرْأَةُ تَسْمَعُهُ فَقَالَ اَوَمَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ كَانُوْا اِذَا اَصَابَهُمْ شَيْءٌ مِّنَ الْبَوْلِ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ فَنَهَاهُمْ صَاحِبُهُمْ فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهٖ .

کی طرف تو دیکھ جو عورتوں کی مانند پیشاب کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا تم اس چیز کو نہیں جانتے جو بنی اسرائیل کے ایک شخص کو پہنچی بنی اسرائیل کا یہ طریقہ تھا کہ انہیں جہاں کہیں پیشاب لگ جاتا تو اس جگہ کو وہ قینچی سے کتر ڈالتے۔ اُن کے ساتھی نے انہیں منع کیا تو اس جرم کی پاداش میں اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔

۱۔ عورتوں کی طرح پیشاب کرتے ہیں جیسے عورتیں بہت حیا سے پردہ اور آڑ کرتی ہیں۔
۲۔ بنی اسرائیل کے ایک شخص کو سزا ملی۔ یعنی اس نے بھلائی نیکی اور معروف کام کرنے سے روکا۔
۳۔ قینچی سے کتر ڈالتے یعنی اوپر سے چمڑا چھیل ڈالتے۔

بنی اسرائیل کی شریعت میں لازمی تھا کہ اگر ان کے بدن میں کہیں نجاست لگ جاتی تو وہ وہاں کا گوشت چھیل ڈالتے اگر کپڑے میں لگ جاتی تو وہ ایسے کپڑے کو نجاست و غلاظت والی جگہ کو کاٹ ڈالتے۔ اگرچہ یہ بات عقل سے بالا ہے تاہم ان کی شریعت میں پسندیدہ تھی۔ اور عقل کو شریعت کے تابع ہونا چاہیئے۔ عقل سے بالا اس طرح کہ ایسا کرنے سے انہیں ضرر مال و جان لازمی اٹھانا پڑتا۔

جب ایک عقل سے عاری شخص نے انہیں ایسا نیکی اور پاکیزگی کا کام کرنے سے منع کیا تو اسے عذاب دیا گیا جب مشرکین جیسا سے منع کرتے ہیں تو وہ بطریق اولیٰ لائق عذاب ہیں۔ کیونکہ حیا اور پردہ شریعت و عقل ہر دو کے اعتبار سے بہتر اور لازمی ہے۔

اَلتَّنَزُّهُ عَنِ الْبَوْلِ

پیشاب سے بچنا

۲۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَاَمَّا هٰذَا فَاِنَّهٗ كَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيْبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهٗ بِاثْنَيْنِ فَغَرَزَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا وَعَلٰى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا .

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ ان دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا پھر آپ نے کھجور کی تازہ ٹہنی منگوائی اور اسے آدھوں آدھ چیرا اور ہر ایک کی قبر پر ایک شاخ گاڑ دی۔ اور فرمایا کہ شاید جب تک یہ خشک نہ ہوں تب تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے

لفظ لعل کے معنی امید ہے جب نبی کریم کوئی امید کا لفظ فرمائیں تو آپ اندازہ فرمائیں اس کا یقیناً ہونا ہوتا ہے یہ آپ کا علم غیب ہے۔ سبز درخت کی ٹہنی سے عذاب میں کیوں تخفیف ہوتی ہے علماء حق نے اس کا جواب

یہ دیا ہے کہ چونکہ وہ سرسبز و شاداب درخت اللہ کی تسبیح کرتا ہے لہٰذا اس وجہ سے عذاب میں تخفیف ہو گئی۔ آج بھی مذکورہ قبروں پر گل پاشی اور پھول چڑھانے کا جواز اسی حدیث سے لیا جاتا ہے۔

بَابُ الْبَوْلِ فِي الْإِنَاءِ

برتن میں پیشاب کرنا

۳۲ عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عِيدَانٍ يَبُولُ فِيهِ وَيَضَعُهُ تَحْتَ السَّرِيرِ.

حضرت امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ تھا۔ آپ اس میں پیشاب فرماتے اور اسے تخت کے نیچے رکھ لیتے۔

اس سے ثابت ہوا کہ مجبوری اور معذوری کی صورت حال میں برتن میں پیشاب کرنا درست ہے۔

اَلْبَوْلُ فِي الطَّسْتِ

طشت کے اندر پیشاب کرنا

۳۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَيَّ فَلَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُولَ فِيهَا فَانْخَنَثَ نَفْسُهُ وَمَا شَعَرَ فَإِلَامَ أَوْصَى.

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو وصیت فرمائی حالانکہ آپ نے تو محض پیشاب کرنے کے لیے برتن منگوایا۔ آپ کا جسم مبارک دوہرا ہو گیا اور آپ کو خبر نہ ہوئی۔ بھلا کس کو کس کی وصیت فرمائی۔

كَرَاهِيَةُ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ

بل میں پیشاب کرنا منع ہے

۳۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي جُحْرٍ قَالُوا لِقَتَادَةَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ فَقَالَ يُقَالُ إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک سوراخ میں پیشاب نہ کرے۔ لوگوں نے جناب قتادہؓ سے عرض کیا کہ آپ نے بل میں پیشاب کرنے کو کیوں منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں سوراخوں میں جن رہتے ہیں۔

سوراخ میں پیشاب کرنا اس لیے منع ہے کہ سانپ بچھو وغیرہ سوراخ سے نکل کر ایذا نہ پہنچائیں اور تکلیف نہ دیں۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ بل اور سوراخ وغیرہ جنوں کے گھر ہیں۔ چنانچہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو اسی وجہ سے ایک جن نے مار ڈالا۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ

ایک جگہ رُکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی نہی

۳۵ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ۔

سیدنا حضرت جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا

كَرَاهِيَةُ الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحَمِّ

نہانے کی جگہ پیشاب نہ کرنا

۳۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهٖ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے غسل خانے میں پیشاب نہ کرے کیونکہ اکثر و بیشتر اس سے وسواس پیدا ہوتے ہیں۔

یعنی دل و دماغ میں اس بات کا کھٹکا اور وسوسہ کہ یہیں پیشاب کیا تھا اور اسی جگہ غسل لہٰذا چھینٹیں پڑیں گی غسل کرنا چاہیے

اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ يَبُوْلُ

پیشاب کرنے والے کو السلام علیکم کہنا

۳۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ ایک شخص کا گزر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ آپ پیشاب فرما رہے تھے۔ اس شخص نے آپ کو سلام عرض کیا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہ فرمایا۔

جب آپ استنجا کر کے وضو سے فارغ ہو گئے تو آپ نے سلام کا جواب فرمایا۔

رَدُّ السَّلَامِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

وضو کے بعد سلام کا جواب دینا

۳۸ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهٗ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتّٰى تَوَضَّاَ فَلَمَّا تَوَضَّاَ رَدَّ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت مہاجر بن قنفذ سے مروی ہے کہ آپ نے حضور نبی کریم کو سلام عرض کیا جبکہ آپ پیشاب فرما رہے تھے تو آپ نے سلام کا جواب نہ فرمایا حتیٰ کہ آپ نے وضو کیا اور جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو اس کے سلام کا جواب دیا۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالْعَظْمِ

ہڈی سے استنجا کرنا ممنوع

۳۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا أَنْ يَسْتَطِيبَ أَحَدُكُمْ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی اور لید کے ساتھ استنجا کرنے کو ممنوع قرار دیا۔

آپؐ اپنی امت کے لیے بمنزلہ باپ ہیں یعنی رؤف و رحیم نبی تعلیم و نصیحت خیر خواہی رحم و کرم حلال و حرام اور فلاح دارین کے لیے باپ سے بھی بڑھ کر اپنے غلاموں کے خیر خواہ اور خیر اندیش ہیں۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالرَّوْثِ

لید سے استنجا کرنا ممنوع

۴۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ اُعَلِّمُكُمْ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِيْنِهٖ وَكَانَ يَاْمُرُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ وَيَنْهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تمہارے لیے باپ کی بمنزل ہوں۔ تو میں تمہیں سکھاتا ہوں کہ جب تم میں سے کوئی ایک پیشاب کرنے جائے تو وہ اپنا منہ قبلہ کی جانب نہ کرے اور نہ ہی اس کی جانب پیٹھ کرے۔ نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین پتھروں سے استنجا کرنے کا حکم فرماتے اور پرانی ہڈی اور لید سے استنجا کرنے سے منع فرماتے

(اس لیے کہ ہڈی جنوں کی اپنی اور لید گوبر وغیرہ ان کے جانوروں کی خوراک ہے۔)

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِكْتِفَاءِ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ

استنجا کرنے کے لیے تین پتھروں سے قلیل پتھر استعمال کرنا ممنوع

۴۱ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لَنَا الْمُشْرِكُ اِنَّ صَاحِبَكُمْ لَيُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِيَ بِاَيْمَانِنَا اَوْ نَكْتَفِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ۔

سیدنا حضرت سلمان سے مروی ہے کہ ایک کافر شخص نے آپ سے ازراہ مذاق کہا تمہارے نبی نے تمہیں سب چیزیں سکھائیں حتیٰ کہ پیشاب کرنا بھی سکھایا۔ سیدنا حضرت سلمانؓ نے جواب میں فرمایا۔ بلاشبہ ہمیں پاخانہ پھرنا بھی سکھایا ہے اور پیشاب کرنا بھی نیز ہمیں دوران پیشاب قبلہ رو ہونے، داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے اور تین پتھروں سے کم میں استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

کافر نے ازراہ تمسخر و مذاق سیدنا سلمان پر طعن کیا سیدنا حضرت سلمانؓ نے بہت عمدہ جواب دیا۔ اور اس کے مذاق کی پروا نہ فرمائی۔

استنجا کرنے کے لیے ڈھیلا اگر سہ طرفہ ہو تو ایک ہی کافی ہے۔

اَلرُّخْصَةُ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِحَجَرَيْنِ

۴۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَهٗ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ اَجِدْهُ فَاَخَذْتُ رَوْثَةً فَاَتَيْتُ بِهِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هٰذَا رِكْسٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرِّكْسُ طَعَامُ الْجِنِّ۔

دو ڈھیلوں سے استنجا کرنے کی رخصت

سیدنا حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں تشریف لے گئے۔ اور مجھے حکم فرمایا کہ میں آپ کی خدمت میں تین پتھر پیش کروں۔ تلاش کرنے پر مجھے دو پتھر دستیاب ہوئے مگر تیسرا نہ ڈھونڈ سکا تو تین پورے کرنے کے لیے گوبر کا ایک ٹکڑا ان کے ساتھ لے آیا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پتھر تو لے لیے اور گوبر کا ٹکڑا پھینک دیا یہ فرما کر کہ یہ نجس ہے۔

نوٹ: امام نسائی کے بقول رکس سے مراد جنوں کا کھانا بھی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِحَجَرٍ وَاحِدٍ

۴۳ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ۔

استنجا ایک ہی پتھر سے کرنے کی رخصت

سیدنا حضرت سلمہ بن قیس سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب استنجا کرے تو طاق ڈھیلے لینے چاہئیں۔

نوٹ: یعنی ایک یا تین یا پانچ حدیث پاک سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ فقط ایک ہی ڈھیلا کافی ہے۔

اَلْاِجْزَاءُ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِالْاَحْجَارِ دُوْنَ غَيْرِهَا

۴۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَذْهَبْ مَعَهٗ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَلْيَسْتَطِبْ بِهَا فَاِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ۔

اگر صرف ڈھیلوں سے استنجا کرلے تو کافی ہے پانی لینا ضروری نہیں

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کے لیے جائے تو اسے استنجا کے لیے تین پتھر ساتھ لے جانے چاہئیں کیونکہ اسے استنجا کے لیے تین پتھر کافی ہیں۔

یہ اس وقت ہے جب نجاست مخرج سے متجاوز نہ ہو ورنہ پانی سے استنجا ضروری ہے۔

اَلْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ

۴۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

پانی سے استنجا کرنا

سیدنا حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں تشریف

أَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ مَعِيَ تَحْوِيْ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ يَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ۔

لے جاتے تو میرا اور میرے ساتھ ایک لڑکا پانی کا ایک ڈول اٹھا کر چلتے۔ آپ پانی سے استنجا فرماتے۔

۴۶ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مُرْنَ أَزْوَاجَكُنَّ أَنْ يَسْتَطِيبُوا بِالْمَاءِ فَإِنِّي أَسْتَحْيِيهِمْ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ نے عورتوں سے فرمایا۔ کہ وہ اپنے اپنے خاوندوں کو پانی سے استنجا کرنے کا حکم پہنچائیں کیونکہ مجھے ان سے بات فرماتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجا فرماتے۔

یعنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے بعد ڈھیلے استعمال فرماتے بعد ازاں پانی استعمال فرماتے جو افضل ہے۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ۔

دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے

۴۷ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي إِنَائِهِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی پانی پیئے تو اپنے برتن میں پھونک نہ مارے (سانس لے) اور جب کوئی بیت الخلا میں جائے تو اپنے ذکر کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے سونتے

نوٹ:۔ برتن میں پھونک نہ مارے تاکہ منہ اور ناک کے جراثیم نکل کر پانی میں نہ پڑیں۔

مس ذکر کے متعلق امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ نہی کراہت تحریمی سے مقصود یہ ہے کہ جب دوران استنجا بوجہ ضرورت دائیں ہاتھ سے چھونا منع ہے تو کسی اور وقت چھونا بدرجہ اولیٰ منع ہے۔

۴۸ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ وَأَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَأَنْ يَسْتَطِيبَ بِيَمِينِهِ۔

سیدنا حضرت قتادہؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں پھونکیں مارنے شرمگاہ کو چھونے اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

۴۹ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّا لَنَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمُ الْخِرَاءَةَ قَالَ أَجَلْ نَهَانَا أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِيَمِينِهِ وَيَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِيَ أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ۔

سیدنا حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ انہیں مشرکوں نے کہا کہ ہم تمہارے نبی کو پاخانہ پھرنے کے آداب سکھاتے دیکھتے ہیں حضرت سلمان نے فرمایا۔ ہاں بلاشبہ آپ نے ہمیں دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے اور پیشاب و استنجا کے دوران قبلہ رو ہونے اور تین ڈھیلوں سے کم کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ اس حدیث پاک میں دون کو غیر کے معنی میں استعمال کرنا بالاجماع غلط ہے۔

بَابُ دَلْكِ الْيَدِ بِالْاَرْضِ بَعْدَ الْاِسْتِنْجَاءِ

استنجا کرنے کے بعد ہاتھوں کو مٹی رگڑ کر صاف کرنا۔

۵۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَلَمَّا اسْتَنْجٰی دَلَكَ یَدَهٗ بِالْاَرْضِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا جب آپ نے استنجا فرمایا تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر رگڑا۔

نوٹ:۔ اس لیے تاکہ وہ بخوبی صاف ہو جائیں اور نجاست و غلاظت کا اثر زائل ہو جائے۔

۵۱ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَی الْخَلَاءَ فَقَضَی الْحَاجَةَ ثُمَّ قَالَ یَا جَرِیْرُ هَاتِ طَهُوْرًا فَاَتَیْتُهٗ بِالْمَاءِ فَاسْتَنْجٰی بِالْمَاءِ وَ قَالَ بِیَدِهٖ فَدَلَكَ بِهَا الْاَرْضَ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ بیت الخلا میں تشریف لے گئے اور حاجت سے فارغ ہو کر مجھے فرمایا کہ میں آپ کی خدمت میں پانی پیش کروں۔ میں پانی لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے پانی سے استنجا فرمایا اور ہاتھ زمین پر

بَابُ التَّوْقِیْتِ فِی الْمَاءِ

پانی کی تحدید کا بیان

۵۲ عَنْ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا یَنُوْبُهٗ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلِ الْخَبَثَ۔

سیدنا حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے ایسے پانی کا حکم پوچھا جس پر چوپائے اور درندے وغیرہ آیا کرتے تھے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا جب پانی دو قلوں کے برابر ہو تو وہ نجس نہیں ہوتا۔

نوٹ:۔ ایسی ہی روایت ابوداؤد کی بھی ہے۔ اور حاکم کی روایت کے مطابق ایسے پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ اور اگر لم یحمل الخبث کا معنی یہ کیا جائے کہ ناپاکی اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا یعنی پانی جس میں پلید ہو جاتا ہے جو پانی مقدار میں کم ہو وہ جلد ہی پلید ہو جائے گا۔ لہٰذا یہ تحدید لگانے کی ضرورت ہی نہ رہی

پانی میں درندے آنے کا مطلب یہ ہے کہ وہاں آ کر پیشاب وغیرہ کر جاتے ہیں اور وہ پانی پیتے ہیں۔

تَرْكُ التَّوْقِیْتِ فِی الْمَاءِ

پانی میں کسی حد کا مقرر نہ ہونا

۵۳ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّاُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِیَ بِئْرٌ یُلْقٰی فِیْهِ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا ہم بضاعہ (مدینہ منورہ کے

---

[1] حدیث نمبر ۲۳۱ میں تشریح کر دی گئی ہے۔

الْحَيْضُ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

ایک کنویں اسے وضو کر سکتے ہیں وہ ایسا کنواں ہے جس میں حیض کے کپڑے مردہ جانور کتے اور دیگر بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

نوٹ:۔ پانی اگر یہ قلیل مقدار میں ہو۔ دو قلے ہو یا اس سے بھی کم بشرطیکہ نجاست پڑنے سے اس کا رنگ مزہ یا بو بالکل نہ بدل جائے۔

یہ حدیث مطلق ہے جس میں پانی کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی دیگر احادیث کی بہ نسبت جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں عمل کے اعتبار سے یہ اولیٰ ہے۔

۵۴ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَلَا تُزْرِمُوهُ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ فَصُبَّهُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي لَا تَقْطَعُوا عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اس کی طرف (اسے مارنے) جھپٹے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو چھوڑ دو اور اس کا پیشاب نہ روکو۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہوا تو آپ نے پانی کا ایک ڈول لانے کا حکم دیا۔ اور اس پانی کو اس جگہ بہا دیا۔

نوٹ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مارنے سے منع فرمایا اس لیے کہ اس میں بہت سی حکمتیں تھیں۔

۱۔ اس میں امت کے لیے تعلیم موعظت اور عبرت ہے کہ وہ اگر کوئی خلاف شرع کام دیکھیں تو نرمی اور ملائمت سے منع کریں نہ کہ سختی اور درشتی اور کڑوے مزاج سے۔

۲۔ دوسری یہ کہ اگر وہ پیشاب اچانک روک لیتا تو اس بات کا احتمال تھا کہ اسے کوئی بیماری لاحق ہو جاتی۔

۳۔ تیسری حکمت یہ کہ جو نصیحت آپ نے اسے پیشاب کرنے کے بعد فرمائی وہ اس تک نہ پہنچتی اور وہ ڈر کے مارے بھاگ جاتا۔

۴۔ چوتھی یہ کہ اگر صحابہ کرامؓ اسے مارتے یا ہٹاتے تو وہ پیشاب کرتا ہوا دوڑتا اور اس طرح نہ صرف ساری مسجد پلید ہو جاتی۔ بلکہ نمازیوں پر بھی پیشاب پڑتا۔

۵۔ پانچویں یہ کہ وہ گھبرا جاتا اور مسلمانوں کو بدخلق سمجھ کر اس بات کا خدشہ تھا کہ اسلام سے پھر جاتا۔ واللہ ورسولہ اعلم۔

۵۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک ڈول پانی بہانے کا حکم فرمایا چنانچہ وہ بہا دیا گیا۔

۵۶ عَنْ اَنَسٍ یَقُوْلُ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی الْمَسْجِدِ فَبَالَ فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتْرُکُوْهُ فَتَرَکُوْهُ حَتّٰی بَالَ ثُمَّ اَمَرَ بِذَنُوْبٍ فَصُبَّ عَلَیْهِ۔

سیدنا حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں آیا اور اس نے وہاں پیشاب کر دیا۔ لوگ اسے دیکھ کر چیخے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ لوگوں نے اسے کچھ نہ کہا حتیٰ کہ اس نے پیشاب کیا۔ پھر آپ کے حکم کے مطابق اس جگہ پانی کا ایک ڈول بہایا گیا۔

---

۵۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِیٌّ فَبَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَاَهْرِیْقُوْا عَلٰی بَوْلِهٖ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّآءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے پکڑ کر اسے زجر و توبیخ کرنا چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اسے معاف کر دو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے اس جگہ پر پانی کا ایک ڈول بہا دو کیونکہ تم نرمی کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو۔ دشواری پیدا کرنے کے لیے نہیں بھیجے گئے۔

بَابُ الْمَآءِ الدَّآئِمِ

کھڑا ہوا پانی

۵۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ یَتَوَضَّاُ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔ پھر اس سے وضو کرے۔

۵۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اس کے بعد اس پانی سے غسل نہ کرے۔

نوٹ: بہتے ہوئے پانی میں نجاست نہیں ٹھہر سکتی اور کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کے بعد وضو اور غسل کرتے ہوئے پیشاب دوبارہ اچھل کر اسی پر گرتا ہے۔

بَابٌ فِیْ مَآءِ الْبَحْرِ

سمندر کا پانی

۶۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

بِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ۔

ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور اپنے ہمراہ پینے کے لیے تھوڑا سا پانی لے لیتے ہیں۔ پھر اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو پیاسے رہیں۔ کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کریں۔ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے۔ اور اس کا مردہ حلال ہے۔

نوٹ:۔ اگرچہ سائل نے صرف سمندر کے پانی کے متعلق عرض کیا تھا ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کا بیان بھی فرما دیا۔ کیونکہ جیسے وہاں پانی کی کمی ہوتی ہے۔ ایسے ہی اکثر کھانے کی کمی اور ضرورت پیش آجاتی ہے

بعض علماء کے نزدیک سمندر میں جتنے جانور رہتے ہیں۔ جن کی زندگی پانی کے بغیر ناممکن اور محال ہے۔ وہ سب حلال ہیں۔ خواہ وہ مچھلی کی شکل و صورت جیسے نہ ہی ہوں۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس حدیث میں مردے سے مراد مچھلی ہے اور سمندر کے دوسرے جانور نہیں۔

حضرت امام سیوطیؒ نے مرقاۃ الصعود میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پانی میں تردد کے متعلق سوال کیا گیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کا بھی حال بیان فرما دیا جس کا حکم مخفی تھا۔ لوگوں نے سمندر کے پانی میں اس وجہ سے شک کیا کہ اس کا رنگ بدلا ہوا اور مزہ کھاری ہوتا ہے۔ حالانکہ وضو ایسے پانی سے کرنا چاہیئے جو تمام عوارض سے خالی ہو اور اپنی اصلی حالت پر قائم ہو۔ اور دوسرا سبب یہ ہے کہ سمندر میں سینکڑوں جانور مر جاتے ہیں اور مردہ نجس ہے۔ لہٰذا پانی بھی نجس ہو گا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا پانی بھی پاک ہے اور اس کا مردہ بھی پاک و حلال ہے۔ واللہ اور رسولہ اعلم بالصواب۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِالثَّلْجِ

برف کے پانی سے وضو کا جواز

۹۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِيْ سُكُوْتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ أَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے تو آپ تھوڑی دیر تک خاموشی اختیار فرماتے۔ میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ اس سکتہ میں کیا فرماتے ہیں جو تکبیر اور قراءت کے درمیان ہوتا ہے آپ نے فرمایا میں یہ دعا پڑھتا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ۔

اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ

ترجمہ۔ اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری فرما دے جیسے تو نے مشرق و مغرب کی مسافت کے درمیان بُعد فرمایا ہے اور مجھے گناہوں سے صاف فرما دے جیسا کہ کپڑا میل سے صاف ہوتا ہے۔ اے اللہ میرے گناہوں کو برف، پانی اور اولوں سے دھو ڈال۔

نوٹ:۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا سے امام نسائی نے یہ استنباط کیا ہے کہ برف کے پانی سے وضو درست ہے اور آپ نے دلیل یہ لائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور ظاہر ہے کہ گناہ وضو سے دھوئے جاتے ہیں۔ لہٰذا برف کے پانی سے وضو جائز ہوا۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ گناہوں سے پاک ہونے میں بطور مبالغہ یہ استعارہ ہے۔ ورنہ ٹھنڈے پانی کے مقابلے میں گرم پانی زیادہ صاف کرتا ہے۔ درحقیقت گناہ کی میل اور غلاظت دوسری کسی گندگی اور غلاظت کے برعکس ہے کیونکہ گناہوں کی میل میں ایک طرح کی عفونت اور حرارت وحدت ہوتی ہے۔ جس کے لیے ٹھنڈا پانی نہایت موزوں ہے۔ مگر پھر بھی ٹھنڈا پانی اور برف مراد نہیں۔

خطابی فرماتے ہیں کہ یہ امثال ہیں اور ان سے مبیحات کے حقائق مراد نہیں۔ بلکہ اس کے برعکس طہارت میں سا کچھ مراد ہے اور گناہوں کے مٹانے اور محو کرنے میں مبالغہ مقصود ہے۔ برف و اولوں کا پانی کبھی ناپاک نہیں ہوتے بلکہ بالکل پاک ہیں نہ ہی وہ مستعمل ہوتے اور نہ انہیں گنہگاروں کے ہاتھ لگے۔ لہٰذا تاکید طہارت کے لیے ان کی تمثیل زیادہ فائدہ دے گی۔

کرمانی کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہوں کو جہنم کی آگ فرمایا۔ کیونکہ گناہ جہنم کی آگ میں لے جاتے ہیں۔ پھر انہیں مٹنے سے تعبیر فرمایا جیسے دھونے سے آگ کی حرارت جاتی رہتی ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِمَاءِ الثَّلْجِ

برف سے وضو کرنا

۱۴۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "اے اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال۔ میرے دل کو گناہوں سے ایسے صاف فرما جیسے تو نے سفید کپڑا میل سے صاف فرمایا"۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِمَاءِ الْبَرَدِ

اولوں کے پانی سے وضو کرنا

۱۴۳ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ

سیدنا عوف بن مالک سے مروی ہے۔ میں نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُ مِنْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَاَوْسِعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنازے پر یہ دعا فرماتے ہوئے سنا۔
اے اللہ اس کی مغفرت فرما۔ اس پر رحم فرما، اسے عافیت سے رکھ اور اس سے درگزر فرما اور اس کی اچھی طرح ضیافت کر، اس کی قبر کو کشادہ فرما۔ اور اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال اور اسے گناہوں سے اس طرح دھو ڈال جیسے سفید کپڑا میل سے دھویا جاتا ہے۔

سُوْرُ الْكَلْبِ

کتے کا جوٹھا

۶۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں سے کتا پانی پیئے تو وہ اسے سات بار دھوئے۔

نوٹ شرح السفر میں ہے کہ اکثر محدثین کے مذہب کے مطابق جب کتا پانی میں منہ ڈال دے یا کسی مائع شے میں تو وہ چیز بہا دی جائے اور اس برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے۔ ایک بار مٹی سے مل کر دھویا جائے یہی مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دوسری نجاستوں کی طرح کتے کے چاٹے ہوئے کو بھی صرف تین مرتبہ دھویا جائے۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

۶۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر چاٹے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے۔

اَلْاَمْرُ بِاِرَاقَةِ مَا فِي الْاِنَاءِ اِذَا وَقَعَ فِيْهِ الْكَلْبُ

کتے کے چاٹے ہوئے برتن میں باقی ماندہ چیز کو بہا دیا جائے

۶۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر چاٹے تو جو کچھ اس برتن میں ہے اسے بہا دیا جائے۔ پھر سات مرتبہ اس برتن کو دھو ڈالے۔

۶۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

بَابُ تَعْفِيرِ الْإِنَاءِ الَّذِي وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ بِالتُّرَابِ

۶۸ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ۔

جس برتن میں کتا منہ ڈال کر کوئی چیز پیئے اسے مٹی سے صاف کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنے کا حکم صادر فرمایا۔ مگر شکاری کتے اور بکریوں کی نگہبانی کے لیے کتے پالنے کی اجازت فرمائی۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا۔ جب کتا برتن میں منہ ڈال کر چاٹے تو تم اس برتن کو سات بار دھو لو۔ اور آٹھویں بار اسے مٹی سے صاف کر کے مانجھ لو۔

سُؤْرُ الْهِرَّةِ

۶۹ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ۔

بلی کا جوٹھا

حضرت کبشہ بنت کعب سے مروی ہے کہ جناب ابوقتادہ میرے پاس آئے پھر کوئی ایسی بات کہی جس کے یہ معنی تھے۔ میں نے ان کے لیے وضو کا پانی ڈالا۔ اسی دوران بلی آ کر اس پانی سے پینے لگی۔ لہٰذا جناب ابوقتادہ نے اس کے پینے کے لیے پانی کا برتن ٹیڑھا کر دیا۔ یہاں تک کہ اس نے سیر ہو کر پی لیا۔ حضرت کبشہ فرماتی ہیں۔ پھر جناب قتادہ میری طرف متوجہ ہوئے تو میں آپ کی طرف دیکھ رہی تھی مجھے فرمایا۔ اے بھتیجی کیا تو تعجب کرتی ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں تو آپ نے فرمایا۔ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ پلید نہیں ہے کیونکہ وہ تمہارے گرد گھومنے والوں میں سے ہے (یعنی نر یا گھرمنے والوں میں سے ہے (اگلا دہ ہے)

بَابُ سُؤْرِ الْحِمَارِ

۷۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَانَا مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَاكُمْ

گدھے کا جوٹھا

سیدنا حضرت انس سے مروی ہے کہ ہمارے ہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی تشریف لائے اور فرمایا یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں

عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ۔

گدھوں کے گوشت سے منع فرماتے ہیں کیونکہ وہ پلید اور نجس ہے۔

لغت۔ جب گدھے کا گوشت حرام، پلید اور نجس ٹھہرا تو اس کا جوٹھا بھی ناپاک ہوگا۔

بَابُ سُؤْرِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت کا جوٹھا

۱۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَتَعَرَّقُ الْعَرَقَ فَيَضَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَ اَنَا حَائِضٌ وَ كُنْتُ اَشْرَبُ مِنَ الْاِنَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَ اَنَا حَائِضٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں ہڈی کو چوستی تھی اور حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دہن مبارک اسی جگہ رکھ کر ہڈی سے گوشت تناول فرماتے تھے۔ جہاں سے میں نے چوسا ہوتا۔ اس کے باوجود کہ میں حیض کی حالت میں ہوتی۔ میں برتن سے پانی پیتی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی جگہ اپنا منہ لگا کر پانی پیتے جہاں میں نے لگایا تھا۔ حالانکہ میں حیض سے ہوتی۔

بَابُ وُضُوْءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيْعًا

مردوں اور عورتوں کا ایک ساتھ وضو کرنا

۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا۔

سیدنا حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں مرد اور عورتیں ایک برتن سے مل کر وضو کیا کرتے تھے۔

بَابُ الْجُنُبِ

جنبی کے غسل سے باقی ماندہ پانی

۳۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی برتن میں نہایا کرتیں (یعنی ایک ہی برتن سے دونوں پانی لیا کرتے۔ تو ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرتا)

بَابُ اَلْقَدْرُ الَّذِيْ يَكْتَفِيْ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ

وضو کے لیے کس قدر پانی کافی ہے

۴۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ بِمَكُّوْكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُد پانی سے وضو فرماتے اور پانچ مُد پانی سے غسل فرماتے۔

نوٹ:۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم مُد کے ساتھ وضو فرماتے اور صاع کے ساتھ غسل۔ اہل حجاز کے نزدیک مُد ایک رطل اور تہائی کا ہوتا ہے۔ اور اہل عراق کے نزدیک دو رطل کا ہوتا ہے۔ اسی حساب سے صاع چار مُد کا ہوتا ہے اہل حجاز کے نزدیک صاع پانچ رطل اور ایک تہائی کا ہوگا۔ اور اہل عراق کے نزدیک آٹھ رطل ہوگا۔ لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع پانچ رطل کا تھا۔

۷۵۔ عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَاُتِيَ بِمَاءٍ فِيْ اِنَاءٍ قَدْرِ الْمُدِّ قَالَ شُعْبَةُ فَاَحْفَظُ اَنَّهٗ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَجَعَلَ يَدَيْهِ فِيْهِ وَيَمْسَحُ اُذُنَيْهِ بَاطِنَهُمَا وَلَا اَحْفَظُ اَنَّهٗ مَسَحَ ظَاهِرَهُمَا۔

حضرت ام عمارہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پانی کا برتن پیش کیا گیا۔ جس میں دو رطل پانی تھا۔ شعبہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ ان کو ملا اور کانوں کے اندر مسح فرمایا۔ اور مجھے یاد نہیں کہ آپ نے کانوں کے اوپر کی طرف مسح فرمایا۔

بَابُ النِّيَّةِ فِي الْوُضُوْءِ

وضو کی نیت

۷۶۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے۔ اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔ لہٰذا جس کی نیت ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوئی تو اس کی ہجرت خدا اور اس کے رسول کے واسطے ہوئی اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہوئی تاکہ اس کو پائے یا کسی عورت کے لیے تاکہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت دنیا اور عورت کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

نوٹ:۔ کوئی نیکی اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک ایمان نہ ہو۔ کافر اور غیر مسلم اگر کوئی نیک کام کرتے ہیں تو ان کو اس کا بدلہ اس دنیا میں مل جائے گا تو فبہا مگر آخرت میں نہ ملے گا۔ بلکہ اگر کوئی صاحب ایمان بھی کوئی نیک کام اللہ اور یوم آخرت کے تصور کے بغیر کرے تو ثواب نہیں ملے گا۔ ایک مشہور حدیث ہے کہ وہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ یعنی اعمال کا ثواب اس وقت ملے گا جب کہ انسان ثواب کی نیت سے اس کام کو کرے مگر ایک شخص نماز اہل محلہ کو دکھانے کے لیے پڑھتا ہے۔ اور دوسرا شخص محض اس لیے کہ میں اپنے معبود اللہ کی عبادت کر رہا ہوں۔ اب دونوں ایک ہی طریقہ سے نماز پڑھیں گے۔ ثنا، حمد، قرأت، تسبیح، تحمید وغیرہ سب یکساں ہوں گی۔ قیام۔ رکوع، سجود

بھی ویسا ہی ہوگا۔ لیکن پہلے نمازی کے لیے نماز میں ہلاکت ہے اور دوسرے کے لیے کامیابی اور کامرانی کا اعلان ہے وجہ ظاہر ہے کہ پہلا شخص نماز ایمانی تقاضا کے مطابق نہیں پڑھ رہا۔ اور دوسرا ایمانی تقاضا کے مطابق پڑھ رہا ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم جو کام کریں ایمانی تقاضوں کے مطابق کریں اور اس میں ثواب کا تصور رکھیں۔ اسی اصطلاح کو حدیث پاک میں ایمان و احتساب سے تعبیر کیا گیا ہے۔

برتن سے وضو کرنے کا بیان

اَلْوُضُوْءُ مِنَ الْاِنَاءِ

۷۷۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ یَجِدُوْہُ فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ یَدَہٗ فِیْ ذٰلِکَ الْاِنَاءِ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ یَتَوَضَّئُوْا فَرَاَیْتُ الْمَآءَ یَنْبَعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِہٖ حَتّٰی تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِھِمْ۔

سیدنا حضرت انسؓ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز عصر کا وقت ہو گیا لوگوں نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا مگر کہیں نہ پایا پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا۔ اور لوگوں کو وضو فرمانے کا حکم دیا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں سے پانی بہ رہا ہے۔ حتیٰ کہ ہم میں سے آخری شخص نے بھی وضو کر لیا۔

نوٹ۔ ایک روایت کے مطابق آپ کے ساتھ شریک لوگوں کی تعداد تین سو سے زائد تھی اور ایک دوسری کے مطابق کل آدمی ایک ہزار پانچ سو تھے۔

اللہ اللہ! رسول معظم نبی مکرم کے اشارہ کی تاثیر اور انگلیوں کی تاب و تواں اور ان مبارک انگلیوں کی ہمت و طاقت، جسے اللہ رب العزت نے اپنے ہاتھ فرمایا ہے۔ اور اسے اپنے دست قدرت کا مظہر قرار دیا ہے۔

۱۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ۔

۲۔ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔

پھر خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدرت اور قوت کہتی ہے! حضرت حسان نعت خوان بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لہ همم لا منتهی لکبارها و همته الصغری اجل من الدهر

یعنی میرے محبوب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار ہمتیں اور قوتیں ہیں۔ جن میں بڑی بڑی ہمتوں کی تو انتہا ہی نہیں۔ اور آپ کی قدرت و قوت کا ادنیٰ کرشمہ پورے دور پر حاوی اور غالب ہے۔

۷۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً فَأُتِيَ بِتَوْرٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ وَيَقُوْلُ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ وَالْبَرَكَةِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ ہم حضور کے ہمراہ تھے۔ لوگوں کو پانی نہ ملا اور آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا۔ آپ نے اپنا دستِ مبارک اس میں ڈال دیا۔ تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں سے پھوٹ کر نکل رہا تھا اور آپ فرما رہے تھے آؤ پانی اور اللہ عزوجل کی برکت کی طرف۔ اعمش کہتے ہیں کہ انہیں سالم بن ابی الجعد نے بیان کیا کہ میں نے جناب جابر سے پوچھا آپ اس دن کتنی تعداد میں تھے؟ انہوں نے فرمایا۔ ایک ہزار پانچ سو۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

وضو کی ابتدا بسم اللہ سے کرنا

۷۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ طَلَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدِكُمْ مَاءٌ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ وَهُوَ يَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور کے بعض صحابہ کرام نے وضو کے لیے پانی طلب کیا حضور نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ پھر آپ نے اپنا دستِ مبارک پانی میں رکھا اور فرمایا اللہ کے نام کی ابتدا سے وضو کرو۔ میں نے آپ کی انگلیوں سے پانی نکلتے دیکھا۔ حتیٰ کہ ان کے آخری شخص نے بھی وضو کر لیا۔

نوٹ:۔ حضرت انس سے مروی ایک روایت کے مطابق سب آدمیوں کی تعداد ستر تھی۔

صَبُّ الْخَادِمِ الْمَاءَ عَلَى الرَّجُلِ لِلْوُضُوْءِ

ملازم کا وضو کرانا

۸۰ عَنِ الْمُغِيْرَةِ سَكَبْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَوَضَّأَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

سیدنا حضرت مغیرہ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک میں حضور نے جب وضو فرمایا تو میں نے پانی ڈالا پھر آپ نے دونوں موزوں پر مسح فرمایا۔

نوٹ:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ملازم اور نوکر سے وضو کرانا درست ہے اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں۔

اَلْوُضُوْءُ مَرَّةً مَرَّةً

وضو میں ہر ایک عضو کو ایک ایک بار دھونا

۸۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی

بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً۔

سے ہے۔ کیا میں تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے آگاہ نہ کروں پھر آپ نے سبھی اعضا کو ایک ایک بار دھویا۔

بَابُ الْوُضُوْءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

وضو میں ہر عضو کو تین تین بار دھونا

۸۲ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا يُسْنِدُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے وضو فرمایا اور ہر عضو کو تین تین بار دھویا۔ اور فرمایا حضور بھی ایسا ہی کیا کرتے۔

صِفَةُ الْوُضُوْءِ غَسْلُ الْكَفَّيْنِ

وضو کا طریقہ : دونوں پہنچوں کو دھونا

۸۳ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَعْتُ ظَهْرَ بَعِيْرٍ كَانَتْ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ حَتّٰى اَتٰى كَذَا وَكَذَا مِنَ الْاَرْضِ فَنَاخَ ثُمَّ انْطَلَقَ قَالَ فَذَهَبَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ مَعِيْ سَطِيْحَةٌ لِيْ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَاَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَذَكَرَ مِنْ نَاصِيَتِهِ شَيْئًا اَوْ عِمَامَتِهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ لَا اَحْفَظُ كَمَا اُرِيْدُ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَالَ حَاجَتُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَتْ لِيْ حَاجَةٌ فَجِئْنَا وَقَدْ اَمَّ النَّاسَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ

میں تھا پھر آپ دور تشریف لے گئے میں آپ کے ساتھ پھر پھر آپ ایسی زمین پر تشریف لائے جس کی ہیئت کذائی اس طرح تھی۔ وہاں آپ نے اونٹ بٹھایا۔ پھر آپ تشریف لے گئے۔ حتیٰ کہ آپ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ پھر تشریف لائے اور مجھ سے پوچھا کیا تیرے پاس پانی ہے؟ میرے پاس پانی کی ایک مشک تھی میں اسے لے کر حاضر خدمت ہوا اور آپ کو وضو کرانے لگا۔ آپ نے دونوں پہنچے دھوئے اور منہ دھویا پھر آپ نے دونوں ہاتھ دھونے کا ارادہ فرمایا لیکن آپ نے ایک شامی جبہ مبارک پہن رکھا تھا۔ جس کی آستینیں تنگ تھیں۔ اسی وجہ سے آستینیں نہ چڑھ سکیں آپ نے اپنا دست مبارک جبے کے نیچے سے نکال لیا اور منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر حضرت مغیرہ نے پیشانی اور عمامے کے مسح کی کیفیت اور طریقہ بیان فرمایا۔

لیکن ابن عون نے فرمایا۔ مجھے اس طرح خوب یاد

وَقَدْ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَذَهَبْتُ لِأُوْذِنَهُ فَنَهَانِيْ فَصَلَّيْنَا مَا أَدْرَكْنَا وَقَضَيْنَا مَا سُبِقْنَا۔

نہیں چاہیے میں چاہتا ہوں۔ پھر آپ نے موزوں پر مسح فرمایا۔ اور مجھے فرمایا کہ تو حاجت سے فارغ ہو لے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے حاجت نہیں بعد ازاں ہم نماز پڑھنے کے لیے آئے تو دیکھا کہ جناب عبدالرحمٰن بن عوف امامت فرما رہے تھے اور ایک رکعت نماز فجر پڑھ چکے تھے۔ میں نے عبدالرحمٰن کو حضورؐ کے تشریف لانے کے متعلق آگاہ کرنا چاہا لیکن آپؐ نے منع فرمایا۔ پھر ہمیں جماعت کے ساتھ جتنی نماز مل سکی اسے پڑھا اور جو رکعتیں قبل ازیں ہو چکی تھیں امام کے سلام پھیرنے کے بعد ان کو پورا کیا۔

كَمْ يُغْسَلَانِ

پہنچوں کو کتنی بار دھویا جائے

۸۴ عَنِ ابْنِ أَبِيْ أَوْسٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْكَفَ ثَلَاثًا۔

سیدنا حضرت ابن ابی اوس اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پہنچوں پر تین بار پانی بہایا۔

اَلْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ

کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

۸۵ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ

سیدنا حمران بن ابان راوی ہیں کہ میں نے سیدنا حضرت عثمان بن عفان کو وضو کرتے دیکھا تو آپ نے اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈال کر انہیں دھویا پھر کلی فرمائی اور ناک میں پانی چڑھایا بعد ازاں اپنا منہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک اپنے دائیں اور بائیں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح فرمایا پھر تین بار اپنا دایاں پاؤں دھویا۔ پھر ویسے ہی بایاں پاؤں دھویا۔ پھر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ نے جیسے وضو فرمایا میں نے ایسے ہی وضو کیا۔ بعد میں فرمایا۔ جو شخص میرے وضو

ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

بیسا وضو کرے۔ پھر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور دل و دماغ ادھر ادھر کے خیالات نہ لائے تو اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

نوٹ:۔ خدا غفور الرحیم ہے لہٰذا اگر وہ چاہے تو صغائر اور کبائر معاف ہو جائیں گے۔

بِأَيِّ الْيَدَيْنِ يَتَمَضْمَضُ

کس ہاتھ میں پانی لے کر کلی کرے

۸۶ عَنْ حُمْرَانَ اَنَّهٗ رَاٰى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْ اِنَائِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهٗ فِي الْوَضُوْءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ مِّنْ رِّجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

حضرت حمران سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کو دیکھا آپ نے وضو کا پانی منگایا۔ اور برتن سے اپنے ہاتھوں پہ پانی ڈالا۔ انہیں تین دفعہ دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ میں پانی ڈال کر کلی فرمائی اور ناک صاف کی۔ پھر آپ نے اپنا چہرہ مبارک تین بار دھویا۔ دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھوئے۔ پھر آپ نے سر کا مسح فرمایا۔ اور ہر ایک پاؤں کو تین تین بار دھویا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایسے ہی وضو فرمایا۔ جیسے میں نے یہ وضو کیا۔ اور آپ نے فرمایا جو شخص میری طرح وضو کرے جیسے میں نے وضو کیا۔ پھر کھڑے ہو کر حضور قلب سے وسوسوں اور پراگندہ خیالات سے خالی ہو کر نماز پڑھے تو اس کے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

نوٹ:۔ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ آدمی دائیں ہاتھ سے پانی لے کر کلی کرے اور ناک میں پانی چڑھائے۔

اِتِّخَاذُ الْاِسْتِنْشَارِ

ایک ہی دفعہ ناک صاف کرنا

۸۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِيْ اَنْفِهٖ مَاءً ثُمَّ لِيَسْتَنْثِرْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو وہ اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر ناک صاف کرے۔

اَلْمُبَالَغَةُ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ

۸۸ عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا۔

ناک میں اچھی طرح پانی ڈالنا

حضرت لقیط بن صبرہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتائیں کہ میں وضو کیسے کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اچھی طرح وضو کیا کرو۔ ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو مگر جب روزہ ہو تو آہستہ پانی ڈالو۔

اَلْاَمْرُ بِالْاِسْتِنْثَارِ

۸۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ۔

ناک میں پانی ڈالنے کا حکم

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے تو ناک صاف کرے اور جو استنجا کرے تو طاق ڈھیلے استعمال کرے۔

۹۰ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْتَنْثِرْ وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ۔

حضرت سلمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم وضو کرو تو اچھی طرح ناک صاف کرو اور جب تم ڈھیلے لو تو طاق لو۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِنْثَارِ عِنْدَ الْاِسْتِيقَاظِ مِنَ النَّوْمِ

۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ۔

سو کر اٹھے تو ناک میں پانی ڈالنے کا حکم

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی بندہ اپنی نیند سے بیدار ہو تو وضو کرتے وقت ناک میں تین بار پانی ڈالے کیونکہ شیطان رات تک کی جڑ میں بسر کرتا ہے۔

نوٹ:- دوران نیند بلغم دماغ سے اتر کر ناک کی جڑ میں جمع ہوتا رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ آدمی سست ہو جاتا ہے۔ لہٰذا تین بار پھینکنے کا حکم صادر فرمایا تاکہ سستی دور ہو جائے اور آپ نے بلغم و رطوبت کو شیطان فرمایا کیونکہ اس سے سستی اور غفلت پیدا ہوتی ہے۔ جو شیطان کی طرف سے ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

بِأَيِّ الْيَدَيْنِ يَسْتَنْثِرُ

کس ہاتھ سے ناک صاف کرنا چاہیئے

۹۲ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَفَعَلَ هٰذَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُوْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؓ نے وضو کے لیے پانی منگوایا۔ آپ نے کلی فرمائی اور ناک میں پانی ڈالا۔ بائیں ہاتھ سے ناک صاف فرمائی تین دفعہ ایسے ہی کیا اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وضو ہے۔

نوٹ:۔ معلوم ہوا کہ ناک بائیں ہاتھ سے صاف کرنی چاہیئے۔

بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ۔

منہ دھونا

۹۳ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ صَلّٰى فَدَعَا بِطَهُوْرٍ فَقُلْنَا مَا يَصْنَعُ وَقَدْ صَلّٰى مَا يُرِيْدُ إِلَّا لِيُعَلِّمَنَا فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ فَأَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلٰى يَدِهِ فَغَسَلَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا مِنَ الْكَفِّ الَّذِيْ يَأْخُذُ بِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَيَدَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَرِجْلَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ هٰذَا۔

حضرت عبد خیر سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت علی بن ابی طالب کے پاس آئے آپؓ نماز ادا فرما چکے تھے۔ آپؓ نے وضو کا پانی طلب فرمایا۔ ہم نے آپس میں کہا کہ آپ نماز تو پڑھ چکے ہیں لہٰذا پانی کون کریں گے؟ لازمی ہمیں سکھانے کے لیے پانی منگوایا ہوگا۔

حضرت عبد خیر ان کے پاس ایک برتن لائے جس میں پانی تھا اور ایک طشت تھا۔ آپ نے برتن سے پانی اپنے ہاتھ میں ڈالا اور اسے تین بار دھویا پھر کلی فرمائی اور ناک میں تین دفعہ اسی ہاتھ سے پانی چڑھایا۔ جس سے پانی پیتے تھے پھر آپ نے منہ کو تین بار دھویا پھر بایاں ہاتھ تین مرتبہ بایاں ہاتھ دھویا پھر ایک مرتبہ سر کا مسح کیا پھر دایاں پاؤں تین مرتبہ دھویا اور بعد ازاں بایاں پاؤں تین دفعہ دھویا اور فرمایا جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو معلوم کرنا چاہے تو وہ یہی ہے۔

دوسری روایت میں یوں ہے کہ آپؓ نے کلی فرمائی اور ایک ہی چلو سے ناک میں پانی ڈالا۔

نوٹ:۔ حنفیوں کے نزدیک ایک ایک چلو علیحدہ لینا افضل ہے۔

عَدَدُ غَسْلِ الْوَجْهِ؟

چہرے کو کتنی دفعہ دھویا جائے

۹۴ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أُتِيَ بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ فِيْهِ مَاءٌ فَكَفَأَ

حضرت عبد خیر سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت علی کے پاس ایک کرسی لائی گئی آپ اس کرسی پر رونق افروز

عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَّاَخَذَ مِنَ الْمَآءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَاَشَارَ شُعْبَةُ مَرَّةً مِّنْ نَّاصِيَتِهٖ اِلٰى مُؤَخَّرِ رَأْسِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا اَدْرِيْ اَرَدَّهُمَا اَمْ لَا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهٗ۔

ہوئے۔ پھر آپؐ نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا اور برتن جھکا کر اپنے ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا۔ پھر آپؐ نے کلی فرمائی اور تین بار ناک میں چلو سے پانی ڈالا تین دفعہ منہ دھویا۔ اور دونوں بازوؤں کو تین تین بار دھویا۔ اور پھر پانی لیا اور سر پر مسح فرمایا۔ شعبہ (راوی) فرماتے ہیں کہ آپ نے مسح اس طرح کیا کہ پیشانی سے شروع فرمایا اور گدی تک لے گئے۔ فرمایا پھر مجھے معلوم نہیں کہ آپ دوبارہ مسح ہاتھ کر گدی سے پھر پیشانی پر لائے کہ نہیں۔ پھر آپ نے دونوں پاؤں سے تین تین دفعہ دھوئے اور پھر فرمایا جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دیکھنا چاہے تو آپ کا یہی وضو تھا۔

غَسْلُ الْيَدَيْنِ

دونوں ہاتھ دھونا

۹۵ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُّ عَلِيًّا دَعَا بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فِيْ تَوْرٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّيَدَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا وُضُوْءُهٗ۔

حضرت عبد خیرؒ سے مروی ہے کہ میں حضرت علیؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے ایک کرسی لانے کا حکم فرمایا۔ اور اس پر براجمان ہوئے پھر آپ نے ایک برتن میں پانی لانے کا حکم فرمایا۔ دونوں ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھویا پھر کلی فرمائی ناک میں ایک ہی چلو سے تین دفعہ پانی ڈالا پھر تین دفعہ منہ دھویا اور دونوں ہاتھ تین تین دفعہ دھوئے۔ پھر آپ نے اپنا دست مبارک پانی میں ڈبو کر سر پر مسح فرمایا پھر اپنے پاؤں کو تین تین مرتبہ دھویا۔ اس کے بعد فرمایا، جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھنے کی خواہش رکھتا ہو تو دیکھ لے یہی آپ کا وضو تھا۔

بَابُ صِفَةِ الْوُضُوْءِ

وضو کا طریقہ

۹۶ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رض قَالَ دَعَانِيْ اَبِيْ عَلِيٌّ بِوَضُوْءٍ فَقَرَّبْتُهٗ لَهٗ فَبَدَاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا فِيْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ مَضْمَضَ

سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد گرامی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے وضو کا پانی طلب فرمایا۔ میں نے وضو کا پانی لاکر حاضر خدمت کیا۔ آپؓ نے وضو فرمانا شروع

ثَلٰثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ نَاوِلْنِي فَنَاوَلْتُهُ الْإِنَاءَ الَّذِي فِيهِ فَضْلُ وَضُوْئِهٖ فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ قَائِمًا فَعَجِبْتُ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ لَا تَعْجَبْ فَإِنِّي رَأَيْتُ أَبَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا رَأَيْتَنِي صَنَعْتُ يَقُولُ لِوَضُوْئِهٖ هٰذَا وَشُرْبِ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ قَائِمًا۔

کیا۔ آپ نے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے قبل دونوں پہنچوں کو تین دفعہ دھویا۔ اس کے بعد تین مرتبہ کلی فرمائی اور تین دفعہ ناک صاف فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے منہ کو تین دفعہ دھویا۔ بعد ازاں آپ نے دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا۔ بعد ازاں بائیں ہاتھ کو اسی طرح دھویا۔ بعد ازاں آپ نے اپنے سر مبارک پر ایک دفعہ مسح فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک تین دفعہ دھویا پھر ایسے ہی بائیں کو اس کے بعد آپ نے کھڑے ہو کر پانی لانے کا حکم صادر فرمایا۔ میں نے وہی برتن جس میں وضو کا بچا ہوا پانی تھا حاضر خدمت کیا۔ آپ نے کھڑے کھڑے اس میں سے پانی پی لیا۔ میں متعجب ہوا پھر جب مجھے دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ حیران نہ ہوں کیوں کہ میں نے آپ کے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا جیسے تو نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح وضو فرماتے اور آپ وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیتے تھے۔

عَدَدُ غَسْلِ الْيَدَيْنِ

ہاتھ کتنی مرتبہ دھوئے جائیں

۹۷ عَنْ أَبِي حَيَّةَ وَهُوَ ابْنُ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ طُهُوْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابی حیہ سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا آپ نے سب سے پہلے اپنے پہنچے دھوئے اور انہیں خوب صاف فرمایا۔ پھر آپ نے تین بار کلی فرمائی اور تین دفعہ ناک میں پانی ڈالا۔ تین بار منہ دھویا اور دونوں ہاتھ تین تین دفعہ دھوئے پھر سر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے پھر آپ نے کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی نوش کیا اور فرمایا کہ میں تمہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے بتانا چاہتا تھا۔

بَابُ حَدِّ الْغَسْلِ

ہاتھ کہاں تک دھوئے جائیں

۹۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ

حضرت عمرو بن یحییٰ مازنی سے مروی ہے۔ انہوں نے

اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ
ابْنِ عَاصِمٍ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو
ابْنِ يَحْيٰى هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُرِيَنِيْ
كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى
يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ
مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ
ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ
يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ
ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ
بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا
حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَاَ مِنْهُ
ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

اپنے باپ یحییٰ بن عمارہ بن ابی حسن سے سنا انہوں نے صحابی رسول عبداللہ ابن زید ابن عاصم سے کہا جو عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں۔

یہ غلطی ہے راوی حدیث سے عبداللہ بن زید عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں نہ نانا۔ صحیح یہ ہے کہ ایک شخص نے پوچھا عبداللہ بن زید سے اور وہ شخص عمارہ بن ابی حسن تھا جو دادا ہے عمرو بن یحییٰ کا۔

کیا آپ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں فرمائیں گے؟ انہوں نے ہاں فرمائی اور وضو کا پانی طلب کیا اپنے ہاتھوں پر ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو دو دو بار دھویا دونوں کہنیوں تک۔ پھر کلی کی اور ناک میں تین بار پانی ڈالا پھر تین بار منہ دھویا پھر تین بار کہنیوں سمیت دھویا پہلے دونوں ہاتھوں کو پھر سر کا مسح کیا پہلے ہاتھوں کو آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے اور پھر آگے کی طرف وہاں تک لائے جہاں سے شروع فرمایا تھا پھر دونوں پاؤں کو دھویا۔

بَابُ صِفَةِ مَسْحِ الرَّاْسِ

سر پر مسح کرنے کی ترکیب

۹۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ
يَحْيٰى هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ
فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا
ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ
مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ
فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ
ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى
رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَاَ مِنْهُ
ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

حضرت عمرو بن یحییٰ سے مروی ہے انہوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے عبداللہ بن زید بن عاصم دادا عمرو بن یحییٰ سے کہا کیا تم مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں بتا سکتے ہو؟ کہ آپ کیسے وضو فرماتے تھے عبداللہ بن زید نے فرمایا کہ ہاں انہوں نے پانی منگوایا اور اپنے دائیں ہاتھ پر بہایا پھر دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار پھر تین بار منہ دھویا پھر دونوں ہاتھ دو دو دفعہ کہنیوں تک دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا پھر دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لائے پہلے سامنے سے شروع کیا۔ اور پیچھے تک لے گئے۔ پھر پیچھے سے وہاں لے آئے جہاں سے ابتداء کی تھی بعد ازاں پاؤں دھوئے۔

عَدَدُ مَسْحِ الرَّاسِ

۱۰۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ الَّذِيْ اُرِيَ النِّدَاءَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّتَيْنِ۔

سر پر کتنی بار مسح کیا جائے

سیدنا حضرت عبداللہ بن زید جنہوں نے خواب میں اذان سنی تھی فرماتے ہیں میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا تو آپ نے منہ مبارک کو تین بار دھویا اور دونوں ہاتھوں کو دو دو بار دھویا۔ اور دونوں پاؤں کو دو مرتبہ دھویا اور سر پر دو بار مسح کیا۔

بَابُ مَسْحِ الْمَرْاَةِ رَاْسَهَا

۱۰۱ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ سَالِمٍ سَبَلَانَ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُسْتَعْجِبُ بِاَمَانَتِهٖ وَتَسْتَاْجِرُهٗ فَاَرَتْنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ فَتَمَضْمَضَتْ وَاسْتَنْثَرَتْ ثَلٰثًا وَّغَسَلَتْ وَجْهَهَا ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَتْ يَدَهَا الْيُمْنٰى ثَلٰثًا وَالْيُسْرٰى ثَلٰثًا وَّوَضَعَتْ يَدَهَا فِيْ مُقَدَّمِ رَاْسِهَا ثُمَّ مَسَحَتْ رَاْسَهَا مَسْحَةً وَّاحِدَةً اِلٰى مُؤَخَّرِهٖ ثُمَّ اَمَرَّتْ يَدَيْهَا بِاُذُنَيْهَا ثُمَّ مَدَّتْ عَلَى الْخَدَّيْنِ قَالَ سَالِمٌ كُنْتُ اَيْتُهَا مُكَاتَبًا مَّا تَخْتَفِيْ مِنِّيْ فَتَجْلِسُ بَيْنَ يَدَيَّ وَتَتَحَدَّثُ مَعِيْ حَتّٰى جِئْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقُلْتُ اُدْعِيْ لِيْ بِالْبَرَكَةِ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ اَعْتَقَنِيَ اللّٰهُ قَالَتْ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَاَمَاتَتِ الْحِجَابَ دُوْنِيْ فَلَمْ اَرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

عورت کا اپنے سر پر مسح کرنا

سیدنا حضرت ابو عبداللہ جن کا اسم گرامی سالم اور آپ سبلان سے مشہور ہیں راوی ہیں کرام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان کی کمال امانت داری پر حیران تھیں اور آپ سے اجرت پر کام کاج کراتیں ایک دفعہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح وضو کر کے دکھایا۔ آپ نے کلی فرمائی۔ تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین دفعہ منہ دھویا۔ تین دفعہ دایاں ہاتھ اور تین دفعہ بایاں ہاتھ دھوئے۔ پھر ایک بار آپ نے اپنا ہاتھ سر کے آگے رکھ کر پیچھے تک مسح کیا۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھوں کو دونوں کانوں پر پھیرا اور بعد ازاں گالوں پر۔

سیدنا سالم فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں مکاتب غلام کی حیثیت سے حاضر ہوا کرتا تھا لہٰذا آپ مجھ سے پردہ نہ فرماتی تھیں۔ بلکہ میرے پاس تشریف لا کر بیٹھ جاتیں اور مجھ سے گفتگو فرماتیں۔ ایک دن میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی اے ام المومنین میرے لیے برکت کی دعا فرمائیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے آزاد فرمایا (یعنی بدل کتابت ادا کر دیا) آپ نے فرمایا اللہ آپ کو برکت دے اور اسی وقت میرے سامنے پردہ گرا لیا۔ پھر اس روز سے میں نے آپ کو نہیں دیکھا۔

نوٹ:- مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے مولیٰ کچھ رقم بذریعہ اقساط طے کرلے یہ کہہ کر کہ جب تو اتنی رقم ادا کرے گا تو آزاد ہے۔

مَسْحُ الْأُذُنَيْنِ

۱۰۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّةً مَرَّةً وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَأَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ مِنَ ابْنِ عَجْلَانَ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ

کانوں کا مسح

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو فرماتے دیکھا۔ تو آپ نے دونوں ہاتھوں کو دھویا، کلی فرمائی ایک ہی چلو سے ناک میں پانی ڈالا، منہ دھویا اور دونوں ہاتھ ایک ایک بار دھوئے سر اور کانوں کا ایک بار مسح فرمایا۔ دوسری روایت میں الفاظ زیادہ ہیں۔ اور آپ نے اپنے دونوں پاؤں مبارک دھوئے۔

بَابُ مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ مَعَ الرَّأْسِ وَمَا يُسْتَدَلُّ بِهٖ عَلٰى أَنَّهُمَا مِنَ الرَّأْسِ

کانوں اور سر کا مسح ایک ساتھ کرنا اور کانوں کے سر ہی میں شامل ہونے کی دلیل

۱۰۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَفَ غَرْفَةً فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے۔ کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو ایک چلو لیا، کلی فرمائی۔ ناک میں پانی ڈالا۔ پھر چلو سے کر منہ دھویا پھر چلو لیا، اور دایاں ہاتھ دھویا پھر چلو لیا اور بایاں ہاتھ دھویا پھر آپ نے سر اور دونوں کانوں کا مسح فرمایا اور دونوں کانوں کے باطن کا مسح انگشت شہادت سے فرمایا اور باہر کا دونوں انگوٹھوں سے مسح فرمایا۔ پھر ایک چلو لے کر دایاں پاؤں دھویا اور دوسرے چلو کے ساتھ بایاں پاؤں دھویا۔

---

۱۰۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّ

سیدنا حضرت عبداللہ صنابحی سے مروی ہے کہ رسول

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ فَإِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهُ نَافِلَةً لَّهُ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بندہ مومن جس وقت وضو کرنا شروع کرتا ہے اور چہرہ کو دھوتا ہے۔ تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ جب وہ ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس کی ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے گناہ نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پپوٹوں سے نکل جاتے ہیں جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو گناہ اس کے دونوں ہاتھوں کی ناخنوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو گناہ اس کے سر سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ آنکھوں کے پپوٹوں کے نیچے سے بھی گناہ اس کے کانوں سے نکل جاتے ہیں جب پاؤں دھوتا ہے تو گناہ اس کے دونوں پاؤں سے خارج ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں سے نکل جاتے ہیں پھر اس شخص کا گھر سے مسجد کی طرف چلنے کا ثواب اسی کے لیے علیحدہ ہوگا۔

نوٹ:۔ معافی گناہ سے مراد صغائر ہیں کبائر نہیں تو جس شخص کے سب گناہ صغائر ہیں اس کے بالکل معاف ہو جاتے ہیں۔ البتہ کبائر گناہ ہونے کی صورت میں ان گناہوں میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ اگر صغائر اور کبائر ہر دو قسم کے گناہ نہ ہوں تو اس شخص کی نیکیوں میں ترقی اور اضافہ ہوتا ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

پگڑی پر مسح کرنا

۱۰۵ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ

۱۰۶ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخِمَارِ وَالْخُفَّيْنِ۔

سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پگڑی اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔ میری روایت میں ہے کہ حضور نے عمامے اور موزوں ہر دو پر مسح فرمایا۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ مَعَ النَّاصِيَةِ

پیشانی اور پگڑی پر مسح کرنا

۱۰۷ عَنِ الْمُغِيْرَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ وَعِمَامَتَهُ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ۔

سیدنا حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران وضو پیشانی، عمامے اور موزوں پر مسح فرمایا۔

۱۰۸ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهٗ قَالَ اَمَعَكَ مَاءٌ فَاَتَيْتُهٗ بِمِطْهَرَةٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثُمَّ ذَهَبَ يُخْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَاَلْقَاهَا عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَ عَلٰى خُفَّيْهِ۔

سیدنا حضرت مغیرہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں دوسرے لوگوں سے پیچھے رہ گئے۔ میں بھی آپ کے ہمراہ پیچھے رہ گیا۔ جب آپ حاجت سے فارغ ہو چکے تو مجھ سے دریافت فرمایا کیا تیرے پاس پانی ہے؟ میں پانی کا ایک برتن لے کر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے اپنا ہاتھ اور منہ مبارک دھوئے۔ پھر ہاتھ اپنے آستینوں سے نکالنے لگے تو وہ تنگ نکلیں (یعنی جبے کی آستینیں تنگ تھیں لہٰذا آپ کے دست مبارک وہاں سے نہ نکلے) آپ نے جبہ گرا اپنے کندھے پر رکھا اور اپنے دست مبارک اندر سے نکال لیے پھر آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے اور پیشانی، پگڑی اور موزوں پر مسح فرمایا۔

۱۰۹ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخِمَارِ وَالْخُفَّيْنِ۔

حضرت بلال سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عمامہ اور موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔

كَيْفَ الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ

پگڑی پر کیسے مسح کیا جائے

۱۱۰ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَصْلَتَانِ لَا اَسْاَلُ عَنْهُمَا اَحَدًا بَعْدَ مَا شَهِدْتُّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ مَعَهٗ فِيْ سَفَرٍ فَبَرَزَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ جَاءَ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَجَانِبَيْ عِمَامَتِهٖ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَقَالَ وَصَلٰوةُ الْاِمَامِ خَلْفَ الرَّجُلِ مِنْ رَعِيَّتِهٖ فَشَهِدْتُّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاحْتَبَسَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَقَدَّمُوْا ابْنَ عَوْفٍ فَصَلّٰى بِهِمْ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى خَلْفَ ابْنِ عَوْفٍ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا سَلَّمَ ابْنُ عَوْفٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ میں یہ دو باتیں کسی سے نہ پوچھوں گا جب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھ چکا ہوں۔ ہم ایک سفر میں آپ کے ساتھ تھے آپ حاجت کو تشریف لے گئے پھر تشریف لا کر وضو فرمایا اور پیشانی عمامے اور موزوں پر مسح فرمایا۔ دوسری یہ کہ امام رعیت میں کسی کے پیچھے نماز پڑھے یہ درست ہے کیونکہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ چکا ہوں۔ آپ سفر میں تھے نماز کا وقت آگیا لیکن آپ تشریف نہ لائے تو صحابہ کرام نے نماز شروع فرما دی۔ اور عبدالرحمٰن بن عوف کو آگے کیا۔ آپ نے نماز پڑھانا شروع کی اسی دوران رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے عبدالرحمٰن بن عوف کے پیچھے باقی ماندہ نماز ادا فرمائی۔ جب عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جس

وَسَلَّمَ فَقَضٰى مَا سُبِقَ بِهٖ۔

قدر نماز پڑھی جا چکی تھی اسے ادا فرمایا۔

بَابُ اِیْجَابِ غَسْلِ الرِّجْلَیْنِ

پاؤں دھونے کا وجوب

۱۱۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِّلْعَقِبِ مِنَ النَّارِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی آگ سے ایڑی کی خرابی ہے۔

نوٹ:۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ پاؤں کا مسح ناکافی ہے بلکہ انہیں دھونا واجب ہے۔ ایڑی کے ٹخنے وغیرہ اگر وضو کرتے ہوئے خشک رہ گئے تو قیامت میں عذاب ہوگا۔ العیاذ باللہ۔ واللہ ورسولہ اعلم۔

۱۱۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا یَتَوَضَّئُوْنَ فَرَاٰی اَعْقَابَهُمْ تَلُوْحُ فَقَالَ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو راوی ہیں کہ حضورؐ نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے دیکھا اور ان کی ایڑیاں خشک ہونے کی وجہ سے چمک رہی تھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا وضو مکمل کرو۔ جہنم کی آگ سے ایڑیوں کی خرابی ہے۔

بَابُ بِاَیِّ الرِّجْلَیْنِ یَبْدَأُ بِالْغَسْلِ

پہلے کون سا پاؤں دھوئے

۱۱۳ عَنْ عَائِشَةَ وَذُكِرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ التَّیَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِیْ طُهُوْرِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم طہارت و پاکیزگی، جوتا پہننے اور کنگھی کرنے کی ابتداء دائیں طرف سے فرمانے کو پسند فرماتے۔

غَسْلُ الرِّجْلَیْنِ بِالْیَدَیْنِ

دونوں ہاتھوں سے پاؤں دھونا

۱۱۴ عَنِ الْقَیْسِیِّ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاُتِیَ بِمَاءٍ فَقَالَ عَلٰی یَدَیْهِ مِنَ الْاِنَاءِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّةً وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَیْهِ مَرَّةً مَرَّةً وَّغَسَلَ رِجْلَیْهِ بِیَدَیْهِ بِكُلَّتَیْهِمَا۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد قیسی سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں آپ کی معیت میں تھا اور آپ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا۔ آپ نے برتن جھکا کر اپنے دونوں ہاتھوں پہ پانی ڈالا ان کو ایک دفعہ دھویا۔ اپنے منہ اور بازوؤں کو ایک ایک مرتبہ دھویا.....

.....اور دونوں ہاتھوں سے دونوں پاؤں ایک ایک دفعہ مل کر دھوئے۔

اَلْاَمْرُ بِتَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ

۱۱۵ عَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ۔

انگلیوں میں خلال کرنے کا حکم

سیدنا حضرت لقیط بن صبرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو وضو پورا کرے تو انگلیوں میں خلال کر۔

عَدَدُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ

۱۱۶ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ الْوَادِعِيِّ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَّمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پاؤں کتنی دفعہ دھوئے جائیں

حضرت ابو حیہ وادعی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا تو دونوں پہنچوں کو تین دفعہ دھویا، تین مرتبہ کلی فرمائی تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ منہ دھویا، تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے۔ سر پر مسح فرمایا اور دونوں پاؤں تین تین دفعہ دھو کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وضو تھا۔

بَابُ حَدِّ الْغَسْلِ

۱۱۷ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

ہاتھ اور پاؤں کہاں تک دھوئے

حضرت حمران جو حضرت عثمان ابن عفان کے آزاد کردہ غلام تھے راوی ہیں کہ میں نے حضرت عثمان کو وضو فرماتے دیکھا۔ آپ نے وضو کا پانی منگا کر وضو فرمایا۔ آپ نے دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ دھویا کلی فرمائی، ناک میں پانی ڈالا، منہ کو تین دفعہ دھویا پھر دایاں ہاتھ کہنیوں تک تین دفعہ دھویا اور اسی طرح بایاں ہاتھ دھویا۔ سر پر مسح فرمایا۔ دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین دفعہ دھویا۔ پھر بایاں پاؤں اسی طرح ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر فرمایا میں نے دیکھا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح وضو فرمایا پھر کہا کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو اسی طرح وضو کرے جیسے میں نے کیا ہے پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھے اور دل میں دنیا سے اور پراگندہ خیالات نہ لائے تو اس کے سابقہ گناہ (صغائر) معاف فرما دیے جائیں گے۔

اَلْوُضُوْءُ فِی النِّعَالِ

۱۱۸ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ تَلْبَسُ هٰذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَتَتَوَضَّأُ فِيهَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا۔

جوتے پہنے ہوئے وضو کرنا

حضرت عبید بن جریج راوی ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے عرض کیا میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ چمڑے کی جرابیں پہنے ہوئے وضو فرماتے ہیں آپ نے جواب میں فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی ہی جرابیں پہن کر انہی میں وضو فرماتے دیکھا ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

۱۱۹ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيْلَ لَهُ أَتَمْسَحُ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ ۔۔۔۔

موزوں پر مسح کرنا

سیدنا حضرت جریر ابن عبداللہؓ راوی ہیں کہ انہوں نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔ آپ سے عرض کی گئی کہ کیا آپ موزوں پر مسح فرماتے ہیں۔ حضرت جریرؓ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۔۔۔ وَكَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ يُعْجِبُهُمْ قَوْلُ جَرِيْرٍ وَكَانَ إِسْلَامُ جَرِيْرٍ قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَسِيْرٍ۔

اصحاب عبداللہ کو حضرت جریرؓ کی مروی یہ حدیث بہت پسند تھی۔ کیونکہ جناب جریرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تھوڑے دن قبل اسلام لائے تھے۔

۱۲۰ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری کی اپنے والد سے روایت ہے آپ نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں موزوں پہ مسح فرمایا۔

۱۲۱ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَالْأَسْوَافَ قَدْ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ أُسَامَةُ فَسَأَلْتُ بِلَالًا مَا صَنَعَ فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلَّى۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زیدؓ راوی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اسواف میں ۔۔۔۔۔۔۔۔ تو حضرت اسامہ نے فرمایا میں نے جناب بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضورؐ نے کیا کیا۔ حضرت بلال نے فرمایا آپؐ رفع حاجت کو تشریف لے گئے۔ وضو فرمایا، منہ دھویا، ہاتھ دھوئے، سر اور موزوں پر مسح فرمایا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

۱۲۲ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ مَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا۔

۱۲۳ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ اَنَّہٗ لَا بَاْسَ بِہٖ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص راوی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ موزوں پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۲۴ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِہٖ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّیْتُہٗ بِاِدَاوَۃٍ فَصَبَبْتُ عَلَیْہِ فَغَسَلَ یَدَیْہِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْہَہٗ ثُمَّ ذَھَبَ لِیَغْسِلَ ذِرَاعَیْہِ فَضَاقَتْ بِہِ الْجُبَّۃُ فَاَخْرَجَھُمَا مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّۃِ فَغَسَلَھُمَا وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ ثُمَّ صَلّٰی بِنَا۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے جب واپس تشریف لانے لگے تو میں ایک برتن میں پانی لے کر حاضر خدمت ہوا۔ اور آپ کو وضو کرانے کے لیے پانی ڈالنے لگا۔ آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے منہ دھویا۔ پھر آپ اپنے دونوں بازو دھونا چاہتے تھے لیکن جبہ مبارک تنگ نکلا اور اس کی آستینیں تنگ ہونے کی وجہ سے اوپر نہ چڑھ سکیں۔ آپ نے دونوں ہاتھوں کو جبے کے نیچے سے نکالا ان کو دھویا موزوں پر مسح کیا۔ پھر ہمارے ساتھ مل کر نماز ادا فرمائی۔

---

۱۲۵ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ خَرَجَ لِحَاجَتِہٖ فَاَتْبَعَہُ الْمُغِیْرَۃُ بِاِدَاوَۃٍ فِیْھَا مَآءٌ فَصَبَّ عَلَیْہِ حَتّٰی فَرَغَ مِنْ حَاجَتِہٖ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے آپ کے پیچھے پیچھے حضرت مغیرہؓ بھی تھے۔ جو پانی سے بھرا ہوا ایک کوزہ ہمراہ لے گئے۔ پھر آپ نے پانی ڈالا حتیٰ کہ آپ فارغ ہو گئے حاجت سے آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا

نوٹ:۔ جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے تو آپ نے استنجا فرمایا۔ علامہ نووی کی تاویل یہ ہے کہ پانی ڈالنے سے مراد وضو فرمانا ہے۔

اس باب میں موزوں پر مسح کرنے کا بیان ہے۔ جسے علماء امت نے حضر اور سفر ہر دو صورتوں میں درست قرار دیا ہے۔ حضرت حسن بصریؒ سے مروی ایک روایت کا مفہوم یہ ہے کہ مجھے ستر آدمیوں نے بیان فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح فرمایا کرتے تھے۔ بعض تابعین کے نزدیک موزوں پر مسح افضل ہے۔ جبکہ بعض دوسرے علماء کا ایک گروہ پاؤں دھونے کو افضل گردانتا ہے۔

یہاں پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مسح کا حکم سورہ مائدہ کی آیت فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ سے منسوخ ہو گیا جواب میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس آیت میں پاؤں دھونے کا حکم اس حالت کے ساتھ خاص ہے جس میں موزے نہ پہنے ہوئے ہوں۔ وگرنہ مسح درست ہے۔

حدیث نمبر ۱۲۱ میں لفظ اسواف کے معنی مدینہ منورہ کے اس حرم کے ہیں جس کی حد بندی حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔

حدیث نمبر ۱۲۱ سے ثابت ہوتا ہے کہ وضو کرانے میں نوکر وغیرہ کی امداد حاصل کرنا جائز ہے۔ جن احادیث مبارکہ سے مدد لینے کی ممانعت آئی ہے وہ ثابت نہیں۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

جوربین اور جوتوں پر مسح کرنا

۱۲۶ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوربین اور جوتوں پر مسح فرمایا

نوٹ:۔ جوربین سے مراد ہمارے دور کی مروجہ جرابیں نہیں بلکہ چمڑے کی بنی ہوئی پائتابیں ہیں لہٰذا یہ خصوصاً قابل توجہ اور اہم مسئلہ ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي السَّفَرِ

دوران سفر موزوں پر مسح کرنا

۱۲۷ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ تَخَلَّفْ يَا مُغِيرَةُ وَامْضُوا أَيُّهَا النَّاسُ فَتَخَلَّفْتُ وَمَعِي إِدَاوَةٌ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَمَضَى النَّاسُ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ ذَهَبْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُومِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ يَدَهُ مِنْهَا فَضَاقَتْ عَلَيْهِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ نے مجھ سے پیچھے رہنے اور باقی ہم سفر حضرات کو آگے جانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ میں نے تعمیل ارشاد کرتے ہوئے توقف کیا میرے پاس پانی کا ایک کوزہ تھا۔ باقی حضرات چلے گئے اور آپ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو میں آپ پر پانی ڈالنے لگا۔ آپ نے روم کا بنا ہوا تنگ آستینوں والا ایک جبہ پہن رکھا تھا۔ اس میں سے آپ نے ہاتھ نکالنا چاہا مگر نکل سکا تو آپ نے نیچے سے ہاتھ نکال لیے، منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوتے سر اور موزوں پر مسح فرمایا۔

بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ

موزہ پر مسح کرنے کے لیے سفر کی مدت

۱۲۸ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

سیدنا حضرت صفوان بن عسال سے مروی ہے۔ کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دوران سفر ہونے تین دن اور تین رات تک نہ اتارنے کی رخصت

وَلَيَالِيَهُنَّ۔

نوٹ:- یہ حکم غیر جنبی صورت میں ہے اگر جنابت ہو تو موزے اتارنے پڑیں گے تاجدار اقلیم فقہ حضرت ابو حنیفہ کے نزدیک مقیم کے لیے مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات ہے۔ جبکہ مسافر کے لیے تین دن اور تین رات۔ یہ مدت حدث کے وقت سے معتبر ہوگی یعنی جب سے وضو کر کے موزے پہنے تو اب وضو جس وقت سے ٹوٹے گا۔ اسی وقت سے عرصہ شمار ہوگا نہ مسح کے وقت سے اور نہ ہی پہننے کے وقت سے (نووی)

۱۲۹ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَأَلْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ نَمْسَحَ عَلَى خِفَافِنَا وَلَا نَنْزِعَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ۔

حضرت زر راوی ہیں کہ میں نے جناب صفوان بن عسال سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے دریافت کیا حضرت صفوان نے فرمایا کہ حضور ہمیں دوران سفر موزوں پر مسح کرنے کا حکم صادر فرماتے اور یہ کہ انہیں تین دن تک پیشاب، پاخانے اور سونے کے باوجود نہ اتاریں الا یہ کہ جنابت کی حالت ہو۔

اَلتَّوْقِيتُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ

موزوں پر مسح کرنے کی مقیم کیلیے مدت

۱۳۰ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ يَعْنِي فِي الْمَسْحِ۔

امیر المومنین سیدنا حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ حضور انورؐ نے مسافر کے لیے موزوں پر مسح کی تین دن اور تین راتیں متعین فرمائیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات۔

۱۳۱ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ ائْتِ عَلِيًّا فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي فَأَتَيْتُ عَلِيًّا فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ يَمْسَحَ الْمُقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلَاثًا۔

حضرت شریح بن ہانیؒ سے روایت ہے کہ میں نے بمعہ حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں موزوں کے مسح کی مدت کے بارے عرض کیا آپؓ نے فرمایا سیدنا حضرت علیؓ کے پاس جا کر ان سے پوچھیے کیونکہ آپ اس مسئلے کو میری نسبت زیادہ جانتے ہیں میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور مسح کے متعلق سوال کیا سیدنا شیر خدا رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے کہ مقیم ایک دن رات مسح کرے اور مسافر تین دن رات تک مسح کر سکتا ہے۔

صِفَةُ الْوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

اگر کسی شخص کا وضو ہو تو تازہ وضو کرنے کا طریقہ

۱۳۲ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ

سیدنا حضرت نزال بن سبرہ سے روایت ہے

عَلِيًّا صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِحَوَائِجِ النَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ أُتِيَ بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَمَسَحَ بِهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ فَضْلَهُ فَشَرِبَ قَائِمًا وَقَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ هٰذَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ مِثْلَ هٰذَا وُضُوءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ۔

فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا آپ نے ظہر کی نماز پڑھی اور بعد ازاں لوگوں کے کام کاج کرنے میں مصروف رہے جب عصر کا وقت آیا تو پانی کا ایک برتن لایا گیا۔ آپ نے اس میں سے ایک چلو لے کر منہ دونوں ہاتھوں سر اور دونوں پاؤں پر مسح فرمایا۔ پھر آپ نے تھوڑا سا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا اور فرمایا لوگ تمام اعضاء پر مسح کرنے کے وضو کو مکروہ جانتے ہیں۔ حالانکہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے دیکھا اور جس کا وضو نہ ٹوٹا ہو اس کا یہی وضو ہے۔

نوٹ: اس حدیث پاک کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص باوضو ہو اور نماز کا وقت آجائے اور وہ شخص نماز کے لیے تازہ وضو کرنا چاہے تو اس طرح کفایت کرتا ہے کہ تھوڑا سا پانی لے کر سبھی اعضاء کو تر کرے۔ پانی بہانا اور مکمل وضو کرنا ضروری نہیں۔

اَلْوُضُوْءُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

ہر نماز کے لیے وضو کرنا

۱۳۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِإِنَاءٍ صَغِيرٍ فَتَوَضَّأَ قُلْتُ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ مَا لَمْ نُحْدِثْ قَالَ وَقَدْ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھوٹا سا برتن لایا گیا۔ آپ نے وضو فرمایا۔ عمرو بن عامر کہتے ہیں میں نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو فرماتے تھے آپ نے جواب اثبات میں ارشاد فرمایا۔ میں نے عرض کیا اور آپ؟ آپ نے فرمایا جب تک وضو نہ ٹوٹتا ہم کئی نمازیں پڑھتے تھے۔ یا ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۳۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ فَقَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

سیدنا ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے آپ کو کھانا پیش کیا گیا حاضرین نے عرض کیا کیا وضو کا پانی پیش کریں؟ آپ نے فرمایا (بیت الخلاء سے فارغ ہو کر) وضو کرنا لازمی نہیں، مجھے وضو کا حکم نماز کے لیے ہی دیا گیا ہے۔

---

۱۲۵ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ عُمَرُ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ قَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهُ يَا عُمَرُ۔

سیدنا حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو فرماتے۔ لیکن یوم فتح مکہ کو آپ نے تمام نمازوں کو ایک ہی وضو سے ادا فرمایا سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آج آپ نے ایسا کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں فرمایا۔ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ اے عمر رضی اللہ عنہ! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تاکہ میرے امتیوں کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا افضل ہے۔ اور ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا درست ہیں۔

نوٹ:۔ علماء امت کی اکثریت کا اس پر اجماع ہے۔

بَابُ النَّضْحِ

پانی چھڑکنے کا بیان

۱۲۶ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ اَخَذَ حَفْنَةً مِّنْ مَّاءٍ فَقَالَ بِهَا هٰكَذَا۔ وَوَصَفَ شُعْبَةُ نَضَحَ بِهِ نَحْوَهُ۔

سیدنا حضرت حکم بن سفیان راوی ہے آپ نے اپنے باپ سے سنا حضور جب وضو فرماتے تو پانی کا ایک چلو لے کر اسے اپنی شرمگاہ پر چھڑکتے۔

۱۲۷ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ قَالَ اَحْمَدُ فَنَضَحَ فَرْجَهُ۔

سیدنا حضرت حکم بن سفیان سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم کو دیکھا آپ نے وضو فرمایا اور اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا احمد نے کہا وضو فرمایا پھر اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا۔

بَابُ الْاِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْوَضُوْءِ

وضو کا بچا ہوا پانی کام میں لانا

۱۲۸ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِهٖ وَقَالَ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَنَعْتُ۔

حضرت ابی جحیفہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو تین تین بار وضو فرماتے ہوئے دیکھا۔ بعد ازاں آپ کھڑے ہوئے اور وضو کا باقی ماندہ پانی پیا اور فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا جیسے کہ میں نے کیا ہے۔

۱۲۹ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ شَهِدْتُّ النَّبِيَّ

سیدنا حضرت ابو جحیفہ سے مروی ہے آپ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ فَأَخْرَجَ بِلَالٌ فَضْلَ وَضُوْئِهٖ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَنِلْتُ مِنْهُ شَيْئًا وَرَكَزَ لَهُ الْعَنَزَةَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

فرماتے ہیں میں بطحا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا سیدنا حضرت بلال نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا۔ صحابہ کرام اسے حاصل کرنے کے لیے جلدی سے لپکے میں نے بھی تھوڑا سا پانی حاصل کیا۔ اور آپ کے سترہ کے لیے ایک لکڑی گاڑی۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ درآنحالیکہ گدھے۔ کتے اور عورتیں آپ کے سامنے سے گزر رہی تھیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ بلکہ آپ کے تصور کے بغیر نماز ادا ہی نہیں ہوتی۔ حالانکہ بعض جہلا کے نزدیک تصور اور خیال ممنوع و حرام ہے۔ لیکن صحابہ کرام حالت نماز میں کھڑے ہوئے نظریں اس حسین خدا پر جمائے رکھتے ہیں اور نگاہیں آئینہ حق نما سے تجلیات اللہ کا نظارہ کرتی ہیں۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نماز میں مشغول تھے سیدنا ابوبکر صدیق نماز پڑھا رہے تھے اچانک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ شریف کا پردہ اٹھایا اور آپ نے اپنے نمازی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ مسکرائے اور خوشی میں ہنسے۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق نے اس خیال سے کہ خود حضور تشریف لاتے ہیں پیچھے ہٹنے تاکہ آپ صف کے ساتھ شامل ہو جائیں۔

اور مسلمانوں نے ارادہ کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور دیدار کی خوشی میں نماز کو توڑ دیں تو آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز کو پورا کرو۔ پھر آپ حجرہ مقدسہ میں تشریف لے گئے اس سے معلوم ہوا کہ حضور کے خیال سے نماز نہیں ٹوٹتی (بخاری)

۴۰۔ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَأَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْبَكْرٍ يَعُوْدَانِيْ فَوَجَدَانِيْ قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوْءَهٗ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بیمار ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے تشریف لائے جب مجھے بے ہوشی کی حالت میں ملاحظہ فرمایا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور وضو کا باقی ماندہ پانی میرے اوپر ڈالا۔ (یا وضو کا پانی مجھ پر ڈالا)

نوٹ۔ جب وضو کے پانی کے استعمال کا جواز ثابت ہوا تو وضو سے بچے ہوئے پانی کا استعمال بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا۔ اور اس سے ثابت ہوا کہ بزرگان دین اور برگزیدہ ہستیوں کی باقی ماندہ اشیاء سے تبرک حاصل کرنا جائز ہے

بَابُ فَرْضِ الْوُضُوْءِ

وضو فرض ہونا

۴۱۔ عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ

حضرت ابوالملیح جن کا اسم گرامی عامر ہے یا زید

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةً مِّنْ غُلُوْلٍ۔

ہے اپنے باپ اسامہ بن عمیر سے راوی ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ رب العزت وضو کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا۔ اور چوری کے مال سے صدقہ پسند نہیں فرماتا۔

نوٹ:۔ اگر مال غنیمت سے چرا کر صدقہ دیا جائے تو وہ قبول نہ ہوگا۔ بلکہ الٹا عذاب ہے۔ ہر مال حرام کا یہی حکم ہے۔

اَلْاِعْتِدَاءُ فِي الْوُضُوْءِ

وضو میں اپنی طرف سے اضافہ کرنا

۱۴۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَسْئَلُهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ الْوُضُوْءَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ اَسَآءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور پر نور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے وضو کے طریقے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے تین تین بار وضو فرما کر اسے بتایا پھر ارشاد فرمایا وضو اس طرح ہے۔ اب جو کوئی اس پر اضافہ کرے اس نے برا کیا اور حد سے تجاوز اور ظلم کیا۔

نوٹ:۔ وضو میں ہر ایک عضو کا ایک، دو یا تین بار دھونا سنت اور مستحب ہے۔ تین سے زائد مرتبہ دھونا مکروہ اور اسراف ہے۔ عقل کو شریعت کے تابع ہونا چاہیئے اپنی عقل سے قوانین مصطفویہ میں کمی بیشی کرنا مذموم اور ناپسند ہے۔

اَلْاَمْرُ بِاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

وضو پورا کرنے کا حکم

۱۴۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلَّا بِكَلِمَاتٍ اَرْبَعٍ فَاِنَّهٗ اَمَرَنَا اَنْ نُّسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَلَا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا بخدا دین کی باتیں بتانے میں سرکار نبی ہاشم کو کسی بات سے مخصوص نہیں فرمایا سوائے تین باتوں کے۔ پہلی یہ کہ ہمیں آپ نے وضو پورا کرنے کا حکم فرمایا۔ دوسری یہ کہ ہم مال زکوٰۃ نہ کھائیں تیسری یہ کہ گدھوں اور گھوڑوں کا ملاپ نہ کریں۔

نوٹ:۔ پہلا ارشاد گرامی یعنی وضو کرنا تمام مسلمانوں کے لیے ہے مگر تینوں باتوں کی خصوصی تاکید بطور ہاشم کو زیادہ فرمائی۔ نر گدھوں اور مادہ گھوڑیوں کا ملاپ اعلیٰ مکروہ ہے۔ کیونکہ اس طرح اعلیٰ جہاد گھوڑوں کی نسل کم ہوگی جو بڑھانی چاہیئے۔ زکوٰۃ بنو ہاشم اور غیر مطلب کے لیے جائز نہیں۔

۱۴۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وضو کو مکمل کرو۔

بَابُ الْفَضْلِ فِيْ ذٰلِكَ

مکمل وضو کرنے کی فضیلت

۱۴۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز سے آگاہ نہ کروں جو گناہوں کو مٹا دینے والی اور درجوں کو بلند کرنے والی ہے وہ ہے تکلیف اور مشکلات (سردی وغیرہ) کے باوجود مکمل وضو کرنا مسجد کی طرف بہت سے قدم اٹھانا ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ یہی رباط ہے۔

نوٹ: یعنی دو رباط جس کا اللہ رب العزت نے حکم ارشاد فرمایا ہے آیت یہ ہے۔ وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

ثَوَابُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا اُمِرَ

حکم کے عین مطابق وضو کرنے کا ثواب

۱۴۶ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَفَاتَتْهُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوْا ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهٗ اَبُوْ اَيُّوْبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ عَاصِمٌ يَا اَبَا اَيُّوْبَ فَاتَتْنَا الْغَزْوُ الْعَامَ وَقَدْ اُخْبِرْنَا اَنَّهٗ مَنْ صَلّٰى فِي الْمَسَاجِدِ الْاَرْبَعَةِ غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ اَدُلُّكَ عَلٰى اَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا اُمِرَ وَصَلّٰى كَمَا اُمِرَ غُفِرَ لَهٗ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ اَكَذٰلِكَ يَا عُقْبَةُ؟ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت عاصم بن سفیان ثقفی سے مروی ہے کہ ہم سلاسل کی طرف بغرض جہاد روانہ ہوئے۔ لیکن جہاد نہ ہو سکا۔ بعد ازاں ہم وہیں چوکنے رہے حتیٰ کہ ہم واپس معاویہ کے پاس آئے۔ آپ کے پاس ابوایوب اور عقبہ بن عامر بیٹھے تھے۔ حضرت عاصم نے فرمایا اے ابوایوب! امسال ہم جہاد نہ کر سکے اور ہم نے سنا ہے کہ جو شخص چار مساجد میں نماز پڑھے اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ ابوایوب نے فرمایا اے میرے بھتیجے کیا میں آپ کو اس سے بھی آسان کار ثواب سے آگاہ نہ کروں؟ میں نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو شخص حکم کے مطابق وضو کرے اور نماز کے ارکان و شرائط کے مطابق ادا کرے تو بخش دیا جائے گا۔ اور اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے عاصم نے عقبہ سے اس کے متعلق دریافت فرمایا کیا واقعی؟

۱۴۷ عَنْ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ۔

تو عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں:
سیدنا حضرت عثمان غنی سے مروی ہے کہ آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ جو شخص وضو مکمل کرے جیسے اللہ نے پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو پانچ نمازوں کے درمیان کیے گئے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اور یہ نمازیں ان گناہوں کے لیے کفارہ ہوں گی۔

---

۱۴۸ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنِ امْرِئٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلٰوةَ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصَلِّيَهَا۔

سیدنا حضرت عثمان سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر وہ شخص جو اچھی طرح وضو کرنے پھر نماز پڑھے۔ اللہ اس کی بخشش فرماتا ہے یعنی کہ وہ شخص دوسری نماز پڑھتا ہے۔

نوٹ: یعنی دونوں نمازوں کے درمیان کیے گئے گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں۔

۱۴۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ الْوُضُوْءُ قَالَ اَمَّا الْوُضُوْءُ فَاِنَّكَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَغَسَلْتَ كَفَّيْكَ فَاَلْقَيْتَهُمَا خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ اَظْفَارِكَ وَاَنَامِلِكَ فَاِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْشَقْتَ مِنْخَرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَيَدَيْكَ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحْتَ رَاْسَكَ وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ فَاِنْ اَنْتَ وَضَعْتَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَرَجْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ فَقُلْتُ يَا عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ اَكُلُّ هٰذَا يُعْطٰى فِيْ مَجْلِسٍ وَّاحِدٍ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبُرَتْ سِنِّيْ وَدَنَا اَجَلِيْ وَمَا بِيْ مِنْ فَقْرٍ فَاَكْذِبَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عمرو بن عبسہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم! وضو کا ثواب کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب تو نے وضو کیا اور دونوں ہاتھ صاف کیے تو تیرے ہاتھوں کے ناخنوں اور پوروں سے گناہ خارج ہو گئے۔ پھر تو نے کلی کی ناک کے نرم حصوں کو صاف کیا اور دھویا، بازو کہنیوں تک دھوئے سر پر مسح کیا۔ دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے تو پورے سے گناہ دھو دیے گئے۔ اور اللہ کے لیے تو نے اپنا منہ زمین پر رکھا (یعنی نماز اور سجدہ کیا) تو تو اپنے گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے اس روز تھا جس دن تجھے تیری ماں نے جنا۔
ابو امامہ جنہوں نے اس حدیث کو عمرو ابن عبسہ سے روایت کیا ہے۔ فرمایا۔ اے عمرو دیکھ کر بتاؤ کیا ہر شخص کو اتنی نعمتیں اتنے حصے میں مل جاتی ہیں۔ عمرو ابن عبسہ نے فرمایا سن لیجئے خدا کی قسم میں بڑھاپا ہو گیا ہوں۔ میرے

وَلَقَدْ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

دمال کے دن نزدیک ہیں۔ میں محتاج بھی نہیں ہوں کہ غریبی کی بدولت حضور انور پر جھوٹ باندھوں! بلاشبہ میرے کانوں نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور دل نے یاد رکھا۔

اَلْقَوْلُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوْءِ

وضو کرنے کے بعد کے کلمات

۱۵۰ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ فُتِحَتْ لَہٗ ثَمَانِیَۃُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّھَا شَآءَ۔

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سنت کے مطابق اچھی طرح وضو کرے پھر کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تو اس کے لیے قیامت کے روز بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے جس دروازے سے اس کی مرضی ہو داخل ہو جائے۔

حِلْیَۃُ الْوُضُوْءِ

وضو کا زیور

۱۵۱ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ کُنْتُ خَلْفَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَھُوَ یَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوۃِ وَکَانَ یَغْسِلُ یَدَیْہِ حَتّٰی یَبْلُغَ اِبْطَیْہِ فَقُلْتُ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ مَا ھٰذَا الْوُضُوْءُ فَقَالَ لِیْ یَا بَنِیْ فَرُّوْخٍ اَنْتُمْ ھٰھُنَا لَوْ عَلِمْتُ اَنَّکُمْ ھٰھُنَا مَا تَوَضَّاْتُ ھٰذَا الْوُضُوْءَ سَمِعْتُ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَبْلُغُ حِلْیَۃُ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ۔

سیدنا حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں میں جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھا اور آپ نماز کے لیے وضو فرماتے تھے۔ اپنے بازو بغلوں تک دھو رہے تھے۔ میں نے آپ سے عرض کیا یہ کیسا وضو ہے۔ آپ نے فرمایا اے بنی فروخ! آپ یہاں موجود ہیں اگر مجھے یہاں آپ کی موجودگی کا علم ہوتا تو میں ایسا وضو نہ کرتا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں مومن کا زیور وہاں تک ہوگا جہاں تک اس کا وضو پہنچے۔

نوٹ۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس قدر بڑھا کر ہاتھ یا پاؤں دھوئیں اتنا ہی زیادہ ثواب ہے۔ مگر عوام کے سامنے یہ امر نہیں کرنا چاہیے تاکہ وہ اسے فرض اور لازم نہ سمجھ لیں۔ اسی لیے سیدنا ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم یہاں ہو تو میں مشہور طریقے کے مطابق وضو کرتا۔ موجودہ وضو جس میں مبالغہ اور بغلوں تک نہ دھوتا۔ حدیث پاک سے مراد یہ ہے کہ مسلمان کو زیور اس حد تک پہنایا جائے گا۔ جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے۔

۱۵۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبُرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ وَدِدْتُ أَنِّي قَدْ رَأَيْتُ إِخْوَانَنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَلَسْنَا إِخْوَانَكَ؟ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانِيَ الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَأْتِي بَعْدَكَ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ فِي خَيْلٍ بُهْمٍ دُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں تشریف لے گئے پھر فرمایا اے مومنوں کے گھر والو تم پر سلامتی ہو ان شاء اللہ ہم جلد ہی آپ سے ملنے والے ہیں آپ نے فرمایا میری خواہش ہے کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھوں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا درجہ تو اس سے بھی بلند تر ہے۔ کیونکہ تم میرے اصحاب ہو۔ اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے روز قیامت کو حوض کوثر پر میں ان کا فرط ہوں گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ان لوگوں کو قیامت کے روز کیسے جانیں پہچانیں گے جو دنیا میں آپ کے وصال شریف کے بعد ہوں گے؟

آپ نے ارشاد فرمایا۔ بھلا اگر کسی شخص کے سفید منہ اور سفید پاؤں کے گھوڑے خالص سیاہ رنگ کے گھوڑوں میں مل جائیں تو وہ اپنے گھوڑوں کو نہیں پہچان سکے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا پس اسی طرح وہ میرے بھائی ہیں روز قیامت آئیں گے اور وضو سے ان کے ہاتھ منہ چمکتے ہوں گے اور حوض کوثر پر میں ان کا فرط ہوں گا۔

نوٹ:۔ مقبرہ سے مراد جنت البقیع ہے۔ حدیث پاک سے بھائی اور صحابی کا فرق واضح ہے امتی المومنون بھائی ہے ظاہر ہے کہ سبھی مسلمان بھائی ہیں۔

مسلمان بھائی ہے صحابی کا درجہ اعلیٰ و ارفع ہے۔ فرط وہ شخص کہلاتا ہے جو لشکر سے آگے چل کر ان کے کھانے پینے کا بندوبست اور انتظام کرے۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ أَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

جو شخص اچھی طرح سے وضو کرکے دو رکعتیں پڑھے اس کا ثواب کیا ہے؟

۱۵۳ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ وَجَبَتْ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص وضو کرے پھر اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں خشوع و خضوع سے متوجہ ہو کر ادا کرے تو جنت

لَهُ الْجَنَّةُ۔

اس کے لیے واجب ہو جائے گی۔

(نوٹ) ہر مرد اور عورت سے تذکیر ہوتے ہے مراد ادھر ادھر کے خیالات نہ لائیں۔ اور دل بھی لگانا۔ اچھی طرح۔

بَابُ مَا يُنْقِضُ الْوُضُوْءَ وَمَا لَا يُنْقِضُ الْوُضُوْءَ مِنَ الْمَذْيِ

وضو کا مذی سے ٹوٹ جانا

۱۵۴ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكَانَتْ اِبْنَةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتِیْ فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ فَقُلْتُ لِرَجُلٍ جَالِسٍ اِلٰى جَنْبِیْ سَلْهُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ۔

سیدنا حضرت ابو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب خاتون جنت فاطمۃ الزہراؓ میرے عقد میں تھیں تو مجھے مذی بہت آیا کرتی تھی۔ مجھے شرم آئی آپ سے یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے میں نے اپنے پاس جو شخص تھا سے کہا کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کرو اس نے مسئلہ پوچھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ مذی سے وضو ہے۔

نوٹ:۔ مذی وہ پانی ہے جو شہوت میں نکلتا ہے اور اس کے نکلنے سے شہوت تیز تر ہو جاتی ہے اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ مذی سے غسل فرض نہیں بلکہ فقط وضو ہی کافی ہے۔

۱۵۵ عَنْ عَلِیٍّ رضہ قَالَ قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ اِذَا بَقِیَ الرَّجُلُ بِاَهْلِهٖ فَاَمْذَى وَلَمْ يُجَامِعْ مَسْلِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاِنِّیْ اَسْتَحْيِیْ اَنْ اَسْاَلَهٗ عَنْ ذَالِكَ وَابْنَتُهٗ تَحْتِیْ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ يَغْسِلُ مَذَاكِيْرَهٗ وَيَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت مقدادؓ سے فرمایا جب کسی شخص کی مذی اس حالت میں نکل آئے کہ وہ اپنی عورت کے پاس بیٹھا ہو لیکن وہ شخص جماع نہ کرے اس مسئلہ کے بارے میں آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کیونکہ مجھے یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ آپ کی صاحب زادیؓ میرے عقد میں ہیں۔ سیدنا حضرت مقدادؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص اپنا ذکر دھو لے اور نماز کے لیے وضو کر لے۔

---

۱۵۶ عَنْ عَائِشِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ ابْنَتِهٖ عِنْدِیْ فَقَالَ يَكْفِیْ مِنْ ذَالِكَ الْوُضُوْءُ۔

سیدنا حضرت عائش بن انس سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا مجھے مذی بہت آیا کرتی تھی لہٰذا میں نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے فرمایا کہ آپؓ یہ مسئلہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمائیں۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی میرے عقد میں ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب مذی نکلے تو صرف وضو ہی کافی ہے۔

---

۱۵۷ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّ عَلِيًّا اَمَرَ عَمَّارًا اَنْ يَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ يَغْسِلُ مَذَاكِيْرَهُ وَيَتَوَضَّاُ۔

سیدنا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا مسئلہ پوچھنے کا حکم فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایسا شخص ذکر کو دھو ڈالے اور وضو کرلے۔

۱۵۸ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عَلِيًّا اَمَرَهُ اَنْ يَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنْ اَهْلِهٖ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَا ذَا عَلَيْهِ فَاِنَّ عِنْدِيْ ابْنَتَهٗ وَاَنَا اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَهٗ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهٗ وَيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت مقداد بن الاسود سے مروی ہے کہ حضور علی نے انہیں یہ مسئلہ پوچھنے کے متعلق فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی زوجہ کے پاس بیٹھے اور اس کی مذی نکل آئے تو اس پر کیا واجب ہوا (وضو یا غسل) اور فرمایا کہ میں یہ مسئلہ اس لیے دریافت کرنے میں شرم محسوس کرتا ہوں کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میرے حبالۂ عقد میں ہیں۔ سیدنا حضرت مقداد نے فرمایا میں نے یہ مسئلہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو ایسی صورت حال پیش آئے تو وہ شرمگاہ کو دھو ڈالے اور ایسے وضو کرے جیسے نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

۱۵۹ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ اَجْلِ فَاطِمَةَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ اَنْ يَسْاَلَهٗ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے مذی کا مسئلہ پوچھنے میں شرم کی اور مقداد سے کہا پوچھا تو انہوں نے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مذی میں وضو ہے

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

پیشاب سے وضو کا ٹوٹ جانا

۱۶۰ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ قَالَ اَتَيْتُ رَجُلًا يُدْعٰى صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ فَقَعَدْتُ عَلٰى بَابِهٖ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ؟ قُلْتُ اَطْلُبُ الْعِلْمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ فَقَالَ عَنْ اَيِّ شَيْءٍ تَسْاَلُ؟ قُلْتُ عَنِ الْخُفَّيْنِ قَالَ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص صفوان بن عسال کے دروازے پر جا کر بیٹھ گیا۔ جب وہ باہر نکلا تو پوچھا کہ کیا کام ہے میں نے کہا میں علم حاصل کرنا چاہتا ہوں اس نے کہا فرشتے طالب علم کرنے والے کی رضامندی کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ پھر اس نے کہا تو کیا چاہتا ہے میں نے کہا کہ موزوں کے مسح کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَنْزِعَ ثَلٰثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ۔

کے ہم سفر ہوتے تو آپ ہمیں تین دن اور تین رات موزے نہ اتارنے کا حکم صادر فرماتے ہاں مگر جنبی ہونے کی صورت میں تاہم آپ پیشاب کرنے یا سو کر اٹھنے کے بعد موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے۔

نوٹ: اگر جنبی حالت ہی غسل کرنا ہو تو موزے اتارنا ضروری ہیں۔ اس کے بعد غسل کرے پیشاب اور نیند کے بعد وضو کرنے کی صورت میں موزے اتارنا ضروری نہیں مسافر کے لیے یہ رعایت تین دن ہے جبکہ مقیم کے لیے صرف ایک دن اور ایک رات۔

اَلْوُضُوْءُ مِنَ الْغَائِطِ

وضو کا پیشاب سے ٹوٹ جانا

۱۶۱ عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَنْزِعَ ثَلٰثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ۔

سیدنا حضرت زر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سیدنا حضرت صفوان بن عسال نے فرمایا کہ جب ہم حضور کے ہمراہ ہوتے تو آپ ہمیں موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے مگر جنبی حالت اس سے مستثنیٰ ہے تاہم ہم پیشاب اور سو کر اٹھنے سے نہ اتارتے۔

اَلْوُضُوْءُ مِنَ الرِّيْحِ

ہوا خارج ہونے سے وضو کا ٹوٹ جانا

۱۶۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَجِدَ رِيْحًا أَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن زید سے مروی ہے کہ ایک شخص نے یہ عرض کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص کو نماز میں ریح نکلنے کا وہم ہوتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص نماز چھوڑ کر نہ نکلے جب تک بدبو نہ سونگھے یا آواز نہ سنے۔

نوٹ: جب ہوا خارج ہونے کا یقین ہو جائے تو اس وقت نماز توڑے جب تک کہ اس کا یقین نہ ہو جائے۔ نہ توڑے وہم کا کوئی اعتبار نہ کرے

اَلْوُضُوْءُ مِنَ النَّوْمِ

وضو کا نیند سے ٹوٹ جانا

۱۶۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی سو کر اٹھے تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک اسے پانی سے تین بار نہ دھو لے کیوں کہ اسے معلوم نہیں کہ اس

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔ کا ہاتھ کہاں رہا۔

نوٹ: شاید اس کا ہاتھ شرمگاہ پر پڑا رہا ہو۔ اور پسینے وغیرہ سے نجاست لگ جائے یہ بعض علماء کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے جبکہ اکثر علماء کے نزدیک ناقض ہے۔ جب نیند سے جاگنے کے بعد ہاتھ دھونے کا حکم ہوا تو اس سے معلوم ہوا کہ سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

بَابُ التَّعَاسِ

اونگھنے کا بیان

۱۶۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَنْصَرِفْ لَعَلَّهُ يَدْعُو عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ لَا يَدْرِي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھتے اونگھنے لگے تو نماز پڑھنا چھوڑ دے ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے لیے بد دعا کرنے لگے اور نہ سمجھے۔

اَلْوُضُوْءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

وضو کا ذکر چھونے سے ٹوٹ جانا

۱۶۵ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَذَكَرْنَا مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ مَسَّ الذَّكَرَ الْوُضُوءُ فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمُ الذَّكَرَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

سیدنا حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مروان بن حکم کے پاس حاضر ہوا تو ہم نے ان چیزوں کا ذکر کیا جن سے وضو کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ مروان نے کہا ذکر کو چھونے سے وضو ضروری ہو جاتا ہے۔ عروہ نے کہا مجھے نہیں معلوم مروان نے کہا مجھے بسرہ بنت صفوان نے اطلاع دی۔ آپ نے حضورؐ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی ذکر کو چھوئے تو وضو کر لے۔

۱۶۶ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ذَكَرَ مَرْوَانُ فِي إِمَارَتِهِ عَلَى الْمَدِينَةِ أَنَّهُ يَتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ إِذَا أَفْضَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ بِيَدِهِ فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَا وُضُوءَ عَلَى مَنْ مَسَّهُ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيَتَوَضَّأُ مَنْ مَسَّ الذَّكَرَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمْ أَزَلْ أُمَارِي مَرْوَانَ حَتَّى دَعَا

سیدنا حضرت عروہ بن زبیرؓ سے مروی ہے۔ کہ جب مروان مدینہ منورہ کا حاکم تھا تو اس نے مجھے ذکر کو چھونے سے وضو لازم ہونے کے متعلق بتایا میں نے اس کا انکار کیا اور کہا کہ جو شخص ذکر کو چھوئے تو اس پر لازم نہیں کہ وضو کرے۔ مروان کہتا ہے کہ مجھے بسرہ بنت صفوان نے بیان کیا انہوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے جن چیزوں سے وضو کرنا چاہیے انہیں بیان فرمایا۔ اور فرمایا کہ ذکر کے

رَجُلًا مِنْ حَرَسِهٖ فَاَرْسَلَهٗ اِلٰى بُسْرَةَ فَسَاَلَهَا عَنَّا حَدَّثَتْ مَرْوَانَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بُسْرَةُ بِمِثْلِ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْهَا مَرْوَانُ۔

چھونے سے وضو کرنے عروہ نے فرمایا میں مروان سے برابر جھگڑتا رہا۔ حتیٰ کہ میں نے اپنے پاسیوں میں سے ایک کو بلایا اور اسے بسرہ کے پاس ارسال کیا جس نے بسرہ سے مروان کا بیان کردہ مسئلہ پوچھا۔ تو بسرہ نے وہی کہلا بھیجا جو مروان نے مجھے کہا تھا۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ ذَالِكَ

وضو کا شرمگاہ چھونے سے نہ ٹوٹنا

۱۶۷ عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا حَتّٰى قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَآءَ رَجُلٌ كَاَنَّهٗ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ مَسَّ ذَكَرَهٗ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا مُضْغَةٌ مِّنْكَ اَوْ بَضْعَةٌ مِّنْكَ۔

سیدنا حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم اپنی قوم کی طرف سے نکلے حتیٰ کہ ہم حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بیعت کی اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ جب ہم نماز سے فارغ ہو چکے تو ایک اعرابی آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو نماز میں اپنے ذکر کو چھوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ذکر بھی تو تیرے بدن ہی سے گوشت کا ایک ٹکڑا ہی تو ہے۔

نوٹ: جیسے باقی اعضاء بدن کو چھونے سے وضو نہیں جاتا بالکل اسی طرح ذکر کے چھونے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور یہی مسلک اصحاب حنفیہ کا ہے۔

اس مقام پر اصحاب شافعیہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور وہ دلیل یہ دیتے ہیں کہ جناب ابوہریرہؓ حضرت طلق کے بعد اسلام لائے حنفی علماء نے جواب یہ ارشاد فرمایا کہ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ جناب ابوہریرہؓ نے طلق کے بعد ہی حدیث پاک سنی ہو بلکہ ممکن ہے کہ طلق نے ابوہریرہؓ کے بعد حدیث پاک سنی ہو اور صحیح یہ ہے کہ طلق نے بھی حضورؐ سے حدیث پاک سنی اور سیدنا حضرت ابوہریرہؓ نے بھی طلق کے بعد حضورؐ سے سماعت فرمائی۔

تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَّسِّ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ مِنْ غَيْرِ شَهْوَةٍ

مرد اپنی عورت کو شہوت کے بغیر چھوئے تو وضو کا نہ ٹوٹنا

۱۶۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّيْ وَاِنِّيْ لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ اِعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے دیکھا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی رہتی۔ مثل جنازہ کے تو اپنے پاؤں مبارک سے مجھے چھوتے اور آپ نماز ادا فرماتے۔

تَسْتَنِيْ بِرِجْلِهٖ۔

۱۶۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُمُوْنِيْ مُعْتَرِضَةً بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ غَمَزَ رِجْلِيْ فَضَمَمْتُهَا اِلَيَّ ثُمَّ يَسْجُدُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے دیکھا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی رہتی اور آپ نماز ادا فرماتے جب آپ سجدہ فرماتے تھے تو میرا پاؤں دبا دیتے میں اپنا پاؤں سمیٹ لیتی یہاں تک کہ آپ سجدہ فرماتے۔

۱۷۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی اور میرے پاؤں آپ کے سامنے قبلے کی طرف ہوتے۔ جب آپ سجدہ فرماتے تو میرے پاؤں دبا دیتے میں اپنے سمیٹ لیتی جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں اپنے پاؤں پھیلا لیتی۔ ان دنوں گھروں میں چراغ نہ ہوتا تھا۔

۱۷۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَجَعَلْتُ اَطْلُبُهٗ بِيَدِيْ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو میں اپنے ہاتھوں سے ٹٹولنے لگی تاکہ تلاش کروں میرا ہاتھ آپ کے پاؤں مبارک پر پڑا آپ اپنے پاؤں مبارک کھڑے کیے ہوئے تھے اور سجدہ فرما رہے تھے۔ آپ فرماتے تھے اے اللہ میں تیرے غصے سے تیری خوشنودی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے عذاب و گرفت سے تیری عافیت کی۔ میں تیری تعریف نہیں کر سکتا تو ایسے ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف خود فرمائی۔

نوٹ:۔ ان احادیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ مرد اگر اپنی عورت کو شہوت کے بغیر مس کرے تو اس طرح اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

مرد کا اپنی عورت کو چومنے سے وضو کا نہ ٹوٹنا

۱۷۲ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّاُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے کسی ایک کا بوسہ لیتے پھر آپ نماز ادا فرماتے اور وضو نہیں فرماتے تھے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

آگ سے پکی ہوئی اشیاء کھا کر وضو کرنا

۱۷۳ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا الْوُضُوْءَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا۔ آگ سے پکی ہوئی چیزیں کھانے کے بعد وضو کرو

۱۷۴ — اسی الفاظ کے ساتھ مروی ہے

۱۷۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَكَلْتُ اَثْوَارًا اَقِطٍ فَتَوَضَّأْتُ مِنْهَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

حضرت عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ سے مروی ہے کہ میں نے جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کے اوپر وضو فرماتے دیکھا۔ آپ نے فرمایا میں نے پنیر کے چند ٹکڑے کھائے تھے۔ لہٰذا وضو کیا۔ کیونکہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ آگ سے پکی ہوئی چیزیں کھانے کے بعد وضو فرمانے کا حکم صادر فرماتے۔

۱۷۶ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَاَتَوَضَّأُ مِنْ طَعَامٍ اَجِدُهٗ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ حَلَالًا لِاَنَّ النَّارَ مَسَّتْهُ فَجَمَعَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ حَصًى فَقَالَ اَشْهَدُ عَدَدَ هٰذَا الْحَصٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

سیدنا حضرت مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "کیا اللہ کی کتاب کے حلال کردہ کھانے کو کھا کر صرف اس لیے وضو کروں کہ وہ آگ سے پکا ہے۔ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کنکریاں جمع کیں اور فرمایا کہ میں ان کنکریوں کے شمار سے گواہی دیتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ سے پکی ہوئی اشیاء کھانے سے وضو فرمانے کا حکم صادر فرمایا۔

۱۷۷ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آگ سے پکی ہوئی چیزیں کھا کر وضو کرو!

۱۷۸ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

سیدنا حضرت ابوایوبؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن اشیاء میں آگ کا عمل اور تصرف ہوا ہو انہیں کھانے کے بعد وضو کرو۔

۱۷۹ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ۔

سیدنا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن چیزوں کو آگ نے پکایا ہو ان کو کھا کر وضو کرو۔

۱۸۰ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا اَنْضَجَتِ النَّارُ

حضرت ابوطلحہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو ان چیزوں کا کھا کر جن کو آگ نے پکایا ہو۔

۱۸۱ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جن اشیاء میں آگ لگی ہو انہیں کھانے کے بعد وضو کرو۔

۱۸۲ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ الْاَحْنَسِ بْنِ شَرِیْقٍ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ حَبِیْبَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ خَالَتُهٗ فَسَقَتْهُ سَوِیْقًا ثُمَّ قَالَتْ لَهٗ تَوَضَّأْ یَا ابْنَ اُخْتِیْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

حضرت ابوسفیان بن سعید بن احنس بن شریق سے مروی ہے کہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ اور اپنی خالہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے ابوسفیان کو ستو پلائے اور پھر انہیں فرمایا: میرے بھانجے وضو کیجئے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ سے پکی ہوئی اشیاء کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔

۱۸۳ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ الْاَحْنَسِ اَنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَهٗ وَهُوَ یَشْرَبُ سَوِیْقًا یَا ابْنَ اُخْتِیْ تَوَضَّأْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

حضرت ابوسفیان بن سعید بن احنس سے مروی ہے کہ انہوں نے ستو پیئے ام المومنین ام حبیبہ نے آپ سے فرمایا۔ اے میرے بھانجے وضو کیجئے کیونکہ میں نے حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے جن چیزوں کو آگ کی گرمی لگی ہو ان سے وضو کرو۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

آگ سے پکائی گئی اشیاء کھا کر وضو نہ کرنا

۱۸۴ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفًا فَخَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَلَمْ یَمَسَّ مَآءً۔

ام المومنین حضرت سلمہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت تناول فرمایا۔ پھر آپ نماز پڑھنے تشریف لے گئے اور پانی کو ہاتھ بھی نہ لگایا۔

۱۸۵ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَحَدَّثَتْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَیْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ یَصُوْمُ وَحَدَّثَنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جُنْبًا مَشْوِیًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔

سیدنا حضرت سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو جنبی اٹھتے تھے۔ احتلام سے نہیں۔ پھر آپ روزہ رکھتے پھر ایک اور حدیث بیان فرمائی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بھنی ہوئی بکری پیش کی گئی آپ نے اسے تناول فرمایا۔ پھر آپ نماز کو کھڑے ہوئے اور وضو نہ فرمایا۔

۱۸۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ خُبْزًا وَّلَحْمًا ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا پھر نماز کو کھڑے ہوئے اور وضو نہ فرمایا۔

۱۸۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اٰخِرُ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكَ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ دو باتوں میں سے جو آگ سے پکی ہوئی چیز ہیں سے وضو کرنا ترک کرنا ہے آخری بات یہ تھی کہ آپ آگ سے پکی ہوئی اشیاء تناول فرما کر وضو نہ فرماتے۔

نوٹ: اور اسی قول کو ترجیح اور یہی بات علماء کے نزدیک مختار ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیزیں کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

اَلْمَضْمَضَةُ مِنَ السَّوِيْقِ

ستو کھا کر کلی کرنا

۱۸۸ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَآءِ وَهِيَ مِنْ اَدْنٰى خَيْبَرَ صَلّٰى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

سیدنا حضرت سوید بن نعمان سے مروی ہے کہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح خیبر کے سال میں کسی دن باہر نکلے۔ حتیٰ کہ مدینے کی طرف خیبر کے پیچھے آپ صہبا نامی جگہ پر تشریف لائے۔ آپ نے نماز عصر ادا فرمائی اور بعد ازاں توشے منگوائے تو ستو حاضر خدمت کیے گئے۔ آپ نے اس کی تعریف فرمائی۔ اور آپ نے نوش فرمائے تو ہم نے بھی کھائے بعد ازاں آپ مغرب کی نماز پڑھنے تشریف لے گئے۔ آپ نے کلی فرمائی ہم نے بھی کلی کی۔ آپ نے وضو کیے بغیر نماز ادا فرمائی۔

اَلْمَضْمَضَةُ مِنَ اللَّبَنِ

دودھ پی کر کلی کرنا

۱۸۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَتَمَضْمَضَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اور پانی طلب فرما کر کلی کی۔ فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ وَمَا لَا يُوْجِبُهٗ

ان باتوں کا ذکر جن سے غسل واجب یا غیر واجب ہوتا ہے

۱۹۰ اَخْبَرَنِيْ قَيْسُ بْنُ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ

سیدنا حضرت قیس بن عاصم سے مروی ہے کہ

فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ۔

آپ مسلمان ہوئے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

نوٹ:۔ کفر سے مسلمان ہوتے وقت غسل کرنا اکثر علماء کے نزدیک واجب ہے۔ جبکہ بعض دیگر اسے مستحب قرار دیتے ہیں۔

تَقْدِیْمُ غُسْلِ الْکَافِرِ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّغْتَسِلَ

کافر جب مسلمان ہونے لگے تو غسل کرے

۱۹۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ اِنَّ ثُمَامَةَ بْنَ اُثَالٍ الْحَنَفِیَّ انْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ قَرِیْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا کَانَ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ وَّجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ کُلِّهَا اِلَیَّ وَاِنَّ خَیْلَكَ اَخَذَتْنِیْ وَاَنَا اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰی فَبَشَّرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ یَّعْتَمِرَ مُخْتَصَرٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب ثمامہ بن اثال حنفی مسجد نبوی کے قریب ایک کھجور کے درخت کے نیچے گئے۔ اور غسل فرمایا پھر آپ مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ عبادت کے لائق اللہ کے سوا کوئی نہیں اور بلاشبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے عبد اور اس کے رسول ہیں۔ یارسول اللہ! قسم بخدا! میں سے قبل ساری روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ کے چہرہ مبارک سے بڑھ کر مجھے ناپسند نہ تھا۔ اور اب آپ کا چہرہ اور باقی چہروں کی نسبت مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے پکڑ لیا میں نے عمرہ کا ارادہ کیا تھا تو آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کو خوشخبری دی اور عمرہ ادا فرمانے کا حکم صادر فرمایا۔

اَلْغُسْلُ مِنْ مُّوَارَاةِ الْمُشْرِكِ

مشرک مردے کو دفن کرنے سے غسل کا وجوب

۱۹۲ عَنْ عَلِیٍّ رضہ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَبَا طَالِبٍ مَاتَ فَقَالَ اذْهَبْ فَوَارِهٖ قَالَ اِنَّهٗ مَاتَ مُشْرِكًا قَالَ اذْهَبْ فَوَارِهٖ فَلَمَّا وَارَیْتُهٗ رَجَعْتُ اِلَیْهِ فَقَالَ لِیْ اغْتَسِلْ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ جناب ابوطالب وفات پاگئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جائیے انہیں دفن کر دیجئے۔ میں نے عرض کیا کہ وہ تو مشرک فوت ہوئے ہیں (لہٰذا کیا ان کا دفن کرنا لازمی ہے؟) آپ نے ارشاد فرمایا جائیے دفن کر دیجئے جب میں انہیں دفن کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا غسل کیجئے۔

بَابُ وُجُوْبِ الْغُسْلِ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

جب مرد اور عورت جماع کریں اور مرد کو انزال نہ بھی ہو تو وجوب غسل

۱۹۳ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب مرد عورت کے دونوں پنڈلیوں اور دونوں رانوں میں بیٹھ کر اپنے ذکر کو فرج میں داخل کرے تو غسل واجب ہو گیا۔

۱۹۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب مرد عورت کے ہر چہار کونوں میں بیٹھ کر جماع کرے تو غسل واجب ہو گیا۔

اَلْغُسْلُ مِنَ الْمَنِیِّ

منی نکلے تو وضو کرنا

۱۹۵ عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتَ الْمَذْيَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ وَاِذَا فَضَخْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کو مذی بہت آتی تھی۔ لہٰذا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے ارشاد فرمایا جب تم مذی دیکھو تو ذکر کو دھو لو۔ اور نماز کی طرح کا وضو کر لیجئے۔ اور پانی جب چھٹکتا ہوا نکلے (منی خارج ہو) تو غسل کر لیجئے۔

۱۹۶ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتَ الْمَذْيَ فَتَمَضْمَضْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَاِذَا رَاَيْتَ فَضْخَ الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے مذی بہت آیا کرتی تھی تو میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب تو مذی دیکھے تو وضو کیجئے اور ذکر دھو لیجئے۔ جب چھٹکتا ہوا پانی دیکھیں تو غسل کر لیجئے۔

غُسْلُ الْمَرْاَةِ تَرٰى فِیْ مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ

اگر عورت کو احتلام ہو تو غسل کرنا واجب ہے

۱۹۷ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرٰى فِیْ مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام سلیم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر عورت دوران نیند دیکھے جو مرد دیکھتا ہے یعنی احتلام ہو جائے تو آپ نے

قَالَ إِذَا أَنْزَلَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ۔

ارشاد فرمایا کہ اگر پانی نکلے تو غسل کرے۔

۱۹۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَلَّمَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ أَرَأَيْتَ الْمَرْأَةُ تَرَى فِي النَّوْمِ مَا يَرَى الرَّجُلُ أَفَتَغْتَسِلُ مِنْ ذَالِكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا أُفٍّ لَكِ أَوَتَرَى الْمَرْأَةُ ذَالِكَ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام سلیم نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جب کہ حضرت عائشہ صدیقہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ یا رسول اللہ! اللہ جل شانہ حق بات سے نہیں شرماتا ہے جب عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو کیا وہ غسل کرے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا ہاں وہ غسل کرے۔ جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے ام سلیم سے فرمایا افسوس ہے آپ پر کیا عورت بھی ایسا دیکھتی ہے حضور میری طرف متوجہ ہوئے فرمایا تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تو پھر صورت کیسے بنتی ہے۔

نوٹ:۔ یعنی اگر عورت کو انزال نہیں ہوتا تو بچے عورت کی صورت پر کیوں جاتا ہے۔ دوسری حدیث کے مطابق جب مرد کی منی غالب ہوتی ہے تو بچہ مرد کی شکل پر ہوتا ہے۔ جب عورت کی منی غالب ہوتی ہے تو بچہ ماں کی شکل پر ہوتا ہے۔

۱۹۹ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَ يُشْبِهُهَا الْوَلَدُ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ جل شانہ سچی بات فرمانے میں شرم کو جائز نہیں رکھتا تو کیا جب عورت کو احتلام ہو تو غسل کرنا ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں جب عورت پانی دیکھے تو یہ سن کر جناب ام سلمہ ہنس پڑیں اور فرمانے لگیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر انزال نہیں ہوتا تو صورت کیسے بنتی ہے۔

نوٹ:۔ جب انزال ہونا ثابت شدہ ہے تو احتلام ہونے کا بھی امکان ہے۔

۲۰۰ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَحْتَلِمُ فِي مَنَامِهَا فَقَالَ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ۔

حضرت خولہ بنت حکیم سے مروی ہے کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اگر عورت کو نیند میں احتلام ہو تو وہ کیا کرے؟ حضور نے فرمایا جب وہ پانی دیکھے تو غسل کرے۔

بَابُ الَّذِیْ یَحْتَلِمُ وَلَا یَرَی الْمَآءَ

اگر کسی شخص کو احتلام ہو اور وہ تری نہ دیکھے

۲۰۱ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ۔

سیدنا حضرت ابوایوب سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانی پانی سے ہوگا۔

نوٹ: یعنی غسل تب واجب ہوگا جب منی خارج ہو۔ اگر تری نہ دیکھے اور صرف احتلام ہو تو غسل واجب نہیں حدیث ہذا احتلام پر محمول یا منسوخ ہے۔ اگر مطلق مراد ہو۔ کیونکہ دخول سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ خواہ انزال نہ بھی ہو۔

بَابُ مَآءِ الرَّجُلِ وَمَآءِ الْمَرْاَۃِ

مرد اور عورت کی منی کا بیان

۲۰۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَآءُ الرَّجُلِ غَلِیْظٌ اَبْیَضُ وَمَآءُ الْمَرْاَۃِ رَقِیْقٌ اَصْفَرُ فَاَیُّھُمَا سَبَقَ کَانَ الشَّبَہُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حالت محبت میں مرد کی منی گاڑھی اور سفید ہوتی ہے۔ اور عورت کی منی پتلی زرد ہوتی ہے۔ ان میں سے جس کی پہلی نکلے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

ذِکْرُ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْحَیْضِ

ماہواری سے فراغت کے بعد غسل

۲۰۳ عَنْ فَاطِمَۃَ رض بِنْتِ قَیْسٍ مِنْ بَنِیْ اَسَدِ قُرَیْشٍ اَنَّھَا اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ اَنَّھَا تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا ذٰلِکِ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَۃُ فَدَعِی الصَّلٰوۃَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْکِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّیْ۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رض جو قریش کے قبیلہ بنو اسد سے ہیں مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی مجھے استحاضہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک رگ ہے سو جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے لیکن جب حیض کے دن گزر جائیں تو خون دھو لیجئے اور پھر نماز پڑھیے۔

نوٹ: عورت کو بے وقت خون آنے کو استحاضہ کہتے ہیں۔ یہ بے وقت خون جس رگ سے آتا ہے اسے عاذل کہتے ہیں۔ اس کے برعکس حیض کا خون رحم سے نکلتا ہے۔

حیض یا ایام خاص گزرنے کے بعد غسل اور خون دھونے کے بعد نماز پڑھنا چاہیے خواہ استحاضہ کا خون آتا رہے بلکہ ہر نماز کے لیے وضو کرے اکثر علماء کا یہی ارشاد ہے۔

۲۰۴ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَۃُ فَاتْرُکِی الصَّلٰوۃَ فَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِیْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب ایام حیض ختم ہو جائیں تو غسل کرے۔

۲۰۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِسْتُحِيضَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِينَ فَاشْتَكَتْ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو سات برس تک استحاضہ رہا۔ انہوں نے اس کی شکایت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ حیض نہیں ہے۔ بلکہ ایک رگ کا خون ہے۔ تو آپ غسل کر کے نماز پڑھیں۔

۲۰۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِسْتُحِيضَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ اِمْرَأَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَهِيَ اُخْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاِذَا اَدْبَرَتِ الْحَيْضَةُ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي وَاِذَا اَقْبَلَتْ فَاتْرُكِي لَهَا الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّي وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ اَحْيَانًا فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ اُخْتِهَا زَيْنَبَ وَهِيَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ وَتَخْرُجُ فَتُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُهَا ذٰلِكَ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو جناب عبدالرحمٰن بن عوف کی بیوی اور زینب بنت جحش کی ہمشیرہ تھیں استحاضہ ہوا۔ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا حضور نے ارشاد فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ ہے جب ماہواری کے دن گزر جائیں تو غسل کیجئے اور نماز پڑھیے۔ اور پھر جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا پھر ہر نماز کے لیے ام حبیبہ غسل فرماتیں تب نماز پڑھتیں۔ کبھی آپ ایک ایسے برتن میں جو ان کی بہن حضرت زینب کی کوٹھڑی میں تھا غسل فرماتیں اور جناب زینب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں۔ تو خون کی سرخی پانی کے اوپر آجاتی۔ پھر آپ نکل کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا فرماتیں۔ اس خون سے آپ کی نماز نہ رکتی۔

نوٹ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھیے اور ہر نماز کے لیے غسل کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ لہٰذا آپ کا یہ غسل ہر نماز کے لیے بطور نفل ہوگا۔

۲۰۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ خَتَنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اُسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ اِسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ رسول کی زوجہ کی ہمشیرہ، حضرت عبدالرحمٰن کی زوجہ کو سات برس تک استحاضہ آتا رہا۔ آپ نے یہ مسئلہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا۔ رسول اکرم نے ارشاد فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ ایک رگ ہے۔ لہٰذا غسل کر کے نماز ادا کیجئے۔

۲۰۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

بِنْتُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

مروی ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مجھے استحاضہ ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ ایک رگ ہے۔ لہٰذا آپ غسل کر کے نماز پڑھیں۔ تو پھر وہ ہر نماز کے لیے غسل فرمایا کرتیں۔

۲۰۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلَآنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْكُثِي قَدْرَمَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ خاتون ام حبیبہ نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ کا مسئلہ پوچھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ان کے خانے کے لگن کو خون سے بھرا ہوا دیکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جتنے دن حیض آتا ہے اتنے دن نماز روزہ نہ کریں پھر غسل کر کے نماز روزہ ادا کیجئے خواہ خون آتا رہے۔)

---

۲۱۰ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَعْنِيْ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِيْ وَالْأَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيْبَهَا الَّذِيْ أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ ثُمَّ لِتُصَلِّ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک عورت کا خون بہتا رہتا تھا۔ حضرت ام سلمہ نے یہ مسئلہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان دنوں اور راتوں کا شمار کرے جن میں بیماری سے قبل کیا کرتا۔ تو اتنے دن ایک ماہ میں نمازیں پڑھنا ترک کر دے۔ پھر جب اتنے مقررہ دن گزر جائیں تو غسل کرے اور اپنی شرمگاہ پر کپڑے یا روئی کا پھاہا رکھ کر نماز ادا کرے۔

ذِكْرُ الْاِقْرَاءِ

اقراء کا بیان

۲۱۱ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِيْ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَنَّهَا اسْتُحِيْضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذَكَرَتْ شَأْنَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ قُرْئِهَا الَّتِيْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ام حبیبہ بنت جحش حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی زوجہ کو استحاضہ ہو گیا۔ اور آپ کسی طرح پاک نہ ہوتی تھیں۔ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ رحم کی ایک چوٹ ہے۔ آپ اپنے قرء کا

كَانَتْ تُحَيَّضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ تَنْظُرُ مَا بَعْدَ ذٰلِكِ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

تمہارا دیکھ لیں جتنے دن آپ کو حیض آیا کرتا تھا۔ ان دنوں میں نماز چھوڑ دیجئے۔ اور اس کے بعد ہر نماز کے لیے غسل کیجئے۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے معلوم ہوا کہ قرء حیض کہتے ہیں جناب ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔ اور جناب امام شافعیؒ کے نزدیک قرء سے مراد طہر ہے۔

۲۱۲ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِيْنَ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتْرُكَ الصَّلٰوةَ قَدْرَ اَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب ام حبیبہؓ کو سات برس مسلسل استحاضہ رہا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ ایک رگ ہے۔ پھر آپ نے حیض کے دنوں تک نماز چھوڑ دینے کا حکم فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ آپ غسل کر کے نماز پڑھیں۔ تو آپ ہر نماز کے بعد غسل فرمایا کرتیں۔

۲۱۳ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِيْ اِذَا اَتَاكِ قُرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّيْ فَاِذَا مَرَّ قُرْؤُكِ فَتَطَهَّرِيْ ثُمَّ صَلِّيْ مَا بَيْنَ الْقُرْءِ اِلَى الْقُرْءِ۔

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیشؓ فرماتی ہیں کہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور خون آنے کی شکایت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک رگ ہے۔ تو اسے دیکھتی رہ جب تیرا قرء آئے تو نماز مت پڑھ پھر جب چلا جائے اور آپ حیض سے پاک ہو جائیں تو دوسرے حیض تک نماز پڑھ جب دوسرا حیض آئے تو نماز چھوڑ دیجئے۔

۲۱۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب فاطمہ بنت ابی حبیشؓ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے استحاضہ رہتا ہے اور میں پاک نہیں رہتی کیا نماز نہ پڑھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں یہ رگ ہے۔ حیض نہیں۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دیجئے۔ جب حیض کے دن گزر جائیں تو خون دھو ڈالئے اور نماز ادا کیجئے۔

ذِكْرُ اغْتِسَالِ الْمُسْتَحَاضَةِ

حائضہ عورت کا غسل

۲۱۵ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مُسْتَحَاضَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین جناب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور

قِيْلَ لَهَا إِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ وَ أُمِرَتْ أَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَاحِدًا۔

اقدس میں ایک مستحاضہ عورت کو کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے جو بند نہیں ہوتی اور آپ کو ظہر کی نماز میں دیر اور عصر کی نماز میں جلدی پڑھنے کا حکم صادر فرمایا گیا۔ اور دونوں نمازوں میں ایک غسل کرنے کا۔ اسی طرح مغرب میں تاخیر اور عشاء میں جلدی کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ دونوں نمازوں کے لیے ایک ہی غسل کا پھر فجر کے لیے ایک ہی غسل کا حکم فرمایا۔

بَابُ الْاِغْتِسَالِ مِنَ النِّفَاسِ

نفاس کے بعد غسل کرنا

۲۱۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ مُرْهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب اسماء بنت عمیس کو جب ذوالحلیفہ کے مقام پر نفاس آیا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ انہیں غسل کرنے اور احرام باندھنے کا حکم کیجئے۔

بَابُ الْفَرْقِ بَيْنَ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ

حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق

۲۱۷ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِيْ حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَأَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِيْ فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ۔

فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت ہے کہ انہیں استحاضہ ہوا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حیض کا خون کالے رنگ کا سیاہ اور پہچان لیا جاتا ہے۔ جب ایسا خون آئے تو نماز چھوڑ دے پھر جب دوسری طرح کا خون آئے تو وضو کر کیونکہ وہ ایک رگ ہے۔

۲۱۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَأَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حیض کا خون کالے رنگ کا سیاہ ہوتا ہے اور پہچان لیا جاتا ہے جب ایسا خون آئے تو نماز چھوڑ دے۔ پھر جب دوسری طرح کا خون آئے تو وضو کر اور نماز پڑھ

۲۱۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيْضَتْ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ أَثَرَ الدَّمِ وَتَوَضَّئِي فَإِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ قِيلَ لَهَا فَالْغُسْلُ قَالَ ذٰلِكِ لَا يَشُكُّ فِيهِ أَحَدٌ۔

سے مروی ہے۔ کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا۔ آپ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرمایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے استحاضہ ہو گیا ہے اور میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے۔ حیض نہیں ہے جب حیض آیا کرے تو نماز چھوڑ دیا کرو۔ جب حیض نہ ہو جائے۔ تو خون کا دھبہ دھو لے۔ اور وضو کر کیونکہ یہ ایک رگ ہے حیض نہیں ہے۔ کسی نے عرض کیا کیا غسل نہ کرے؟ آپ نے ارشاد فرمایا غسل کرنے میں کوئی شک نہیں (یعنی حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل لازمی ہے۔)

---

۲۲۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں پاک نہیں ہوتی تو کیا نماز کو ترک کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک رگ کا خون ہے اور حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے جب مدت اور عرصہ گزر جائے تو خون دھو کر نماز پڑھ۔

۲۲۱ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَطْهُرُ أَفَأَتْرُكُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ ابو حبیش کی بیٹی فاطمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں پاک نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں کہ یہ ایک رگ ہے حیض نہیں۔ لہٰذا جب ان مخصوص ایام میں نماز چھوڑ دیجئے جب مدت گزر جائے تو خون دھو کر غسل کر اور نماز ادا کر۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

رکے ہوئے پانی میں جنبی کا غسل کرنا ممنوع

۲۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی جنبی شخص رکے ہوئے پانی میں نہ نہائے۔

نوٹ:۔ اگر کسی شخص کو نہانے کی حاجت ہو تو وہ ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے بلکہ پانی لے کر الگ کھڑا ہو کر غسل کرے یہ کراہت تنزیہی ہے اور تحریمی نہیں۔ حنفیہ کے نزدیک اگر پانی دہ در دہ ہے تو جنبی کے نہانے سے بھی پلید نہ ہوگا۔ اگر اس سے کم ہے تو پانی نجس اور مستعمل ہو جائے گا۔ علماء امت نے اسی حدیث سے ثابت کیا ہے کہ اگر پانی جاری ہو اور نہانے والا جنبی ہو تو پانی کے اندر جا کر نہانا منع نہیں ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَالْاِغْتِسَالِ مِنْهُ

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا اور پھر اس پانی میں نہانا ممنوع ہے

۲۲۳ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کر کے غسل نہ کرے

نوٹ:۔ ٹھہرے ہوئے پانی کی مقدار اگر تھوڑی ہے۔ تو وہ پیشاب کرنے سے نجس ہو جائے گا۔ اگر کثیر تعداد میں ہے تب بھی خراب ہوگا۔ اور اس کے پینے سے لوگوں کو نقصان ہوگا۔ اکثر علماء کے نزدیک اسی لیے یہ نہی تحریمی ہے جب کہ پانی قلیل ہو اور جب پانی زیادہ ہو تو مکروہ تنزیہی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْاِغْتِسَالِ اَوَّلَ اللَّيْلِ

اول رات میں غسل کرنا

۲۲۴ عَنْ عُفَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ اَيَّ اللَّيْلِ كَانَ يَغْتَسِلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ اٰخِرَهٗ۔ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً۔

حضرت عفیف بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے جناب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے کس حصہ میں غسل فرمایا کرتے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کبھی آپ اول رات میں غسل فرمایا کرتے کبھی آخر رات میں میں نے کہا شکر اس پروردگار کا جس نے گنجائش رکھی۔

۲۲۵ عَنْ عُفَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا قُلْتُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَوْ مِنْ اٰخِرِهٖ؟ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ اَوَّلِهٖ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً۔

حضرت عفیف بن الحارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے دریافت کیا۔ کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اول رات میں غسل فرماتے یا آخر رات میں؟ آپ نے فرمایا سب طرح کرتے کبھی اول رات میں اور کبھی آخر رات میں۔ میں نے کہا شکر ہے اس پروردگار کا جس نے گنجائش رکھی۔

ذِكْرُ الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ

۲۲۶ عَنْ اَبِي السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ اَخْدِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّغْتَسِلَ قَالَ وَلِّنِيْ قَفَاكَ فَاُوَلِّيْهِ قَفَايَ فَاَسْتُرُهٗ بِهٖ۔

غسل کے وقت پردہ کرنا

حضرت ابوالسمح سے مروی ہے کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ جب آپ غسل فرمانے کا ارادہ فرماتے تو مجھے ارشاد فرماتے کہ میں منہ دوسری طرف کر کے کھڑا ہوں۔ میں اپنا منہ دوسری طرف کر کے کھڑا ہوتا اور آپ کو چھپا لیتا۔

---

۲۲۷ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ اَنَّهَا ذَهَبَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ اُمُّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِيْ ثَوْبٍ مُلْتَحِفًا

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ فتح مکہ کے روز آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں آپ غسل فرما رہے تھے اور حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا ایک کپڑے کا پردہ آپ کے اوپر کیے ہوئے تھیں۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے جواب میں عرض کیا ام ہانی۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ جس کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے اس میں آٹھ رکعتیں ادا فرمائیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِيْ يَكْتَفِيْ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْغُسْلِ

غسل کے لیے پانی کی مقدار

۲۲۸ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ اُتِيَ عَائِشَةَ بِقَدَحٍ حَزَرْتُهُ ثَمَانِيَةَ اَرْطَالٍ فَقَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هٰذَا۔

سیدنا حضرت موسیٰ جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ کے پاس ایک پیالہ لے کر تشریف لائے۔ میں نے اندازہ کیا تو اس میں آٹھ رطل پانی تھا۔ پھر آپ نے مجھ سے حدیث پاک بیان فرمائی۔ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اتنی مقدار پانی سے غسل فرماتے (ایک صاع چار سیر کے قریب ہوتا ہے)

---

۲۲۹ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَاَخُوْهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَسَاَلَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِاِنَاءٍ فِيْهِ صَاعٌ قَدَرُ صَاعٍ فَسَتَرَتْ سِتْرًا فَاغْتَسَلَتْ فَاَفْرَغَتْ عَلٰى رَاْسِهَا ثَلٰثًا۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کے رضاعی بھائی نے دریافت کیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح غسل فرماتے تھے؟ آپ نے ایک برتن طلب کیا جس میں ایک صاع پانی تھا اس کے بعد پردہ ڈال کر غسل فرمایا۔ اور سر پر تین دفعہ پانی ڈالا

۲۳۰ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْمِخْضَبِ هُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ہی برتن میں غسل فرماتے جس میں ایک فرق (۱۶ رطل) پانی آتا ہے۔ میں اور آپ ایک ہی برتن میں غسل کر لیا کرتے تھے۔

۲۳۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ بِمُكُّوْكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک پانی سے وضو فرماتے اور پانچ مکوک سے غسل فرماتے۔

نوٹ:۔ دو پاؤ = ایک رطل۔
ایک رطل تقریباً آدھے کلو کے برابر بنتا ہے۔
مکوک اہل حجاز کے نزدیک ۱۱ کیا ۱۲ چھٹانک بنتا ہے اور اہل عراق کے نزدیک تقریباً ایک سیر۔ صاع کی مقدار چار کلو کے قریب ہے۔
مکوک، مد اور رطل وغیرہ حدیث میں پیمانوں کے بیان مراد حجازی ہیں۔
پانی کی یہ مقدار عرب اور حجاز مقدس میں کمی کے پیش نظر ہے۔ نیز یہ امر پیش نظر رہے کہ اسراف بہر حال معیوب اور ناپسندیدہ ہے۔ یہ قدرت کی عظیم نعمت۔ قرآن حکیم کا ارشاد ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ اور ہم نے ہر چیز کو پانی سے پیدا فرمایا۔ لہٰذا وضو اور غسل میں اس کا خرچ اور مصرف فضول نہیں کرنا چاہیئے۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

۲۳۲ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ تَنَازَعْنَا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ جَابِرٌ يَكْفِيْ مِنَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ مِنْ مَاءٍ قُلْنَا مَا يَكْفِيْ صَاعٌ وَلَا صَاعَانِ قَالَ جَابِرٌ قَدْ كَانَ يَكْفِيْ مَنْ كَانَ خَيْرًا مِنْكُمْ وَاَكْثَرَ شَعْرًا۔

سیدنا ابو جعفر سے مروی ہے کہ ہم نے جناب جابر ابن عبداللہ رضی اللہ کے سامنے غسل کے باب میں بحث کی۔ تو سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غسل جنابت کے لیے فقط ایک صاع پانی کافی ہے۔ ہم نے کہا کہ ایک صاع یا دو صاع تو کافی نہیں ہو سکتا۔ سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ہستی کے لیے کافی ہوتا تھا جو آپ سے زیادہ بال رکھتے تھے۔ (مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلَالَةِ عَلٰى اَنَّهُ لَا وَقْتَ فِيْ ذٰلِكَ

غسل کے پانی کی کوئی متعین مقدار نہ ہونا

۲۳۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَهُوَ قَدَرُ الْفَرَقِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک آٹھ سیر پانی والے برتن میں مل کر غسل کرتے۔

نوٹ:۔ مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ غسل کے لیے پانی کی کوئی حد متعین اور مقرر نہیں۔ بلکہ جتنے پانی سے طہارت اور نظافت حاصل ہو جائے۔ اور بدن سے پانی بہہ جائے وہ کافی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ نِسَائِهِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

ایک ہی برتن سے مرد اور عورت کا مل کر غسل کرنا

۲۳۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نَخْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور میں دونوں مل کر ایک ہی برتن سے ہاتھ ڈال کر غسل کرتے۔

نوٹ:۔ ہم سے مراد آپ کی بیویاں اور امہات المومنین ہیں۔

۲۳۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم دونوں مل کر ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔

۲۳۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُنَازِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنَاءَ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہی برتن سے پانی لیتے تھے میں چاہتی کہ میں پانی لے لوں اور آپ چاہتے کہ آپ لے لیں۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا آپ ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے۔

---

۲۳۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

۲۳۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے میری خالہ جان میمونہ نے بتایا کہ وہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں سے غسل کرتے تھے۔

۲۳۹ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ سُئِلَتْ أَتَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا كَانَتْ كَيِّسَةً وَأَتَتْنِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ مِنْ مِرْكَنٍ وَاحِدٍ نُفِيضُ عَلَى أَيْدِينَا حَتَّى نُنَقِّيَهَا ثُمَّ نُفِيضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ

ام سلمہ کے مولیٰ نافع سے مروی ہے کہ ام سلمہ سے کسی نے پوچھا کیا عورت مرد کے ساتھ مل کر غسل کر سکتی ہے؟ ام سلمہ نے فرمایا۔ ہاں جب وہ عقل رکھتی ہو! دیکھیں میں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے پانی لے کر غسل کرتے۔ پہلے ہم اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالتے حتیٰ کہ ان کو صاف کرتے پھر پانی میں ہاتھ ڈال کر پانی نکالتے

قَالَ الْاَعْرَجُ لَا تَذْكُرُ فَرْجًا وَلَا مَنِيًّا لَهُ۔

اعرج نے کہا کہ جناب ام سلمہؓ نے شرمگاہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ اس کا اسے اہمیت دی۔

بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ الْاِغْتِسَالِ بِفَضْلِ الْجُنُبِ

جنبی کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے نہانا منع ہے

۲۴۰ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَغْتَسِلَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ اَوْ يَبُوْلَ فِيْ مُغْتَسَلِهٖ اَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ اَوِ الْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيْعًا۔

حضرت حمید ابن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جو چار سال تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے تھے۔ جیسے جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ کے شرف صحبت میں رہے۔ اس نے بتلایا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے، غسل کرنے کی جگہ پر پیشاب کرنے، مرد کو جنبی عورت اور عورت کو جنبی مرد کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے سے منع فرمایا۔ بلکہ دونوں مل کر پانی لیتے جائیں۔

نوٹ:۔ صحیح مسلم میں سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ کے بچے ہوئے پانی سے غسل فرمایا۔

۲۴۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ يُبَادِرُنِيْ وَاُبَادِرُهٗ حَتّٰى يَقُوْلَ دَعِيْ لِيْ وَاَقُوْلُ اَنَا دَعْ لِيْ۔

قَالَ سُوَيْدٌ يُبَادِرُنِيْ وَاُبَادِرُهٗ فَاَقُوْلُ دَعْ لِيْ دَعْ لِيْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ آپ چاہتے کہ جلدی سے غسل کر لیں۔ میں یہ چاہتی کہ میں جلدی سے غسل کر لوں۔ آپ ارشاد فرماتے میرے لیے پانی باقی رہنے دیجئے۔ اور میں عرض کرتی میرے لیے پانی رہنے دیجئے۔

حضرت سوید فرماتے ہیں کہ آپ مجھ سے جلدی فرماتے اور میں آپ پر جلدی کرتی۔ میں عرض کرتی میرے لیے پانی چھوڑ دیجئے۔ میرے لیے پانی چھوڑ دیجئے۔

نوٹ:۔ جب ایک آدمی غسل کر چکتا ہے تو دوسرا اس کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرتا اس حدیث سے جنبی شخص کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی اجازت ثابت ہوئی۔

ذِكْرُ الْاِغْتِسَالِ فِي الْقَصْعَةِ

کونڈے سے غسل کرنا

۲۴۲ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ فِيْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک ہی کونڈے میں غسل فرمایا جس میں آٹے کا نشان تھا۔

نوٹ:۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اگر پانی میں کوئی پاک شے مل جائے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

بَابُ ذِكْرِ تَرْكِ الْمَرْاَةِ نَقْضَ ضَفْرِ رَاْسِهَا عِنْدَ اغْتِسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ

جنبی عورت غسل کرے تو سر کی مینڈھیاں کھولنا ضروری نہیں

۲۴۳ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ شَدِيْدَةُ ضَفِيْرَةُ رَاْسِيْ اَفَاَنْقُضُهَا عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَّاءٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلٰى جَسَدِكِ۔

حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور! میں اپنے بالوں کی مینڈھیاں مضبوط باندھتی ہوں۔ کیا غسل جنابت کے وقت میں انہیں کھولوں؟ آپ نے فرمایا تجھے سر پر پانی ڈالنا تین مرتبہ کافی ہے۔ اس طرح کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر تو سارے بدن پر پانی ڈالے۔

بَابُ ذِكْرِ الْاَمْرِ بِذٰلِكَ لِلْحَائِضِ عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ لِلْاِحْرَامِ

حائضہ جب احرام حج باندھنے کے لیے غسل کرنا چاہے تو بالوں کا کھولنا ضروری ہے

۲۴۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع کو نکلے تو میں نے (میقات سے) تمتع کی نیت سے عمرے کا احرام باندھا۔ جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو میں حائضہ تھی۔ پس میں نے خانہ کعبہ کا طواف نہ کیا اور نہ ہی صفا و مروہ کے درمیان سعی کی (یا حیض کی وجہ سے عمرہ نہ کر سکی) بعد ازاں میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا (کہ حج آپہنچا ہے اور حیض کی وجہ سے میرا عمرہ ادا نہیں ہوا۔ تو میرا حج بھی نہ ہوگا)

قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِيْ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے سر کی مینڈھیاں کھول ڈالو اور کنگھی کیجئے اور حج کا احرام باندھو اور عمرہ نہ کرو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب میں ارکان حج ادا کر چکی تو آپ نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے ہمراہ مقام تنعیم بھیجا میں نے عمرہ کا احرام باندھا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ آپ کی عمرے کی جگہ ہے (یہاں سے احرام باندھنے کی اجازت ہے)

ذِكْرُ غَسْلِ الْجُنُبِ يَدَاهُ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهَا الْاِنَاءَ

جنبی شخص برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل اپنا ہاتھ دھو لے

۲۴۵ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وُضِعَ لَهُ الْاِنَاءُ فَيَصُبُّ عَلٰى يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ حَتّٰى اِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ اَدْخَلَ يَدَاهُ الْيُمْنٰى فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ صَبَّ بِالْيُمْنٰى وَغَسَلَ فَرْجَهٗ بِالْيُسْرٰى حَتّٰى اِذَا فَرَغَ صَبَّ بِالْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ مِلْاَ كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى جَسَدِهٖ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو آپ کی خاطر برتن میں پانی رکھا جاتا آپ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالتے۔ جب آپ اپنے دونوں ہاتھ دھو لیتے تو دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈالتے اور پانی لے کر بائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔ جب اس سے فارغ ہوتے تو آپ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور دونوں ہاتھوں کو دھو کر کلی فرماتے اور تین بار ناک میں پانی ڈالتے پھر ازاں دونوں ہتھیلیاں بھر کر سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔ پھر ازاں سارے بدن پر پانی بہاتے۔

بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ اِدْخَالِهِمَا الْاِنَاءَ

ہاتھ برتن میں ڈالنے سے قبل کتنی مرتبہ دھوئے جائیں

۲۴۶ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْرِغُ عَلٰى

جناب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کس طرح فرمایا کرتے؟ آپ نے فرمایا حضور اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر

يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ ثُمَّ يَغْسِلُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ۔

شرمگاہ دھوتے پھر دونوں ہاتھ دھوتے کلی فرماتے ناک میں پانی ڈالتے پھر سر پر تین مرتبہ پانی بہاتے اور بعد ازاں سارا بدن مبارک دھوتے۔

بَابُ

إِزَالَةُ الْجُنُبِ الْأَذَى عَنْ جَسَدِهِ بَعْدَ غَسْلِ يَدَيْهِ

دونوں ہاتھ دھو کر بدن کی ناپاکی دور کرنا

۲۴۷ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ غُسْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْإِنَاءِ فَيَصُبُّ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَيَغْسِلُهُمَا ثُمَّ يَصُبُّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ مَا عَلَى فَرْجِهِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ حضرت عائشہ کے پاس گئے اور ان سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کیسے فرماتے تھے آپ نے فرمایا حضور کی خدمت اقدس میں پانی کا ایک برتن پیش کیا جاتا آپ تین مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر انہیں صاف فرماتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈال کر رانوں کو دھوتے پھر آپ دونوں ہاتھ دھوتے اور کلی فرماتے ناک میں پانی ڈالتے سر پر تین بار پانی ڈال کر سارے بدن پہ پانی بہاتے۔

بَابُ إِعَادَةِ الْجُنُبِ غَسْلَ يَدَيْهِ بَعْدَ إِزَالَةِ الْأَذَى عَنْ جَسَدِهِ

جسم سے ناپاکی کو دھو کر دونوں ہاتھ دھونا

۲۴۸ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ وَصَفَتْ عَائِشَةُ غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَتْ كَانَ يَغْسِلُ يَدَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ قَالَ عَمْرٌو وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ يُفِيضُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَتَمَضْمَضُ ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ ثَلَاثًا وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ۔

جناب ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کا بیان فرمایا، سب سے پہلے آپ اپنا ہاتھ تین دفعہ دھوتے پھر بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور شرمگاہ دھوتے اور جو اس پر لگا ہوتا۔ عمرو بن عیینہ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں عطاء نے یوں فرمایا۔ پھر آپ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔ پھر تین بار کلی فرماتے اور ناک میں تین دفعہ پانی چڑھاتے۔ تین مرتبہ منہ دھوتے پھر سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔ بعد ازاں آپ سارے بدن مبارک پر پانی بہاتے۔

ذِكْرُ وُضُوءِ الْجُنُبِ قَبْلَ الْغُسْلِ

غسل سے قبل وضو کرنا

۲۴۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل فرماتے

بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ الْمَاءَ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُوْلَ شَعْرِهِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلٰثَ غُرَفٍ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جَسَدِهِ كُلِّهِ۔

تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے نمازوں کی طرح کا وضو فرماتے بعد ازاں انگلیاں پانی میں ڈال کر آپ اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال فرماتے پھر سر پر تین چلو ڈالتے کے بعد سارے جسم مبارک پر پانی بہاتے۔

بَابُ تَخْلِيْلِ الْجُنُبِ رَأْسَهُ

جنبی شخص کا اپنے سر کے بالوں میں خلال کرنا

۲۵۰ عَنْ عُرْوَةَ رض قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ أَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَتَوَضَّأُ وَيُخَلِّلُ رَأْسَهُ حَتّٰى يَصِلَ إِلٰى شَعْرِهِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ۔

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کی کیفیت بیان فرمائی اس طرح کہ سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے۔ وضو کرتے سر میں بالوں تک پانی پہنچانے کے لیے خلال کرتے تاکہ پانی بالوں تک پہنچ جائے پھر سارے بدن پر پانی بہاتے۔

۲۵۱ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَيُثْرِبُ رَأْسَهُ لِكَيْ يَحْنِيَهُ عَلَيْهِ ثَلٰثًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پہلے تر کر لیتے تھے سر کو پھر تین مرتبہ چلو بھر کر پانی ڈالتے سر پر۔

بَابُ ذِكْرِ مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ إِضَافَةِ الْمَاءِ

پانی کی مقدار جو جنبی کے لیے کافی ہو۔

۲۵۲ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِنِّيْ لَأَغْتَسِلُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَأُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى رَأْسِيْ ثَلٰثَ أَكُفٍّ۔

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں غسل کی بحث کی۔ کسی نے کہا میں اس طرح غسل کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تو اپنے سر پر تین لپیں پانی بہاتا ہوں

بَابُ ذِكْرِ الْعَمَلِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضِ

حیض سے فارغ ہو کر کیسے غسل کیا جائے

۲۵۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْحَيْضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ وَكَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا فَاسْتَتَرَكَذَا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت اسماء بنت شکل نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض سے پاک ہو کر کیسے غسل کیا جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح غسل کرنا چاہیے پھر فرمایا کہ غسل کرنے کے بعد روئی کا ایک ٹکڑا لے جس میں خوشبو لگی ہوئی ہو اور اس سے طہارت کیجئے وہ عورت

تَتَبَعِينَ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ۔

پانی میں کیوں کر اس سے طہارت کروں۔ آپ نے اپنا دہن مبارک چھپا لیا اور فرمایا سبحان اللہ اس سے پاکیزگی حاصل کرو۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس عورت کو پکڑ کر آہستہ سے کہا اسے خون کے مقام پر رکھیں۔

نوٹ:۔ اس لیے کہ بدبو رفع ہو اور خوشبو پیدا ہو حیض اور نفاس سے پاک ہونے کے بعد ایسا کرنا مستحب ہے فقط خوشبو ملنا ہی کافی ہے۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ بَعْدِ الْغُسْلِ

غسل کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں

۲۵۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرمانے کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے۔

بَابُ غَسْلِ الرِّجْلِ فِي غَيْرِ الْمَكَانِ الَّذِي يَغْتَسِلُ فِيهِ

غسل کرنے کی جگہ کی بجائے دوسری جگہ پاؤں دھونا

۲۵۵ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ أَتَيْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفْرَغَ بِهَا عَلَى فَرْجِهِ ثُمَّ غَسَلَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْأَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيدًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِلْءَ كَفَّيْهِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى عَنْ مَقَامِهِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيلِ فَرَدَّهُ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جنابت کے غسل کے واسطے پانی رکھا۔ آپ نے ایسا کیا اپنے دونوں ہاتھوں کو دو یا تین مرتبہ دھویا۔ بعد ازاں دایاں ہاتھ برتن میں ڈال کر پانی لیا اور اسے اپنی شرمگاہ پر بہایا پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو دھویا اس کے بعد اپنا بایاں دست مبارک زمین پر مار کر اچھی طرح سے رگڑا۔ بعد ازاں نماز کی طرح کا وضو فرمایا۔ پھر بایاں چلو بھر کر سر پر تین دفعہ پانی ڈالا۔ اور اس کے بعد سارے جسم مبارک کو دھویا۔ پھر اس جگہ سے ہٹ کر دونوں پاؤں مبارک دھوئے۔ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر پونچھنے کے لیے رومال پیش کیا۔ آپ نے اسے استعمال فرما کر واپس فرما دیا۔

بَابُ تَرْكِ الْمِنْدِيلِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۲۵۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ فَاُتِيَ بِمِنْدِيلٍ فَلَمْ يَمَسَّهُ وَجَعَلَ يَقُوْلُ بِالْمَاءِ هٰكَذَا۔

غسل کے بعد تولیہ استعمال نہ کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا تو آپ کو بدن مبارک پونچھنے کے لیے کپڑا پیش کیا گیا۔ آپ نے یہ کپڑا لیے بغیر پانی جھٹکا۔

نوٹ:۔ امام نووی کے اقوال کے مطابق غسل کے بعد بدن پونچھنا مستحب ہے کیونکہ اس سے بدن مزید صاف ہو جاتا ہے۔ البتہ ایک مشہور قول یہ بھی ہے کہ نہ پونچھنا بہتر اور افضل ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

بَابُ وُضُوءِ الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ

۲۵۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ۔

کھانا کھانے کے لیے جنبی شخص کا وضو کرنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرماتے۔ اور جب کھانے کا قصد فرماتے تو دونوں ہاتھ دھو لیتے۔

بَابُ اِفْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلٰى غَسْلِ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ

۲۵۸ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ۔

جنبی شخص کھانا کھانے کے لیے صرف ہاتھ دھو لے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب جنبی حالت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرما لیتے اور کھانے کا ارادہ فرماتے تو دونوں ہاتھ دھوتے۔

بَابُ اِفْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلٰى غَسْلِ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ

۲۵۹ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ قَالَتْ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ۔

جنبی آدمی کھانے پینے کا ارادہ کرے تو صرف ہاتھ ہی دھو لے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنبی حالت میں سونے کا قصد فرماتے تو صرف وضو فرماتے۔ اور اگر کھانے پینے کا ارادہ ہوتا تو آپ اپنے دونوں ہاتھ مبارک دھو لیتے پھر کھاتے یا پیتے

بَابُ وُضُوءِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

جنبی شخص کا وضو کرنا جب وہ سونے کا ارادہ کرے

۲۶۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب جنبی حالت میں سونا چاہتے تو سونے سے قبل نماز کی طرح کا وضو کرتے۔

۲۶۱ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب فاروق اعظم نے عرض کیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو سکتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں سو سکتا ہے بشرطیکہ وہ وضو کرے۔

بَابُ وُضُوءِ الْجُنُبِ وَغَسْلِ ذَكَرِهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

جنبی سوتے وقت وضو کرے اور اپنی شرمگاہ کو دھوئے

۲۶۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ میں رات کو جنبی ہو جاتا ہوں تو فوری طور پر نہا نہیں سکتا آپ نے ارشاد فرمایا کہ وضو کر کے ذکر دھو لیجئے اور بعد ازاں سو رہیے۔

بَابُ فِي الْجُنُبِ إِذَا لَمْ يَتَوَضَّأْ

جنبی شخص اگر وضو نہ کرے

۲۶۳ عَنْ عَلِيٍّ رضه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا یا جنبی شخص ہو۔

بَابُ فِي الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ

اگر جنبی شخص دوبارہ جماع کرنا چاہے

۲۶۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعُودَ تَوَضَّأَ۔

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم سے کوئی شخص جنبی حالت میں دوبارہ جماع کرنا چاہے تو وہ وضو کر لے۔

بَابُ اِتْيَانِ النِّسَاءِ قَبْلَ اِحْدَاثِ الْغُسْلِ

ایک ہی غسل سے کئی عورتوں سے صحبت کرنا

۲۶۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلٰى نِسَائِهٖ فِيْ لَيْلَةٍ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی غسل سے اپنی بیویوں سے صحبت فرماتے۔

نوٹ:۔ تمام بیویوں کے ساتھ جماع کے بعد صرف ایک ہی غسل پر اکتفا فرمایا۔

۲۶۶ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ۔

سیدنا حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھرا کرتے تھے اپنی عورتوں پر ایک ہی غسل میں۔

بَابُ حَجْبِ الْجُنُبِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ

جنبی شخص تلاوت قرآن نہ کرے

۲۶۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ اَتَيْتُ عَلِيًّا اَنَا وَرَجُلَانِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَاْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن سلمہ راوی ہیں کہ میں اور میرے ساتھ دو شخص جناب علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد قرآن پڑھتے اور ہمارے ساتھ گوشت تناول فرماتے آپ کو قرآن پڑھنے سے جنابت کے سوا کوئی چیز نہ روک سکتی۔

۲۶۸ عَنْ عَلِيٍّ رضہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِلَّا الْجَنَابَةَ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت کے سوا قرآن پڑھا کرتے ہر وقت ہر حالت میں۔

بَابُ مُمَاسَةِ الْجُنُبِ وَمُجَالَسَتِهٖ

جنبی شخص کے ساتھ بیٹھنا اور اسے چھونا

۲۶۹ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ اَصْحَابِهٖ مَسَحَهٗ وَدَعَا لَهٗ قَالَ فَرَاَيْتُهٗ يَوْمًا بَكْرَةً فَحِدْتُّ عَنْهُ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُكَ فَحِدْتَّ عَنِّيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ اَنْ تَمَسَّنِيْ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب آپ اپنے کسی صحابیؓ سے ملاقات فرماتے تو اس پر ہاتھ پھیرا کرتے اس کے لیے دعا فرماتے۔ ایک صبح میں آپ کو دیکھ کر ایک طرف چلا گیا پھر سورج بلند وقت میں حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے تجھے دیکھا کترا کر چلا گیا۔ میں نے عرض کیا حضورؐ! میں جنبی حالت

إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ۔

میں تھا۔ لہٰذا مجھے اس بات کا خدشہ لاحق ہوا کہ آپ مجھ پر ہاتھ پھیریں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

نوٹ:۔ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا یعنی نجاست حکمی سے اور اس کے برعکس مسلمان کی علامت حقیقی ہے۔ ہاں مگر جب نجاست حقیقی لگی ہو تو اس وجہ سے وہ ناپاک ہو جائے گا تاہم وہ اپنی ذات سے پاک رہے گا۔

۲۷۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَهْوَى إِلَيَّ فَقُلْتُ إِنِّي جُنُبٌ فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے میری جنبی حالت میں ملے۔ آپ جب میری جانب بڑھے تو میں نے عرض کیا کہ میں جنبی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

---

۲۷۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْسَلَّ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَقِيتَنِي وَأَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک راستے میں مجھ سے ملے۔ جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جنبی حالت میں تھے۔ لہٰذا چھپ کر نکل گئے اور غسل فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو نہ پایا جب آپ واپس آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے ابوہریرہؓ آپ کہاں چلے گئے تھے۔ آپؓ نے عرض کیا حضور جب آپ مجھ سے ملے تھے تو میں جنبی حالت میں تھا۔ مجھے غسل کرنے سے پہلے آپ کی خدمت اقدس میں بیٹھنا اچھا معلوم نہ ہوا۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ مومن کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

بَابُ اسْتِخْدَامِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت کا کام کاج کرنا

۲۷۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي الثَّوْبَ فَقَالَتْ إِنِّي لَا أُصَلِّي قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي يَدَيْكِ فَنَاوَلَتْهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ مجھے کپڑا دیجئے۔ آپ نے عرض کی کہ میں حائضہ ہونے کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتی آپ نے فرمایا وہ آپ کے ہاتھ میں تو نہیں۔ پھر حضرت عائشہ نے کپڑا اٹھا کر حاضر خدمت کر دیا۔

۲۷۳ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

اعمش سے اسی سند کے ساتھ اس طرح مروی ہے

۲۷۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ اِنِّيْ حَائِضٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ حَيْضَتُكِ فِيْ يَدِكِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مسجد میں سے چٹائی اٹھا دیجئے۔ میں نے عرض کی حضور میں حائضہ ہوں۔ آپ نے فرمایا تیرا حیض تیرے ہاتھ میں تھوڑا رکھا ہے۔

طرف ۱۔ حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرہ مبارکہ میں تھیں۔ آپ نے بوریا طلب فرمایا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خیال فرمایا کہ حالت حیض میں مسجد میں اپنا دست مبارک نہ بڑھائیں۔ چونکہ حیض ہاتھ میں نہیں ہوتا لہٰذا آپ نے فرمایا کہ ہاتھ بڑھا کر مسجد میں دینے سے کوئی قباحت نہیں۔ کیونکہ حیض ہاتھ میں نہیں دھرا۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حائضہ کو ہاتھ بڑھا کر مسجد میں کوئی چیز رکھ دینا یا مسجد سے کوئی چیز لینا درست ہے

بَابُ بَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

حائضہ عورت کا مسجد میں بچھونا یا چٹائی بچھانا

۲۷۵ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهٗ فِيْ حِجْرِ اَحَدِنَا فَيَتْلُو الْقُرْاٰنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُوْمُ اَحَدُنَا بِالْخُمْرَةِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ۔

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ہم میں سے کسی ایک کی گود میں رکھ کر قرآن پاک کی تلاوت فرماتے اور وہ عورت حائضہ ہوتی۔ ہم میں سے کوئی ایک اٹھ کر مسجد میں بچھونا بچھا دیتی حالانکہ وہ حائضہ ہوتی۔ یعنی باہر سے ہاتھ بڑھا کر بوریا بچھا دیتی۔

بَابُ فِي الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَرَأْسُهٗ فِيْ حِجْرِ امْرَاَتِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ

کسی شخص کا اپنی حائضہ عورت کی گود میں سر رکھ کر تلاوت قرآن کرنا

۲۷۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِ اَحَدِنَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَتْلُو الْقُرْاٰنَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہم میں سے کسی حائضہ عورت کی گود میں ہوتا اور آپ تلاوت قرآن فرماتے۔

بَابُ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

حائضہ عورت کا اپنے خاوند کا سر دھونا

۲۷۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْنِيْ اِلَيَّ رَأْسَهٗ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے۔ اور میں حالت حیض میں آپ کا سر دھوتی۔

۲۷۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں اپنا سر مبارک مسجد سے باہر نکالتے۔ میں حائضہ ہونے کے باوجود اسے دھو دیتی۔

۲۷۹ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ

حضرت عائشہ سے دوسری سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

۲۸۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں حضور علیہ السلام کے سر مبارک میں کنگھی کرتی تھی۔

بَابُ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا

حائضہ کو ساتھ کھلانا اور اس کا جوٹھا پینا درست ہے

۲۸۱ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ عَائِشَةَ رض سَأَلْتُهَا هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي فَآكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ وَكَانَ يَأْخُذُ الْعَرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ فَأَعْرَقُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَعْرَقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْعَرْقِ وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَآخُذُهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْقَدَحِ۔

سیدنا حضرت ابن شریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کیا عورت حائضہ ہونے کی حالت میں اپنے خاوند کے ہمراہ کھا سکتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں! حضور مجھے یاد فرماتے اور میں آپ سے مل کر کھانا کھایا کرتی۔ حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ آپ گوشت کی بوٹی اٹھاتے اور اس میں میرا بھی حصہ رکھتے۔ میں پہلے اسے کھاتی اس کے بعد میں اسے رکھ دیتی۔ بعض اوقات حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نوش فرماتے۔ اور اسی جگہ اپنا دہن مبارک لبڑی پر لگاتے جہاں میں نے لگایا ہوتا آپ پانی طلب فرماتے اور اس میں میرا بھی حصہ رکھتے۔ میں پہلے اسے لے کر پیتی اس کے بعد رکھ دیتی۔ اس کے بعد حضور اسے اٹھا کر پیتے اور پیالے میں اسی جگہ منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا۔

۲۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي أَشْرَبُ مِنْهُ فَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ سُؤْرِي وَأَنَا حَائِضٌ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور اپنا منہ (برتن) میں اسی جگہ لگاتے جہاں سے میں نے لگا کر پیا تھا اور میرا جوٹھا پانی پیتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

بَابُ الِانْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت کا باقی ماندہ کھانا پینا استعمال کرنا

۲۸۳ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْخُذُ الْإِنَاءَ فَأَشْرَبُ مِنْهُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُعْطِيهِ فَيَتَحَرَّى مَوْضِعَ فِيَّ فَيَضَعُهُ عَلَى فِيهِ۔

ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے برتن دیتے جس سے میں پانی پیتی اس کے باوجود کہ میں حائضہ ہوتی۔ پھر میں وہ برتن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کرتی آپ تلاش کر کے اسی جگہ منہ لگاتے جہاں سے میں نے لگایا ہوتا۔

۲۸۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ وَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ يَشْرَبُ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حالت حیض میں پانی پیتی اور پھر وہ برتن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کر دیتی۔ آپ اپنا دہن مبارک اسی جگہ لگاتے جہاں سے میں نے لگایا ہوتا اور میں حالت حیض میں ہڈی چوستی۔ پھر آپ کو پیش کر دیتی آپ اپنا منہ اسی جگہ لگاتے جہاں سے میں نے لگایا ہوتا۔

بَابُ مُضَاجَعَةِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت کے ساتھ سونا

۲۸۵ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنُفِسْتِ؟ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ۔

حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی۔ اسی حالت میں مجھے حیض آگیا میں کھسکی اور جا کر حیض کے کپڑے اٹھائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تجھے حیض آگیا میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے مجھے بلایا اور میں چادر میں آپ کے ساتھ لیٹی۔

۲۸۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا طَامِثٌ أَوْ حَائِضٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ وَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ يَعُودُ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَعْدُهُ وَصَلَّى فِيهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی چادر میں سویا کرتے اور میں حائضہ ہوتی۔ اگر میرے بدن سے کچھ آپ کے بدن میں لگ جاتا تو آپ اس مقام کو دھو ڈالتے باقی نہ دھوتے۔ اس کے بعد آپ نماز ادا فرماتے۔ پھر لیٹتے۔ پھر آپ پر کچھ لگ جاتا تو ایسا ہی کرتے اس سے زیادہ نہ دھوتے اور پھر اسی کپڑے میں نماز ادا فرماتے۔

بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت کے ہمراہ مباشرت کرنا اور لیٹنا

۲۸۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَتَّزِرَ إِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا۔

مروی ہے کہ جب ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہوتی۔ تو آپ اسے تہبند لینے کا حکم فرماتے تو پھر اس کے ساتھ مباشرت فرماتے (جماع کے سوا باقی سب کچھ)

۲۸۸ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم میں سے حائضہ عورت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہبند باندھنے کا حکم فرماتے اور پھر اس سے مباشرت فرماتے!۔

۲۸۹ عَنْ مَيْمُونَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ مُتَّجِرَةً بِهِ۔

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج میں سے کسی حائضہ عورت کے ساتھ مباشرت فرماتے بشرطیکہ وہ ایک ازار پہنے ہوئے ہوتی۔ جو ران کے نصف اور گھٹنوں تک پہنچتی۔ لیث کی حدیث میں ہے کہ اس ازار کو اچھی طرح باندھے ہوئی

نوٹ: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کی ناف سے گھٹنوں تک کپڑا ہو یا صرف اس کی شرمگاہ پر کپڑا ہو تو اس سے مباشرت درست ہے۔

بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ

خداوند قدوس کے فرمان وَيَسْأَلُونَكَ کی تفسیر

۲۹۰ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلُوا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى الْآيَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ــــــــ

--- أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَيُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَصْنَعُوا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ جب یہود میں سے کسی عورت کو حیض آتا تو وہ اسے نہ کھلاتے، نہ پلاتے اور نہ ہی ایک گھر میں ان کے ساتھ رہتے۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ تب اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ الخ لوگ آپ سے حیض کی بابت دریافت کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ یہ ایک پلیدی ہے لہٰذا حالت حیض میں عورت سے الگ رہو۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم فرمایا کہ حائضہ عورتوں کو اپنے ساتھ کھلائیں پلائیں۔ اور ایک گھر میں ان کے ساتھ رہیں اور جماع کے سوا سب

الجماع

بَابُ مَا يَجِبُ عَلَى مَنْ أَتَى حَلِيلَتَهُ فِي حَالِ حَيْضَتِهَا بَعْدَ عِلْمِهِ بِنَهْيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ وَطْئِهَا

جو حالت حیض میں جماع نہ کرنے کا علم رکھنے کے باوجود اپنی حائضہ بیوی سے جماع کرے

۲۹۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِرْهَمٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ شخص جو اپنی حائضہ عورت سے جماع کرے وہ ایک یا آدھا دینار صدقہ کرے۔

بَابُ مَا تَفْعَلُ الْمُحْرِمَةُ إِذَا حَاضَتْ

حالت احرام میں عورت حائضہ ہو جائے تو وہ کیا کرے

۲۹۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كَانَ بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنُفِسْتِ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کے لیے نکلے جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ آپ نے دریافت کیا کیوں رو رہی ہے؟ کیا تجھے حیض آ گیا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا یہ ایسی چیز ہے جو اللہ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے۔ اب حاجیوں والے سارے کام کریں مگر طواف نہ کریں (جو حالت حیض ختم ہونے پر کیجیے) حضور نے اپنی سب بیویوں کی طرف سے ایک گائے کی قربانی دی۔

بَابُ مَا تَفْعَلُ النُّفَسَاءُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

حائضہ عورتیں احرام باندھتے وقت کیا کریں

۲۹۳ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ

سیدنا حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے میرے والد ماجد محمد باقر نے بیان فرمایا کہ ہم جابر بن عبداللہ انصاری کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیسے فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے مدینہ منورہ سے نکلے جب کہ ذیقعدہ کے پانچ دن باقی تھے۔ ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے جب ہم آپ کے

بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِیْ وَاسْتَثْفِرِیْ ثُمَّ اَهِلِّیْ۔

ساتھ نکلے تو اسماء بنت عمیس کے بطن مبارک سے محمد ابن ابی بکر (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) پیدا ہوئے۔ تو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کو بھیجا اور پوچھا کہ اب میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ غسل کیجئے اور لنگوٹ باندھ لیجئے پھر لبیک پکاریئے۔

بَابُ دَمِ الْحَیْضِ یُصِیْبُ الثَّوْبَ

اگر حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرے

۲۹۴ عَنْ اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَیْضِ یُصِیْبُ الثَّوْبَ قَالَ حُکِّیْهِ بِضِلْعٍ وَاغْسِلِیْهِ بِمَاءٍ وَّ

حضرت ام قیس بنت محصن سے مروی ہے۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرنا چاہیئے؟ آپ نے فرمایا اسے کریچ کر پانی اور بیری کے پتوں سے دھو لیجئے اور اس میں نماز پڑھیں۔

۲۹۵ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَیْضِ یُصِیْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ حُتِّیْهِ ثُمَّ اقْرُصِیْهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ انْضَحِیْهِ وَصَلِّیْ فِیْهِ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضور سے پوچھا کہ حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرے آپ نے فرمایا اس کو کھرچ ڈال، پھر اسے پانی کے ساتھ مل پھر دھو ڈال اور نماز پڑھ اس میں۔

نوٹ: امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث پاک اس بات کی دلیل ہے کہ نجاست کو پانی سے دھونا چاہیئے اور جو شخص نجاست کو کسی دوسری شے سرکہ وغیرہ سے دھوئے تو کافی نہ ہوگا۔ اس لیے کہ پانی کا حکم ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خون نجس ہے اور نجاست دور کرنے میں کوئی شمار مقرر نہیں۔ بلکہ صاف کرنا ہی کافی ہے۔ نجاست آنکھ سے معلوم نہیں ہوتی تو اسے ایک دفعہ دھونا ہی کافی ہے۔ اور دوسری اور تیسری دفعہ دھونا مستحب ہے۔ اور نجاست اگر عینی ہے۔ یعنی آنکھ وغیرہ سے محسوس ہوتی ہے۔ جیسے خون وغیرہ تو اس کا زائل کرنا واجب ہے۔ اگر ایک دفعہ دھونے سے زائل ہو جائے تو دوسری تیسری دفعہ دھونا مستحب ہے۔ اگر نجاست عینی دھو لی جائے اور اس کا رنگ باقی رہے تو طہارت چونکہ حاصل ہو گئی۔ لہٰذا دوبارہ دھونا ضروری نہیں۔ لیکن اگر مزہ باقی ہے تو کپڑا نجس ہے۔ اسے پاک کرنا چاہیئے۔

بَابُ الْمَنِیِّ یُصِیْبُ الثَّوْبَ

اگر کپڑے میں منی لگ جائے

۲۹۶ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ حَبِیْبَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِی الثَّوْبِ الَّذِیْ کَانَ

سیدنا حضرت معاویہ بن سفیان سے مروی ہے کہ انہوں نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کیا حضور اس کپڑے میں نماز پڑھتے تھے جسے پہن کر جماع کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں جب کہ اس

يُجَامِعُ فِيهِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى۔

کپڑے میں نجاست معلوم نہ ہوتی۔

بَابُ غَسْلِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

کپڑے سے منی دھونا

۲۹۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ لَفِي ثَوْبِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دھوتی، پھر آپ نماز کو تشریف لے جاتے اور پانی کے نشانات آپ کے کپڑے میں ہوتے۔

نوٹ: حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک انسان کی منی نجس اور پلید ہے لہٰذا اسے ملنے کے بعد پانی سے دھونا بھی ضروری ہے۔

بَابُ فَرْكِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

منی کو صرف مل لینا

۲۹۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْجَنَابَةَ وَقَالَتْ مَرَّةً أُخْرَى الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو مل ڈالتی تھی۔

۲۹۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أَفْرُكَهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی پانی سے دھونے کی بجائے فقط مل لیا کرتی تھی۔

۳۰۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی صرف مل لیا کرتی۔

۳۰۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر منی دیکھتی تو میں اسے کھرچ ڈالتی۔

۳۰۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُمِيطُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ——— جب میں دیکھتی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے کھرچ ڈالتی تھی

۲۴۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَحُكُّهُ فِي ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَحُتُّهُ مِنْهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت اسود سے فرمایا کہ میں اگر منی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پہ پاتی تو اسے چھیل ڈالتی۔

بَابُ بَوْلِ الصَّبِيِّ الَّذِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ

جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب کا بیان

۲۴۵ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

حضرت ام قیس بنت محصن سے مروی ہے۔ کہ آپ اپنے اس چھوٹے بچے کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا (بلکہ صرف دودھ پیتا تھا) آپ نے اس بچے کو اپنی گود میں بٹھایا۔ اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا اور کپڑے کو نہ دھویا۔

نوٹ:۔ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ چھڑکنا کافی نہیں بلکہ آپ نے محض تخفیف کے لیے ایسا کیا۔ بعض علماء کے نزدیک پانی چھڑکنا کافی ہے۔ اور بعض دوسروں کے نزدیک دھونا ضروری ہے۔

۲۴۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک لڑکا آیا اور اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے اس کی جگہ پر محض پانی بہایا۔

بَابُ بَوْلِ الْجَارِيَةِ

لڑکی کے پیشاب کا بیان

۲۴۷ عَنْ أَبِي السَّمْحِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ۔

سیدنا حضرت ابوالسمح سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب کو پانی سے چھڑک دیا جائے۔

بَابُ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

حلال جانوروں کا پیشاب

۲۴۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُنَاسًا أَوْ رِجَالًا مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عکل کے چند افراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور زبانی کلامی

فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا أَهْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهَا فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا وَكَانُوا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ تَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ عَلَى حَالِهِمْ حَتَّى مَاتُوا۔

اسلام قبول کیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضور ہم جانور رکھنے والے ہیں ہماری غذا دودھ پر ہوتی ہے۔ اور ہم کھیتی باڑی کرنے والے نہیں وہ مدینہ منورہ میں بیمار ہو گئے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کئی اونٹنیوں اور ایک چرواہے کا حکم دیا۔ اور انہیں حکم فرمایا کہ تم مدینہ منورہ سے باہر جا کر رہو اور ان جانوروں کا دودھ اور بول پیو۔ جب وہ صحت مند ہو گئے اور حرہ کی ایک جانب تھے تو مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو گئے۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو شہید کر کے اونٹ ہانک لے گئے۔ جب یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے تلاش کرنے والوں کو ان کے پیچھے ارسال فرمایا۔ جب وہ لوگ واپس آئے تو ان کی آنکھوں کو سلائی سے پھوڑ دیا گیا۔ ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے گئے۔ آپ نے انہیں وہیں حرہ میں چھوڑ دیا اور وہ اپنی حالت پر تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

نوٹ: مسلم شریف کی روایت کے مطابق آپ نے انہیں یہ شدید سزا محض اس لیے دی کہ انہوں نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو ایسا ہی سنگین جرم کر کے شہید کیا تھا۔ نیز وہ لوگ اسلام سے پھر گئے۔ یعنی مرتد ہو گئے اور یہ احسان وحسنِ سلوک کی ناقدر شناسی تھی۔ ایسے احسان فراموش کی یہ سزا بجا ہے۔

اس حدیث سے بعض ائمہ نے حلال جانوروں کے پیشاب کے پاک ہونے پر استدلال کیا مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک تمام جانوروں کا پیشاب نجس ہے اور یہ حدیث منسوخ ہے۔ ناسخ حدیث یہ ہے اِسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ۔ پیشاب سے بچو۔

۲۰۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ أُنَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ حَتَّى اصْفَرَّتْ أَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُونُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى لِقَاحٍ لَهُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَحُّوا فَقَتَلُوا رَاعِيَهَا وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرینہ کے چند لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا راس نہ آئی۔ ان کے رنگ پیلے پڑ گئے اور پیٹ بڑھ گئے۔ حضور ﷺ نے انہیں دودھ والی اونٹنی عنایت فرمائی اور حکم فرمایا کہ وہ اس کا دودھ اور اونٹنی پئیں انہوں نے ایسا ہی کیا حتیٰ کہ وہ صحت یاب ہو گئے تو وہ چرواہے کو شہید کر کے اونٹ ہانک لے گئے۔ آپ نے لوگوں کو ان کی گرفتاری کے لیے ارسال کیا۔ جب وہ

عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِأَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يُحَدِّثُهُ هَذَا الْحَدِيثَ بِكُفْرٍ أَمْ بِذَنْبٍ؟ قَالَ بِكُفْرٍ۔

قیدی ہو کر آئے تو ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری گئیں۔ مسلمانوں کے امیر عبدالملک ابن مروان نے سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے روایت کرتے وقت دریافت کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سزا کفر کی وجہ سے دی یا ان کے قصور کی وجہ سے؟
سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کفر کی وجہ سے (یعنی اس قصور کے علاوہ کافروں نے چرواہے کو قتل کیا نیز وہ دوسروں کے اونٹ ہنکا لے گئے اور مرتد ہو گئے جس کی سزا محض قتل ہے۔)

بَابُ قَرْثِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ يُصِيبُ الثَّوْبَ

کپڑے میں حلال جانور کا گوبر لگ جائے تو کیا کرنا چاہیئے

۲۱۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَمَلَأٌ مِنْ قُرَيْشٍ جُلُوسٌ وَقَدْ نَحَرُوا جَزُورًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَيُّكُمْ يَأْخُذُ هَذَا الْفَرْثَ فَيُمْهِلُهُ حَتَّى يَضَعَ وَجْهَهُ سَاجِدًا فَيَضَعُهُ يَعْنِي عَلَى ظَهْرِهِ قَالَ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهَا فَأَخَذَ الْفَرْثَ فَذَهَبَ بِهِ ثُمَّ أَمْهَلَهُ فَلَمَّا خَرَّ سَاجِدًا وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ فَاسْتَضْحَكُوا فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَمِيلُ عَلَى بَعْضٍ وَأَنَا قَائِمٌ أَنْظُرُ لَوْ كَانَ لِي مَنَعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ سَاجِدًا حَتَّى انْطَلَقَ إِنْسَانٌ فَأَخْبَرَ فَاطِمَةَ فَجَاءَتْ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَسَعَتْ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور قریش کی ایک جماعت آپ کے قریب بیٹھی تھی انہوں نے اونٹ ذبح کر رکھا تھا۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا۔ تم میں سے کون ایسا شخص ہے جو اس گوبر کو لے کر کھڑا رہے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جائیں تو یہ آپ کی پیٹھ پر رکھ دے حضرت عبداللہ نے کہا ان میں سے ایک بدبخت غلاظت اٹھا کر کھڑا رہا۔ جب آپ سجدے میں تشریف لے گئے تو اس بدبخت نے یہ غلاظت آپ کی پشت مبارک پر رکھ دی۔ یہ خبر حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ اس وقت کم سن تھیں، دوڑتی ہوئی تشریف لائیں اور غلاظت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک سے ہٹائی۔ جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے تین مرتبہ دعا فرمائی اے اللہ! قریش کا معاملہ تجھ پر ہے
اے اللہ! ابوجہل بن ہشام، شیبہ بن ربیعہ

هِشَامٍ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ حَتَّى عَدَّ سَبْعَةً مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ فِي قَلِيبٍ وَاحِدٍ۔

عتبہ بن ربیعہ عقبہ بن ابی معیط یہاں تک کہ قریش کے سات آدمیوں کو گن (کا معاملہ تیرے سپرد ہے) جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل فرمایا میں نے ان سب لوگوں کو بدر کے روز ایک گہرے کنویں میں گرا ہوا مرا ہوا پایا۔

لغت:۔ اللہ جل جلالہ نے آپ کی مدد فرمائی اور یہ سب بدبخت غزوہ بدر میں ذلت وخواری سے مارے گئے۔

امام نسائی نے اس حدیث پاک سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اونٹ کی مینگنی نجس نہیں۔ اور نہ ہی حلال جانور کا گوبر وگرنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے بعد نماز توڑ دیتے۔

بَابُ الْبُزَاقِ يُصِيبُ الثَّوْبَ.

اگر کپڑے میں تھوک لگ جائے

۳۱۱ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ فَرَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر میں تھوکا پھر اس کو الٹ پلٹ کر کل ڈالا۔

۳۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَإِنْ فَبَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا فِي ثَوْبِهِ وَدَلَكَهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنے سامنے نہ تھوکے نہ ہی دائیں طرف بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکے اور جیسے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تھوکتے تھے اسی طرح تھوکے۔ وہ ایسے کہ آپ اپنے کپڑے پر تھوکتے اور اس کو مل ڈالتے۔

بَابُ بَدْءِ التَّيَمُّمِ

تیمم کی ابتدا کیسے ہوئی

۳۱۳ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضور پرنور کے ساتھ کسی سفر میں نکلے جب ہم بیداء یا ذات الجیش میں نکلے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر پڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو تلاش کرنے کے لیے رکے اور آپ کے ہمراہ صحابہ کرام بھی ٹھہر گئے۔ لیکن نہ تو اس جگہ پانی تھا اور نہ ہی صحابہ کرام کے پاس پانی تھا بعض حضرات جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خدمت

فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي وَقَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعَنُ بِيَدِهِ خَاصِرَتِي فَمَا مَنَعَنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ

میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کیا آپ نے دیکھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا؟ اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام کو بھی ایسی جگہ ٹھہرا دیا ہے جہاں پانی کا نام و نشان ہی نہیں۔ اور نہ ہی صحابہ کرام کے پاس پانی تھا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق تشریف لائے۔ اس وقت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھ کر سو گئے تھے آپ نے فرمایا۔ تو نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی جگہ روک دیا جس جگہ پانی نہیں اور نہ ہی قافلہ کے پاس پانی ہے۔ آپ مجھ پر ناراض ہوئے اور میری دونوں طرفوں پر مارنے لگے۔ میں اپنی جگہ سے نہ ہلی کیونکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ آپ جب صبح کو بیدار ہوئے تو پانی نہ تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ حضرت اُسید بن حضیر نے ارشاد فرمایا اے آل خاندان ابوبکر یہ آپ کی اولین برکت نہیں! حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ بعد ازاں ہم نے اپنے اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو میرا ہار اس کے نیچے سے ملا۔

بَابُ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ

حضر میں تیمم کرنا

۳۱۴ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يَسَارٍ حَتَّى مَيْمُونَةَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ الْجَمَلِ وَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

سیدنا حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہم دونوں ابوجہیم کے پاس حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل سے تشریف لائے آپ کو راستے میں ایک شخص ملا اس نے سلام عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوار تک پہنچنے تک اس کے سلام کا جواب نہ فرمایا۔ آپ نے اپنے چہرہ انور اور دونوں ہاتھوں پر مسح فرمایا پھر سلام کا جواب مرحمت فرمایا۔

نوٹ:۔ حضرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک پانی کی موجودگی میں تیمم کرنا بعد از جنازہ کی نماز کے لیے جب وضو

کہتے ہوئے یہ نماز میں فوت ہونے کا اندیشہ ہو درست ہے۔
امام نووی رح فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف اس بات پر محمول ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت پانی دستیاب نہ ہو سکا۔ اسی لیے آپ نے تیمم فرمایا۔

اَلتَّيَمُّمُ فِي الْحَضَرِ

۳۱۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عُمَرَ فَقَالَ اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ قَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَمَا تَذْكُرُ اِذْ اَنَا وَاَنْتَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَصَلَّيْتُ فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ وَسَلَّمَ شَكَّ لَا يَدْرِيْ فِيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اَوِ الْكَفَّيْنِ فَقَالَ عُمَرُ نُوَلِّيْكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

حضر میں تیمم

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں جنبی ہو گیا اور مجھے پانی نہ ملا۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (کہ پانی ملنے تک) نماز نہ پڑھ (جب پانی سے غسل کر کے پڑھو) عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المومنین! آپ کو یاد نہیں جب میں اور آپ ایک لشکر جہاد میں شامل تھے ہمیں جنابت لاحق ہو گئی اور پانی نہ ملا۔ آپ نے نماز ہی نہ پڑھی تھی اور میں نے مٹی میں لوٹ کر نماز پڑھ لی تھی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر ہم نے عرض کیا تو آپ نے فرمایا۔ مٹی میں لوٹنے کی بجائے یہ کافی تھا پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر انہیں پھونکا اور منہ اور دونوں ہاتھوں پر پھیرا۔ سلم نے شک کیا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کا مسح دونوں پہنچوں تک کیا یا کہنیوں تک۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم جو کچھ آپ نے بیان فرمایا تمہارے ہی حوالے کرتے ہیں۔

---

۳۱۶ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ اَجْنَبْتُ وَاَنَا فِي الْاِبِلِ فَلَمْ اَجِدْ مَاءً فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ تَمَعُّكَ الدَّابَّةِ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ التَّيَمُّمُ۔

سیدنا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے حالت غسل ہو گئی میں اونٹوں کی نگرانی پر مامور تھا اور مجھے پانی نہ مل سکا۔ میں نے جانور کی طرح مٹی میں لوٹیں لگائیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا تجھے تیمم کرنا ہی کافی تھا۔

اَلتَّيَمُّمُ فِي السَّفَرِ

سفر میں تیمم کرنے کا بیان

۳۱۷ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَوْلَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهُ عَائِشَةُ زَوْجَتُهُ فَانْقَطَعَ عِقْدٌ لَهَا مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ فَحَبَسَ النَّاسَ فِي ابْتِغَاءِ عِقْدِهَا ذٰلِكَ حَتّٰى أَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا أَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رُخْصَةَ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ قَالَ فَقَامَ الْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبُوْا بِأَيْدِيْهِمُ الْأَرْضَ ثُمَّ رَفَعُوْا أَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَنْفُضُوْا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَهُمْ وَأَيْدِيَهُمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُوْنِ أَيْدِيْهِمْ إِلَى الْأَبَاطِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے وقت اولات الجیش مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ آپ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے ہمراہ تھیں۔ آپ کا ہار جو یمن کے معروف علاقے کا ظفار کا بنا ہوا تھا۔ ٹوٹ کر گر گیا۔ صحابہ کرام اس ہار کی تلاش کرنے کے لیے ٹھہرے رہے۔ حتیٰ کہ صبح ہوگئی اور ان کے ہمراہ پانی نہ تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر غصے ہوئے اور فرمایا آپ نے لوگوں کو ٹھہرا دیا۔ اور ان کے ہمراہ پانی بھی نہیں۔ لہٰذا اللہ جل مجدہ نے مٹی سے تیمم کرنے کی اجازت نازل فرمائی۔ مسلمان اسی وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے اور زمین پر ہاتھ مارے پھر ہاتھ اٹھائے اور مٹی کو نہ جھاڑا۔ انہوں نے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا کندھوں کے اندرونی بغلوں تک مسح کیا۔

اَلْاِخْتِلَافُ فِيْ كَيْفِيَّةِ التَّيَمُّمِ

تیمم کیونکر کرنا چاہیے؟

۳۱۸ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحْنَا بِوُجُوْهِنَا وَأَيْدِيْنَا إِلَى الْمَنَاكِبِ۔

سیدنا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم کیا تو چہروں ہاتھوں کا کندھوں تک مسح کیا

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّيَمُّمِ وَالنَّفْخِ فِي الْيَدَيْنِ

ہاتھ مٹی پر مار کر تیمم کرنے کی ایک اور ترکیب

۳۱۹ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ رُبَّمَا تَمَكَّثُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ وَلَا نَجِدُ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ أَمَّا أَنَا إِذَا لَمْ أَجِدِ الْمَاءَ لَمْ أُكَبِّرْ لِأُصَلِّيَ حَتّٰى أَجِدَ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَتَذْكُرُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَيْثُ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس دوران ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا امیر المومنین کبھی کبھی وضو اور غسل کے لیے ہمیں مسلسل دو دو ماہ تک پانی نہیں ملتا۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک مجھے پانی نہ ملے میں نماز نہ پڑھوں گا۔ حتیٰ کہ پانی مل جائے۔ سیدنا حضرت عمار بن یاسر نے عرض کیا ہے امیر المومنین آپ کو یاد ہے کہ جب ہم فلاں فلاں مقام پر اونٹ چرا رہے تھے کہ ہمیں

كُنْتُ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا وَنَحْنُ نَرْعَى الْإِبِلَ فَتَعْلَمُ أَنَّا أَجْنَبْنَا قَالَ نَعَمْ فَأَمَّا أَنَا فَتَمَرَّغْتُ فِي التُّرَابِ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ الصَّعِيدُ لَكَافِيكَ وَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَبَعْضَ ذِرَاعَيْهِ فَقَالَ اتَّقِ اللهَ يَا عَمَّارُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ شِئْتَ لَمْ أُحَدِّثْ بِهِ قَالَ لَا وَلَكِنْ نُوَلِّيكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

نہانے کی حاجت ہوئی۔ میں نے مٹی میں لوٹیں لگائیں۔ پھر ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے (اور مٹی میں لوٹنے کے متعلق آپ سے عرض کیا) آپ نے ہنس کر فرمایا۔ مٹی تجھے کافی تھی آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مار کر پھونکا پھر منہ اور ہاتھوں کے کچھ حصے پر مسح فرمایا۔

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عمار اللہ سے ڈرو (حدیث رسول کرنے بے کھٹکے بیان کرتا ہے) حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا امیر المومنین اگر آپ پسند فرمائیں تو میں یہ حدیث بیان نہ کروں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں جو کچھ آپ بیان فرماتے ہیں اس کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔

نوٹ:۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ روایت حدیث میں انتہائی حزم و احتیاط سے کام لیتے اور ہدایت کرتے کہ آپ سے یہ فرمایا کہ دوسرے شخص کی گواہی پہنچنے تک تم خود ہی اس پر عمل کرنا ہم نہ کریں گے۔

مقصود اور مطلب یہ تھا کہ لوگ جھوٹی احادیث نہ گھڑیں اور بیان حدیث میں احتیاط نہ چھوڑ دیں۔ اس سے یہ مقصود ہرگز نہیں کہ خدانخواستہ جناب فاروق اعظم نے حضرت عمار کو جھوٹا سمجھتے تھے۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّيَمُّمِ

تیمم کی ایک اور قسم

۳۲۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ التَّيَمُّمِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ فَقَالَ عَمَّارٌ أَتَذْكُرُ حَيْثُ كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ هٰكَذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ وَنَفَخَ فِي يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تیمم کا مسئلہ دریافت کیا تو آپ جواب نہ دے سکے۔ حضرت عمار نے فرمایا آپ کو یاد ہے کہ جب ہم اور تم ایک لشکر میں تھے اور مجھے حاجت غسل ہو گئی تھی۔ میں مٹی میں لوٹا تھا۔ پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا تجھے اس طرح کافی تھا۔ اور جناب شعبہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر مارا پھر پھونکا اور پھر منہ اور دونوں پہنچوں پر ایک بار مسح فرمایا۔

۳۲۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ أَجْنَبَ رَجُلٌ فَأَتَى عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزی سے مروی ہے کہ ایک شخص کو حاجت غسل لاحق ہوئی وہ جناب

اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدْ مَآءً قَالَ لَاتُصَلِّ
قَالَ لَهٗ عَمَّارٌ اَمَا تَذْكُرُ اَنَّا كُنَّا فِيْ سَرِيَّةٍ
فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَآءً فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا
فَاِنِّيْ تَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ
فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ وَضَرَبَ
شُعْبَةُ بِكَفَّيْهِ ضَرْبَةً وَّنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ
ذٰلِكَ اِحْدٰىهُمَا بِالْاُخْرٰى ثُمَّ مَسَحَ
بِهِمَا وَجْهَهٗ فَقَالَ عُمَرُ شَيْئًا لَآ اَدْرِيْ مَا
هُوَ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ لَاحَدَّثْتُهٗ وَذَكَرَ شُعْبَةُ سَلَمَةَ فِيْ
هٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ
وَزَادَ سَلَمَةُ قَالَ بَلْ نُوَلِّيْكَ
مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

نَوْعٌ اٰخَرُ

۳۲۲ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ رَجُلًا
جَآءَ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ
الْمَآءَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ اَمَا تَذْكُرُ
يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ اَنَا وَاَنْتَ فِيْ سَرِيَّةٍ
فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَآءً فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ
وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ ثُمَّ صَلَّيْتُ فَلَمَّا
اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ
ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ وَضَرَبَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ
ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ
شَكَّ سَلَمَةُ وَقَالَ لَا اَدْرِيْ فِيْهِ الْمِرْفَقَيْنِ
اَوِ الْكَفَّيْنِ قَالَ عُمَرُ نُوَلِّيْكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا
تَوَلَّيْتَ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ يَقُوْلُ الْكَفَّيْنِ

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں جنبی حالت میں پانی نہ پاسکوں تو کیا کروں؟ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز نہ پڑھو۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ کو یاد نہیں جب کہ ہم ایک لشکر میں تھے اور ہم کو حاجت غسل لاحق ہوئی۔ آپ نے تو نماز ہی نہ پڑھی لیکن میں نے مٹی میں لوٹ کر نماز پڑھی پھر میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا تجھے یہ کافی تھا۔ اور شعبہ نے اپنی ہتھیلی زمین پر ماری پھر اسے پھونکا۔ بعد ازاں دونوں ہتھیلیوں کو ایک دوسرے سے مل کر اپنے منہ پر مسح کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا البتہ اگر تمہیں ناپسند ہو تو میں اس حدیث کو بیان نہ کروں آپ نے فرمایا بلکہ آپ جو کچھ بیان کریں گے وہ آپ کی ذمہ داری ہوگی۔

یتیم کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ سے مروی ہے کہ ایک شخص سیدنا حضرت فاروق اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں جنبی ہوا اور پانی نہ ملا تو کیا کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنبی حالت میں نماز نہ پڑھیں حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا امیر المومنین آپ کو یاد نہیں ہے کہ جب ہم اور آپ ایک لشکر میں تھے اور ہمیں جنابت لاحق ہوئی پانی نہ ملا۔ آپ نے تو نماز نہ پڑھی اور میں مٹی میں لوٹا نماز ادا کر کے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تجھے اس طرح کافی تھا۔ اور آپ نے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر آپ نے انہیں پھونکا اور بعد ازاں منہ اور دونوں ہتھیلیوں پر مسح کیا۔ سلمہ نے اس حدیث پاک میں شک کیا۔ اور فرمایا

وَالْوَجْهَ وَالذِّرَاعَيْنِ فَقَالَ لَهُ مَنْصُوْرٌ مَا تَقُوْلُ فَإِنَّهُ لَا يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ أَحَدٌ غَيْرُكَ فَشَكَّ سَلَمَةُ فَقَالَ لَا أَدْرِي ذَكَرَ الذِّرَاعَيْنِ أَمْ لَا۔

کہ کہنیوں یا پہنچوں تک مجھے یاد نہیں۔ حضرت اعمش رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کچھ آپ نے بیان فرمایا اس کے ذمہ دار آپ خود ہی ہیں۔ شعبہ رح نے بیان فرمایا۔ اس حدیث میں پہلے سلمہ نے دونوں ہتھیلیوں، دونوں ہاتھوں کا ذکر کیا تھا منصور نے آپ سے کہا۔ کیا آپ کے سوا کوئی اور راوی ذکر نہیں کرتا۔ اور انہوں نے شک کیا اور فرمایا کہ مجھے یہ بات یاد نہیں کہ آپ نے بازوؤں کا ذکر فرمایا کہ نہیں۔

بَابُ تَيَمُّمِ الْجُنُبِ

جنبی شخص کا تیمم کرنا

۳۲۳ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَ أَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى أَ لَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ بِالصَّعِيْدِ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ أَنْ تَقُوْلَ هٰكَذَا وَ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَضَهُمَا ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ عَلٰى يَمِيْنِهِ وَ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ عَلٰى كَفَّيْهِ وَ وَجْهِهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَ وَ لَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ۔

سیدنا حضرت شقیق سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ ابن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جناب عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا آپ نے عمار کا یہ قول نہیں سنا کہ آپ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ مجھے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کے لیے بھیجا اور وہاں مجھے حاجت غسل لاحق ہو گئی اور مجھے پانی نہ ملا تو میں مٹی میں لوٹا پھر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ کو اس طرح کرنا کافی تھا۔ آپ نے دونوں ہاتھ مبارک زمین پر مارے، دونوں ہتھیلیوں کو ملا پھر انہیں پھونکا، اپنا بایاں ہاتھ مبارک دائیں پر مارا اور دایاں بائیں ہاتھ کے دونوں پنجوں پر مارا اور منہ پر مسح کیا عبداللہ نے فرمایا کیا آپ نہیں دیکھتے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے فرمان پر قناعت نہیں کی۔

بَابُ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ

تیمم مٹی سے کرنا

۳۲۴ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا مُعْتَزِلًا

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو

لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ۔

شخص کو مخاطب فرمایا جو لوگوں سے الگ تھلا اور باجماعت نماز میں شریک نہ ہوا آپ نے اس سے پوچھا بھائی تم دوسرے لوگوں کے ساتھ جماعت میں شامل کیوں نہیں ہوئے؟ اس نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے حالت غسل لاحق ہوئی اور پانی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا تم اپنے اوپر مٹی لازم کرلو پانی نہ ملنے تک تیمم کرنے کے لیے تجھے کافی ہے۔

بَابُ الصَّلَوٰتِ بِتَيَمُّمٍ وَاحِدٍ

کئی نمازیں ایک ہی تیمم سے پڑھنا

۳۲۵ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کا پاک مٹی سے تیمم کرنا وضو ہے۔ خواہ اسے دس برس تک پانی نہ ملے۔

نوٹ: جس طرح ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں اسی طرح ایک ہی تیمم سے کئی نمازیں ادا کرنا درست ہے ہاں مگر پانی ملنے بیماری ختم اور عذر نہ ہونے کی وجہ سے وضو کرنا ضروری ہوگا۔

بَابٌ فِيمَنْ لَا يَجِدُ الْمَاءَ وَلَا الصَّعِيدَ

جس شخص کو پانی اور مٹی دونوں نہ مل سکیں

۳۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ فِي نَاسٍ يَطْلُبُونَ قِلَادَةً كَانَتْ لِعَائِشَةَ نَسِيَتْهَا فِي مَنْزِلِ نَزَلَتْهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيَمُّمِ قَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گلے کے ہار کی تلاش کے لیے حضرت اسید بن حضیر اور کئی دوسرے آدمیوں کو روانہ کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنا ہار کہیں بھول گئی تھیں۔ نماز کا وقت ہوگیا اور ان لوگوں کا وضو نہ تھا لہٰذا پانی نہ ملا اور انہوں نے وضو کے بغیر نماز پڑھ لی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ تب اللہ نے تیمم کی آیت اتاری۔ اسید بن حضیر نے کہا اللہ تمہیں جزائے خیر دے جب تم پر کوئی ایسی بات آئی جس کو آپ ناپسند فرماتی تھیں تو اس میں اللہ جل شانہ نے آپ کے لیے اور مسلمانوں کے واسطے بہتری کردی۔

۳۲۷ عَنْ طَارِقٍ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت طارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو جنابت لاحق ہوئی اس نے نماز نہ پڑھی

فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اَصَبْتَ فَاُجْنِبَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَتَيَمَّمَ وَصَلّٰى فَاَتَاهُ فَقَالَ نَحْوَ مَا قَالَ لِلْاٰخَرِ يَعْنِيْ اَصَبْتَ۔

(پانی کی تلاش میں رہا اور نماز کا وقت باقی تھا) پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بیان کیا آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا۔ پھر ایک اور شخص کو جنابت لاحق ہوئی تو اس نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ نے اسے بھی ایسے ہی ارشاد فرمایا یعنی تو نے اچھا کیا۔

نوٹ:۔ اگر پانی نہ ملے اور نماز کا وقت ہو تو نمازی کو اس بات کا اختیار ہے۔ کہ وہ آخری وقت تک پانی نہ ملنے کا انتظار کرے اگر وہ تیمم کر کے نماز پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔

كِتَابُ الْمِيَاهِ

کتاب پانی کے مسائل میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا۔

وَقَالَ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ

اور فرمایا تم کو پاک کرنے کے لیے آسمان سے پانی اتارتا ہے۔

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا

اگر تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔

مذکورہ آیات سے معلوم ہوا کہ طہارت ونظافت کے لیے پاک پانی اشد ضروری ہے اور کسی معقول عذر کے بغیر پانی کے علاوہ کسی دوسری چیز سے وضو اور غسل جائز نہیں۔

۳۲۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَتَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلِهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اِنَّ الْمَآءَ لَا يُنَجِّسُ شَيْءٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ نے جنابت سے غسل کیا پھر اس بچے ہوئے پانی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔ آپ کی زوجہ محترمہ نے آپ سے عرض کیا کہ (یہ ان کے غسل سے باقی ماندہ پانی ہے) تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

ذِكْرُ بِئْرِ بُضَاعَةَ

مدینہ منورہ کے کنویں بضاعہ کا ذکر

۳۲۹ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّاُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيْهَا الْحُيَّضُ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے عرض کیا حضور کیا ہم بضاعہ کنویں کے پانی سے وضو کریں جس میں کتوں کے گوشت، حیض کے

الْجِلَابِ وَالْحِيَضُ وَالنَّتْنُ فَقَالَ الْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

غلیظ کپڑے اور متعفن اشیاء ڈالی جاتی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز پلید نہیں کرتی۔

۳۲۰ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ مَرَرْتُ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَۃَ فَقُلْتُ اَتَتَوَضَّأُ مِنْھَا وَھِیَ یُطْرَحُ فِیْھَا مَا یُکْرَہُ مِنَ النَّتْنِ فَقَالَ الْمَاءُ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بئر بضاعہ کے پانی سے وضو فرما رہے تھے! میں نے عرض کیا حضور آپ اس کنوئیں کے پانی سے وضو کیوں فرماتے ہیں۔ حالانکہ اس میں بدبودار اشیاء ڈالی جاتی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

بَابُ التَّوْقِیْتِ فِی الْمَاءِ

نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہونے والے پانی کی مقدار

۳۲۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا یَنُوْبُہٗ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا کَانَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلِ الْخَبَثَ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی کے متعلق دریافت کیا گیا اور پانی پینے کے لیے جانوروں اور درندوں کے اس پر بار بار آنے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا جب پانی کی مقدار دو قلے ہو تو وہ پانی نجاست پڑنے سے نجس نہ ہوگا۔

نوٹ: دو قلے تقریباً سوا چھ من کے برابر ہوتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک پانچ من پانی کی مقدار نجس نہیں ہوتی۔

۳۲۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَقَامَ اِلَیْہِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوْہُ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّہٗ عَلَیْہِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا صحابہ کرام اسے سزا دینے کے لیے جھپٹے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس کا پیشاب نہ روکو جب وہ حاجت سے فارغ ہو چکا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک ڈول منگوا کر وہاں بہا دیا۔

۳۲۳ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِیٌّ فَبَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَہُ النَّاسُ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعُوْہُ وَاَھْرِیْقُوْا عَلٰی بَوْلِہٖ ذَنُوْبًا مِنْ مَاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں کھڑا ہوا اور پیشاب کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے پکڑنا چاہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو اور جہاں پر اس نے پیشاب کیا ہے۔ وہاں پر ایک پانی کا ڈول بہا دو کیونکہ تم آسانیاں پیدا کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو۔

مشکلات پیدا کرنے کے لیے نہیں۔

اَلنَّهْيُ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

جنبی شخص کے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت

۳۳۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جنبی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔

اَلْوُضُوْءُ بِمَاءِ الْبَحْرِ

سمندر کے پانی سے وضو کرنے کا بیان

۳۳۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهٗ الْحِلُّ مَيْتَتُهٗ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ ہم سمندری سفر کرتے ہیں اور پینے کے لیے تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہیں کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کریں؟ آپ نے فرمایا کہ سمندر کا پانی پاک کرنے والا اور اس کا مردہ حلال ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

برف اور اولوں کے پانی سے وضو کرنے کا بیان

۳۳۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے یا اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولوں سے دھو ڈال اور میرے دل کو برائیوں سے اس طرح صاف فرما جیسے تو نے سفید کپڑوں کو میل سے پاک و صاف فرمایا۔

۳۳۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا اللہ میرے گناہوں کو برف اور پانی اور اولے سے دھو ڈال۔

نوٹ: یہ دعا آپ نے اپنے غلاموں کی تعلیم کے لیے فرمائی کیونکہ عصمت انبیاء قرآنی آیات احادیث صحیحہ اجماع امت اور دلائل عقلیہ سے ثابت ہے۔ اس کا انکار وہی کرے گا جس کے پاس دل و دماغ کی آنکھیں نہ ہوں۔

مندرجہ ذیل آیات قرآنی میں اللہ جل شانہ نے شیطان سے فرمایا۔

۱۔ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اے ابلیس میرے خاص بندوں پر تیری دسترس نہیں۔

۲۔ شیطان نے خود بھی اقرار کیا تھا کہ:

وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ۔

کہ اے اللہ میں تیرے خاص بندوں کے سوا ان سب کو گمراہ کروں گا۔

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام تک شیطان کی رسائی نہیں اور وہ نہ تو انہیں گمراہ کر سکے اور نہ ہی یہ راہ چلا سکے۔ پھر ان سے گناہ کیسے سرزد ہوں

لہٰذا عصمت انبیاء کرام علیہم السلام پر چند آیات قرآنیہ پیش خدمت ہیں۔

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا:

وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ۔

یعنی ہم گروہ انبیاء کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا زیب نہیں دیتا۔

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام شرک اور گناہ کرنے کا کبھی ارادہ نہیں کرتے۔ یہی عصمت کی حقیقت ہے۔

یوسف علیہ السلام نے فرمایا:

وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي۔

یہاں یہ نہیں ارشاد فرمایا کہ میرا نفس برائی کا حکم کرتا ہے۔ بلکہ یہ ارشاد فرمایا کہ عام نفوس انسانوں کو برائی کا حکم کرتے ہیں سوا ان نفوس کے جن پر رب تعالیٰ رحم فرمائے۔ اور وہ نفوس انبیاء کرام کے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ان حضرات کے نفوس انہیں برائی کا حکم ہی نہیں دے سکتے۔

اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ۔

جس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام سارے جہان سے افضل ہیں اور جہان میں فرشتے بھی داخل ہیں لہٰذا ملائکہ کی صفت یہ ہے کہ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وہ اللہ کے حکم کی نافرمانی کبھی نہیں کرتے اگر انبیاء کرام گنہگار ہیں تو ملائکہ ان سے بڑھ جائیں گے۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ۔ میرا عہد نبوت ظالمین یعنی فاسقین کو نہ ملے گا۔ معلوم ہوا کہ فسق و نبوت کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

احادیث:

۱۔ ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان رہتا ہے۔ جسے قرین کہا جاتا ہے۔ مگر میرا قرین مسلمان ہو گیا ہے یعنی مجھے نیک مشورہ ہی دیتا ہے (مشکوٰۃ شریف باب الوسوسہ)

۲۔ ہر بچے کو ولادت کے وقت شیطان مارتا ہے۔ مگر شیطان عیسیٰ علیہ السلام کو آپ کی ولادت کے وقت کچھ بھی نہ کہہ سکا اس سے ثابت ہوا کہ پیغمبران کرام شیطانی وسوسہ سے پاک اور معصوم ہیں۔ (ایضاً)

۳۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں احتلام نہیں ہوتا کیونکہ اس میں شیطانی اثر ہے۔ بلکہ ان کی بیویاں بھی شیطانی

اثر سے پاک ہیں (مشکوٰۃ کتاب الغسل)

۴۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چاک کر کے اس میں سے ایک گوشت کا ٹکڑا نکالا گیا اور کہا گیا کہ ایک شیطانی حصہ ہے۔ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نفس قدسیہ شیطانی اثر سے پاک ہے اور پھر اس کو ماء زمزم سے دھویا گیا۔ (باب علامات نبوت مشکوٰۃ)

۵۔ مشکوٰۃ شریف باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ میں ہے کہ عمر جس راستے سے گزرتے ہیں وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے معلوم ہوا کہ جن پر پیغمبر ان کی نظر کرم ہو جائے وہ بھی شیطان سے محفوظ رہتے ہیں۔ خود ان کا کیا پوچھنا۔

(ماخوذ جاء الحق ضمیمہ ص ۴۳۰)

بَابُ سُؤْرِ الْكَلْبِ

کتے کا جوٹھا

۲۳۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْیُرِقْهُ ثُمَّ لِیَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں کتا منہ ڈال کر چاٹ لے تو وہ شخص اس برتن میں موجود چیز کو بہا دے۔ پھر اس کو سات مرتبہ دھوئے۔

بَابُ تَعْفِیْرِ الْاِنَاءِ بِالتُّرَابِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِیْهِ

کتے کے جھوٹے برتن کو مٹی سے مانجھنا

۲۳۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَخَّصَ فِیْ كَلْبِ الصَّیْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِی الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم فرمایا مگر شکار اور گلوں کی حفاظت کے لیے کتے پالنے کی اجازت فرمائی۔ نیز فرمایا جب کتا منہ ڈال کر برتن میں چاٹے تو اس کو سات بار دھوؤ اور آٹھویں دفعہ مٹی سے مانجھو۔

۲۴۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ قَالَ وَرَخَّصَ فِیْ كَلْبِ الصَّیْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِی الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوا الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ فَاَلَّفَهُ بُرَیْدَةُ فَقَالَ اِحْدٰهُنَّ بِالتُّرَابِ

سیدنا حضرت عبداللہ ابن مغفل سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم فرمایا۔ اور فرمایا ان لوگوں کو کتوں کو پالنے کی ضرورت ہی کیا ہے آپ نے شکاری کتے اور بکریوں کی نگہبانی کے لیے کتے پالنے کی اجازت فرمائی۔ اور فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈال کر چاٹے تو اس برتن کو سات بار دھوؤ اور آٹھویں دفعہ مٹی سے صاف کرو۔

۲۴۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْیَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت اس کے برعکس ہے آپ فرماتے ہیں سات بار دھونے کے دوران میں سے صرف ایک دفعہ مٹی سے دھویا جائے۔

۲۴۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْیَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں کتا منہ ڈال کر پیئے یا کھائے تو وہ اسے سات بار دھوئے اور پہلی دفعہ مٹی سے مل کر دھوئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر پیئے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھوئے اور پہلی مرتبہ مٹی ملی کر دھوئے۔

بَابُ سُؤْرِ الْهِرَّةِ

بلی کا جوٹھا

۲۴۳ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَیْهَا فَصَبَّتْ لَهٗ وَضُوْءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَاَصْغٰی لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰی شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِیْنَ یَا ابْنَةَ اَخِیْ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَیْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِیَ مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ۔

حضرت کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور پھر حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا نے کوئی ایسی بات ارشاد فرمائی جس کے یہ معانی تھے میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں وضو کا پانی پیش کیا۔ اسی دوران بلی آکر اس پانی میں سے پینے لگی جناب ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن اور جھکا دیا حتیٰ کہ اس نے اچھی طرح پانی پی لیا۔ پھر جناب ابوقتادہ نے جو میری طرف دیکھا تو میں آپ کو حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری بھتیجی آپ حیران ہوتی ہیں۔ میں نے عرض کیا ہاں! حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلی ناپاک اور نجس نہیں وہ تو رات دن تمہارے اوپر گھومنے پھرنے والے یا پھرنے والیوں سے ہے۔

بَابُ سُؤْرِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت کا جوٹھا

۳۴۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ فَيَضَعُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُهُ وَ أَنَا حَائِضٌ وَكُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْمَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَ أَنَا حَائِضٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں ہڈی چوستی تھی پھر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ مبارک اسی جگہ رکھتے۔ جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا اور میں حائضہ ہوتی۔ میں برتن سے پانی پیتی پھر آپ اسی جگہ منہ لگاتے جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا۔ (آپ پانی نوش فرماتے) اور میں حالت حیض میں ہوتی۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي فَضْلِ الْمَرْأَةِ

عورت کے وضو سے باقی ماندہ پانی سے وضو کرنا

۳۴۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مرد اور عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں سب مل کر وضو کیا کرتے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ فَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

عورت کے وضو سے جو پانی بچے اس سے وضو کرنے کی ممانعت

۳۴۶ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ۔

سیدنا حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کی ممانعت فرمائی۔

اَلرُّخْصَةُ فِي فَضْلِ الْجُنُبِ

جنب کے غسل سے جو پانی بچے اس سے غسل کرنے کی اجازت

۳۴۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وہ غسل کرتی تھیں حضورؐ کے ساتھ ایک برتن سے اور ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرتا تھا۔

بَابُ الْقَدْرِ الَّذِي يَكْتَفِي بِهِ الْإِنْسَانُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ

کس قدر پانی وضو کو اور کس قدر غسل کو کفایت کرتا ہے؟

۳۴۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمُكُّوكٍ وَ يَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضورؐ ایک مکوک سے وضو کرتے اور پانچ مکوک سے غسل کرتے۔

ف مکوک ایک پیمانہ ہے جس میں ایک مد پانی آتا ہے اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔

۲۴۹ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ بِمُدٍّ وَيَغْتَسِلُ بِنَحْوِ الصَّاعِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُد پانی سے وضو فرمایا کرتے اور ایک صاع کے قریب پانی سے غسل فرماتے

۲۵۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو فرماتے اور ایک صاع پانی سے غسل فرماتے۔

كِتَابُ بَدْءِ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ وَمِنَ الْمُجْتَبٰى

کتاب سنن مجتبیٰ سے حیض و نفاس اور

بَابُ بَدْءِ الْحَيْضِ وَهَلْ يُسَمّٰى الْحَيْضُ نِفَاسًا

حیض کو نفاس کہنے کے بیان میں

۲۵۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا لَكِ اَنُفِسْتِ ؟ قُلْتُ نَعَمْ !

قَالَ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کے ارادہ سے نکلے جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آگیا۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا تجھے کیا ہوا؟ شاید نفاس آگیا۔ میں نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا یہ بات اللہ جل جلالہ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے۔ آپ حاجیوں والے سب کام کریں مگر خانہ کعبہ کا طواف نہ کریں۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحَاضَةِ وَاِقْبَالِ الدَّمِ وَاِدْبَارِهٖ

استحاضے کا ذکر اور خون شروع اور ختم ہونے کا بیان

۲۵۲ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ قُرَيْشٍ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّهَا تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ وَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ۔

قریش کے قبیلہ بنی اسد سے ضابیہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ مجھے استحاضہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک رگ ہے تو جب تجھے حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور حیض ختم ہونے پر غسل کیجئے۔ اور خون دھو کر نماز پڑھیں (خواہ استحاضہ کا خون آیا ہی کرے۔)

نوٹ:۔ اس باب میں اکثر حدیثیں اوپر ذکر ہو چکی ہیں۔ مگر مصنف نے ان کو مکرر بیان کیا ہے ہم نے بھی ترجمہ

ان کا مکروہ کر دیا ہے

۳۵۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَ اِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور حیض ختم ہونے پر غسل کیجئے۔

۳۵۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَقَالَ اِنَّ ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ صَلِّيْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا کہ مجھے استحاضہ ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک رگ ہے۔ آپ غسل کریں اور نماز پڑھیں۔ لہٰذا آپ ہر نماز کے بعد غسل فرمایا کرتیں۔

اَلْمَرْاَةُ تَكُوْنُ لَهَا اَيَّامٌ مَعْلُوْمَةٌ تَحِيْضُهَا كُلَّ شَهْرٍ

ہر ماہ جس عورت کے ایام حیض متعین ہوں اور اسے استحاضہ آئے

۳۵۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَاَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلَاٰنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمْكُثِيْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ حیض آنے کے خون کے متعلق دریافت کیا۔ سیدہ عائشہ فرماتی ہیں میں نے آپ کے غسل کا برتن خون سے بھرا ہوا دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے حیض کے دنوں کے شمار تک نماز اور روزہ ادا کریں پھر غسل کریں۔

۳۵۶ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ دَعِيْ قَدْرَ تِلْكَ الْاَيَّامِ وَ اللَّيَالِيْ الَّتِيْ كُنْتِ تَحِيْضِيْنَ فِيْهَا ثُمَّ اغْتَسِلِيْ وَ اسْتَثْفِرِيْ وَصَلِّيْ۔

سیدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے استحاضہ ہو گیا ہے اور پاک نہیں ہوتی کیا ان دنوں نماز نہ پڑھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا البتہ جتنے دن عرصہ سابق تجھے حیض آیا کرتا تھا ان میں نماز نہ پڑھو پھر غسل کر کے لنگوٹ (کپڑا) باندھیں اور نماز پڑھیں۔

---

۳۵۷ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتُفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِالثَّوْبِ ثُمَّ لِتُصَلِّ۔

ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ

۳۵۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَأَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذَكَرَتْ شَأْنَهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ لِتَنْظُرْ قَدْرَ قُرْئِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ تَنْظُرْ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

۳۵۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلٰوةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

---

۳۶۰ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا

کے بارے میں مسئلہ پوچھا جس کا خون بہا کرتا تھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ دن رات کا شمار رکھے جن میں اسے ہر ماہ بیماری سے پہلے حیض آتا تھا۔ پھر اتنے دنوں کی نماز کو چھوڑ دے جب وہ دن گزر جائیں تو غسل کرے ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھے اور پھر نماز پڑھے۔

قرء کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش جو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں کو استحاضہ ہو گیا اور آپ کسی طرح پاک نہ ہوتی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا آپ نے ارشاد فرمایا یہ حیض نہیں ہے یہ رحم کی ایک چوٹ اور زخم ہے آپ اپنے قرء کا شمار دیکھ لیجئے یعنی جتنے دن حیض آیا کرتا تھا ان میں نماز چھوڑ دیجئے پھر ہر نماز کے لیے غسل کر لیجئے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ کو سات برس تک استحاضہ رہا۔ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ ہے۔ پھر آپ نے انہیں حیض کے دنوں تک نماز چھوڑ دینے کا حکم صادر فرمایا پھر بعد ازاں غسل کر کے نماز پڑھنے کا تو آپ ہر نماز کے لیے غسل فرما لیا کرتیں۔

حضرت فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر خون آنے کی شکایت کی آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ ایک رگ ہے۔ آپ اسے دیکھتی رہیں جب آپ کو حیض آئے

ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِيْ فَاِذَا اَتَاكِ قُرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّيْ وَ اِذَا مَرَّ قُرْؤُكِ فَتَطَهَّرِيْ ثُمَّ صَلِّيْ مَا بَيْنَ الْقُرْءِ اِلَى الْقُرْءِ۔

۳۶۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ۔

تو نماز مت پڑھیں جب یہ چلا جائے اور آپ پاک ہو جائیں تو دوسرا حیض آنے تک نماز ادا کریں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت حبیش حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کی حضور مجھے استحاضہ ہے اور میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا نہیں یہ حیض نہیں بلکہ ایک رگ ہے جب تجھے حیض آئے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض کے دن گزر جائیں تو خون دھو کر نماز ادا کیجئے۔

جَمْعُ الْمُسْتَحَاضَةِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ وَغُسْلُهَا اِذَا اجْتَمَعَتْ

مستحاضہ عورت اگر دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھے تو دونوں نمازوں کیلیے ایک غسل

۳۶۲ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مُسْتَحَاضَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهَا اِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ وَّاُمِرَتْ اَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتَغْتَسِلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَّاحِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک عورت سے کہا گیا کہ یہ رگ ہے جو بند نہیں ہوتی اور اسے نماز ظہر تاخیر سے اور نماز عصر جلدی ادا کرنے کا اور دونوں نمازوں کے لیے ایک ہی غسل کرنے کا حکم فرمایا گیا اسی طرح اسے حکم کیا گیا کہ وہ نماز مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء کی نماز جلدی پڑھے دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کرنے اور فجر کی نماز کے لیے ایک غسل کرنے کا حکم فرمایا گیا۔

---

۳۶۳ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَقَالَ تَحْبِسُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْهِمَا جَمِيْعًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں مستحاضہ ہوں آپ نے حکم فرمایا کہ تم ایام حیض تک نماز روزہ سے رکی رہو پھر غسل کرو ظہر میں دیر کرو نماز عصر ادا کرنے میں جلدی کرو اور دونوں نمازوں کو ایک ہی غسل سے ادا کرو پھر نماز مغرب میں دیر کرو اور عشاء میں جلدی دونوں نمازوں کو ایک ہی غسل سے ادا کرو اور نماز فجر کے لیے غسل کرو۔

بَابُ الْفَرْقِ بَيْنَ دَمِ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ

حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق

۳۶۴ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِیْ حُبَیْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهٗ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاَمْسِكِیْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّاْیْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ۔

سنرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ کو استحاضہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب حیض کا خون آئے تو وہ سیاہ اور قابل پہچان ہوتا ہے اور جب کسی اور قسم کا خون آئے تو وضو کرو اور نماز پڑھو کیونکہ وہ ایک رگ کا خون ہوتا ہے۔

۳۶۵ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ دَمَ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاَمْسِكِیْ عَنِ الصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّاْیْ وَصَلِّیْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب حیض کا خون آئے تو وہ سیاہ ہوتا ہے اور پہچان لیا جاتا ہے جب ایسا خون آئے تو نماز چھوڑ دیجئے پھر جب دوسری طرح کا خون آئے تو وضو کر کے نماز پڑھیں۔

۳۶۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيْضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ فَسَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِی الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّیْ وَتَوَضَّئِیْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ قِيْلَ لَهٗ فَالْغُسْلُ قَالَ ذٰلِكَ لَا يَشُكُّ فِيْهِ اَحَدٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا حضور مجھے استحاضہ ہو گیا ہے اور میں پاک نہیں ہوتی نماز پڑھنا چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے دم حیض نہیں جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دیجئے جب دم حیض ختم ہو جائے تو خون دھو لیجئے اور وضو کر کے نماز پڑھئے کیونکہ یہ ایک رگ کا خون ہے حیض کا نہیں ہے کسی نے عرض کیا کیا وہ حائضہ غسل نہ کرے؟ فرمایا اس میں کس کو شک ہے!

نوٹ: اس حدیث پاک اور دیگر احادیث سے ثابت ہوا کہ حیض سے پاک ہوتے وقت ایک دفعہ غسل ضروری ہے پھر استحاضہ میں ہر نماز کے لیے غسل کرنا ضروری نہیں بلکہ وضو کرنا ہی کافی ہے۔

۳۶۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِیْ الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّیْ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ بنت ابی حبیش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ ہے اور میں پاک نہیں ہوتی۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دیجئے اور حیض ختم ہو جائے تو خون دھو کر نماز ادا کیجئے

۳۶۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں پاک ہی نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا یہ ایک

وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي۔

رنگ سے حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دیجیے جب حیض ختم ہو جائے تو خون دھو لیجیے اور غسل کر کے نماز ادا کیجیے۔

۳۶۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَطْهُرُ أَفَأَتْرُكُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پاک ہی نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں؟ تو آپ نے فرمایا نہیں یہ ایک رگ ہے حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب وہ ختم ہو جائے تو خون دھو کر نماز پڑھ

بَابُ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ

زرد اور خاکی رنگ حیض میں شامل نہیں

۳۷۰ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا۔

حضرت محمد سے روایت ہے کہ ام عطیہ نے کہا کہ ہم زردی اور خاکی رنگ کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔

نوٹ: بعض علماء کرام رحمہم اللہ کے نزدیک جب حیض سے سرخی ختم ہو جائے تو سمجھنا چاہیے کہ حیض سے پاک ہو گئی اور زردی یا خاکی رنگ کا خون حیض میں شمار نہ کیا جائے بعض دوسرے علماء کرام رحمہم اللہ کا قول یہ ہے کہ دوران حیض یہ سب رنگ حیض میں داخل ہیں ہستی کرنا ہیں۔ سفیدی دکھائی دے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایسا ہی منقول ہے۔

بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ الْحَائِضِ وَتَأْوِيلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ الْآيَةَ۔

حائضہ عورت سے جماع وغیرہ کرنا اور آیہ شریفہ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ کی تفسیر

۳۷۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى الْآيَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَيُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودیوں کی عورتوں کو جب حیض آتا تو یہودی انہیں اپنے ہمراہ کھلاتے اور نہ ہی پلاتے اور نہ ہی ایک مکان میں ان کے ہمراہ سکونت پذیر ہوتے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس بارے میں حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ویسئلونک عن المحیض۔ الخ۔ پھر حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ساتھ کھلانے، پلانے، ایک مکان میں اکٹھا رہنے اور جماع کے سوا الغرض سب کچھ کرنے کا حکم فرمایا۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى مَنْ أَتَى حَلِيلَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

جو شخص علم رکھنے کے باوجود اپنی حائضہ بیوی سے جماع کرے اس کا کفارہ

۳۷۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حالت حیض میں اپنی بیوی سے جماع کرے تو ایک یا آدھا دینار صدقہ کرے۔

مُضَاجَعَةُ الْحَائِضِ فِي ثِيَابِ حَيْضَتِهَا

۲۷۳ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْسَلَلْتُ فَخَرَجْتُ فِيْ ثِيَابِ حَيْضَتِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنُفِسْتِ ؟ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِيْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهٗ فِي الْخَمِيْلَةِ۔

حائضہ عورت کو اسکے حیض کے کپڑوں میں اپنے ساتھ لٹانا

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لیٹی ہوئی تھی کہ اچانک اٹھ کھڑی ہوئی اور میں نے اپنے حیض کے کپڑے لیئے حضور پرنور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تجھے حیض آگیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

بَابُ نَوْمِ الرَّجُلِ مَعَ حَلِيْلَتِهٖ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَهِيَ حَائِضٌ

۲۷۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَاَنَا طَامِثٌ حَائِضٌ فَاِنْ اَصَابَهٗ مِنِّيْ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهٗ لَمْ يَعْدُهٗ وَصَلّٰى فِيْهِ۔

کسی مرد کا اپنی حائضہ بیوی کیساتھ ایک لحاف میں سونا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی لحاف میں سوتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ اگر آپ کو کہیں کچھ لگ جاتا تو آپ اتنا ہی دھوتے اور اس سے زیادہ نہ دھوتے اور آپ اس کپڑے میں نماز ادا فرماتے۔

مُبَاشَرَةُ الْحَائِضِ

۲۷۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ اَحَدَنَا اِذَا كَانَتْ حَائِضًا اَنْ تَشُدَّ اِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا۔

۲۷۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدَانَا اِذَا حَاضَتْ اَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا۔

حائضہ عورت سے مباشرت

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہوتی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے مضبوط تہبند باندھنے کا حکم فرماتے پھر آپ اس سے مباشرت فرماتے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ہم میں سے کسی عورت کو حیض آتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے مضبوط تہبند باندھنے کا حکم فرماتے پھر آپ اس سے مباشرت فرماتے

ذِكْرُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهٗ اِذَا حَاضَتْ اِحْدٰى نِسَائِهٖ

جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ کو حیض آتا تو آپ کیا کرتے

۲۷۷ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ مَعَ اُمِّيْ وَخَالَتِيْ فَسَاَلَتَاهَا كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ

حضرت جمیع بن عمیر راوی ہیں کہ میں اپنی والدہ اور خالہ کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا ان دونوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

إِذَا حَاضَتْ إِحْدَانَا كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا حَاضَتْ إِحْدَانَا أَنْ تَتَّزِرَ بِإِزَارٍ وَاسِعٍ ثُمَّ يُلْتَزِمُ صَدْرَهَا وَثَدْيَيْهَا۔

---

۲۷۸ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ تَحْتَجِزُ بِهِ

بَابُ مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا

۲۷۹ عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي فَآكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ كَانَ يَأْخُذُ الْعَرْقَ فَيَقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ فَأَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْعَرْقِ وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَآخُذُهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْقَدَحِ۔

۲۸۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي أَشْرَبُ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ شَرَابِي وَأَنَا حَائِضٌ۔

الْاِنْتِفَاعُ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

۲۸۱ عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

پوچھا کہ جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ جب ہم میں سے کوئی ایک حالتِ حیض میں ہوتی تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم بہت اچھی طرح تہ بند باندھنے کا حکم فرماتے اور اس کے بعد اس کے سینے اور چھاتیوں سے پیار فرماتے۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں سے کسی ایک سے مباشرت فرماتے، درآنحالیکہ وہ حائضہ ہوتی جب وہ ایسی ازار پہنے ہوتی جو آدھی ران یا گھٹنے تک پہنچتی اس کی آڑ کر لیتی۔

حائضہ عورت کو اپنے ہمراہ کھلانا اور اس کا جھوٹا پانی پینا

سیدنا حضرت شریح سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ عورت اپنے خاوند کے ساتھ حالتِ حیض میں کھا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا کھا سکتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بلاتے اور میں آپ کے ہمراہ کھاتی تھی اور میں حائضہ ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہڈی تناول فرماتے اور میرا بھی اس میں حصہ رکھتے میں پہلے اس کو چوس کر رکھ لیتی۔ اس کے بعد آپ اسے وہیں سے تناول فرماتے جہاں سے میں نے ہڈی پر سے کھایا ہوتا تھا۔ آپ پانی مانگتے اور اس میں سے میرا بھی حصہ رکھتے میں پہلے لے کر سے پی پھر رکھ دیتی، بعد ازاں آپ اسے اٹھا کر پیتے اور پیالہ پر وہیں منہ لگاتے جہاں سے میں نے لگایا ہوتا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ دہن مبارک رکھ کر پیتے جہاں سے میں نے پیا ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بچا ہوا پانی پیتے درآنحالیکہ میں حائضہ ہوتی۔

حائضہ عورت کا جھوٹا استعمال کرنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاوِلُنِي الْإِنَاءَ فَأَشْرَبُ مِنْهُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُعْطِيهِ فَيَتَحَرَّى مَوْضِعَ فِيَّ فَيَضَعُهُ عَلَى فِيهِ۔

کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے برتن عنایت فرماتے، میں حائضہ ہونے کے باوجود اس سے پانی پیتی، میں پھر وہ برتن حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کرتی آپ تلاش کرکے اسی جگہ اپنا دہن مبارک لگاتے جہاں سے میں نے پانی پیا ہوتا۔

۲۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْقَدَحِ وَأَنَا حَائِضٌ فَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَأَتَعَرَّقُ مِنَ الْعَرْقِ وَأَنَا حَائِضٌ وَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حالت حیض میں پیالے سے پانی پیتی بعد ازاں وہ برتن حضور انور کی خدمت میں پیش کرتی آپ اپنا دہن مبارک اس جگہ لگاتے جہاں میں نے پہلے لگایا ہوتا میں حالت حیض میں ہڈی چوستی بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیتی آپ اپنا منہ مبارک اسی مقام پر لگاتے جہاں سے میں نے لگایا ہوتا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

باب: مرد کا قرآن پڑھنا جبکہ اس کا سر اپنی حائضہ بیوی کی گود میں ہو

۲۸۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَأْسُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہم میں سے کسی ایک کی گود میں ہوتا اور آپ حائضہ ہوتی اور آپ تلاوت کلام مجید فرماتے۔

بَابُ سُقُوطِ الصَّلَاةِ عَنِ الْحَائِضِ

حائضہ کے ذمہ سے نماز کا ساقط ہونا

۲۸۴ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَقْضِي وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ۔

حضرت معاذہ عدویہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کیا حائضہ عورت نماز قضا کرے؟ آپ نے اس سے پوچھا کیا تو حروریہ ہے؟ ہمیں حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں حیض آیا کرتا پھر ہم نماز قضا نہ کرتے تھے اور نہ ہمیں قضا کرنے کا حکم ہوتا تھا۔

بَابُ اسْتِخْدَامِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت سے خدمت کرانا

۲۸۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور آپ نے فرمایا اے عائشہ

الثَّوْبَ فَقَالَتْ إِنِّي لَا أُصَلِّي فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي يَدِكِ فَنَاوَلَتْ۔

مجھے کپڑا اٹھا دیجئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں حالت حیض کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتی۔ آپ نے فرمایا وہ تیرے ہاتھ میں تو نہیں وہ اب انہوں نے آپ کو کپڑا اٹھا کر پیش خدمت کیا

---

۲۸۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ حَيْضَتُكِ فِي يَدِكِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مسجد میں سے کچھ لانا کہا آپ کی خدمت میں پیش کرنے کا حکم صادر فرمایا میں نے عرض کیا حضور میں حائضہ ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے

بَسْطُ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

حائضہ کا مسجد میں بوریا بچھانا

۲۸۷ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حَجْرِ إِحْدَانَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُومُ إِحْدَانَا بِخُمْرَتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں رکھ کر تلاوت قرآن مجید فرماتے درانحالیکہ وہ عورت حائضہ ہوتی اور ہم میں سے کوئی عورت اٹھ کر مسجد میں بچھونا بچھا دیتی اور وہ حائضہ ہوتی۔

تَرْجِيلُ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ

حائضہ عورت کا اپنے خاوند کے سر میں کنگھی کرنا جب کہ مرد مسجد میں معتکف ہو۔

۲۸۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ حالت حیض میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتیں جبکہ آپ اعتکاف میں ہوتے آپ اپنا سر مبارک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف کر دیتے۔ درانحالیکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حجرے کے اندر ہوتیں

نوٹ: حجرہ مسجد سے ملحقہ تھا لہٰذا حضور اپنا سر مبارک اس کی طرف کر دیتے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کنگھی کر دیتیں اور اپنے حجرے میں ہوتیں

غَسْلُ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

حائضہ بیوی کا اپنے خاوند کا سر دھونا

۲۸۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے۔ اس حال میں کہ آپ اعتکاف فرما ہوتے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک دھو دیتی اور میں حائضہ ہوتی۔

---

۲۹۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں اپنا سر مبارک مسجد سے نکالتے اور میں ا ہے .....

مُعْتَكِفٌ فَأُغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

(دھوتی اور میں حائضہ ہوتی۔

۳۹۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ۔

۳۹۱ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حائضہ ہونے کی حالت میں حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کرتی۔

بَابُ شُهُودِ الْحَيْضِ الْعِيدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ

حائضات کا عید گاہ میں حاضر ہونا اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہونا

۳۹۲ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ بِأَبِي فَقُلْتُ أَسَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِأَبِي قَالَ لِيَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام عطیہ جب حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک کرتیں تو آپ پر باپ قربان (مجھے میرے باپ کی قسم ہے) میں نے پوچھا کیا آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ ایسے فرماتے انہوں نے کہا کہ ہاں مجھے میرے باپ کی قسم آپ نے فرمایا۔ لڑکیوں، پردہ والیوں اور حائضہ عورتوں کو عید گاہ کی طرف نکلنا چاہیے تاکہ مسلمانوں کی مجلس زیادہ اہتمام ہو اور نمازیوں رونق اور خوشی پیدا ہو لیکن حائضہ عورتیں مسجد سے الگ رہیں۔

نوٹ: اہل سنت کے نزدیک عورتوں کا مساجد میں آنا ممنوع ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس پر پابندی لگائی، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی تصدیق فرماتے ہوئے یہی ارشاد فرمایا کہ اگر بالفرض یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دور اقدس ہوتا، تو آپ بھی ضرور پابندی لگاتے اور منع فرماتے۔ مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث پاک کے مطابق سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ عورتوں کا اپنے گھروں میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔ مسجد سے مراد مسجد نبوی ہے۔

اَلْمَرْأَةُ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آنا

۳۹۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا حَبَسَتْنَا أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَاخْرُجْنَ۔

۳۹۳ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شاید انہوں نے ہمیں روک رکھا ہے۔ کیا انہوں نے خانہ کعبہ کا طواف نہیں فرمایا؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آپ طواف کر چکی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر چلیے۔

نوٹ: حج کا رکن طواف زیارت ادا ہو جانے کے بعد گویا فرض ادا ہو گیا۔ اب حائضہ کے لیے ضروری نہیں کہ وہ طواف [illegible]

مَا تَفْعَلُ النُّفَسَاءُ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

حالتِ احرام کے وقت کیا کرے؟

۲۹۴ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ مُرْهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ اپنی زوجہ کو حکم فرمائیں کہ وہ غسل فرمائیں اور احرام باندھیں!

نوٹ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ کا اسم گرامی اسماء بنت عمیس ہے۔ آپ نے ذوالحلیفہ کے مقام پر نفاس آیا، اس سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ حالت احرام میں نفاس یا حیض اسے مانع نہیں جس عورت کو میقات پر حیض یا نفاس ہو جائے تو وہ غسل کر کے احرام باندھ لے لبیک کہے لیکن وہ دو گانہ احرام نہ پڑھے، نہ ہی طواف کرے اور وہ باقی امکان حج بھی ادا کر سکتی ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النُّفَسَاءِ

نفاس والی عورت کی نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے

۲۹۵ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ وَسْطِهَا۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام کعبؓ کی نماز جنازہ پڑھی جو کہ حالت نفاس میں انتقال فرما گئی تھیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی کمر کے سامنے کھڑے ہوئے۔

بَابُ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

اگر حیض کا خون کپڑے کو لگ جائے

۲۹۶ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ امْرَاَةً اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ حُتِّيْهِ وَاقْرُصِيْهِ وَانْضِحِيْهِ وَصَلِّيْ فِيْهِ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اگر حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا کیا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے مل لیجئے، چھیل لیجئے اور پانی سے دھو کر اس کپڑے میں نماز ادا کیجئے۔

۲۹۷ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ قَالَ حُكِّيْهِ بِضِلْعٍ وَاغْسِلِيْهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرنا چاہیئے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو اسے چھڑی سے کھرچ ڈال اور اسے پانی اور بیری سے دھو ڈال۔

كِتَابُ الْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ مِنَ الْمُجْتَبٰى

سنن مجتبیٰ سے غسل اور تیمم کی کتاب

بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ لِلْجُنُبِ عَنِ الْاِغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

جنبی شخص کی ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت!

۲۹۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے کوئی جنبی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔

۳۹۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَّبُوْلَ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْهُ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا پھر اس میں غسل کرنے سے

۴۰۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَبُوْلَنَّ الرَّجُلُ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْهِ اَوْ یَتَوَضَّاُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور پھر اس میں غسل یا وضو نہ کرے۔

۴۰۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَّبُوْلَ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْهِ مِنَ الْجَنَابَةِ

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب اور پھر اس میں غسل جنابت کرنے سے منع فرمایا۔

۴۰۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْهُ

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے نہ بہنے والے پانی میں نہ تو پیشاب کرے اور نہ ہی غسل۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِیْ دُخُوْلِ الْحَمَّامِ

حمام میں جانے کی اجازت

۴۰۳ عَنْ جَابِرٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَدْخُلِ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ عزوجل اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ حمام میں تہبند باندھے بغیر نہ جائے

بَابُ الْاِغْتِسَالِ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

برف اور اولوں کے پانی سے غسل کرنا

۴۰۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَایَا اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْهَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے "اے اللہ مجھے گناہوں اور خطاؤں سے پاک فرما دے یا اللہ مجھے گناہوں سے اس طرح صاف فرما دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے یا اللہ مجھے برف اولوں اور ٹھنڈے پانی سے پاک فرما دے۔

نوٹ: اس حدیث کی تشریح پیچھے بیان کر دی گئی ہے۔

بَابُ الْاِغْتِسَالِ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ

ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا

۴۰۵ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں دعا فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ مجھے برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی سے پاک فرما دے اے اللہ مجھے ایسا پاک فرما دے جیسا سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔

بَابُ الْاِغْتِسَالِ قَبْلَ النَّوْمِ

نیند سے قبل غسل کرنا

۴۰۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ نَوْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَابَةِ اَيَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ اَوْ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّاَ فَنَامَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابی قیس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور حالت جنابت میں کس طرح سوتے تھے۔ کیا آپ نیند سے قبل غسل فرماتے تھے یا قبل از غسل سو جاتے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا سب طرح کرتے تھے۔ کبھی غسل اور کبھی وضو فرما کر سوتے تھے (آپ غسل نہ فرماتے لیکن وضو ضرور کرتے)

بَابُ الْاِغْتِسَالِ اَوَّلَ اللَّيْلِ

رات کے پہلے حصے میں غسل کرنا

۴۰۷ عَنْ عُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا قُلْتُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَوْ مِنْ اٰخِرِهٖ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ اَوَّلِهٖ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً۔

سیدنا حضرت عضیف بن حارث سے مروی ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اوّل حصے میں غسل فرمایا کرتے یا آخری حصے میں۔ آپ نے فرمایا ہر طرح سے غسل فرماتے۔ آپ کبھی اوّل رات میں اور کبھی رات کے آخری حصے میں غسل فرماتے۔ میں نے کہا اس ذات اقدس کا شکر ہے جس نے دین میں آسانش رکھی۔

بَابُ الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْغُسْلِ

غسل کے وقت پردہ کرنا

۴۰۸ عَنْ يَعْلٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَلِيْمٌ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ۔

سیدنا حضرت ابو یعلیٰ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بغیر آڑ کے نہاتے دیکھا آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا فرمائی پھر ارشاد فرمایا۔ بلاشبہ اللہ حلم اور شرم والا ہے۔ پردے میں رہتا اور شرم و پردے کو پسند فرماتا ہے۔ لہٰذا تم میں سے جب کوئی غسل کرے تو وہ پردہ کرے

۴۰۹ عَنْ يَعْلٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ سِتِّيْرٌ فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّغْتَسِلَ فَلْيَسْتَتِرْ۔

سیدنا حضرت ابو یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بلاشبہ اللہ عزوجل بہت پردے والا ہے جب تم میں سے کوئی غسل کرے، تو وہ پردہ کرے۔

۴۱۰ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے

مَاءٌ قَالَتْ فَسَتَرْتُهُ فَذَكَرَتِ الْغُسْلَ قَالَتْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا اس کے بعد آپ پر پردہ کیا پھر آپ نے غسل کا طریقہ بیان فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے بدن پونچھنے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کپڑا پیش کیا۔ آپ نے اس کو استعمال نہ فرمایا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ قَالَ فَنَادَاهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ لَا غِنَاءَ بِي عَنْ بَرَكَاتِكَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جناب ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ننگے نہا رہے تھے کہ آپ کے بدن مبارک پر اوپر سے سونے کی ٹڈی گری۔ آپ اسے کپڑے میں سمیٹنے لگے۔ اس وقت اللہ رب العزت نے آپ کو پکارا اور فرمایا۔ اے ایوب کیا میں نے آپ کو غنی نہیں کیا؟ جناب ایوب نے فرمایا کیوں نہیں اے میرے رب تو نے مجھے بلاشبہ غنی فرمایا) تاہم میں تیری برکتوں کا محتاج رہوں گا۔

بَابُ الدَّلَالَةِ عَلَى أَنْ لَا تَوْقِيتَ فِي الْمَاءِ الَّذِي يُغْتَسَلُ فِيهِ

غسل کے پانی کی کوئی حد مقرر نہ ہونا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْإِنَاءِ وَهُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ سولہ رطل پانی کے ایک ہی برتن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں پانی لے کر غسل فرماتے۔

اِغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ نِسَائِهِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

مرد اور عورت کا مل کر غسل کرنا

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ وَأَنَا مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نَخْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا وَقَالَ سُوَيْدٌ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ایک ہی برتن سے چلو کے ذریعے پانی لے کر وضو کرتے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور میں جنابت کا غسل ایک ہی برتن سے پانی لے کر کرتے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُنَازِعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنَاءَ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر آپ مجھے دیکھتے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جھگڑتی اور آپ ایک ہی برتن سے غسل کرتے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَالِكَ

دونوں کو ایک برتن میں نہانے کی اجازت

۴۱۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنَاءٍ وَاحِدٍ أُبَادِرُهُ وَيُبَادِرُنِي حَتّٰى يَقُولَ دَعِي لِي وَأَقُولُ أَنَا دَعْ لِي قَالَ سُوَيْدٌ يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ فَأَقُولُ دَعْ لِي دَعْ لِي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ میں اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کرتے میں جلدی آپ سے پہلے نہانا چاہتی اور آپ جلدی جلدی مجھ سے پہلے نہانا چاہتے حتی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے کہ میرے لیے پانی باقی رہنے دیجئے اور میں عرض کرتی کہ آپ میرے لیے رہنے دیں حضرت سوید فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جلدی جلدی غسل فرمانا چاہتے اور میں چاہتی تھی کہ آپ سے پہلے کر لوں تو میں عرض کرتی کہ میرے لیے پانی باقی رہنے دیجئے میرے لیے باقی پانی رہنے دیجئے

بَابُ الْاِغْتِسَالِ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ

جس برتن میں آٹا لگا ہوا ہو اس میں پانی بھر کر غسل کرنا

۴۱۷ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ قَدْ سَتَرَتْهُ فَاطِمَةُ بِثَوْبٍ دُونَهُ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ قَالَتْ فَصَلَّى الضُّحٰى فَمَا أَدْرِي كَمْ صَلّٰى حِينَ قَضٰى غُسْلَهُ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے روز حاضر ہوئیں، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ پر کسی کپڑے کا پردہ کیے ہوئے تھیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کونڈے کے برتن سے غسل فرما رہے تھے، اس میں آٹا لگا ہوا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی۔ ام ہانی فرماتی ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرما کر کتنی رکعتیں ادا فرمائیں۔

نوٹ: حدیث ہذا سے معلوم ہوا کہ پانی میں اگر کوئی چیز مل جائے اور پانی کی رقت اور مائع پن باقی رہے تو اس سے وضو اور غسل کرنا درست ہے

تَرْكِ الْمَرْأَةِ نَقْضَ رَأْسِهَا عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ

غسل کے وقت عورت کا مینڈھیاں کھولنا ضروری نہیں

۴۱۸ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا فَإِذَا تَوْبٌ مَوْضُوعٌ مِثْلُ الصَّاعِ أَوْ دُونَهُ

سیدنا حضرت عبید ابن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور میں دونوں مل کر اس برتن سے غسل کیا کرتے تھے، جہاں ایک صاع کے برابر یا اس

فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي بِيَدَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمَا أَنْقُضُ لِي شَعْرًا۔

سے کم پانی والا ٹب رکھا تھا ہم دونوں ہی کر شروع کرتے تو میں اپنے سر پر اپنے ہاتھ سے تین مرتبہ پانی ڈالتی اور اپنے بال نہ کھولتی۔

بَابُ إِذَا تَطَيَّبَ وَاغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ

اگر کوئی شخص احرام کیلئے غسل کرے خوشبو لگائے پھر احرام کے بعد اس خوشبو کا اثر رہے تو کیا حکم ہے

۲۱۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَلِّيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْتَشِرِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپؓ فرماتے ہیں کہ اگر میں گندھک لگا کر صبح کروں تو مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے اس کی نسبت کہ میں احرام میں صبح کروں اس حال میں کہ میرے بدن پاکیزوں سے خوشبو آتی ہو۔ محمد بن المنتشر فرماتے ہیں کہ یہ بات سن کر میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی آپ اپنی عورتوں کے پاس تشریف لے گئے پھر اس کی صبح کو احرام باندھا تو احرام کی حالت میں خوشبو کا اثر باقی رہا پس جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول، آپؓ کا قیاس تھا ورنہ جس خوشبو کا اثر احرام کے بعد باقی رہے اس کا احرام سے پہلے لگانا درست تھا۔

بَابُ إِزَالَةِ الْجَنَابَةِ الْأَذَى عَنْهُ قَبْلَ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَيْهِ

اپنے سارے بدن پر پانی ڈالنے سے پہلے جنبی شخص اپنے پر لگی ہوئی نجاست کو دور کرے

۲۲۰ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحَّى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا قَالَتْ هَذِهِ غُسْلُهُ۔

سیدہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی طرح کا وضو فرمایا لیکن آپؐ نے اپنے پاؤں مبارک نہ دھوئے شرم گاہ دھوئی جو کچھ اس میں لگا ہوا تھا اسے دھویا پھر آپؐ نے پانی اپنے بدن مبارک پر بہایا پھر اس سے اپنے پاؤں مبارک ہٹا کر دونوں پاؤں دھوئے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل جنابت یہ ہی تھا۔

بَابُ مَسْحِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ غَسْلِ الْفَرْجِ

۴۲۱ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ وَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَضْرِبُ يَدَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ يَمْسَحُهَا ثُمَّ يَغْسِلُهَا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ وَعَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ يَتَنَحَّى فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ۔

شرمگاہ دھونے کے بعد ہاتھ زمین پر مارنا:

سیدہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو آپ پہلے اپنے دونوں ہاتھ مبارک دھوتے، بعد ازاں اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالتے شرمگاہ کو دھوتے پھر آپ اپنا دست مبارک زمین پر مار کر اس کو رگڑتے۔ پھر آپ اسے دھوتے اور نماز کی طرح وضو فرماتے۔ بعد ازاں اپنے سر اور سارے بدن مبارک پر پانی ڈالتے اس کے بعد اس جگہ سے ہٹ جاتے اور اپنے دونوں پاؤں دھوتے۔

بَابُ الِابْتِدَاءِ بِالْوُضُوءِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ

۴۲۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعْرَهُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ۔

وضو سے غسل جنابت کی ابتداء

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو آپ سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر آپ نماز کی طرح کا وضو فرماتے۔ پھر آپ اپنے دست مبارک سے بالوں میں خلال فرماتے جب آپ کو یقین ہو جاتا کہ آپ کے جسم مبارک میں پانی پہنچ گیا تو اس وقت آپ اپنے اوپر تین دفعہ پانی ڈالتے پھر آپ اپنے سارے بدن مبارک کا غسل فرماتے۔

بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُورِ

۴۲۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَقَالَ بِوَاسِطٍ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ۔

طہارت میں دائیں طرف سے شروع کرنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم طہارت میں جہاں تک ممکن ہوتا دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے اور جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں دائیں جانب سے ابتداء فرماتے (حدیث بتلانے کے راوی جناب مسروق نے مضافات البصرہ کے قریہ اسطوانہ میں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے اتنا زیادہ فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں دائیں طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے۔)

(ہر مستحسن کام نہ کرنا امور کبیرہ سے استخفاف وغیرہ

بَابُ تَرْكِ مَسْحِ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْجَنَابَةِ

غسل جنابت کے وضو میں مسح سر لازمی نہیں

۴۲۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَاتَّفَقَتِ الْأَحَادِيثُ عَلَى هَذَا أَيْدَأُ أُفْرِغُ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَيَصُبُّ بِهَا عَلَى فَرْجِهِ وَيَدَاهُ الْيُسْرَى عَلَى فَرْجِهِ فَيَغْسِلُ مَا هُنَالِكَ حَتَّى يُنَقِّيَهُ ثُمَّ يَضَعُ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى التُّرَابِ إِنْ شَاءَ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى حَتَّى يُنَقِّيَهَا ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ وَيَتَمَضْمَضُ وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ رَأْسَهُ لَمْ يَمْسَحْهُ وَأَفْرَغَ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَهَكَذَا كَانَ غُسْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذُكِرَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل جنابت کے متعلق پوچھا۔ اور پہلے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالنے کی بہت سی روایات آئی ہیں۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالے اور پانی لے کر اپنی شرم گاہ پر بہائے اور اپنی شرم گاہ کو بائیں ہاتھ سے دھوئے حتیٰ کہ اس میں لگی ہوئی غلاظت صاف ہو جائے۔ پھر اگر چاہے تو اپنے بائیں ہاتھ کو مٹی سے رگڑ لے بعد ازاں بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے حتیٰ کہ وہ صاف ہو جائے پھر دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے، کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے تین مرتبہ دھوئے اور دونوں ہاتھ تین تین دفعہ دھوئے، جب سر کی باری آئے تو اس پر مسح نہ کرے بلکہ فقط پانی بہا لے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل جنابت جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح بیان فرمایا۔

بَابُ اسْتِبْرَاءِ الْبَشَرَةِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

غسل جنابت میں بدن صاف کرنا

۴۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُخَلِّلُ رَأْسَهُ بِأَصَابِعِهِ حَتَّى إِذَا خَيَّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدِ اسْتَبْرَأَ الْبَشَرَةَ غَرَفَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ مبارک دھوتے پھر نماز کی طرح کا وضو فرماتے، پھر آپ اپنی انگلیوں سے سر مبارک کا خلال فرماتے، حتیٰ کہ آپ کو اپنے سر مبارک کے صاف ہونے کا یقین ہو جاتا پھر آپ دونوں ہتھیلیوں کو بھر کر سر پر تین دفعہ ڈالتے پھر سارے بدن مبارک پر پانی ڈالتے۔

۴۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوِ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے، تو حلاب کی طرح ایک برتن منگواتے آپ اس برتن کو تھوڑی لے کر اپنے سر مبارک کی دائیں طرف شروع فرماتے پھر بائیں طرف سے اور بعد ازاں دونوں ہاتھوں سے لے کر اپنے سر مبارک پر ملتے۔

نوٹ: عربی گلاب بروزن کتاب وہ برتن ہے جس میں روزہ دار کھانا کھاتا ہے۔ اور ایک اور قرأت کے مطابق یہ لفظ دراصل جلّاب ہے جس کے معنی گلاب کے ہیں چونکہ مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گلاب ملنے کا حکم صادر فرمانے اور اسے آپ سر مبارک میں لگاتے۔

بَابُ مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى رَأْسِهِ

جنبی شخص اپنے سر پر کتنا پانی ڈالے

۴۲۷ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأُفْرِغُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا۔

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں غسل کا ذکر کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔

۴۲۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل فرماتے تو آپ اپنے سر مبارک پر تین دفعہ پانی ڈالتے۔

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضِ

حیض سے پاک ہو کر غسل کیسے کیا جائے

۴۲۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَغْتَسِلُ عِنْدَ الطُّهُورِ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا قَالَ تَوَضَّئِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا قَالَتْ فَحَانَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْرَضَ عَنْهَا فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ لِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَخَذْتُهَا وَجَبَذْتُهَا إِلَيَّ فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حیض سے پاک ہو کر کیسے غسل کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کپڑے یا روئی کا ایک ٹکڑا لو جس میں خوشبو لگی ہوئی ہو اور اس سے طہارت حاصل کیجیے۔ اس عورت نے عرض کیا حضور میں اس سے کس طرح طہارت حاصل کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس سے طہارت حاصل کیجیے! اس نے پھر عرض کیا حضور میں اس سے کس طرح طہارت حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے یہ ارشاد فرما کر اپنا منہ انور پھیر لیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور کے ارشاد کو سمجھ گئیں، آپ فرماتی ہیں کہ میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور پھر اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد بتا دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ غسل کے بعد اس ٹکڑے کو شرم گاہ پر رکھا جائے تاکہ اس سے دم حیض کی بدبو اور تعفن دور ہو جائے۔)

بَابُ الْغُسْلِ مَرَّةً وَّاحِدَةً

دوران غسل تمام اعضاء کو صرف ایک ایک بار دھونا

۴۳۰ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَدَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوِ الْحَائِطِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى رَأْسِهِ وَسَائِرِ جَسَدِهِ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شرمگاہ کو دھویا پاس دست مبارک زمین پر یا دیوار پر رگڑا پھر ایسے وضو فرمایا جیسے نماز کی طرح وضو کرتے ہیں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر اور تمام بدن مبارک پر پانی ڈالا۔

بَابُ اغْتِسَالِ النُّفَسَاءِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

نفاس والی عورت احرام کس طرح باندھے

۴۳۱ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى أَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِلِيْ ثُمَّ اسْتَثْفِرِيْ ثُمَّ أَهِلِّيْ۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے والد ماجد سے سنا انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ہم جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے حجۃ الوداع کے حال کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے اس دن تشریف لے گئے جب ذی قعدہ کے پانچ دن باقی رہ گئے تھے۔ ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ جب مقام ذوالحلیفہ پر پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس نے سیدنا حضرت محمد بن ابی بکر کو جنم دیا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کسی شخص کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں روانہ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جواب کیا کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غسل کیجئے اور لنگوٹ باندھ لے اس کے بعد تلبیہ کہہ (یعنی احرام باندھ لے)۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

غسل کرنے کے بعد وضو نہ کرنا

۴۳۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہ فرماتے۔

بَابُ الطَّوَافِ عَلَى النِّسَاءِ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ

متعدد بیویوں سے جماع کرکے صرف ایک ہی غسل کرنا

۴۳۳ عَنْ عَائِشَةَ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی آپ اپنی ازواج کے

مُحْرِمًا يَنْضَحُ طِيبًا۔

پاس تشریف لے جاتے پھر صبح کو احرام باندھے ہوئے ہوتے اور آپ کے جسد اقدس سے خوشبو مہک رہی ہوتی۔

نوٹ: مصنف علیہ الرحمۃ نے اس حدیث سے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ ایک سے زائد بیویوں سے صحبت کے بعد صرف ایک ہی غسل کافی ہے اور دوسرا یہ کہ قبل از احرام لگائی گئی خوشبو کا اثر اگر باقی رہ جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

بَابُ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ

مٹی پر تیمم کرنا

۴۳۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا أَدْرَكَ الرَّجُلُ مِنْ أُمَّتِي الصَّلَاةُ يُصَلِّي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَلَمْ يُعْطَ نَبِيٌّ قَبْلِي وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے پانچ ایسی باتیں عنایت فرمائی گئیں، جو مجھ سے قبل کسی دوسری امت کو نہیں عنایت فرمائی گئیں۔ رعب کے ساتھ میری مدد فرمائی گئی یعنی جب میں ایک ماہ کی مسافت پر ہوتا ہوں تو کفار پر میری ہیبت اور رعب و دبدبہ ہوتا ہے، ہر پاک و صاف جگہ پر سجدہ درست ہونے کی وجہ سے زمین میرے لیے سجدہ گاہ بنائی گئی، اور مٹی سے تیمم درست ہونے کی وجہ سے یہ میرے لیے طہارت کا ذریعہ بنائی گئی لہٰذا اب میری امت سے جس شخص کو نماز کا وقت جہاں کہیں بھی آجائے نماز پڑھ لے۔ چوتھے مجھے شفاعت کا وہ مقام عنایت فرمایا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں بخشا گیا۔ پانچویں مجھے تمام دنیا کے لیے نبی بنا کر ارسال فرمایا گیا حالانکہ مجھ سے پہلے نبی کو کسی خاص قوم کی طرف ارسال کیا جاتا تھا۔

نوٹ: حضرت شیخ الحدیث ابوالحسنات علامہ محمد اشرف صاحب سیالوی مقام شفاعت کی وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: روز محشر سب تک صاحب مقام محمود صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت عظمیٰ کے لیے لب کشائی نہیں فرمائیں گے، نہ حساب و کتاب کا آغاز ہوگا، نہ اہل جنت جنت میں جا سکیں گے۔ اور نہ دوزخی دوزخ میں ..... اہل محشر مشورہ کریں گے لِيَسْتَشْفِعْ أَحَدٌ إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحَنَا کاش ہم کسی کو اپنا شفیع بناتے جو رب تعالیٰ کے حضور ہماری شفاعت کرتا حتیٰ کہ رب تعالیٰ ہمیں اس مکان ہیبت و جلال سے نجات عطا فرماتا۔ (کبیر، جمل، قرطبی، ماوردی) سب تمام اہل محشر اس کریم کے در اقدس پر اپنی زبوں حالی اور کس مپرسی کی داستان الم اور حکایت رنج و الم زبان بے زبانی سے عرض کریں گے تو محبوب خدا امام الانبیاء فخر الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے "أَنَا لَهَا" شفاعت کے لیے تو میں ہی تھا یہ تو جملہ ہی میرا تھا۔ تم کہاں بھٹکتے رہے ہو؟ چلو عرش خدا ہے، ادھر نبی ہے، چلو عرش خدا ہے ادھر خدا ہے۔ خدائی بھی سب ادھر پھر سے گی جو عرش عالی مقام ہوگا۔ خدا کی مرضی ہے ان کی مرضی خدا کی مرضی۔ ان کی مرضی پہ ہو رہا ہے، انہی کی مرضی پہ تمام ہوگا

بَابُ التَّيَمُّمِ لِمَنْ يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَ الصَّلَاةِ

اگر ایک شخص تیمم کرے بعد ازاں پانی ملے تو وقت باقی ہو

۴۳۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَيَمَّمَا

سیدنا حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ دو شخصوں نے تیمم

فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا مَاءً فِي الْوَقْتِ فَتَوَضَّأَ أَحَدُهُمَا وَعَادَ لِصَلَاتِهِ مَا كَانَ فِي الْوَقْتِ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ فَسَأَلَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ وَقَالَ لِلْآخَرِ أَمَّا أَنْتَ فَلَكَ مِثْلُ سَهْمِ الْجَمْعِ۔

کیا اور نماز پڑھی، پھر ابھی نماز کا وقت باقی تھا تو پانی مل گیا۔ ایک نے وضو کر کے نماز دوبارہ پڑھی اور دوسرے نے دوبارہ نماز نہ پڑھی۔ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے شریعت کے مطابق سنت پر عمل کیا جس نے نماز نہ لوٹائی اور تیری نماز ادا ہو گئی اور دوسرے شخص سے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے دگنا ثواب ہے یا تمہارے لیے لشکر کے مال غنیمت کے حصہ جتنا ثواب ہے۔

---

۴۲۶ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

سیدنا حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے سابق روایت کے مطابق روایت مروی ہے۔

۴۲۷ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَصَبْتَ فَأَجْنَبَ رَجُلٌ آخَرُ فَتَيَمَّمَ وَصَلَّى فَقَالَ نَعَمْ مَا قَالَ لِلْآخَرِ يَعْنِي أَصَبْتَ۔

طارق بن شہاب روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی جنبی ہوا تو نماز نہ پڑھی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا تو نے ٹھیک کیا ایک اور آدمی جنبی ہوا تو تیمم کر کے نماز پڑھی تو آپ نے اس کو بھی یہی فرمایا یعنی تو نے ٹھیک کیا۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ

مذی آنے سے وضو کرنا

۴۲۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَذَاكَرَ عَلِيٌّ وَالْمِقْدَادُ وَعَمَّارٌ فَقَالَ عَلِيٌّ إِنِّي امْرُؤٌ مَذَّاءٌ فَإِنِّي أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ مِنِّي فَيَسْأَلُهُ أَحَدُكُمَا فَذَكَرَ لِي أَنَّ أَحَدَهُمَا وَنَسِيتُ سَالَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الَّذِي إِذَا وَجَدَهُ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِلْ ذَكَرَهُ مِنْهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ أَوْ كَوُضُوءِ الصَّلَاةِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت علی مقداد اور عمار نے آپس میں گفتگو کی تو سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے مذی بہت آتی ہے اور میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کرنے سے شرم محسوس کرتا ہوں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہیں لیکن آپ دونوں میں سے کوئی صاحب حضور سے دریافت کریں حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت مقداد اور عمار میں سے کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا لیکن میں بھول گیا کہ وہ کون صاحب تھے جنہوں نے یہ مسئلہ دریافت کیا حضرت مقداد یا حضرت عمار۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کو مذی نکلنے کا اتفاق ہو تو وہ اپنے وضو کر نماز کی طرح وضو کرے۔

---

۴۲۹ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے

فَاَمَرْتُ رَجُلًا فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ.

میں نے ایک شخص سے کہا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مذی میں وضو کافی ہے۔

۴۴۰ عَنْ عَلِيٍّ اِسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ اَجْلِ فَاطِمَةَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا مسئلہ پوچھنے میں شرم محسوس کی۔ کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے عقد میں تھیں میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو مسئلہ پوچھنے کے متعلق کہا انہوں نے پوچھا تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مذی میں وضو ہے۔

---

۴۴۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ اَرْسَلْتُ الْمِقْدَادَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْمَذْيِ قَالَ تَوَضَّاْ وَانْضَحْ فَرْجَكَ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مذی کا مسئلہ پوچھنے کے لیے روانہ کیا آپ نے فرمایا کہ وضو کرلو اور شرم گاہ دھو لیجئے۔

۴۴۲ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اَرْسَلَ عَلِيٌّ الْمِقْدَادَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْمَذْيَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ ثُمَّ لِيَتَوَضَّاْ.

سیدنا حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مذی کا مسئلہ پوچھنے کے لیے حضرت مقداد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں روانہ کیا۔ آپ نے فرمایا اپنے ذکر کو دھو ڈالے پھر وضو کرے۔

۴۴۳ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَمَرَهٗ اَنْ يَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنَ الْمَرْاَةِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ فَاِنَّ عِنْدِيْ اِبْنَتَهٗ وَاَنَا اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَهٗ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضِحْ فَرْجَهٗ فَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ.

سیدنا حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد ابن الاسود سے فرمایا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمائیں کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت سے قربت کرے اور اس کی مذی نکل آئے تو وہ کیا کرے۔ آپ کی صاحبزادی میرے عقد نکاح میں ہیں لہٰذا مجھے یہ مسئلہ آپ سے دریافت کرتے ہوئے شرم آتی ہے حضرت مقداد نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ایسا اتفاق ہو تو وہ اپنی شرم گاہ کو دھو ڈالے پھر نماز کے لیے وضو کرے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

رات کی نیند سے بیدار ہو کر وضو

۴۴۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی تم میں سے رات

يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

سو کر اٹھے تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ وہ اس پر دو یا تین دفعہ پانی نہ بہا دے کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ رات کو اس کا ہاتھ کہاں رہا۔

۴۴۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ وَنَامَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُخْتَصَرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوا تو آپ نے مجھے دائیں طرف کر دیا۔ پھر آپ نے نماز ادا فرمائی اور آپ لیٹ کر سو گئے پھر مؤذن آیا آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا۔

نوٹ: یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواص میں سے تھی۔ کہ آپ کا دل سوتے وقت بھی نہ سوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل کون ہو سکتا ہے جو نیند میں ہوں تو بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔

۴۴۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَرْقُدْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی نماز میں اونگھنے لگے تو وہ جا کر سو رہے کیونکہ نیند کی حالت میں عین ممکن ہے کہ وہ دعا کی بجائے اپنے حق میں بددعا کرنے لگے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

ذکر کو چھونے سے وضو کا ٹوٹ جانا

۴۴۷ عَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی شرم گاہ چھوئے اس کو وضو کرنا چاہیے۔

---

۴۴۸ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى فَرْجِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرم گاہ کو لگائے تو اسے وضو کرنا چاہیے۔

۴۴۹ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ الْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِيهِ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ فَأَرْسَلَ عُرْوَةُ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ مَنْ مَسَّ الذَّكَرَ۔

سیدنا حضرت عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ مروان بن حکم نے کہا کہ ذکر چھونے سے وضو لازم آتا ہے اور مجھے بسرہ بنت صفوان نے بیان کیا عروہ نے بسرہ کے پاس کئی دفعہ آدمی بھیجا بسرہ نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا جن سے وضو کرنا ضروری ہو جاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ ذکر کے چھونے سے بھی وضو لازم آتا ہے۔

---

۴۵۰ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ الذَّكَرَ فَلَا يُصَلِّي حَتَّى

حضرت بسرہ بنت صفوان سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے ذکر کو چھوئے تو وہ

يَتَوَضَّأَ۔

وضو کیے بغیر نماز نہ پڑھے۔

کتاب الغسل والتیمم ختم ہوئی اور سنن صغریٰ سے کتاب الصلوٰۃ شروع ہوئی۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ - بَابُ - فَرْضِ الصَّلٰوةِ

نماز فرض ہونے کا بیان

۴۴۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ أَقْبَلَ أَحَدُ الثَّلٰثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلٰى مَرَاقِّ الْبَطْنِ فَغُسِلَ الْقَلْبُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ يُعْنِي مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ ثُمَّ انْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَقِيلَ مَنْ هٰذَا؟

قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ قِيلَ مَنْ هٰذَا؟

قَالَ جِبْرِيلُ۔

قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ؟

قَالَ مُحَمَّدٌ مِثْلَ ذٰلِكَ فَأَتَيْتُ عَلٰى يَحْيٰى وَعِيسٰى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمَا فَقَالَا مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ

سیدنا حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضرت مالک ابن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں خانہ کعبہ کے پاس سونے اور جاگنے کی حالت میں تھا اس دوران میں (دو اشخاص کے درمیان ایک شخص آئے ایک طشت سونے کا لایا گیا جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا حکمت کے معنی ہیں علم کو جس کی وجہ سے انسان کا قول و فعل درست اور ٹھیک ہو اس کی دو قسمیں ہیں ایک حکمت عملیہ دوسری حکمت نظریہ حکمت عملیہ کے شعبے ہیں تدبیر منزل تہذیب اخلاق، سیاست مدن وغیرہ حکمت نظریہ کے شعبے ہیں الٰہیات، ریاضیات، طبیعیات وغیرہ۔ آنحضرت دونوں قسم کی حکمتوں کی تکمیل کے لیے بھیجے گئے تھے اس کے ساتھ ایمان اور یقین بھی اللہ کے احکام پر لگا ہوا تھا اس میں نے صرف حکمت اختیار کی اور ایمان چھوڑ دیا وہ بھی گمراہ ہے۔ بڑی حکمت یہ ہے کہ حکیم مطلق کا کہنا مانے اس کے احکام بجا لائے بعضوں نے کہا ہے کہ مراد حکمت سے وہی علم شریعت اور احکام ہیں واللہ اعلم) حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرا سینہ حلق سے پیٹ تک چاک کر کے دل زمزم کے پانی سے دھویا گیا پھر اسے حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا اس کے بعد میرے پاس ایک جانور آیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا میں جناب جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ چلا اور دنیا سے دکھائی دینے والے پہلے آسمان تک پہنچا وہاں دربانوں نے پوچھا کون ہے جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب میں فرمایا میں ہوں جبریل۔ انہوں نے سوال کیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ جبریل علیہ السلام نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے پوچھا کیا بلائے گئے ہیں مرحبا آپ کشادہ اور وسیع جگہ تشریف لائے ہیں اچھی آمد سے تشریف لائے پھر میں جناب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس

وَنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ
فَقِيلَ مَنْ هٰذَا ؟
قَالَ جِبْرِيلُ .
قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ ؟
قَالَ مُحَمَّدٌ فَمِثْلُ ذَالِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى
يُوسُفَ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا
بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ
الرَّابِعَةِ فَمِثْلُ ذَالِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا
بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ
الْخَامِسَةِ فَمِثْلُ ذَالِكَ فَأَتَيْتُ
عَلَى هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ
أَخٍ وَنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُهُ بَكَى فَقِيلَ
مَا يُبْكِيكَ قَالَ يَا رَبِّ هٰذَا الْغُلَامُ
الَّذِي بَعَثْتَهُ بَعْدِي يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِهِ
الْجَنَّةَ أَكْثَرُ وَأَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ
أُمَّتِي ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ فَمِثْلُ
ذَالِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ
وَنَبِيٍّ ثُمَّ رُفِعَ إِلَيَّ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ
فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ هٰذَا الْبَيْتُ
الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ
أَلْفَ مَلَكٍ فَإِذَا خَرَجُوا مِنْهُ لَمْ يَعُودُوا
فِيهِ آخِرُ مَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ رُفِعَتْ إِلَيَّ
السِّدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ

آیا اور انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا مرحبا اے بیٹے اور نبی پھر ہم دوسرے آسمان پر گئے، وہاں سے دریافت کیا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبرئیل۔ پوچھا گیا آپ کے ہمراہ کون ہیں، فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر ایسے ہی ہوا یعنی پوچھا کہ وہ بلائے گئے ہیں، جناب جبرئیل نے فرمایا کہ ہاں بلائے گئے ہیں۔ پھر انہوں نے مرحبا کہا اور کہا کہ آپ کا تشریف لانا قابل صد مبارکباد ہے پھر میں یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے پاس آیا اور انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا مرحبا اے بھائی اور نبی پھر ہم تیسرے آسمان پر گئے۔ وہاں سے پوچھا گیا کون ہے؟ فرمایا جبرئیل، کہا آپ کے ساتھ کون ہے، کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر ایسا ہی کہا پھر میں یوسف علیہ السلام کے پاس گیا اور انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا مرحبا اے بھائی اور نبی پھر ہم چوتھے آسمان پر گئے وہاں بھی ایسا ہی ہوا پھر میں ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا اور انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا مرحبا اے بھائی اور نبی۔ پھر ہم پانچویں آسمان پر گئے وہاں بھی ایسا ہی ہوا پھر میں ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا مرحبا اے بھائی اور نبی پھر ہم چھٹے آسمان پر گئے وہاں بھی ایسا ہی ہوا پھر میں جناب موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا اور آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا مرحبا اے بھائی اور نبی جب میں آگے چلا تو جناب کلیم علیہ السلام رونے لگے آپ سے پوچھا گیا کہ آپ رو رہے ہیں فرمایا کہا اے پروردگار یہ لڑکا جسے تو نے میرے بعد دنیا میں بھیجا اس کی اُمت سے میری اُمت کی نسبت زیادہ اور بہتر لوگ جنت میں جائیں گے جب کہ ہم ساتویں آسمان پر پہنچے وہاں بھی ایسے ہی سوال و جواب ہوا۔ پھر میں جناب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا اور آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا مرحبا اے بیٹے اور نبی، پھر مجھے آباد گھر (بیت معمور) دکھایا گیا میں نے جناب جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کیا ہے اے جبرئیل نے بتایا یہ وہ گھر ہے جس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں، جب یہ نماز پڑھ کر باہر جاتے ہیں تو کبھی اس میں نہیں آتے پھر مجھے

وَإِلَى هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ وَإِذَا فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ إِنِّي عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَنْ يُطِيقُوا ذَلِكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَلْيَسْأَلْهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنِّي فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ جَعَلَهَا أَرْبَعِينَ فَقَالَ إِلَى مِثْلِ مَقَالَتِهِ الْأُولَى فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَجَعَلَهَا ثَلَاثِينَ فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ إِلَى مِثْلِ مَقَالَتِهِ الْأُولَى فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَجَعَلَهَا عِشْرِينَ ثُمَّ عَشَرَةً ثُمَّ خَمْسَةً فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولَى فَقُلْتُ أَنَا أَسْتَحْيِي مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْهِ فَنُودِيَ أَنْ قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَأَجْزِي بِالْحَسَنَةِ عَشْرَ أَمْثَالِهَا۔

---

۴۵۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَمُرَّ

بسدرۃ المنتہیٰ دکھایا گیا اس کے پھل ہجر شہر کے مٹکوں کے برابر تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کے برابر تھے اور اس کی جڑ سے چار نہریں نکلی تھیں، دو چھپی ہوئیں اور دو کھلی ہوئیں میں نے جناب جبرئیل سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ چھپی ہوئی نہریں تو جنت میں گئی اور کھلی ہوئی نہریں فرات اور نیل ہیں۔ پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں جب میں واپس موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے کہا تو نے کیا کیا میں نے بیان کیا مجھ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ کہ میں لوگوں کا حال تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے بنی اسرائیل کو درست کرنے کی بڑی کوشش کی۔ اور تمہاری امت اس قدر نمازیں ادا نہیں کر سکے گی۔ تو آپ دوبارہ پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور نمازیں اس سے تخفیف کرائیں۔ پھر میں بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا اور تخفیف چاہی اس نے چالیس نمازیں کر دیں جب میں واپس آیا کر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا آپ نے پوچھا تم نے کیا کیا میں نے کہا اللہ رب العزت نے چالیس کی چالیس نمازیں کر دیں۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر ویسے ہی کہا میں پھر لوٹ کر بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا اس نے تیس نمازیں فرما دیں جب میں جناب کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا آپ نے پھر ویسا ہی کہا پھر میں لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس گیا اور اس نے بیس نمازیں کر دیں پھر اسی طرح دس ہوئیں پھر پانچ ہوئیں تب میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا۔ انہوں نے پھر وہی کہا میں نے کہا مجھے اب پھر پروردگار کے پاس جانے میں شرم آتی ہے۔ اس وقت پروردگار کی طرف سے پکارا گیا کہ میں نے اپنا فرض جاری کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی اور میں ایک نیکی کا دس گنا بدلہ دوں گا (یعنی پانچ نمازوں کا ثواب دس گنا پچاس نمازوں کے برابر ہے۔)

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل شانہ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں میں واپس آیا تو جناب کلیم

مُوسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰی اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَیْهِمْ خَمْسِیْنَ صَلٰوةً قَالَ اِلٰی مُوْسٰی فَرَاجِعْ رَبَّكَ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ هِیَ خَمْسٌ وَّهِیَ خَمْسُوْنَ لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اِنِّیْ اسْتَحْیَیْتُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ۔

اللہ علیہ السلام کے پاس سے گزرا آپ نے دریافت کیا آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض فرمایا میں نے کہا پچاس نمازیں فرض کیں حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا پھر اپنے رب کے پاس تشریف لے جایئے کیونکہ آپ کی امت ان کو ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھے گی میں اپنے پروردگار کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا پروردگار نے آدھی معاف کر دیں میں نے پھر واپس آکر جناب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپ نے کہا پھر اپنے رب کے حضور تشریف لے جائیں کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازوں کی استطاعت نہیں رکھے گی میں پھر لوٹ کر پروردگار کے پاس گیا اس نے فرمایا پانچ نمازیں ہیں اور وہ پچاس کے برابر ہیں میرا فرمان تبدیل نہیں ہوگا میں واپس جناب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا حضرت موسیٰ نے کہا پھر اپنے رب کی طرف جائیے میں نے عرض کیا مجھے اب اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے۔

---

۴۵۳ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتِیْتُ بِدَابَّةٍ اَبْیَضَ فَوْقَ الْحِمَارِ دُوْنَ الْبَغْلِ خَطْوُهَا عِنْدَ مُنْتَهٰی طَرْفِهَا فَرُكِبْتُ وَمَعِیْ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَسِرْتُ فَقَالَ انْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّیْتُ فَقَالَ اَتَدْرِیْ اَیْنَ صَلَّیْتَ؟ صَلَّیْتَ بِطَیْبَةَ وَاِلَیْهَا الْمُهَاجَرُ ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّیْتُ فَقَالَ اَتَدْرِیْ اَیْنَ صَلَّیْتَ صَلَّیْتَ بِطُوْرِ سَیْنَاءَ حَیْثُ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّیْتُ فَقَالَ اَتَدْرِیْ اَیْنَ صَلَّیْتَ صَلَّیْتَ بِبَیْتِ لَحْمٍ حَیْثُ وُلِدَ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ ثُمَّ حَمَلَتْنِیْ اِلَی بَیْتِ الْمَقْدِسِ فَجُمِعَ لِیْ الْاَنْبِیَاءُ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فَقَدَّمَنِیْ جِبْرَئِیْلُ حَتّٰی

سیدنا حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا جہاں تک نگاہ پڑتی تھی اس کا قدم پڑتا تھا میں اس پر سوار ہوا اور میرے ہمراہ جناب جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے چنانچہ میں روانہ کے وقت پہلے جبرائیل علیہ السلام نے کہا اتریں اور نماز پڑھیں میں اترا اور نماز پڑھی جبرائیل علیہ السلام نے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے نماز کس جگہ ادا فرمائی آپ نے مدینہ طیبہ میں نماز ادا فرمائی ہے اس کی طرف ہجرت ہوگی پھر جناب جبرائیل علیہ السلام نے کہا اتریئے اور نماز ادا فرمایئے میں نے نماز پڑھی جبرائیل علیہ السلام نے دریافت کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے نماز کہاں پڑھی؟ آپ نے طور سینا پر نماز پڑھی جہاں موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے تھے پھر کہا اتریے اور نماز ادا فرمایئے میں نے نماز پڑھی جبرائیل نے دریافت کیا کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی آپ نے بیت لحم میں نماز پڑھی ہے جہاں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے پھر میں بیت المقدس میں پہنچا وہاں تمام انبیاء اکٹھے کیے گئے

أَمَسْتُهُمْ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَإِذَا فِيهَا ابْنَا الْخَالَةِ عِيسَى وَيَحْيَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَإِذَا فِيهَا يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَإِذَا فِيهَا هَارُونُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَإِذَا فِيهَا إِدْرِيسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَإِذَا فِيهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا فِيهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ فَوْقَ سَبْعِ سَمَوَاتٍ فَأَتَيْتُ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَغَشِيَتْنِيْ ضَبَابَةٌ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا فَقِيلَ لِيْ إِنِّيْ يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ خَمْسِيْنَ صَلَاةً فَقُمْ بِهَا أَنْتَ وَأُمَّتُكَ فَرَجَعْتُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَلَمْ يَسْأَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ كَمْ فَرَضَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ صَلَاةً قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقُومَ بِهَا أَنْتَ وَلَا أُمَّتُكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّيْ فَخَفَّفَ عَنِّيْ عَشْرًا ثُمَّ أَتَيْتُ إِلَى مُوسَى فَأَمَرَنِيْ بِالرُّجُوعِ فَرَجَعْتُ فَخَفَّفَ عَنِّيْ عَشْرًا ثُمَّ رَدَدْتُ إِلَى خَمْسِ صَلَوَاتٍ قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّهُ فُرِضَ عَلَى بَنِيْ إِسْرَائِيلَ صَلَوَاتَيْنِ فَمَا قَامُوا بِهِمَا فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فَسَأَلْتُهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ إِنِّيْ يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمَوَاتِ

جبرائیل علیہ السلام نے مجھے آگے کیا میں سب کا امام بنا، پھر جبرائیل مجھے لے کر پہلے آسمان پر لے گئے وہاں پر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پھر وہاں سے دوسرے آسمان پر لے گئے جہاں دونوں خالہ زاد بھائی حضرت عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام سے پھر تیسرے آسمان پر لے گئے جہاں جناب یوسف علیہ السلام سے پھر چوتھے آسمان پر لے گئے وہاں پر حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی پھر پانچویں آسمان پر لے گئے وہاں پر حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر آپ چھٹے آسمان پر لے گئے، وہاں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی پھر آپ ساتویں آسمان پر لے گئے جہاں جناب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی پھر وہ مجھے ساتویں آسمان کے اوپر لے گئے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے، وہاں پر مجھے ایک بادل کے ٹکڑے نے ڈھانپ لیا جس میں خاص تجلی الٰہی تھی میں نے سجدہ کیا، مجھے ارشاد فرمایا گیا کہ جس دن میں نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا تھا اس دن تجھ پر اور تیری امت پر پچاس نمازیں فرض کی تھیں۔ اب انہیں آپ اور آپ کی امت ادا کرے میں نوٹ کر جناب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا آپ نے مجھے کچھ نہیں پوچھا پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا انہوں نے دریافت کیا آپ پر اور آپ کی امت پر کتنی نمازیں فرض ہوئیں میں نے عرض کیا پچاس نمازیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ اور آپ کی امت میں پچاس نمازیں ادا کرنے کی استطاعت نہیں آپ اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جائیں اور تخفیف کرائیں میں اپنے پروردگار کی خدمت میں واپس گیا اللہ جل شانہ نے دس نمازیں کم فرما دیں میں پھر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا آپ نے کہا کہ واپس جا کر تخفیف کرائیں میں اپنے پروردگار کی خدمت میں حاضر

وَالْأَرْضَ فَرَضْتَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ خَمْسِينَ صَلَاةً خَمْسَ بِخَمْسِينَ فَمُرْهَا أَنْتَ وَأُمَّتُكَ فَعَرَفْتُ أَنَّهَا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتْمٌ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِرْجِعْ فَعَرَفْتُ أَنَّهَا مِنَ اللَّهِ حَتْمٌ يَقُولُ حَتْمٌ فَلَمْ أَرْجِعْ۔

ہوا اللہ نے دس پھر کم فرما دیں یہاں تک کہ پانچ نمازیں رہ گئیں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا لوٹ جایئے اور تخفیف کرایئے کیونکہ بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض ہوئیں تو وہ ان کو ادا نہ کر سکے۔ میں پھر پروردگار کے پاس حاضر ہوا اور نمازوں میں تخفیف چاہی۔ پروردگار نے فرمایا میں نے جس دن زمین اور آسمان کو خلق کیا اسی دن آپ اور آپ کی امت پر پچاس نمازیں فرض فرما دیں۔ اب یہ پانچ نمازیں پچاس کے برابر ہیں۔ آپ اور آپ کی امت انہیں ادا کرے۔ اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ اللہ کا یہ حکم قطعی ہے میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا آپ نے کہا کہ اللہ رب العزت کے پاس دوبارہ جایئے میں سمجھ چکا تھا کہ یہ حکم قطعی ہے لہٰذا میں پھر نہ گیا۔

---

۴۴۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهَى بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا عُرِجَ بِهِ مِنْ تَحْتِهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا حَتَّى يُقْبَضَ مِنْهَا قَالَ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأُعْطِيَ ثَلَاثًا الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَخَوَاتِمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَيُغْفَرُ لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِهِ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو آپ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے اور وہ چھٹے آسمان میں ہے جو نیکیاں اور چیزیں زمین سے اوپر چڑھتی ہیں وہ اس جگہ تھم جاتی ہیں اسی طرح جو اوامر الٰہی اوپر سے اترتے ہیں وہ بھی وہاں آکر تھم جاتے ہیں حتیٰ کہ وہاں سے فرشتے جہاں حکم ہوتا ہے وہاں لے جاتے ہیں اس کے بعد سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا اذ یغشی السدرۃ ما یغشیٰ سدرہ کو اس چیز نے ڈھانپ لیا۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد سونے کے پروانے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات تین چیزیں عنایت فرمائی گئیں ۱۔ پانچ نمازیں ۲۔ سورۃ البقرہ کی آخری آیات آمن الرسول سے لے کر آخر تک ۳۔ حضور علیہ السلام کا جو امتی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے بغیر مرے گا اس کے کبیرہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

نوٹ: معراج شریف اہل سنت والجماعت کے نزدیک معجزہ ہے۔ معجزہ وہ ہے جس کا وقوع عادتاً محال ہو اور منکرین کو عاجز کر دینے کے لئے ضروری تھا کہ پہلے اس کے استحالہ عادیہ کو ثابت کیا جائے تاکہ قدرت ایزدی سے اس کا ظہور وقوع معجزہ قرار پا سکے۔ مادی ترقی کے اس دور میں لوگوں کو مسئلہ معراج میں تردد نہیں ہونا چاہیئے جب کہ محض مادی اور برقی طاقت کے بل بوتے پر انسان مشرق و مغرب شمال اور جنوب کے قلابے ملا رہا ہے، زمین سے آسمانوں کی طرف ہوائی جہازوں کی

پرواز راکٹوں کا ستاروں تک پہنچنے کا اور تھا پتہ منٹوں میں ہزاروں میل مسافت کا طے کرنا کوئی مشکل نہیں لیکن معراج کے معاملے میں اس حقیقت کو قطعاً نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر قیوم اپنی قدرت کاملہ سے اپنے ایسے نورانی اور روحانی محبوب کو راتوں رات لے گیا جس کی روحانیت کا مادہ پرست بھی انکار نہیں کر سکتے۔ پھر براق پر لے گیا جو برق سے مشتق ہے۔ برق بجلی کو کہتے ہیں جس بجلی کے بل بوتے پر انسان ضعیف البنیان آج منٹوں میں ہزاروں میل کی مسافت طے کر سکتا ہے۔ فضائے عالم کو چیر کر آسمانوں کی طرف بلند پروازی کا دعویٰ کر سکتا ہے اگر باقی تمام امور سے قطع نظر کر کے صرف اسی برقی طاقت کو مدنظر رکھ لیا جائے تب بھی مسئلہ معراج میں کسی قسم کا خلجان باقی نہیں رہتا۔

شق صدر مبارک مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ فرشتوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ اقدس اوپر سے نیچے تک چاک کیا اور آپ کا قلب مبارک باہر نکالا۔ پھر اسے شگاف دیا اور اس سے خون کا ایک لوتھڑا نکال کر باہر پھینکا اور کہا کہ یہ آپ کے اندر شیطان کا حصہ تھا۔

خون کا لوتھڑا یا شیطان کا حصہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر خون کا ایک لوتھڑا پیدا فرمایا ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ انسان کے دل کے اندر شیطان جو کچھ ڈالتا ہے یہ لوتھڑا اس کو قبول کرتا ہے جس طرح قوت سامعہ آواز کو اور قوت باصرہ مبصرات کی صورتوں کو اور قوت شامہ خوشبو، بدبو کو اور قوت ذائقہ ترشی تلخی وغیرہ کو قوت لامسہ گرمی سردی وغیرہ کیفیات کو قبول کرتی ہے اسی طرح دل کے اندر یہ منجمد خون کا لوتھڑا شیطانی وسوسوں کو قبول کرتا ہے۔ یہ لوتھڑا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب مبارک سے دور کر دیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ میں ایسی کوئی چیز باقی نہ رہی جو القائے شیطانی کو قبول کرنے والی ہو۔ علامہ سبکی فرماتے ہیں کہ حدیث پاک کی یہی مراد ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں شیطان کا کوئی حصہ نہ تھا اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ میں اسے پیدا ہی کیوں فرمایا گیا؟ تو یہ جواب ہے کہ اس کے پیدا فرمانے میں یہ حکمت ہے۔ کہ وہ اعضائے انسانیہ میں سے ہے لہٰذا اس کا پیدا کرنا خلقت انسانی کی تکمیل کے لیے ضروری ہے۔ اور اس کا نکال دینا ایسا ہے جیسے تخلیق کے بعد طہارت ہوا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ اس کی نظیر بدن انسانی میں اشیائے زائدہ کی تخلیق ہے۔ جیسے قلفہ کا ہونا۔ ناخنوں اور مونچھوں کی درازی اور اس طرح بعض دیگر زائد چیزیں جن کا پیدا ہونا بدن انسانی کی تکمیل کا موجب ہے۔ اور ان کا ازالہ طہارت نظافت کے لیے ضروری ہے۔ مختصر یہ کہ ان اشیاء زائدہ کی تخلیق اجزائے بدن انسانی کا تکملہ ہے۔ اور ان کا زائل کرنا کمال تطہیر و تنظیف کا مقتضی ہے۔

(شرح شفاء لملا علی قاری) جلد اوّل ص۲۴۳

شیخ الحدیث علامہ احمد سعید کاظمی مدظلہ فرماتے ہیں۔ چونکہ ذات مقدس میں حظ شیطانی باقی ہی نہ تھا۔ اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہمزاد مسلمان ہو گیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ میرا ہمزاد مسلمان ہو گیا لہٰذا سوائے خیر کے وہ مجھے کچھ نہیں کہتا۔ علامہ شہاب الدین خفاجی "نسیم الریاض" میں فرماتے ہیں کہ قلب بمنزلہ میوہ کے ہے جس کا دانہ اپنے اندر کے تخم اور گٹھلی پر قائم ہوتا ہے اور اسی سے شکل اور رنگینی حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح وہ منجمد خون قلب انسانی کیلئے ایسا ہے جیسے پھوہارے کے لیے گٹھلی۔ اگر ابتداءً اس میں گٹھلی نہ ہو تو وہ پختہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن پختہ ہو جانے کے بعد اس گٹھلی کو باقی نہیں رکھا جاتا بلکہ نکال کر پھینک دیا جاتا ہے۔ چھوہارے کی گٹھلی یا دانہ انگور کے بیج کو نکال کر پھینکتے وقت کسی کے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ جو چیز پھینکنے کے قابل تھی وہ پہلے ہی کیوں پیدا کی گئی۔ اس طرح اگر یہ

بات ذہن نشین ہو جائے کہ قلب اطہر میں خون کا وہ لوتھڑا جیسے انگور کے دانہ میں بیج یا کھجور کے دانہ میں گٹھلی ہوتی ہے۔ اور قلب اطہر سے اس کو بالکل نکال کر باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ تو یہ سوال پیدا نہ ہوگا کہ اس لوتھڑے کو قلب اطہر میں ابتداءً کیوں پیدا فرمایا گیا! (نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض ص ۴۹۹)

رہا یہ امر کہ فرشتوں نے یہ کیوں کہا کہ هٰذَا حَظُّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث پاک کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ آپ کی ذات پاک میں واقعی شیطان کا کوئی حصہ ہے نہیں اور یقیناً نہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ذات پاک ہر شیطانی اثر سے پاک اور منزہ و طاہر ہے۔ بلکہ حدیث شریف کے معنی یہ ہیں کہ اگر آپ کی ذات پاک میں شیطان کے تعلق کی کوئی جگہ ہو سکتی ہے تو وہ یہی خون کا لوتھڑا تھا جب اس کو آپ کے قلب مبارک سے باہر نکال کر پھینک دیا گیا۔ تو اس کے بعد آپ کی ذات مقدس میں کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہی شق صدر مبارک کے بعد ایک نورانی طشت جو ایمان اور حکمت سے لبریز تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینۂ اقدس میں بھر دیا گیا۔ ایمان و حکمت اگرچہ جسم و صورت سے متعلق نہیں لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ غیر جسمانی چیزوں کو جسمانی صورت عطا فرمائے، اور یہ تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں انتہائی عظمت اور رفعت شان کا موجب ہے۔ شب معراج کو سینۂ اقدس کے شق ہونے میں بے شمار حکمتیں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ قلب اقدس میں بالفعل ایسی قدرت ہو جائے جس سے آسمانوں پر تشریف لے جانے اور عالم سماوات کا مشاہدہ کرنے بالخصوص دیدار الٰہی سے مشرف ہونے میں کوئی دقت اور دشواری پیش نہ آئے!!

شق صدر مبارک اور حضور علیہ الصلوٰۃ کا نوری ہونا علامہ شہاب الدین خفاجی فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کا وہم ہے کہ شق صدر مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے مخلوق ہونے کے منافی ہے لیکن یہ وہم غلط اور باطل ہے۔ جو بشریت عیوب و نقائص بشریت سے پاک ہو اس کا ہونا نورانیت کے منافی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نور سے پیدا فرما کر مقدس اور پاکیزہ بشریت کے لباس میں مبعوث فرمایا۔ شق صدر ہونا بشریت مطہرہ کی دلیل ہے اور یا وجود سینۂ اقدس پاک ہونے کے خون نہ نکلنا نورانیت کی دلیل ہے۔ کیونکہ صاحب روح البیان کے مطابق شق صدر کسی آلہ سے نہ تھا اور نہ ہی اس شگاف سے خون بہا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق نور سے ہے اور بشریت ایک لباس ہے اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ جب چاہے اپنی حکمت کے مطابق بشری احوال کو نورانیت پر غالب کر دے اور جب چاہے نورانیت کو احوال بشریہ پر غلبہ دے دے۔ بشریت نہ ہوتی تو شق کیسے ہوتا۔ اور نورانیت نہ ہوتی تو آلہ بھی درکار ہوتا اور خون بھی ضرور بہتا۔ سوال و جواب کے جواب میں یہ ہے کہ سوال ہمیشہ لاعلمی کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ کبھی حکمت کی بنا پر بھی ہوتا ہے۔ یہاں سوال و جواب میں متعدد حکمتیں ہیں۔

۱۔ یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ عزت و کرامت کے مخصوص دروازے پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کے لیے نہیں کھولے جا سکتے خواہ جبریل علیہ السلام کی ذات گرامی ہی کیوں نہ ہو۔ ۲۔ اگر فرشتے یہ نہ پوچھتے "کیا وہ بلائے گئے ہیں" تو جبریل علیہ السلام ہاں کہہ کر اقرار بھی نہ کرتے۔ جناب جبریل علیہ السلام نے جب اس امر کا اقرار کر لیا کہ ہاں وہ واقعی بلائے گئے ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور فضیلت پر دلیل قائم ہو گئی اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بلایا جانا ہے۔ اگر یہ سوال و جواب نہ ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بلایا جانا کیسے ثابت ہوتا؟

اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازوں کی پانچ نمازیں کیوں فرمائیں؟ اللہ تعالیٰ حکیم ہے اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ اللہ کے فعل میں حکمت تھی اور حکمت کو لاعلمی کہنا جہالت ہے۔ اس واقعہ میں یہ حکمت تھی کہ جناب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حیات

ظاہری کے بعد بھی ہم دنیا والوں کا وسیلہ بن گئے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اہل قبور خواہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام ہی کیوں نہ ہوں، دنیا والوں کو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ جل شانہ نے اپنی حکمت بالغہ سے ان کا رد فرما دیا اور وہ اس طرح کہ پچاس نمازیں معاف فرمانے والا خود اللہ تعالیٰ ہے۔ اور معاف کرانے والے حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معافی ملل کرنے کے لیے بھیجنے والے اور معافی کا وسیلہ بننے والے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جو صاحب قبر ہیں اور فرمانا بھی حکمت کے پیش نظر ضرور نے فرمایا وَلَوْ كَانَ قَائِمًا يُصَلِّي کہ میں مسجد اقصیٰ جا رہا تھا تو میرا گزر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر سے ہوا وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ خاص طور پر قبر کا ذکر فرمانے سے یہ حکمت ظاہر ہوتی ہے کہ اہل قبور کا دنیا والوں کو فائدہ پہنچانا ثابت ہو جائے اور وہ فائدہ بھی ایسا کہ تمام دنیا مل کر بھی کسی کو یہ فائدہ نہیں پہنچا سکتی اگر سارا جہان بھی زور لگائے تو فرض کا ایک سجدہ بھی کم نہیں کرا سکتا لیکن موسیٰ علیہ السلام نے بواسطہ پچاس نمازیں معاف کرائیں۔ اس کے علاوہ یہ حکمت بھی ہو سکتی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام ہر مرتبہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کریں

سدرۃ المنتہیٰ بیری کا ایک درخت ہے اور علم مخلوق کی انتہا ہے۔ فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے اذن طلب کیا کہ اے اللہ تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں ان کے جمال اقدس کی زیارت کرنے کی ہم کو اجازت مرحمت فرما۔ اللہ جل شانہ نے حکم دیا کہ تمام فرشتے سدرۃ المنتہیٰ پر جمع ہو جائیں جب میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری آئے تو سب زیارت کریں چنانچہ ملائکہ سدرۃ المنتہیٰ پر جمع ہو گئے (اَيَضْطَبِقُ لِسِدْرَةِ مَا يَغْشَى) اور وہ ملائکہ میں جنہوں نے زیارت کا شرف حاصل کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے سدرہ کے ہر پتہ پر ایک ایک فرشتہ کو دیکھا کہ وہ بحالت قیام سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ رہا تھا جناب حضرت جبرائیل علیہ السلام کے پیچھے رہ جانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے صاحب تفسیر نیشاپوری فرماتے ہیں۔ وَذٰلِكَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ تَخَلَّفَ عَنْهُ فِيْ مَقَامٍ وَقَالَ لَوْ دَنَوْتُ اَنْمُلَةً لَاحْتَرَقْتُ۔

اور وہ یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جبرئیل ایسی جگہ پیچھے رہ گئے جس کے متعلق انہوں نے کہا کہ اگر میں یہاں سے ایک انگلی کے پورے کے برابر بھی آگے بڑھوں تو جل کر خاکستر ہو جاؤں (معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، علامہ احمد سعید کاظمی)

بَابُ اَيْنَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ

نماز کہاں فرض ہوئی

۴۵۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الصَّلَوَاتِ فُرِضَتْ بِمَكَّةَ وَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّعَمْ فَذَهَبَا بِهٖ اِلٰى زَمْزَمَ فَشَقَّا بَطْنَهٗ وَاَخْرَجَا حَشْوَةً فِيْ طَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءَةٍ اِيْمَانًا وَّحِكْمَةً فَغَسَلَا بَطْنَهٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مَلَاَهُ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا۔

سیدنا حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نمازیں مکہ میں فرض ہوئیں، دو فرشتے حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ کو زمزم پر لے گئے جہاں آپ کا شکم مبارک چاک کر کے انتیں سونے کے طشت میں رکھی گئیں۔ پھر ان کو آب زمزم سے دھویا گیا اور ان کے اندر علم و حکمت بھر دیا

بَابُ كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ

نماز کیسے فرض ہوئی

۴۵۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ پہلے نماز فقط دو ہی رکعتیں تھی پھر سفر کی نماز اپنی حالت پر رہی

اور حضر کی نماز پوری کی گئی۔

نوٹ: سفر میں نماز اپنی حالت پر رہنے کا مطلب یہ ہے کہ ظہر، عصر اور عشاء کی فقط دو دو رکعتیں پڑھیں حضر کی نماز ان اوقات میں چار رکعتیں ہوگئی

۴۵۷ عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَيُعْنَى الْأَوْزَاعِيَّ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَا فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أُتِمَّتْ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيْضَةِ الْأُوْلٰى۔

سیدنا حضرت ابو عمرو اوزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے ابن شہاب زہری سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ ہجرت سے قبل نماز کس طرح ادا فرماتے آپ نے جواب دیا کہ مجھ سے عروہ نے بیان کیا آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ اللہ جل جلالہ نے پہلے اپنے رسول کریم پر دو دو رکعتیں فرض فرمائیں پھر حضر میں اور پوری فرمادیں اور سفر میں وہی دو رکعتیں رہیں۔

۴۵۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِي صَلٰوةِ الْحَضَرِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نماز کی دو دو رکعتیں فرض ہوئیں پھر سفر کی نماز اپنی حالت پر رہی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

۴۵۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حضر میں چار رکعتیں فرض کی گئیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت۔

نوٹ: سیدنا حضرت حسن بصری، ضحاک اور اسحاق بن راہویہ کے قول کے مطابق صلوٰۃ الخوف کی فقط ایک ہی رکعت ہے اور شافعی، مالکی اور جمہور علماء کے نزدیک اس حدیث کو مطلب یہ ہے کہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی جائے تو صلوٰۃ الخوف صلوٰۃ الامن کی رکعتوں کے برابر ہے

۴۶۰ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ كَيْفَ تَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَإِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانَا وَنَحْنُ ضُلَّالٌ فَعَلَّمَنَا فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنَا أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنَا أَنْ نُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ۔

سیدنا حضرت امیہ بن عبداللہ سے مروی ہے آپ نے سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آپ سفر میں نماز قصر کیوں فرماتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اگر تمہیں کافروں کے فساد کا اندیشہ ہو تو نماز قصر کرنے میں گناہ نہیں اب تو خوف کفار نہیں اور قصر نماز تو اس سے مشروط ہے سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب میں فرمایا میرے بھتیجے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوران ہم میں ظہور فرمایا جب ہم گمراہ تھے آپ نے ہمیں دین سکھانے کے ساتھ ساتھ یہ بھی سکھایا کہ اللہ کے حکم کے مطابق سفر میں دو رکعتیں پڑھو

نوٹ: یہاں سے حجیت حدیث کی ایک بے لوث اور واضح دلیل سامنے آئی کیونکہ کلام اللہ سے قصر نماز کا ثبوت صرف حالت خوف میں ہوتا ہے۔ اور حدیث پاک میں ہر سفر میں قصر ثابت ہوتا ہے پس جیسے کلام اللہ پر عمل لازمی ہے ویسے ہی حدیث شریف پر عمل لازمی ہے۔

كَمْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

رات دن میں کتنی نمازیں فرض ہوئیں

۴۶۱ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ۔

سیدنا حضرت طلحہ بن عبیداللہ سے مروی ہے، کہ نجد میں رہنے والا ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آیا، اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کی آواز کی بھنبھناہٹ ہم سنتے تھے لیکن اس کی گفتگو نہ سمجھ سکتے یہاں تک کہ وہ قریب ہوا، معلوم ہوا کہ اسلام کے معانی دریافت کرنا چاہتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنا، اس نے کہا اور تو کوئی نماز مجھ پر فرض نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں اگر تو چاہے تو نفل پڑھ اور رمضان المبارک کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا اور تو کوئی روزہ مجھ پر فرض نہیں آپ نے فرمایا نہیں اگر تو چاہے تو نفل روزے رکھو پھر آپ نے زکوٰۃ کو بیان فرمایا اس نے عرض کیا اس کے سوا مجھ اور تو دیا میرے ذمے نہیں آپ نے فرمایا نہیں مگر نفلی صدقہ پر تیرا جی چاہے تو دے، پھر وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا اور یوں کہہ رہا تھا خدا کی قسم میں اس سے نہ زیادہ کروں گا اور نہ کم کروں گا۔ آپ نے فرمایا اگر یہ سچ کہتا ہے تو اس نے نجات پائی۔

۴۶۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ قَبْلَهُنَّ أَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْئًا؟ قَالَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسٍ فَحَلَفَ الرَّجُلُ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهِ شَيْئًا وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ۔

سیدنا حضرت انس سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں، حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں، اس شخص نے عرض کیا حضور ان نمازوں کے اوّل و آخر کوئی نماز فرض ہے آپ نے فرمایا اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس شخص نے قسم کھائی کہ میں ان نمازوں میں نہ گھٹاؤں گا اور نہ بڑھاؤں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر اس شخص نے سچ کہا تو یہ جنت میں جائے گا۔

الْبَيْعَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

پانچ نمازیں ادا کرنے کی بیعت

۴۶۳ عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ

سیدنا حضرت عوف بن مالک اشجعی سے مروی ہے کہ

كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَّعَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدَّمْنَا أَيْدِيَنَا فَبَايَعْنَاهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلَى مَا قَالَ أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً لَا تَسْئَلُوا النَّاسَ شَيْئًا

ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا کیا آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے ہم نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور آپ کی بیعت کی پھر ہم نے عرض کی حضور آپ کی بیعت تو ہم کر چکے لیکن یہ بیعت کون امور پر ہے۔ آپ نے فرمایا اس بات پر کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور پانچ نمازیں ادا کرو۔ اور پھر آہستہ سے فرمایا کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگو (بلکہ اپنے ہاتھ سے محنت کرو اور کھاؤ)

بَابُ

الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

پانچ نمازوں کی محافظت

۴۶۴ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ يُدْعَى الْمَخْدَجِيَّ سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ يُكْنَى أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ الْوِتْرُ وَاجِبٌ قَالَ الْمَخْدَجِيُّ فَرُحْتُ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَاعْتَرَضْتُ لَهُ وَهُوَ رَائِحٌ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللهُ عَلَى الْعِبَادِ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ۔

سیدنا حضرت ابن محیریزؒ سے مروی ہے کہ بنی کنانہ میں سے ایک شخص المعروف مخدجی نے شام کے ایک شخص ابو محمد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ وتر واجب ہے۔ مخدجی کہتے ہیں کہ میں یہ سن کر حضرت عبادہ بن صامتؓ کے پاس گیا میں آپ کے سامنے ہوا تو آپ مسجد کو تشریف لے جا رہے تھے۔ میں نے جناب ابو محمد کا قول بیان کیا عبادہؓ نے فرمایا کہ ابو محمد نے غلط فرمایا میں نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جو شخص ان کو ادا کرے گا اور ان میں سے کسی نماز کو خفیف سمجھ کر نہ چھوڑے گا تو اللہ جل شانہ نے اسے جنت میں لے جانے کا عہد فرمایا ہے۔ اور جو شخص ان کو ادا نہ کرے تو اللہ رب العزت کے پاس اس کا کچھ عہد نہیں چاہے تو اسے عذاب دے چاہے جنت میں لے جائے۔

فَضْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

پانچ نمازوں کی فضیلت

۴۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیکھو اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ ہر روز اس میں پانچ مرتبہ غسل کرے کیا اس میں کچھ میل رہے گی صحابہ کرامؓ نے عرض کیا نہیں کچھ میل نہ رہے گی، حضور صلی اللہ

فَكَذَلِكَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ نمازوں کی یہی مثال ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کی بخشش فرماتا ہے۔

بَابُ الْحُكْمِ فِي تَارِكِ الصَّلٰوةِ

جان بوجھ کر نماز نہ پڑھنے والے کا حکم

۴۶۶۔ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَهْدَ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ۔

سیدنا حضرت بریدہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہمارے اور منافقین کے درمیان عہد نماز کا ہے جس نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا۔

نوٹ: معلوم ہوا کہ مسلمان منافقوں کو قتل نہیں کرتے۔ ہر عاقل، بالغ مسلمان مرد و عورت پر پانچ وقتہ نماز فرض ہے۔ اس کی فرضیت کا انکار کفر و گمراہی ہے۔ اس کا بلا عذر شرعی چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے، یہ خالص عبادت بدنی ہے۔ اس میں نیابت جاری نہیں ہو سکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا۔ نہ اس کے بدلے زندگی میں کچھ مال بطور ہدیہ دیا جا سکتا ہے۔ یہ دین کا ستون ہے اسکا قائم کرنا دین کا قائم رکھنا ہے۔ یہ سفر و حضر کسی حالت میں بھی معاف نہیں۔ اسے باجماعت ادا کرنا تنہا ادا کرنے سے ستائیس درجے بڑھ کر ہے۔

روز محشر کہ جاں گداز بود — اوّلیں پرسش نماز بود

۴۶۷۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ اِلَّا تَرْكُ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، نماز کے سوا انسان اور کفر میں بالکل سد کرنے والی کوئی چیز نہیں۔

نوٹ: نماز کفر تک نہیں پہنچنے دیتی کفر تک آدمی اسی وقت آتا ہے اور جب نماز ترک کر دی تو کفر تک بات جا پہنچتی۔

بَابُ الْمُحَاسَبَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ

نماز کا حساب

۴۶۸۔ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيْصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ فَقُلْتُ اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَنْفَعَنِيْ بِهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلٰوتِهٖ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ (قَالَ هَمَّامٌ لَا اَدْرِيْ هٰذَا مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ اَوْ مِنَ الرِّوَايَةِ) فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْءٌ

سیدنا حضرت حریث بن قبیصہؓ سے مروی ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور میں نے دعا کی اے اللہ! مجھے ایک نیک و صالح ساتھی عنایت فرما۔ میں جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا۔ اور بتایا کہ میں نے اللہ عزوجل سے نیک بخت ساتھی کے ملنے کی دعا کی تھی۔ لہٰذا مجھے آپ کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، شاید اس کی وجہ سے اللہ جل شانہ مجھے نفع بخشے آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا محاسبہ ہوگا۔ اگر نماز شرائط، ارکان اور وقت کے مطابق ادا کی گئی ہوئی تو وہ شخص نجات اور چھٹکارا پائے گا اور مقصد حاصل کرے گا۔ اگر نماز پوری

قَالَ انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُکْمَلُ بِهٖ مَا نَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ یَکُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰی نَحْوِ ذٰلِكَ۔

نہ ہوئی تو وہ شخص نقصان میں رہے گا اور برباد ہوگا۔ اگر فرض نماز میں کچھ کمی ہوئی تو کہا جائے گا دیکھو میرے بندے کی کچھ نفل نماز بھی ہیں۔ ان میں سے فرض پورا کریں گے پھر باقی اعمال کا بھی یہی حال ہوگا۔

۴۶۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ وُجِدَتْ تَامَّةً کُتِبَتْ تَامَّةً وَاِنْ کَانَ انْتُقِصَ مِنْهُ شَیْءٌ قَالَ انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ لَهٗ مِنْ تَطَوُّعٍ یُکْمَلُ لَهٗ مَا ضَیَّعَ مِنْ فَرِیْضَةٍ مِنْ تَطَوُّعٍ ثُمَّ سَائِرُ الْاَعْمَالِ تُجْزٰی عَلٰی حَسَبِ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر وہ پوری نکلی تو پوری اور مکمل لکھی جائے گی اور اگر ادھوری نکلی تو کہا جائے گا دیکھو کیا اس کے پاس نفل نماز ہے؟ اس میں سے فرض نماز کا نقصان پورا کیا جائے گا پھر باقی اعمال کا بدلہ بھی اسی طرح ہوگا۔

۴۷۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ کَانَ اَکْمَلَهَا وَاِلَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَاِنْ وُجِدَ لَهٗ تَطَوُّعٌ قَالَ اَکْمِلُوْا بِهَا الْفَرِیْضَةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ سب سے پہلے بندے کو نماز کا حساب دینا ہوگا اگر وہ پوری ہو تو بہتر وگرنہ اللہ رب العزت ارشاد فرمائیں گے کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفل نماز ہے؟ اگر نفل نماز ہوئی تو اس سے فرض کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ اَقَامَ الصَّلٰوةَ

نماز پڑھنے والے کا ثواب

۴۷۱ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا کَاَنَّهٗ کَانَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوایوبؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا حضور کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپ نے فرمایا اللہ کی عبادت کیجئے اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیے نماز اور زکوٰۃ ادا کریں صلہ رحمی کریں (جب آپ جواب مکمل فرما چکے) تو سائل الزام کو فرمایا کہ اونٹنی کو چھوڑ دے (یعنی راستے میں اونٹنی پر سوار ہو کر تشریف لے جا رہے تھے تو اس نے اونٹنی کی باگ پکڑ کر یہ سوال کیا تھا)۔

بَابُ عَدَدِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِی الْحَضَرِ

حضر میں ظہر کی رکعتیں

۴۷۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِیْنَةِ اَرْبَعًا وَبِذِی

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ظہر کی چار رکعتیں

الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ۔

پڑھیں اور سفر کی وجہ سے ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں ادا کیں۔

بَابُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

سفر میں ظہر کی رکعتیں

۴۷۳ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ قَالَ بُنْدَارٌ اِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّاَ وَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت بطحا تشریف لے گئے وہاں آپ نے وضو فرمایا ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں ادا فرمائیں، آپ کے سامنے ایک چھوٹا نیزہ تھا (یعنی لکڑی کو سترہ بنایا ہوا تھا

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

نماز عصر کی فضیلت

۴۷۴ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ يَلِجَ النَّارَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا۔

سیدنا حضرت عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، آپ فرماتے تھے وہ شخص کبھی جہنم میں نہ جائے گا جس نے سورج نکلنے سے قبل نماز فجر ادا کی اور آفتاب غروب ہونے سے پہلے

بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ

نماز عصر کی نگہداشت

۴۷۵ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا فَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّيْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ثُمَّ قَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابویونس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھے ایک مصحف لکھنے کا حکم فرمایا اور حکم دیا کہ جب میں اس آیت پر پہنچوں حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ تو مجھے اطلاع دینا جب میں اس آیت پر پہنچا تو میں نے کہہ دیا آپ نے یوں لکھوایا حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین پھر آپ نے یہ فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا (اس حدیث سے ثابت ہوا کہ درمیان والی نماز نماز عصر ہے)

۴۷۶ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ۔

سیدنا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خندق کے موقع پر) ارشاد فرمایا کافروں نے ہمیں درمیانی نماز سے روکے رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔

بَابُ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ

عصر کی نماز چھوڑنے والا شخص

۴۷۷ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِيْ يَوْمٍ

سیدنا حضرت ابوالملیح سے مروی ہے کہ ہم ایک ابر آلود دن

ذِيْ غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ۔

کو حضرت بریدہؓ کے ہمراہ تھے۔ آپؓ نے فرمایا کہ نماز میں جلدی کرو کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا جس شخص نے عصر کی نماز پڑھنا چھوڑ دی اس کے اعمال اکارت ہو گئے۔

بَابُ عَدَدِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فِي الْحَضَرِ

حضر میں نماز عصر کی رکعتوں کی تعداد

۴۷۸ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً قَدْرَ سُوْرَةِ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ فِي الْاُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نماز ظہر اور عصر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ کرتے تھے۔ ظہر کے وقت ایک دفعہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کا اندازہ کیا۔ تو پہلی دو رکعتوں میں سورۂ سجدہ کی تیس آیات کے مطابق اور دوسری دو رکعتوں میں اس کا نصف اور نماز عصر کے وقت جب ہم نے آپ کے قیام کا اندازہ کیا تو پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر تھا اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کا نصف۔

نوٹ: مصنف علیہ الرحمۃ نے اس حدیث پاک سے یہ ثابت کیا کہ حضور ظہر اور عصر کی چار رکعتیں پڑھتے تھے۔

۴۷۹ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فِي الظُّهْرِ فَيَقْرَءُ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ يَقُوْمُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے وقت کھڑے ہوتے تو آپ ہر رکعت میں تیس آیات کے مطابق تلاوت فرماتے۔ پھر آپ عصر کی پہلی دو رکعتوں میں پندرہ آیات کے مطابق پڑھتے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نماز عصر کی رکعتیں

۴۸۰ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعتیں ادا فرمائیں پھر مدینہ منورہ سے تین میل دور ذوالحلیفہ کے مقام پر ظہر کرتے ہوئے عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

۴۸۱ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةٌ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ، اَخْبَرَنِيْ فِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ۔

سیدنا حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص کی ایک نماز جاتی رہی تو گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔ اس حدیث کے راوی عبدالملک بن ملک فرماتے ہیں کہ مجھے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا۔ آپ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے جس شخص کی عصر کی نماز قضا ہو جائے گویا اس کا گھر بار لٹ گیا (ابن عمر نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے)

۴۸۲ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هِيَ

۴۸۳ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ سَاعَةُ الْعَصْرِ

عراک بن مالک کو نوفل بن معاویہ سے روایت پہنچی کہ کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ نماز ایک ایسی نماز ہے کہ جس کی جماعت رہ گئی یا اس کا گھر بار لوٹ لیا گیا۔ عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نماز عصر ہے۔

عراک بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے نوفل بن معاویہ سے سنا کہ ایک نماز ایسی ہے کہ جس کی جماعت رہ گئی گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔ ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نماز عصر ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

مغرب کی نماز

۴۸۴ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ رَاَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا وَاَجَابَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ بِهِمْ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن کہیل سے مروی ہے کہ میں نے جناب سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو مزدلفہ میں دیکھا آپ نے تکبیر فرمائی اور نماز مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں پھر تکبیر فرمائی اور عشاء کی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر بعد ازاں بیان فرمایا کہ اس جگہ جناب عبداللہ بن عمرؓ نے ایسا ہی کیا تھا۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس جگہ ایسا ہی کیا تھا۔

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ

نماز عشاء کی فضیلت

۴۸۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ يُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ يُصَلِّيْ غَيْرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں دیر فرمائی حتی کہ آپ کو جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پکارا آپ نے عرض کیا کہ عورتیں بچے اور عورتیں سو گئے ہیں۔ تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ارشاد فرمایا کہ تمہارے سوا اس نماز کو کوئی بھی نہیں پڑھتا اور اسلام نہ پھیلنے کی وجہ سے ان دنوں مدینہ منورہ کے لوگوں کے سوا کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا

۴۸۶ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ صَلّٰى بِنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا بِاِقَامَةٍ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذٰلِكَ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ۔

۴۸۷ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِجَمْعٍ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا

سیدنا حضرت حکم سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ہمارے ساتھ مزدلفہ میں مغرب کی تین رکعتیں تکبیر سے ادا فرمائیں اور سلام پھیرا۔ پھر آپ نے عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر بیان فرمایا کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسا ہی کیا تھا اور انہوں نے بیان کیا کہ حضور نے ایسا ہی کیا۔

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ نے

ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ۔

مولانا میں پھر عشاء کی دو رکعتیں نماز پڑھ کر تکبیر کہی پھر آپ نے مغرب کی تین رکعتیں ادا فرمائیں بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جگہ ایسا ہی کرتے دیکھا۔

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ

نماز باجماعت کی فضیلت

۴۸۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں مسلسل رات اور دن کو فرشتے آتے جاتے ہیں۔ اور فجر و عصر کی نماز میں جمع ہو جاتے ہیں۔ بعد ازاں جو فرشتے رات کو تمہارے پاس رہے وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں جب اللہ رب العزت ان سے پوچھتا ہے (حالانکہ وہ خوب جانتا ہے ہم کہ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا فرشتے بتاتے ہیں کہ جب ہم تیرے بندوں سے رخصت ہوئے تو وہ نماز فجر پڑھ رہے تھے۔ اور جب ہم عصر کے وقت ان کے پاس گئے تب بھی وہ (نماز عصر) پڑھ رہے تھے۔

۴۸۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ عَلٰى صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا وَيَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور رات دن کے فرشتے نماز فجر میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اگر تم چاہو تو اس آیت کو تلاوت کرو۔ اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا۔ نماز قائم کرو نماز سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک اور صبح کا قرآن۔ بے شک صبح کے قرآن فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

۴۹۰ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَلِجُ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ۔

سیدنا حضرت عمارہ بن رویبہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص آفتاب نکلنے سے قبل (فجر کی) نماز اور غروب آفتاب سے پہلے (عصر کی) نماز ادا کرے گا وہ جہنم میں نہ جائے گا۔

بَابُ فَرْضِ الْقِبْلَةِ

قبلہ رخ ہونا فرض ہے

۴۹۱ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا شَكَّ سُفْيَانُ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اذیہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ ماہ منہ کر کے نماز ادا فرمائی۔

وَصُرِفَ إِلَى الْقِبْلَةِ

۴۹۱ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ إِنَّهُ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوا إِلَى الْكَعْبَةِ

پھر آپ کو قبلہ رخ ہونے کا حکم ہوا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ منورہ تشریف لائے۔ تو سولہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ پھر کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا۔ ایک شخص نے حضور علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھی پھر اس کا انصار کی ایک جماعت پر گزر ہوا۔ اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہو چکا ہے تو وہ جماعت انصار کعبہ کی طرف پھر گئی۔

حَالُ الَّتِي يَجُوزُ فِيهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

غیر قبلہ کی طرف کس حال میں منہ کر سکتا ہے

۴۹۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى رَاحِلَتِهِ قِبَلَ أَنْ يُوَجِّهَهُ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی طرف منہ کرنے کے حکم سے قبل اونٹنی پر نماز ادا فرماتے اور وتر بھی اسی پر ادا فرما لیتے مگر فرض اس طرح ادا نہیں فرماتے تھے

۴۹۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَفِيهِ أُنْزِلَتْ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لا رہے تھے تو آپ اپنی سواری پر ہی نماز ادا فرما لیتے اور یہ آیت شریفہ اسی کے متعلق نازل ہوئی فاینما تولوا فثم وجہ اللہ تم جدھر بھی منہ پھیرو اسی طرف اللہ کا منہ ہے۔

۴۹۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں جدھر آپ کی اونٹنی رخ کرتی اس پر نماز پڑھتے۔ مالک نے عبداللہ دینار کو فرماتے سنا کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھا۔

بَابُ اسْتِبَانَةِ الْخَطَاءِ بَعْدَ الِاجْتِهَادِ

اگر کسی شخص نے جان بوجھ کر کسی طرف منہ کر لیا بعد میں معلوم ہوا کہ اس طرف قبلہ نہ تھا تو وہ کیا کرے؟

۴۹۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ جَاءَ مُرَاتٍ فَقَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دفعہ لوگ مسجد قبا میں نماز فجر ادا کر رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ رات کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

أَمَرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ۔

بارگاہ الٰہی کا کلام نازل ہوا ہے اور آپ کو کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہوا پس لوگوں نے اسی حالت میں کعبہ کی طرف منہ کر لیا جبکہ ان کے منہ شام کی طرف تھے لہٰذا وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

نوٹ: مدینہ منورہ سے بیت المقدس شمال کی سمت ہے اور کعبہ جنوب کی طرف۔ لہٰذا نماز کی حالت نے اپنے منہ شمال سے جنوب کی طرف کر دیئے

كِتَابُ الْمَوَاقِيتِ

اوقات نماز

۴۹۷ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ بِحَسَبِ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ۔

سیدنا حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے نماز عصر میں دیر کی تو حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا کیا آپ نہیں جانتے کہ جناب جبرائیل علیہ السلام اترے اور انہوں نے حضور علیہ السلام کے سامنے نماز پڑھائی۔ سیدنا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا دیکھئے آپ کیا فرما رہے ہیں۔ عروہ نے کہا میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا۔ آپ فرماتے تھے میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جناب جبرائیل تشریف لائے انہوں نے میری امامت کی میں نے آپ کے ہمراہ نماز پڑھی۔ پھر دوسری نماز پڑھی پھر تیسری۔ بعد ازاں چوتھی پھر پانچویں۔ آپ نے اپنی انگلیوں پر پانچ نمازوں کو گنا۔

أَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ

نماز ظہر کا ابتدائی وقت

۴۹۸ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ أَبَا بَرْزَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ كَمَا أَسْمَعُكَ السَّاعَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِهَا يَعْنِي الْعِشَاءَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ أَنِيتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ

سیدنا حضرت شعبہ سے مروی ہے کہ مجھے سیار بن سلامہ نے بیان فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا۔ آپ حضرت ابوبرزہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھ رہے تھے۔ شعبہ نے فرمایا میں نے سیار سے کہا کیا آپ نے اس کو سنا آپ نے جواب دیا ہاں میں نے جس طرح تمہارا سن رہا ہوں۔ پھر فرمایا میں نے اپنے باپ سے سنا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھ رہے تھے۔ ابوبرزہ نے فرمایا آپ آدھی رات تک نماز عشاء میں دیر کرنے کی پروا نہیں کرتے تھے۔ تاہم آپ نماز عشاء سے قبل سو جانے کو ناپسند فرماتے اور عشاء کے بعد گفتگو کو ناپسند فرماتے۔ شعبہ نے فرمایا میں پھر سیار

إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبُ لَا أَدْرِي حِينَ ذَكَرَ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتُهُ قَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ جَلِيسِهِ الَّذِي يَعْرِفُهُ فَيَعْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ۔

کے پاس آیا اور آپ سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا جب سورج ڈھل جاتا تو آپ نماز ظہر ادا فرماتے اور نماز عصر اس وقت پڑھتے کہ نماز عصر ادا کرنے کے بعد ایک شخص مدینہ منورہ کے کنارے پر پہنچ جاتا اور ابھی تک آفتاب زندہ ہوتا۔ اور میں نہیں جانتا کہ آپ نے مغرب کا کونسا وقت بیان کیا۔ پھر میں آپ سے ملا اور آپ سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا آپ فجر کی نماز اس وقت ادا فرماتے کہ نماز پڑھنے کے بعد ایک شخص اگر اپنے ایک دوست کے پاس جاتا تو وہ اسے پہچان لیتا اور اس میں ساٹھ آیات سے سو آیات تک کلام مجید کی تلاوت کرتے۔

* * * *

۴۹۹ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ڈھلنے کے وقت باہر تشریف لے گئے۔ پھر آپ نے ان کے ہمراہ ظہر کی نماز ادا فرمائی۔

۵۰۰ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قِيلَ لِأَبِي إِسْحَاقَ فِي تَعْجِيلِهَا قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت خباب سے مروی ہے۔ کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں زمین کی سخت گرمی کے متعلق عرض کیا۔ آپ نے اس کی بھی پرواہ نہ فرمائی راوی ابو اسحٰق سے پوچھا گیا کہ اس کی جلدی میں آپ نے کہاں۔

تَعْجِيلِ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نماز ظہر جلدی پڑھنا

۵۰۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَإِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں کسی مقام پر اترتے تو وہاں پر نماز ظہر پڑھنے سے قبل آپ کوچ نہ فرماتے کسی نے پوچھا خواہ دوپہر ابھی ڈھلی ہوئی نہ ہوتی۔ آپ نے فرمایا اگرچہ دوپہر ڈھلی ہوئی ہوتی یعنی آپ دوپہر ڈھلتے ہی نماز ظہر پڑھ لیتے۔

تَعْجِيلُ الظُّهْرِ فِي الْبَرْدِ

سردیوں میں نماز ظہر جلدی پڑھنا

۵۰۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ موسم گرما میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر تاخیر سے ادا فرماتے اور سردی کے موسم میں آپ اسے جلدی ادا فرماتے

اَلْاِبْرَادُ بِالظُّهْرِ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ

سخت گرمی میں نماز ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھنا

۵۰۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب گرمی بہت زیادہ ہو تو نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت تپش جہنم کے جوش مارنے سے ہے۔

نوٹ: اس حدیث پاک سے علماء حنفیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ گرمی شدید ہو تو نماز ظہر کو تاخیر سے پڑھنا بہتر ہے۔

۵۰۳ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی یَرْفَعُهٗ قَالَ اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ الَّذِیْ تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ۔

سیدنا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو گرمی جہنم کے جوش میں سے ہے۔

اٰخِرُ وَقْتِ الظُّهْرِ

ظہر کا آخری وقت

۵۰۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هٰذَا جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ جَاءَكُمْ یُعَلِّمُكُمْ دِیْنَكُمْ فَصَلَّی الصُّبْحَ حِیْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلَّی الظُّهْرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ رَاٰی الظِّلَّ مِثْلَهٗ ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَاءَ حِیْنَ ذَهَبَ شَفَقُ اللَّیْلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْغَدَ فَصَلّٰی بِهِ الصُّبْحَ حِیْنَ اَسْفَرَ قَلِیْلًا ثُمَّ صَلّٰی بِهِ الظُّهْرَ حِیْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَیْهِ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَیْهِ ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ بِوَقْتٍ وَّاحِدٍ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَاءَ حِیْنَ ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّیْلِ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةُ مَا بَیْنَ صَلٰوتِكُمْ اَمْسِ وَصَلٰوتِكُمُ الْیَوْمَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ جناب جبرئیل علیہ السلام ہیں جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے ہیں۔ پھر جناب جبرئیل نے صبح صادق کے وقت فجر کی نماز پڑھی۔ سورج ڈھلنے کے بعد ظہر کی نماز پڑھی۔ ہر ایک چیز کا سایہ اس کے برابر ہوا تو عصر کی نماز پڑھی۔ (سایہ زوال اس سے مستثنیٰ تھا) سورج غروب ہونے اور روزہ کھلنے کے وقت کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔ جب شفق غائب ہو گئی تو عشاء کی نماز پڑھی۔ جب دوسرا دن آیا تو ذرا سا اجالا ہونے پر نماز فجر ادا کی۔ جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوا تو ظہر کی نماز پڑھی۔ جب ہر چیز کا سایہ اس سے دگنا ہوا تو عصر کی نماز ادا فرمائی۔ جب سورج غروب ہوا اور روزہ کھولنے کا وقت ہوا تو مغرب کی نماز پڑھی۔ جب رات کا کچھ حصہ بیت چکا تو آپ نے نماز عشاء ادا فرمائی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کل اور آج کی نمازوں کے درمیان نمازوں کے اوقات ہیں۔

نوٹ: جناب امام ابوحنیفہ کے نزدیک ظہر کا آخری وقت دو مثل تک ہے اور عصر کا وقت دو مثل کے بعد شروع ہوتا ہے۔ جناب جبرئیل نماز دو

۵۰۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الظُّهْرِ فِی الصَّیْفِ ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰی

سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ گرمیوں میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ظہر کا وقت تین سے

خَمْسَةِ أَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ أَقْدَامٍ إِلَى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ۔ پانچ قدم تک اور موسم سرما میں پانچ سے سات قدم تک تھا۔

نوٹ: قدم سے مراد آدمی کے جسم کا ساتواں حصہ ہے۔ گرمی میں سایہ کم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ موسم گرما میں سایہ اصلی کم پڑتا ہے کیونکہ سورج سمت الرأس کے قریب ہوتا ہے۔ ان ممالک میں جو اقلیم دوم میں واقع ہیں جیسے مکہ معظمہ وغیرہ۔ اس کے برعکس سورج سردیوں میں سمت الرأس سے ہٹا ہوتا ہے لہٰذا سایہ اصلی گرمیوں کی نسبت سردیوں میں زیادہ ہوگا۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک گرمیوں میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا چاہیے کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اَلْاِبْرَادُ بِالظُّهْرِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ۔

أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ

نماز عصر کا ابتدائی وقت

۵۰۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ قَالَ صَلِّ مَعِيَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَالْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَهُ وَالْعَصْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَيْهِ وَالْمَغْرِبَ حِينَ كَانَ قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ قَالَ فِي الْعِشَاءِ أُرَى إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا میرے ساتھ نماز پڑھو جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی۔ جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تو آپ نے نماز عصر ادا فرمائی۔ (سوائے اصل سایہ کے جو عین دوپہر کو ہوتا ہے۔) جب سورج غروب ہوا تو آپ نے نماز مغرب ادا فرمائی جب شفق ڈوب گئی تو آپ نے عشاء کی نماز پڑھی۔ راوی فرماتے ہیں کہ دوسرے دن جب آدمی کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی جب آدمی کا سایہ دگنا ہوا تو آپ نے نماز عصر پڑھی۔ اور شفق ڈوبنے سے پہلے آپ نے مغرب کی نماز پڑھی حضرت عبداللہ بن حارث نے فرمایا میں سمجھتا ہوں راوی نے کہا جب تہائی رات گزر چکی تو آپ نے عشاء کی نماز پڑھی۔

تَعْجِيلُ الْعَصْرِ

نماز عصر جلدی ادا کرنا

۵۰۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب دھوپ حجرے کے اندر تھی۔ اور ابھی سایہ حجرے سے اوپر دیوار تک نہیں پہنچا تھا۔

۵۰۹ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءٍ فَيَأْتِيهِمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ أَوْ يَأْتِيهِمْ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے پھر ایک سفر کرنے والا قبا تک سفر کرتا اور وہاں کے لوگوں سے ملتا جو وہ نماز پڑھ

وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

رہے ہوتے یا سورج بلند ہوتا (حالانکہ قباء اور مدینہ منورہ کے درمیان تین میل کا فاصلہ ہے)۔

۵۱۰ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ وَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرما چکے ہوتے اور سورج بلند و روشن ہوتا۔ چلنے والا نماز پڑھ کر عوالی تک پہنچ جاتا، اور سورج ابھی بلند ہوتا۔

نوٹ:۔ مدینہ منورہ کے قریب و جوار کے گاؤں عوالی کہلاتے ہیں۔ یہ مدینہ منورہ سے زیادہ سے زیادہ آٹھ میل کے فاصلے پر اور کم از کم دو میلوں کے فاصلے پر ہیں۔

۵۱۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحْلِقَةٌ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے اور سورج ابھی سفید و بلند ہوتا۔

۵۱۲ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهٰذِهِ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ كُنَّا نُصَلِّيْ۔

سیدنا حضرت ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ظہر کی نماز عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ پڑھی پھر میں جناب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ تو آپ نماز عصر پڑھ رہے تھے میں نے دریافت کیا چچا جان آپ نے کونسی نماز پڑھی؟ آپ نے فرمایا عصر کی، اور اس نماز کا یہی وقت ہے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی وقت میں نماز پڑھتے تھے۔

۵۱۳ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ صَلَّيْنَا فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثُمَّ انْصَرَفْنَا اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّيْ فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ لَنَا اَصَلَّيْتُمْ قُلْنَا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ اِنِّيْ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ فَقَالُوْا لَهٗ عَجِلْتَ فَقَالَ اِنَّمَا اُصَلِّيْ كَمَا رَاَيْتُ اَصْحَابِيْ يُصَلُّوْنَ۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے جناب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے زمانہ میں نماز ظہر پڑھی۔ پھر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور آپ کو دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے ہم سے پوچھا کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے۔ ہم نے عرض کی۔ ہاں ظہر پڑھ چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے تو عصر بھی پڑھ لی ہے۔ لوگوں نے کہا آپ نے نماز بہت جلد پڑھی؟ آپ نے فرمایا۔ میں اسی وقت نماز پڑھتا ہوں جس میں میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو)

بَابُ التَّشْدِيْدِ فِيْ تَاْخِيْرِ الصَّلٰوةِ

نماز عصر میں تاخیر کرنا

۵۱۴ عَنِ الْعَلَاءِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ

سیدنا حضرت علاء بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی

دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ قُلْنَا لَا إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَإِنَّ نَفَرًا مِنَّا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الْعَصْرَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا قَلِيلًا۔

* * * *

۵۱۵ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ۔

آخِرُ وَقْتِ الْعَصْرِ

۵۱۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُ مَوَاقِيتَ الصَّلَاةِ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَأَتَاهُ حِينَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ شِرَاكِ نَعْلِهِ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ

ہے کہ ہم جناب انس بن مالکؓ کے پاس بصرہ میں آپؓ کے گھر گئے۔ اور آپؓ اسی وقت نماز ظہر ادا کر کے واپس تشریف لائے تھے۔ آپؓ کا گھر مسجد سے ملحق تھا جب ہم حضرت سیدنا انسؓ کے پاس گئے تو آپؓ نے دریافت کیا کیا تم نے نماز عصر ادا کر لی؟ ہم نے جواب دیا نہیں۔ ابھی ابھی ہم نماز ظہر پڑھ کر آئے ہیں۔ سیدنا حضرت انسؓ نے فرمایا تو پھر عصر کی نماز پڑھو۔ ہم کھڑے ہوئے اور نماز عصر ادا کی۔ جب ہم نماز پڑھ چکے تو جناب انسؓ نے فرمایا میں نے رسول دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا منافق کی نماز یہ ہے کہ بیٹھ کر عصر کا انتظار کرتا رہے حتیٰ کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو گیا یعنی غروب ہونے کے قریب ہو گیا تو وہ شخص اٹھا اور چار ٹھونگیں لگائیں اور اللہ کا بہت کم ذکر کیا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو گئی گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔

نمازِ عصر کا آخری وقت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ جبرئیل علیہ السلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اوقات نماز بتلانے کے لیے آئے تو جبرئیل آگے ہوئے حضور علیہ السلام ان کے پیچھے باقی تمام لوگ حضور علیہ السلام کے پیچھے۔ آفتاب ڈھل جانے پر جبرئیل علیہ السلام نے نماز ظہر پڑھائی۔ پھر جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تو جبرئیل آئے تو حسب سابق وہ آگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے اور لوگ حضور علیہ السلام کے پیچھے کھڑے ہوئے جبرئیل علیہ السلام نے نماز عصر پڑھائی۔ پھر غروب آفتاب کے بعد جبرئیل علیہ السلام آئے وہ آگے حضور علیہ السلام ان کے پیچھے اور لوگ حضور علیہ السلام کے پیچھے تو آپ نے نماز مغرب پڑھائی۔ اور جب شفق غروب ہو گئی تو جبرئیل علیہ السلام پھر آگے ہوئے حضور علیہ السلام ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگ حضور علیہ السلام کے پیچھے۔ جبرئیل

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ اَتَاهُ الْيَوْمَ الثَّانِيْ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَ شَخْصِهٖ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ صَلّٰى الظُّهْرَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَيْ شَخْصِهٖ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَاَتَاهُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ اسْتَدَّ النُّوْرُ وَاَضَاءَ وَالنُّجُوْمُ بِاَدْبِرَةٍ مُشْتَبِكَةٍ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ وَقْتٌ .

علیہ السلام نے عشاء کی نماز پڑھائی۔ اور پھر صبح صادق کے طلوع ہونے پر جبرائیل علیہ السلام آئے۔ اور آگے کھڑے ہوئے حضور علیہ السلام ان کے پیچھے اور لوگ حضور علیہ السلام کے پیچھے تو اس طرح جناب جبرائیل نے نماز فجر پڑھائی۔ اور پھر دوسرے دن جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہوا تو جبرائیل علیہ السلام آئے۔ اور جو کچھ کل کیا تھا وہی کیا اور ظہر پڑھائی۔ پھر ہر چیز کا سایہ دو مثل ہونے پر آئے اور کل کی طرح کیا اور نماز عصر پڑھائی۔ غروب آفتاب کے بعد پھر آئے اور گزشتہ روز کی طرح کیا اور نماز مغرب پڑھائی پھر ہم جاگ کر سو گئے پھر آدھی رات پر سو گئے اور جب صبح کاذب ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام آئے اور کل کی طرح کرتے ہوئے نماز فجر پڑھائی، پھر صبح کی روشنی ہونے پر آئے جب تارے مکمل دکھائی دے رہے تھے اور جو کچھ کل کیا تھا وہی کیا اور نماز فجر پڑھائی اور پھر کہا ان دونوں وقتوں کے درمیان نمازوں کے اوقات ہیں۔

نوٹ: ایک دن اول اور دوسرے دن آخر وقت میں نمازیں پڑھا کر جبرائیل علیہ السلام نے نمازوں کے اوّلین و آخرین وقت کا تعین فرما دیا۔

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ

جس نے غروب آفتاب سے قبل دو رکعتیں پالیں اس نے نماز عصر پالی

۵۱۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَوْ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورج غروب ہونے سے قبل نماز عصر کی دو رکعتیں پالیں یا فجر کی ایک رکعت سورج نکلنے سے قبل پالی۔ تو اس نے عصر اور فجر کے وقت کو پالیا

۵۱۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ يَغِيْبَ الشَّمْسُ اَوْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی یا سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت پالی۔ تو اس نے نماز کو پالیا۔

۵۱۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ اَوَّلَ سَجْدَةٍ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز عصر کا پہلا سجدہ سورج غروب ہونے

الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ اَوَّلَ سَجْدَةٍ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ۔

پہلے پائے تو وہ اپنی نماز کو پورا کرے اور سورج نکلنے سے قبل فجر کی نماز کا سجدہ پائے تو وہ شخص اپنی نماز کو پورا کرے۔

۵۲۰ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے آفتاب نکلنے سے قبل نماز فجر کی ایک رکعت پائی اس نے فجر کی نماز پائی اور جس شخص نے سورج غروب ہونے سے قبل عصر کی ایک رکعت پائی اس نے عصر کی نماز پائی۔

نوٹ: اس کی وہ نماز ادا ہو گی قضا نہیں ہو گی۔ اس حدیث پاک سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ جس شخص نے فجر یا عصر کی نماز شروع کی، ایک رکعت ادا کی تھی کہ سورج نکل آیا یا ڈوب گیا تو اس کی نماز درست ہو گئی۔ وہ اپنی نماز پوری کرے۔ مگر صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک عصر میں یہ صورت مکروہ ہے لیکن فجر میں ایک رکعت کی ادائیگی کے بعد سورج طلوع ہو گیا تو نماز باطل ہو گی۔

۵۲۱ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّهٗ طَافَ مَعَ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ فَلَمْ يُصَلِّ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّيْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

سیدنا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے معاذ بن عفراء کے ساتھ طواف کیا اور آپ نے نماز نہ طواف ادا نہ فرمایا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ نے نماز کیوں نہیں پڑھا۔ معاذ بن عفراء نے کہا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سورج ڈوبنے سے قبل عصر کے بعد کوئی نماز نہیں اور جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے فجر کے بعد کوئی نماز نہیں۔

اَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

نمازِ مغرب کا ابتدائی وقت

۵۲۲ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَخِرْ مَعَنَا هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ عِنْدَ الْفَجْرِ فَصَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ رَاَى الشَّمْسَ بَيْضَاءَ فَاَقَامَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَمَرَهٗ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ اَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ فَاَخَّرَ

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر ہر ایک نماز کا وقت پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نماز کے ابتدائی اور آخری وقت معلوم کرنے کے لیے دو دن تک ہمارے ساتھ نماز پڑھ۔ آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اور آپ نے فجر ہوتے ہی تکبیر فرمائی۔ پھر آپ نے فجر کی نماز پڑھی۔ پھر جب سورج ڈھل گیا تو حکم فرمایا۔ اور ظہر کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد جب سورج سفید تھا۔ آپ نے

سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تکبیر کہو، اور عصر کی نماز پڑھی جب سورج غروب ہو گیا پھر آپ نے حکم فرمایا اور مغرب کی نماز پڑھی۔ جب شفق ڈوب گئی تو آپ نے سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو

عَنْ ذَالِكَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلَّاهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ مَا بَيْنَ رَاَيْتُمْ

تکبیر پڑھنے کا حکم فرمایا اور عشاء کی نماز پڑھی۔ دوسرے دن آپ نے حکم فرمایا تو فجر روشنی میں پڑھی اور آپ نے ظہر کو بھی ٹھنڈے وقت پر پڑھا۔ اور سخت ہی ٹھنڈے وقت میں پھر آپ نے عصر کی نماز ادا فرمائی اور سورج ابھی سفید تھا تمام سابقہ دن سے آپ نے تاخیر فرمائی۔ پھر آپ نے شفق ڈوبنے سے قبل مغرب کی نماز ادا فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے تہائی رات گزرنے پر سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو تکبیر پڑھنے کا حکم فرمایا اور آپ نے تکبیر پڑھی۔ اور اس وقت عشاء کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ سائل کہاں ہے جو اوقات نماز کے دریافت کر رہا تھا دیکھو تمہاری نماز کے اوقات اس کے بیچ میں ہیں۔

تَعْجِيْلُ الْمَغْرِبِ

مغرب میں جلدی کرنا

۵۲۳ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَحْيَائِهِمْ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَرْمُوْنَ وَيُبْصِرُوْنَ مَوَاقِعَ سِهَامِهِمْ۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے قبیلہ بنی اسلم کے ایک صحابی سے مروی ہے کہ لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ کر گھروں کو جاتے تھے۔ وہ شہر کی طرف تیر مارتے تھے اور اس جگہ تیر گرتا اس کو دیکھ لیتے

نوٹ: امام نوویؒ کی تصریح کے مطابق علماء امت کا اس امر پر اجماع ہے کہ نماز مغرب سورج غروب ہوتے ہی ادا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ افضل وقت ہے۔ شفق ڈوبنے تک نماز مغرب کو مؤخر کرنا جواز کے لیے ہے۔

تَاْخِيْرُ الْمَغْرِبِ

نماز مغرب میں دیر کرنا

۵۲۴ عَنْ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ۔

سیدنا حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ مخمص نامی جگہ پر نماز پڑھی۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے گزرنے والے لوگوں پر یہ نماز پیش کی گئی۔ انہوں نے اس نماز کو ضائع کیا جو شخص اس نماز کی حفاظت کرے گا اسے دگنا ثواب ملے گا اور جب تک ستارہ طلوع نہ ہو اس نماز کے بعد کوئی نماز نہیں۔

نوٹ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت عافیت اور فطرت اسلام پر رہے گی جب تک وہ نماز مغرب میں دیر نہ کرے گی حتیٰ کہ تارے گھل جائیں۔ ستارے سے مراد وہ ستارہ ہے جو کہ غروب کے بعد کچھ وقت دکھائی دیتا ہے (ناشر)

اٰخِرُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

۵۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ شُعْبَةُ كَانَ قَتَادَةُ يَرْفَعُهُ اَحْيَانًا وَاَحْيَانًا لَا يَرْفَعُهُ) قَالَ وَقْتُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مَالَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ مَالَمْ يَنْتَصِفِ اللَّيْلُ وَوَقْتُ الصُّبْحِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ۔

۵۲۶ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَائِلٌ يَسْاَلُهٗ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ بِالْفَجْرِ حِيْنَ انْشَقَّ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ بِالظُّهْرِ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ اَعْلَمُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ بِالْعِشَاءِ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْفَجْرِ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى قَرِيْبٍ مِّنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ بَيْنَ هٰذَيْنِ۔

نمازِ مغرب کا آخری وقت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (جناب حضرت شعبہؒ فرماتے ہیں کہ قتادہؒ کبھی اس حدیث پاک کو حضور کا فرمان بتاتے ہیں اور کبھی آپؐ اس حدیث پاک کو راوی نہ فرماتے) ظہر کی نماز کا وقت عصر کے وقت کے نہ آنے تک ہے عصر کی نماز کا وقت سورج زرد نہ ہونے تک ہے۔ مغرب کی نماز کا وقت شفق کی تیزی نہ جانے تک ہے۔ اور عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات کے نہ گزرنے تک ہے۔ اور فجر کی نماز کا وقت سورج طلوع ہونے سے پہلے تک ہے۔

سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص اوقاتِ نماز پوچھنے کے لیے آیا۔ آپ نے کچھ جواب نہ فرمایا۔ اور سیدنا حضرت بلالؓ کو حکم فرمایا تو آپؓ نے فجر کی تکبیر صبح صادق ہونے کے بعد پڑھی۔ پھر آپ نے سیدنا بلالؓ کو تکبیر کا حکم فرمایا۔ آپؓ نے ظہر کی تکبیر پڑھی، جب سورج ڈھل گیا اور کہنے والا کہنے لگا دوپہر کا وقت ہوگیا تھا، حالانکہ آپ بہتر جانتے تھے (کہ سورج ڈھل گیا ہے) پھر آپ نے حکم فرمایا اور حضرت بلالؓ نے عصر کی تکبیر پڑھی اور سورج بلند تھا۔ آپ کے تیسرے حکم پر جناب بلال رضی اللہ عنہ نے مغرب کی تکبیر فرمائی جب سورج غروب ہوگیا پھر آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے شفق ڈوبنے پر تکبیر فرمائی اور عشاء کی نماز پڑھی بعد ازاں آپ نے دوسرے دن فجر کی تکبیر پڑھنے کا حکم فرمایا جب آپ فجر کی نماز سے فارغ ہو چکے تو کہنے والا کہنا کہ سورج نکل آیا (یعنی آپ نے بہت تاخیر سے نماز ادا فرمائی) پھر آپ نے دوسرے دن ظہر کی نماز بالتاخیر ادا فرمائی حتیٰ کہ گزشتہ روز عصر کی نماز پڑھنے کے وقت ظہر کی نماز کا وقت قریب ہو گیا۔

بعد ازاں آپ نے عصر کی نماز بالتاخیر پڑھی حتیٰ کہ کہنے والا

۵۲۷ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْنَا لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَذٰلِكَ زَمَنَ الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكَيْنِ وَظِلِّ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْغَدِ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ طَوْلَ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ سَيْرَ الْعَنَقِ إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ شَكَّ زَيْدٌ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ۔

کہتا کہ سورج سرخ ہو گیا۔ بعد ازاں آپ نے نماز مغرب میں شفق ڈوبنے تک تاخیر فرمائی۔ اور باآخر تہائی رات تک نماز عشاء میں دیر فرمائی پھر فرمایا کہ نمازوں کے اوقات ان اوقات کے درمیان میں ہیں۔

سیدنا حضرت بشیر بن سلام سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں اور امام محمد باقر بن علی زین العابدین سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس گئے اور آپ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ یہ حجاج بن یوسف کے دور حکومت کا واقعہ ہے۔ سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور تشریف لائے اور آپ نے ظہر کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج ڈھل گیا۔ اور سایہ (اصل) جوتی کے تسمے کے مساوی تھا پھر نماز عصر پڑھی جب سایہ ادائیگی کا اس کے برابر ہو گیا۔ اس سائے کے جو تسمے کے برابر تھا۔ سورج غروب ہونے پر آپ نے نماز مغرب ادا فرمائی۔ شفق ڈوب جانے کے بعد آپ نے نماز عشاء پڑھی۔ صبح صادق نکلنے پر آپ نے نماز فجر پڑھی دوسرے دن آپ نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کے اصل سائے کے برابر ہو گیا۔ بعد ازاں آپ نے نماز عصر پڑھی جب آدمی کا سایہ اس کے دو کے برابر ہو گیا۔ دن کا اتنا وقت باقی تھا کہ اگر آدمی اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ منورہ سے معتدل چال سے چلتا تو شام تک وہ ذوالحلیفہ پہنچ جاتا (ذوالحلیفہ مدینہ منورہ سے چھ میل دور ہے) سورج غروب ہونے کے بعد آپ نے نماز مغرب ادا فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے تہائی یا آدھی رات کو نماز عشاء پڑھی۔ زید کو شک ہوا۔ صبح کی روشنی میں آپ نے نماز فجر ادا فرمائی۔

كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بَعْدَهَا

نماز عشاء سے پہلے نماز مغرب پڑھ کر سونا مکروہ ہے

۵۲۸ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أَبِي بَرْزَةَ فَسَأَلَهُ أَبِي كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ؟ قَالَ

سیدنا حضرت سیار بن سلامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب ابوبرزہ کے پاس گیا تو میرے باپ نے آپ سے دریافت کیا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کیسے ادا

كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ حِينَ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ۔

فرماتے تھے انہوں نے کہا نماز ظہر سے تم پہلی نماز کہتے ہو آپ آفتاب ڈھلنے کے بعد ادا فرماتے اور عصر کی نماز اس وقت ادا فرماتے کہ جس وقت ہم میں سے کوئی اپنے مکان میں پہنچ جاتا اور عصر پڑھ کر مدینہ منورہ کے کنارے سے پر ہوتا۔ اور سورج صاف اور بلند ہوتا اور جناب الا برزؓ مغرب کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے مجھے یاد نہیں۔ آپ نماز عشاء میں تاخیر کو پسند فرماتے جسے تم عتمہ کہتے ہو اور نماز عشاء سے قبل سو جانے اور بعد میں باتیں کرنے کو برا جانتے۔ اور صبح کی نماز آپ اس وقت تک پڑھ چکے ہوتے جب کہ ہر شخص اپنے دوست کو پہچاننے لگتا اور اس میں آپ ساٹھ آیات سے سو آیات تک تلاوت فرماتے۔

اَوَّلُ وَقْتِ الْعِشَآءِ

نماز عشاء کا اوّلین وقت

۵۲۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ حِينَ مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى إِذَا كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ جَآءَهُ الْعَصْرَ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الْعَصْرَ ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ جَآءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ سَوَآءً ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى إِذَا ذَهَبَ الشَّفَقُ جَآءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَآءَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ جَآءَهُ حِينَ سَطَعَ الْفَجْرُ فِي الصُّبْحِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ جَآءَهُ مِنَ الْغَدِ حِينَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَآءَهُ جِبْرِيلُ حِينَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب جبرئیل حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سورج ڈھل جانے کے بعد تشریف لائے اور عرض کی حضور نماز ظہر ادا فرمایئے۔ جب سورج جھک گیا پھر آپ ٹھہرے رہے۔ جب ہر آدمی کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تو جناب جبرئیل تشریف لائے اور عرض کیا حضور اٹھیے عصر کی نماز ادا فرمایئے۔ پھر آپ ٹھہرے رہے جب سورج غروب ہو چکا تو جناب جبرئیل تشریف لائے اور عرض کی حضور اٹھیے اور مغرب کی نماز ادا فرمایئے۔ آپ اٹھے، مغرب کی نماز ادا فرمائی جب سورج مکمل غروب ہو چکا تھا پھر آپ ٹھہرے رہے جب شفق ڈوب گئی تو جناب جبرئیل تشریف لائے اور عرض کی حضور عشاء کی نماز ادا فرمایئے

آپ اٹھے اور عشاء کی نماز ادا کی۔ بعد ازاں جناب جبرئیل منہ اندھیرے صبح چمکتے ہی تشریف لائے اور عرض کی اٹھیے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز ادا فرمایئے۔ آپ اٹھے اور نماز فجر ادا فرمائی۔ دوسرے دن جب ہر آدمی کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تو جبرئیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی حضور اٹھیے نماز ادا فرمایئے آپ

مِثْلَيْهِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْمَغْرِبِ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَاحِدًا لَمْ يَزُلْ عَنْهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ جَاءَهُ بِالْعِشَاءِ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ اسْفَرَّ جِدًّا فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّى الصُّبْحَ فَقَالَ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ وَقْتٌ كُلُّهُ۔

سنے نماز ظہر ادا فرمائی۔ پھر جبرائیل علیہ السلام اس وقت حاضر خدمت ہوئے جب کہ ہر شے کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو گیا اور عرض کی حضور اٹھ کر نماز ادا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھی۔ پھر مغرب کے لیے جناب جبرائیل اس وقت حاضر خدمت ہوئے جب سورج غروب ہو چکا اور یہ پہلے ہی دن کا وقت تھا اور عرض کیا حضور اٹھئے نماز پڑھیں۔ آپ نے نماز مغرب ادا فرمائی پھر آپ عشاء کے لیے اس وقت تشریف لائے جبکہ رات کا تہائی حصہ بیت چکا اور عرض کی کہ حضور نماز پڑھیے آپ نے عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر جناب جبرائیل اس وقت حاضر ہوئے جب اچھی روشنی ہو چکی اور عرض کی کہ آپ نماز پڑھیں۔ آپ نے نماز صبح ادا فرمائی۔ آخر میں جناب جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا ان اوقات کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

تَعْجِيلُ الْعِشَاءِ

نماز عشاء میں جلدی کرنا

۵۲۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا كَانَ إِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ قَدْ أَبْطَئُوا أَخَّرَ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر آفتاب ڈھلتے ہی ادا فرماتے اور نماز عصر اس وقت ادا فرماتے جب کہ سورج سفید اور صاف ہوتا اور نماز مغرب آپ سورج ڈوب جانے کے بعد پڑھتے۔ اور جب آپ ملاحظہ فرماتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو عشاء کی نماز جلدی ادا فرماتے اور جب آپ دیکھتے کہ لوگوں نے دیر کی۔ تو آپ بھی نماز میں دیر فرماتے۔

بَابُ الشَّفَقِ

شفق ڈوبنے کا وقت

۵۲۱ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِمِيقَاتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ عِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ نماز عشاء کے وقت کو میں سب لوگوں کی نسبت زیادہ جانتا ہوں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز عشاء ادا فرماتے جب تیسری رات کا چاند ڈوب چکا ہوتا۔

نوٹ: تیسری رات کا چاند تقریباً دو گھنٹے تک رہتا ہے مثلاً جب چھ بجے شام ہو تو گویا آٹھ بجے عشاء کی نماز پڑھنی چاہیے۔

۵۲۲ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں، دیگر لوگوں کی نسبت میں عشاء کی نماز کے وقت کو زیادہ جانتا ہوں، حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کو اس وقت ادا فرماتے جب تیسری رات کا چاند ڈوب چکا ہوتا۔

مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيْرِ الْعِشَاءِ

نمازِ عشاء کو مؤخر کر کے پڑھنا مستحب ہے

۵۲۳ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَ أَبِيْ عَلٰى أَبِيْ بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِيْ أَخْبِرْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْأُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلٰى رَحْلِهِ فِيْ أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ۔

سیدنا حضرت سیار بن سلامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں اور میرا باپ دونوں جناب ابوبرزہ اسلمی کے پاس گئے، میرے باپ نے آپ سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں کس طرح پڑھتے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ دوپہر کی نماز جسے تم پہلی نماز کہتے ہو، آپ وہ نماز سورج ڈھلتے ہی ادا فرماتے اور آپ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ ہم میں سے کوئی شخص عصر پڑھ کر اپنے گھر کو شہر کے دوسرے کنارے پر پہنچ جاتا اور سورج صاف اور بلند رہتا، حضرت سیار فرماتے ہیں میں بھول گیا کہ ابوبرزہ نے مغرب کے متعلق کیا فرمایا، پھر ابوبرزہ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کو تاخیر کو پسند فرماتے جسے تم عتمہ کہتے ہو اور آپ عشاء کی نماز سے پہلے سونے کو ناپسند جانتے اور عشاء کی نماز کے بعد گفتگو اور رات بھیت کو برا جانتے، اور صبح کی نماز آپ اس وقت پڑھ چکتے تھے جب آدمی اپنے رفیق کو پہچاننے لگتا۔ اور نماز صبح میں آپ ساٹھ آیات سے زیادہ سو آیات تلاوت فرماتے۔

۵۲۴ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِيْنٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ الْعَتَمَةَ إِمَامًا أَوْ خَلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوْا وَرَقَدُوْا وَاسْتَيْقَظُوْا فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

سیدنا حضرت ابن جریج سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب عطاء سے دریافت کیا۔ آپ کے نزدیک نماز عشاء پڑھنے کے لیے کونسا وقت موزوں ہے؟ جماعت میں امام بن کر پڑھوں یا اکیلے پڑھوں؟ سیدنا حضرت عطاء نے فرمایا ہمارے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک رات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کی حتیٰ کہ لوگ سو گئے اور پھر اٹھے پھر سو گئے، پھر اٹھے تو جناب عمر ابن

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلٰى شَقِّ رَأْسِهِ قَالَ وَأَشَارَ فَاسْتَنْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ فَأَوْمٰى إِلَيَّ كَمَا أَشَارَ بْنُ عَبَّاسٍ فَيَدَّلَنِيْ عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيْدٍ ثُمَّ وَضَعَهَا فَانْتَهَى أَطْرَافُ أَصَابِعِهِ إِلٰى مُقَدَّمِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يَمُرُّ بِهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتّٰى مَسَّتْ إِبْهَامَاهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ الْجَبِيْنِ لَا يَقْصُرُ وَلَا يُبْطِئُ شَيْئًا إِلَّا كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يُصَلُّوْهَا إِلَّا هٰكَذَا۔

* * * * * *

۵۳۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ عُمَرُ فَنَادَى الصَّلٰوةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَاءُ يَقْطُرُ مِنْ رَأْسِهِ وَيَقُوْلُ إِنَّهُ الْوَقْتُ۔

۵۳۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ۔

۵۳۷ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ

الخطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر فرمانے لگے الصلوٰۃ الصلوٰۃ
حضرت علاء سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ آواز سن کر نکلے گویا میں اب آپ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اور آپ اپنے ہاتھ سر مبارک پر ایک طرف رکھے ہوئے تھے۔ ابن جریجؒ نے کہا میں نے جناب عطاؒ سے تاکید سے پوچھا کہ صحیح بتائیے کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپنا دست مبارک سر پر کس طرح رکھا ہوا تھا آپ نے بتایا جیسے ابن عباسؓ نے فرمایا تھا تو جناب عطاء نے اپنی انگلیوں کو ذرا کھول کر سر مبارک پر رکھا جس کی وجہ سے انگلیوں کے سرے آگے آ گئے۔ پھر آپ نے انگلیوں کو ملا کر ہاتھ سر پر پھیرے حتیٰ کہ دونوں انگوٹھے کان کے منہ کے قریب والے کنارے پر آ پہنچے۔ پھر کنپٹی پر اور ابھرے ہوئے پیشانی یا ماتھے (جیسے کہ مسلم کی روایت ہے) کے ایک کونے پر۔ لے گئے لیکن آپ نے اپنے بالوں کو انگلیوں سے نہ دبایا۔ بعد ازاں آپ نے اپنے بالوں کو ایسے ہی رہنے دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا اگر میری امت پر مشکل نہ گزرتا تو میں ان کو رات گئے نماز عشاء پڑھنے کا حکم دیتا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء تاخیر سے پڑھی حتیٰ کہ رات کا بعض حصہ گزر گیا۔ پھر سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ نے کہا الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا رسول اللہ! عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور پانی آپ کے سر مبارک سے ٹپک رہا تھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ نماز عشاء کا یہی صحیح وقت ہے۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں دیر کرتے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میری امت پر مشکل نہ گزرتا تو میں انہیں نماز عشاء تاخیر سے ادا کرنے اور ہر نماز کے

بِهٖ كُلَّ صَلٰوةٍ۔

بَابُ آخِرِ وَقْتِ الْعِشَاءِ

۵۲۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعَتَمَةِ فَنَادَاهُ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي يَوْمَئِذٍ اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوْهَا فِيْ مَا بَيْنَ اَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

۵۲۹ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتّٰى نَامَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى وَقَالَ اِنَّهٗ لَوَقْتُهَا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ۔

۵۳۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ بَعْدَهٗ فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِنَّكُمْ تَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا اَنْ يَثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ ثُمَّ صَلّٰى۔

۵۳۱ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْ اِلَيْنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَخَرَجَ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَاَنْتُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيْفِ وَسَقَمُ السَّقِيْمِ

لیے مسواک کا حکم فرماتا۔

عشا کے آخری وقت کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء میں دیر فرمائی تو جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز عشاء کے لیے عرض کیا کہ حضور بچے اور عورتیں سو گئے ہیں آپ باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ان دنوں پورے کرۂ ارض پر تمہارے سوا کوئی شخص اس نماز کا انتظار نہیں کرتا ان دنوں مدینہ کے سوا کہیں بھی نماز نہیں ہوتی تھی کیونکہ اسلام کے ابتدائی ایام تھے اور اسلام ابھی تک نہیں پھیلا تھا پھر آپ نے ارشاد فرمایا تم اس نماز کو شفق ڈوبنے سے لے کر تہائی رات تک پڑھا کرو۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی حتی کہ رات کا کثیر حصہ گزر گیا پھر آپ تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑھائی اور ارشاد فرمایا کہ یہ نماز ادا کرنے کا صحیح وقت یہ ہے اگر میری امت پر شاق نہ گزرتا تو میں نماز عشاء کا یہی وقت مقرر فرماتا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک رات ہم مسجد میں ٹھہر کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے جب تہائی رات یا اس سے زیادہ رات گزر گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا تم جس نماز کا انتظار کرتے ہو اس کا انتظار کوئی مذہب والا تمہارے سوا نہیں کرتا اگر میری امت پر یہ بات گراں نہ گزرتی تو میں ان کے ساتھ اس وقت یہ نماز پڑھتا اس کے بعد آپ نے مؤذن کو حکم دیا اس نے تکبیر کہی پھر آپ نے نماز پڑھائی۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے ہمارے ساتھ نماز مغرب پڑھی پھر آپ تشریف نہ لائے حتی کہ آدھی رات گزر گئی اس وقت آپ نے نکل کر نماز پڑھائی آپ نے ارشاد فرمایا کہ بعض لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہیں اور آپ کو نماز کا ثواب ملتا رہے گا جب تک تم اس کی انتظار میں بیٹھے رہو گے۔ اگر مجھے ضعیف کے ضعف اور بیمار کی بیماری

لَأَمَرْتُ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ اَنْ تُؤَخَّرَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ۔

کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات کے وقت ادا کرنے کا حکم صادر فرماتا۔

۵۴۲ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ نَعَمْ اَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلٰى قَرِيْبٍ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا اَنْ صَلّٰى اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا قَالَ اَنَسٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ فِيْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ۔

سیدنا حضرت حمید بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب انس بن مالکؓ سے دریافت کیا گیا کہ کیا حضورؐ نے انگوٹھی پہنی تھی۔ حضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا ہاں، ایک رات آپ نے نماز عشاء میں دیر فرمائی اور تقریباً آدھی رات کے وقت ادا فرمائی۔ پھر جب آپ نماز ادا فرما چکے تو ہماری طرف منہ کر کے ارشاد فرمایا جب تک تم انتظار کرتے رہو گویا تم نماز ہی میں ہو۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا میں آپ کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔ علی بن حجر کی روایت کے مطابق آپ نے عشاء کی نماز میں آدھی رات تک دیر فرمائی۔

الرُّخْصَةُ فِيْ اَنْ يُّقَالَ لِلْعِشَاءِ الْعَتَمَةُ

نماز عشاء کو عتمہ کہنا

نوٹ: عتمہ گڈریوں اور کسانوں کی اصطلاح ہے لیکن اہل علم و عرفان کے لیے اس اصطلاح پر عمل کرنا لازمی نہیں۔ بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق وہ عشاء کہیں تو بہتر ہے۔

۵۴۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوْا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ لوگوں کو اگر معلوم ہوتا کہ اذان کہنے اور صف اول میں کھڑا ہونے کا کیا ثواب ہے تو وہ اذان دینے یا صف اول میں کھڑے ہونے کے لیے قرعہ اندازی کرتے۔ اگر لوگ جانتے کہ ٹھنڈے وقت جلدی جانے میں جو کچھ ثواب ہے تو ضرور وہاں جاتے (کیوں کہ یہ قرعہ کے بغیر نہیں ہو سکتا) اور اگر انہیں معلوم ہوتا کہ عتمہ اور فجر کے آنے میں کتنا ثواب ہے تو وہ سرین گھسیٹتے ہوئے بھی جانے کی طاقت نہ رکھنے کے باوجود بھی آتے۔

اِلٰى كَرَاهِيَةِ فِيْ ذٰلِكَ

عشاء کی نماز کو عتمہ کہنا مکروہ ہے

۵۴۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ هٰذِهِ فَاِنَّهُمْ يُعْتِمُوْنَ عَلَى الْاِبِلِ وَاِنَّهَا الْعِشَاءُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گنوار نماز عشاء کو عتمہ کہنے پر غالب نہ آئیں، اور تم ان کی پیروی کر کے اسے عتمہ عتمہ نہ کہو۔ وہ تو اپنے اونٹ دوہنے میں مشغول ہو کر دیر کر دیتے ہیں۔ اس نماز کا نام نماز عشاء ہے۔

۵۴۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا تُغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اِسْمِ صَلٰوتِكُمْ اَلَا اِنَّهَا الْعِشَاءُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرما رہے تھے۔ دیکھو گنوار اس نماز کا نام دھرنے میں تم پر غالب نہ آ جائیں اس نماز کا نام نماز عشاء ہے۔

اَوَّلُ وَقْتِ الصُّبْحِ

نماز صبح کا ابتدائی وقت

۵۴۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم نے نماز فجر اس وقت پڑھی جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ صبح ہو گئی۔

۵۴۷ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَلَمَّا اَسْبَحْنَا مِنَ الْغَدِ اَمَرَ حِيْنَ شَقَّ الْفَجْرُ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَسْفَرَ ثُمَّ اَمَرَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے نماز صبح کا وقت دریافت کیا جب اگلے دن صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح نکلتے ہی نماز کا حکم فرمایا اور آپ نے نماز پڑھائی۔ دوسرے دن جب روشنی ہو گئی تو آپ نے نماز کا حکم فرمایا اور اس کے بعد نماز پڑھائی اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جو وقت نماز کے متعلق پوچھ رہا تھا۔ ان دو اوقات کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

اَلتَّغْلِيْسُ فِي الْعَصْرِ

عصر میں فجر اندھیرے میں پڑھنا

۵۴۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا فرماتے تو اس وقت عورتیں اپنی چادریں لپیٹیں اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں

۵۴۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ النِّسَاءُ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ فَيَرْجِعْنَ فَمَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عورتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنی چادریں لپیٹ کر نماز پڑھتیں پھر واپس ہو کر جاتیں تو وہ اندھیرے کی وجہ سے نہ پہچانی جا سکتیں۔

اَلتَّغْلِيسُ فِي السَّفَرِ

سفر میں نماز فجر اندھیرے میں ادا کرنا

۵۵۰ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِغَلَسٍ وَهُوَ قَرِيْبٌ مِّنْهُمْ فَاَغَارَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ مَرَّتَيْنِ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن صبح کی نماز اندھیرے میں ادا فرمائی اور آپ خیبر والوں کے نزدیک تھے۔ پھر آپ نے ان پر حملہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ بہت بڑا ہے۔ خیبر خراب ہو گیا جب ہم دوبارہ کسی میدان میں اتریں گے تو وہ صبح ان لوگوں کے لیے بہت بری ہو گی جو ڈرائے گئے (ایسا ہی ہوا اور) اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کرا دیا۔ کافروں کا تمام ساز و سامان مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ بعض کافر قتل کیے گئے اور بعض دوسرے علاقوں میں چلے گئے اور باقی ماندہ ذمیوں کی حیثیت سے اسلامی مملکت کے شہری بنے۔

بَابُ الْاِسْفَارِ

نماز فجر روشنی میں پڑھنا

۵۵۱ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ

سیدنا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فجر کی نماز کو خوب روشنی کرو۔

نوٹ: سیدنا حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صبح کی نماز روشنی اور سفیدی میں پڑھنا احادیث کے مطابق ہے۔ امام طحاوی حنفی نے اس کے لکھنے اور یہی بیان فرمائے ہیں، کہ نماز فجر کو اندھیرے میں شروع کرنا چاہیئے۔ لیکن اس میں قرأت اتنی ہو کہ نماز مکمل ہو سکے روشنی ہو جائے

۵۵۲ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رِجَالٍ مِّنْ قَوْمِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْفَرْتُمْ بِالصُّبْحِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ۔

سیدنا حضرت محمود بن لبید نے اپنی قوم کے کئی انصاریوں سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نماز فجر کو جتنا زیادہ روشن کر کے پڑھو گے تمہیں اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

طلوع آفتاب سے قبل جس شخص نے نماز فجر کی رکعت پالی

۵۵۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَمَنْ اَدْرَكَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے فجر کی نماز کا ایک سجدہ سورج طلوع ہونے سے قبل پالیا۔ تو اس

سَجْدَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا۔

نماز فجر کو پالیا اور جس شخص نے عصر کی نماز کا سجدہ سورج غروب ہونے سے پہلے پالیا اس نے عصر کو پالیا۔

۵۵۴ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْفَجْرِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے فجر کی ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے پالی تو اس نے فجر کی نماز پالی اور جس نے سورج غروب ہونے سے قبل عصر کی ایک رکعت پالی۔ تو اس نے عصر کی نماز پالی۔

اٰخِرُ وَقْتِ الصُّبْحِ

نماز صبح کا آخری وقت

۵۵۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ بَيْنَ صَلٰوتَيْكُمْ هَاتَيْنِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ قَالَ عَلٰى اِثْرِهٖ وَيُصَلِّي الصُّبْحَ اِلٰى اَنْ يَنْفَسِحَ الْبَصَرُ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ظہر کی نماز اس وقت ادا فرماتے تھے جب سورج ڈھل جاتا اور آپ عصر کی نماز تمہاری نماز عصر سے پہلے ظہر اور عصر کے درمیان میں ادا فرماتے۔ اور آپ نماز مغرب کو سورج غروب ہوتے ہی ادا فرماتے اور شاہد شفق ڈوب جاتی تو پڑھتے اور جب نگاہ پھیل جاتی تو آپ فجر کی نماز پڑھتے (یعنی اتنی روشنی اور صفیدی ہو جاتی کہ سب چیزیں اچھی طرح دکھائی دینے لگتیں۔)

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ

جس نے کسی نماز کی ایک رکعت پالی

۵۵۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے وہ نماز پالی۔

نوٹ: اس حدیث سے علماء نے مندرجہ ذیل مسائل اخذ فرمائے ہیں۔

۱۔ جو شخص امام کے ساتھ ایک رکعت پائے تو اس نے جماعت کا ثواب پالیا۔ ۲۔ جو شخص ایک رکعت کو وقت کے اندر ادا کرے اور پھر نماز کا وقت ختم ہو جائے جیسے فجر کی نماز کی ایک رکعت کے بعد سورج نکل آئے یا عصر کی ایک رکعت ادا کرنے کے بعد سورج غروب ہو گیا تو وہ شخص اپنی نماز پوری کرے۔ اور اس کی نماز ادا ہو گئی قضا نہیں ہو گی۔ ۳۔ ایک شخص نے نماز کا وقت ایک رکعت کے حالت میں پالیا۔ مثلاً عورت پاک ہو گئی یا لڑکا بالغ ہو گیا یا مجنون صحت مند اور ٹھیک ہو گیا تو اس کے لیے لازمی ہے کہ وہ نماز ادا کرے۔

۵۵۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے وہ نماز پالی

۵۵۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے وہ نماز پالی۔

۵۵۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پائی اس نے نماز پالی۔

۵۶۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ اَوْ غَیْرِهَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جس شخص نے جمعہ یا کسی اور نماز کی ایک رکعت پالی تو اس کی نماز ادا ہو گئی۔ اگر جمعے کی ایک رکعت پائی تو گویا جمعہ مل گیا ایک رکعت اور پڑھ لے۔

۵۶۱ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا اِلَّا اَنَّهٗ یَقْضِیْ مَا فَاتَهٗ۔

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کسی نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے وہ نماز پالی مگر جس قدر نماز جاتی رہی وہ اس کو ادا کرے۔

اَلسَّاعَاتُ الَّتِیْ نُهِیَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْهَا

نماز کے اوقاتِ ممنوعہ

۵۶۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلشَّمْسُ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّیْطَانِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْ تِلْكَ السَّاعَاتِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورج جب طلوع ہوتا ہے تو اس کے اوپر شیطان کے سر کی چوٹیاں ہوتی ہیں (اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ جو لوگ سورج کی عبادت کریں ان کا پوجنا اور سجدہ کرنا شیطان کے لیے ہو) جب سورج بلند ہو جائے۔ تو شیطان الگ ہو جاتا ہے۔ جب دوپہر کو سیدھا ہو جائے۔ تو شیطان اس کے نزدیک ہو جاتا ہے جب سورج ڈھل جائے تو شیطان الگ ہو جاتا ہے۔ جب سورج غروب ہونے لگے تو اس کے نزدیک ہو جاتا ہے پھر جب ڈوب جاتا ہے تو الگ ہو جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

نوٹ: سیدنا حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک طلوع، غروب اور دوپہر کو ہر فرض، نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۵۶۳ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ یَقُوْلُ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّیَ فِیْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِیْهِنَّ مَوْتَانَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَحِیْنَ یَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِیْرَةِ حَتّٰی تَمِیْلَ وَحِیْنَ تَضَیَّفُ الشَّمْسُ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام ہمیں تین اوقات میں نمازیں پڑھنے یا جنازہ دفن کرنے سے منع فرماتے تھے ایک تو جس وقت سورج نکل رہا ہو۔ حتیٰ کہ وہ بلند ہو جاتا۔ دوسرے جس وقت ٹھیک دوپہر ہوتی۔ حتیٰ کہ سورج ڈھل جاتا تیسرے

لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ ۔ جب سورج غروب ہونے لگتا تھی کہ وہ غروب ہوجائے

نوٹ:۔ احناف کے نزدیک ان اوقات میں نماز جنازہ بھی اگر قضا پڑھی جائے تو مکروہ ہے۔ ا

اَلنَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ

صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنا ممنوع

۵۶۴ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتی کہ سورج غروب ہوجائے اور فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج نکل آئے۔

۵۶۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ عُمَرُ وَكَانَ مِنْ اَحَبِّهِمْ اِلَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب جن میں فاروق اعظم بھی تھے۔ اور آپ ان سب میں پسندیدہ تھے۔ سے سنا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتی کہ سورج نکل آئے۔ اور عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج ڈوب جائے۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت

۵۶۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرَّى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب سورج طلوع یا غروب ہو رہا ہو تم میں سے کوئی شخص جان بوجھ کر نماز نہ پڑھے

۵۶۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّصَلِّیَ مَعَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْ غُرُوْبِهَا ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ

عین دوپہر کو نماز پڑھنے کی ممانعت

۵۶۸ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُوْلُ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُّصَلِّیَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے یا مردوں کو دفنانے سے منع فرماتے تھے۔ پہلا وقت جب سورج نکلنے لگتا یہاں تک کہ بلند ہوجاتا۔ دوسرے جب عین دوپہر کو کھڑا ہوتا حتی کہ سورج جھک جاتا۔ تیسرا جب غروب ہونے کو ہوتا حتی کہ غروب ہوجاتا۔

النَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

نماز عصر کے بعد نماز پڑھنا منوع

۵۶۹ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد سورج نکلنے تک نماز سے منع فرمایا اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز سے منع فرمایا۔

۵۷۰ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَبْزُغَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ فجر کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک سورج طلوع نہ ہو اور سورج غروب ہو جانے تک نماز عصر کے بعد کوئی نماز

۵۷۱ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ نِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی سے اسی طرح مروی ہے۔

۵۷۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۷۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوْهَمَ عُمَرُ اِنَّمَا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے میں وہم ہوا، حالانکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے۔ کہ تم اپنی نماز کو سورج نکلنے یا ڈوبنے وقت پڑھو۔ کیونکہ سورج شیطان کی دو سینگوں پر طلوع ہوتا ہے

۵۷۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰی تَشْرُقَ فَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰی تَغْرُبَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت سورج کا کنارہ نکل آئے۔ تو نماز پڑھنے میں تاخیر کرو حتیٰ کہ سورج خوب روشن ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے تو نماز پڑھنے میں دیر کرو حتیٰ کہ سورج بالکل غروب ہو جائے۔

۵۷۵ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ یَقُوْلُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ اَقْرَبُ مِنَ الْاُخْرٰی اَوْهَلْ مِنْ سَاعَةٍ یَنْبَغِیْ ذِكْرُنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ اَقْرَبَ مَا یَكُوْنُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ یَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ

سیدنا حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے عرض کیا حضور! کوئی ایسا وقت ہے جس میں اللہ کا قرب زیادہ ہوتا ہے یا اس وقت میں اللہ کی یاد کی جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں! بندہ سب اوقات سے زیادہ اللہ کے نزدیک پچھلی رات کو ہوتا ہے۔ کیونکہ اس وقت اللہ جل شانہ آسمان پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ اگر تم اس بات کی استطاعت رکھتے

جَلَّ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ فَإِنَّ الصَّلٰوةَ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ إِلٰى طُلُوعِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَهِيَ سَاعَةُ صَلٰوةِ الْكُفَّارِ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ قِيدَ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ حَتّٰى تَعْتَدِلَ الشَّمْسُ اعْتِدَالَ الرُّمْحِ بِنِصْفِ النَّهَارِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسَجَّرُ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَفِيءَ الْفَيْءُ ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ حَتّٰى تَغِيبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغِيبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَهِيَ صَلٰوةُ الْكُفَّارِ۔

ہو تو اس وقت میں اللہ کی یاد کرنے والوں میں سے ہو۔ کیونکہ اس وقت فرشتے نماز میں حاضر ہوتے ہیں۔ تو امید ہے کہ وہ عبادت کی قبول ہو۔ سورج طلوع ہونے تک کیونکہ سورج شیطان کی دو چوٹیوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ اور یہ کافروں کی نماز کا وقت ہے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو تو اس وقت نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ سورج ایک نیزے کے برابر ہو جائے۔ اور اس کی شعاع جاتی رہے۔ پھر فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور نماز میں شامل رہتے ہیں حتیٰ کہ سورج دوپہر کو سیدھا ہو جاتا ہے۔ جیسے نیزہ سیدھا ہوتا ہے۔ یہاں تک کسی طرف سایہ نہیں ہوتا۔ اس وقت جہنم کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور اسے بھڑکایا جاتا ہے۔ تو نماز کو چھوڑ دے۔ یہاں تک کہ سایہ ڈھلنے لگے۔ پھر فرشتے حاضر ہوتے اور نماز میں شریک رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ سورج ڈوبنے لگے کیونکہ وہ شیطان کی دو چوٹیوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور یہ نماز کفار کا وقت ہے۔

الرُّخْصَةُ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

نماز عصر کے بعد نماز پڑھنا

۵۷۶ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً مُرْتَفِعَةً۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ ہاں مگر اس وقت جب کہ سورج سفید، صاف اور اونچا ہو۔

۵۷۷ عَنْ عَائِشَةَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد کبھی وہ دو رکعتیں نہ چھوڑیں جو آپ میرے ہاں تشریف لا کر ادا فرماتے۔

۵۷۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلَّاهُمَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی وہ دو رکعتیں نہ چھوڑیں جو آپ میرے ہاں تشریف لا کر عصر کے بعد ادا فرماتے۔

۵۷۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدِي بَعْدَ الْعَصْرِ صَلَّاهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے ہاں عصر کے بعد تشریف لاتے تو آپ دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۵۸۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلٰوتَانِ مَا تَرَكَهُمَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

آپؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں چھپا کر کبھی دو رکعتیں نہ نہیں فرمایا۔ دو رکعتیں فجر سے قبل اور دو رکعتیں عصر کے بعد۔

۵۸۱ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ اِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ اِنَّهٗ شُغِلَ عَنْهُمَا اَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَثْبَتَهَا۔

سیدنا حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؓ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعتوں کے متعلق دریافت فرمایا جن کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھتے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ ان دو رکعتوں کو عصر سے قبل ادا فرماتے۔ ایک مرتبہ آپ نے مصروفیت کے باعث یا بھول جانے کی وجہ سے ان دو رکعتوں کو عصر کے بعد پڑھا۔ جب آپ کوئی نماز پڑھتے تو آپ اسے ہمیشہ ادا فرماتے۔

۵۸۲ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ بَيْتِهَا بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ صَلٰوةً وَّاحِدَةً وَّاَنَّهَا ذَكَرَتْ ذَالِكَ لَهٗ فَقَالَ هُمَا رَكْعَتَانِ كُنْتُ اُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَشُغِلْتُ عَنْهُمَا حَتّٰى صَلَّيْتُ الْعَصْرَ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپؓ کے گھر تشریف لائے اور آپ نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے دریافت کیا کہ حضور یہ دو رکعتیں خلاف معمول آپ نے کیسی پڑھیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ یہ دو رکعتیں ہیں جن میں ظہر کے بعد پڑھتا تھا۔ آج میں انہیں نہ پڑھ سکا تھا کہ میں نے نماز عصر پڑھ لی تھی نے عصر کے بعد ان رکعتوں کو پڑھ لیا۔

۵۸۳ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ شُغِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ضروری کام میں مصروف ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے قبل دو رکعتیں ادا نہ فرما سکے تو آپ نے وہ دو رکعتیں عصر کے بعد ادا فرمائیں۔

الرُّخْصَةُ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ

سورج غروب ہونے سے قبل نماز پڑھ لینے کی اجازت

۵۸۴ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ رض قَالَ سَاَلْتُ كَاحِدًا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ

سیدنا حضرت عمران بن حدیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے جناب کاحد رضی اللہ عنہ سے ان دو رکعتوں کے متعلق دریافت کیا جو سورج غروب ہونے سے قبل پڑھی جاتی تھیں

يُصَلِّيهِمَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ مَا هَاتَانِ
الرَّكْعَتَانِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ
فَاضْطَرَّ الْحَوَايَثُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ
فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ
قَبْلَ الْعَصْرِ فَشَغَلَ عَنْهُمَا فَرَكَعَهُمَا
حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ أَرَهُ يُصَلِّيهِمَا
قَبْلُ وَلَا بَعْدُ۔

آپؒ نے فرمایا کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ انہیں پڑھا کرتے تو حضرت معاویہؓ نے آپ سے دریافت کرایا کہ سورج غروب ہونے کے وقت یہ دو رکعتیں کیسی ہیں یا یعنی آپ کیوں پڑھتے ہیں؟ آپؒ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا حوالہ دیا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے قبل دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ضروری کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے ان دو رکعتوں کو سورج غروب ہوتے وقت پڑھا چھوڑ نے آپ کو اس کے بعد یا پہلے یہ رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا۔

الرُّخْصَةُ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

مغرب سے قبل نماز پڑھنے میں رخصت

۵۸۵ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّ أَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ قَامَ
لِيَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لِخُفَيَّةَ
ابْنِ عَامِرٍ انْظُرْ إِلَى هٰذَا أَيُّ صَلٰوةٍ يُصَلِّي فَالْتَفَتَ
إِلَيَّ فَرَآهُ فَقَالَ هٰذِهِ صَلٰوةٌ كُنَّا نُصَلِّيهَا
عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابوالخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب ابوتمیم جیشانی مغرب سے قبل دو رکعت نماز نفل پڑھنے کھڑے ہوئے میں نے جناب عقبہ بن عامر سے دریافت کیا کہ یہ کونسی نماز پڑھتے ہیں۔ آپ نے دیکھا تو فرمایا۔ کہ یہ وہ نماز ہے جو ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں پڑھتے تھے

الصَّلٰوةُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ

طلوع فجر کے بعد نماز پڑھنا

۵۸۶ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي
إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب فجر ہو جاتی تو حضور نبی کریم صلی علیہ وسلم صرف دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے (یعنی آپ فجر کی سنتیں پڑھتے) اور آپ کوئی نماز نفل ادا نہ کرتے تھے

إِبَاحَةُ الصَّلٰوةِ إِلٰى أَنْ يُصَلِّيَ الصُّبْحُ

فجر ہو جانے کے بعد فرض پڑھنے تک نماز نفل پڑھنا

۵۸۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَسْلَمَ مَعَكَ
قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَقْرَبُ
إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أُخْرٰى قَالَ نَعَمْ جَوْفُ
اللَّيْلِ الْآخِرُ فَصَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتّٰى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ
ثُمَّ انْتَهِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَمَا دَامَتْ وَ

سیدنا حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپ کے ساتھ کون کون لوگ اسلام لائے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک آزاد شخص ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ایک غلام حضرت بلال رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا کیا کوئی ایسی گھڑی ہے جس میں اللہ کا قرب دوسرے اوقات کی نسبت زیادہ ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں رات کا آخیر حصہ اس

قَالَ اَيُّوْبُ فَمَا دَامَتْ كَاَنَّهَا حَجَفَةٌ حَتّٰى تَنْتَشِرَ ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتّٰى يَقُوْمَ الْعَمُوْدُ عَلٰى ظِلِّهٖ ثُمَّ انْتَهِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ نِصْفَ النَّهَارِ ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ انْتَهِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَتَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ۔

وقت سے فجر کی نماز تک جتنی مناسب سمجھو نفل نماز پڑھو پھر آفتاب نکلنے تک ٹھہر جاؤ جب تک نیزہ بلند کی طرح ہے۔ حتیٰ کہ اس کی روشنی پھیل جائے۔ پھر جتنے نوافل پڑھ سکے پڑھ لیں حتیٰ کہ ستون اپنے سائے پر کھڑا ہے۔ پھر سورج ڈھل جانے تک ٹھہر جاؤ کیونکہ دوپہر کے وقت جہنم کی آگ بھڑکائی جاتی ہے۔ پھر عصر کی نماز تک نماز پڑھیے اور سورج ڈوب جانے تک ٹھہر جاؤ کیونکہ سورج شیطان کی دو چوٹیوں میں ڈوبتا ہے اور شیطان کے سر کی دو چوٹیوں سے ہی طلوع ہوتا ہے۔

اِبَاحَةُ الصَّلٰوةِ فِي السَّاعَاتِ كُلِّهَا بِمَكَّةَ

مکہ مکرمہ میں ہر وقت نماز پڑھ سکنا

۵۸۸ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ۔

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے اولاد عبد مناف! کسی کو اللہ کے گھر کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے منع نہ کرو جس وقت رات یا دن کو کسی کا جی چاہے۔

نوٹ: حضرت امام شافعیؒ نے اسی بنا پر خانہ کعبہ میں ہر وقت نماز پڑھنے کا جواز بیان فرمایا ہے۔

اَلْوَقْتُ الَّذِيْ يَجْمَعُ فِيْهِ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

مسافر کا نماز ظہر اور عصر کو جمع کرنے کا وقت

۵۸۹ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے قبل سفر میں کوچ فرماتے تو آپ ظہر کی نماز میں عصر کے وقت تک دیر فرماتے پھر آپ اتر کر دونوں نمازیں ملا کر پڑھتے۔ آپ کے کوچ کرنے سے قبل اگر سورج ڈھل جاتا تو آپ ظہر ادا فرماتے اور پھر سوار ہو جاتے۔

۵۹۰ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْكَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَاَخَّرَ الظُّهْرَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ۔

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ہمراہ غزوہ تبوک کے سال نکلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر، عصر اور مغرب و عشا کو جمع فرماتے ایک دن آپ نے ظہر کی نماز میں تاخیر فرمائی پھر نکلے تو آپ نے ظہر اور عصر کی نماز ملا کر پڑھی۔ پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور باہر نکلے تو مغرب اور عشا آپ نے ملا کر پڑھی۔

عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَارُوْدَا قَالَ سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ أَبِيْهِ فِي السَّفَرِ وَسَأَلْتُهُ هَلْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنْ صَلٰوتِهِ فِي سَفَرِهِ فَذَكَرَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِيْ عُبَيْدٍ كَانَتْ تَحْتَهُ فَكَتَبَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ فِيْ آخِرِ بَقْيَةٍ لَهُ أَنِّيْ فِيْ آخِرِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ فَرَكِبَ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى إِذَا حَانَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلّٰى ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ كَفَعَلْتُكَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى إِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُوْمُ نَزَلَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْأَمْرُ الَّذِيْ يَخَافُ فَوْتَهُ فَلْيَفْعَلْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ۔

سیدنا حضرت کثیر بن فارود سے روایت ہے کہ میں نے جناب سالم بن عبداللہ سے ان کے والد گرامی کی نماز سفر کے متعلق پوچھا اور سوال کیا کہ کیا وہ کبھی سفر میں نمازوں کو جمع فرماتے تھے آپ نے فرمایا کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید میرے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں آپ نے میرے والد کی طرف لکھا جب میرے والد کچھ باقی میں مصروف تھے کہ میں دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن میں ہوں (یعنی میرا اعمال شریف قریب ہے) یہ معلوم کر کے جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ سوار ہوئے اور آپ نے جلدی چلے جب ظہر کا وقت قریب آیا تو موذن نے آپ کو بتایا کہ الصلوٰۃ یعنی نماز کا وقت قریب ہو گیا۔ آپ نے کچھ خیال نہیں کیا حتیٰ کہ ظہر اور عصر کے درمیان کا وقت آگیا۔ آپ نے اتر کر موذن کو حکم صادر فرمایا کہ ظہر کی تکبیر کہو اور جب میں سلام پھیروں تو پھر عصر کی تکبیر کہنا۔ بعد ازاں آپ نے دونوں نمازیں پڑھیں پھر سوار ہوئے جب سورج غروب ہو گیا تو موذن نے کہا الصلوٰۃ۔ آپ نے فرمایا ایسے ہی کرو جیسے ظہر اور عصر میں کیا اور آپ اتر پڑے جب تارے گھن گئے تو آپ نے اتر کر موذن سے فرمایا کہ مغرب کی تکبیر کہو جب میں سلام پھیروں تو عشاء کی تکبیر کہو۔ آپ نے پھر دونوں نمازیں پڑھیں اور بعد ازاں فراغت پا کر ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جب تم میں سے کسی کو ایسا (سنگین) معاملہ درپیش آئے تو اس طرح نماز پڑھ لے۔

❊ ❊ ❊

نوٹ: سیدنا حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دو یا زائد نمازیں جمع کرنا درست نہیں۔

اَلْوَقْتُ الَّذِيْ يَجْمَعُ فِيْهِ الْمُقِيْمُ

مقیم کے نمازوں کو جمع کر سکنے کا وقت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَسَبْعًا جَمِيْعًا أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں ظہر اور عصر کی آٹھ رکعتیں نماز پڑھی۔ آپ نے ظہر میں دیر فرمائی اور نماز عصر میں جلدی، نیز مغرب اور عصر کی سات رکعتیں جمع فرمائیں۔ اور آپ نے نماز مغرب میں دیر اور عشاء کی نماز میں جلدی فرمائی۔

۵۹۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ صَلّٰی بِالْبَصْرَةِ الْاُوْلٰی وَالْعَصْرَ لَیْسَ بَیْنَهُمَا شَیْءٌ وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ لَیْسَ بَیْنَهُمَا شَیْءٌ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ شُغْلٍ وَذَكَرَ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ الْاُوْلٰی وَالْعَصْرَ ثَمَانَ سَجَدَاتٍ لَیْسَ بَیْنَهُمَا شَیْءٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے بصرہ میں ظہر اور عصر کی نماز پڑھی اور درمیان میں کوئی نماز نفل نہ پڑھی اور اسی طرح آپ نے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی اور درمیان میں کوئی نماز ادا نہ فرمائی۔ آپ نے ایسا کسی اہم اور ضروری کام کی وجہ سے کیا۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں ظہر اور عصر آٹھ رکعتیں پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی نماز نہ تھی۔

اَلْوَقْتُ الَّذِیْ یَجْمَعُ فِیْهِ

اَلْمُسَافِرُ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

مسافر نماز مغرب اور عشاء کب جمع کر سکتا ہے

۵۹۴ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ شَیْخٍ مِّنْ قُرَیْشٍ قَالَ صَحِبْتُ اِبْنَ عُمَرَ اِلَی الْجُحْفَةِ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هِبْتُ اَنْ اُذَكِّرَهٗ لِلصَّلٰوةِ فَسَارَ حَتّٰی ذَهَبَ بَیَاضُ الْاُفُقِ وَفَحْمَةُ الْعِشَاءِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثَلٰثَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ عَلٰی اِثْرِهَا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ۔

سیدنا حضرت اسماعیل بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو قریش کے ایک سردار تھے کہ میں جناب عبداللہ بن عمر کے ہمراہ جحفہ تک گیا۔ راوی کہتا ہے کہ مکہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو میں نے آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنے سے خدشہ کیا کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ تشریف لے گئے حتیٰ کہ آسمان کے کنارے سے سفیدی جاتی رہی اور عشاء کی سیاہی چھا گئی۔ پھر آپ سواری سے اترے اور مغرب کی تین رکعتیں ادا فرمائیں۔ اس کے بعد عشاء کی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کرتے دیکھا۔

۵۹۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّیْرُ فِی السَّفَرِ یُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰی یَجْمَعَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ الْعِشَاءِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ کو سفر میں چلنے کی جلدی ہوتی تو آپ مغرب کی نماز میں دیر فرماتے، حتیٰ کہ آپ مغرب اور عشاء کی نماز جمع فرماتے۔

۵۹۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ بِسَرِفَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ جب مکہ مکرمہ میں تھے تو سورج غروب ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مکہ مکرمہ سے دس میل کے فاصلے پر واقع) مقام سرف میں دونوں نمازوں کو اکٹھا پڑھا

۵۹۷ عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّیْرُ یُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلٰی وَقْتِ الْعَصْرِ فَیَجْمَعُ بَیْنَهُمَا وَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں چلنے کی جلدی ہوتی تو آپ نماز ظہر میں عصر تک تاخیر کرتے اور پھر ظہر و عصر کو اکٹھا پڑھ لیتے اور

يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ۔

مغرب کو عشاء تک مؤخر فرما کر مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھ لیا کرتے

۵۹۸ عَنْ نَافِعٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ يُرِيدُ أَرْضًا لَهُ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ لَمَّا بِهَا فَانْظُرْ أَنْ تُدْرِكَهَا فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُسَايِرُهُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ يُصَلِّ الْمَغْرِبَ وَكَانَ عَهْدِي بِهِ وَهُوَ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلَوٰةِ فَلَمَّا أَبْطَأَ قُلْتُ الصَّلَوٰةُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَمَضَى حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلَّى بِنَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ صَنَعَ هٰذَا۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک سفر میں نکلا آپؓ اپنی زمین میں تشریف لے جا رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید شدید بیمار ہیں آپ تشریف لے جا کر ان سے مل لیجئے۔ آپؓ حضرت ابن عمرؓ کی زوجہ تھیں یہ سن کر آپؓ جلدی جلدی چلے آپ کے ہمراہ قریش کا ایک شخص تھا جو مسلسل چل رہا تھا اسی دوران مغرب ہو گیا۔ اور انہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ اور میں سمجھتا تھا کہ آپ نماز کا بہت خیال اور توجہ رکھتے تھے۔ جب آپ نے دیر فرمائی میں نے کہا الصلوٰۃ یرحمک اللہ۔ آپ نے میری طرف دیکھا اور مسلسل چلتے گئے حتیٰ کہ شفق ڈوبنے کے قریب جا پہنچے۔ اس وقت آپؓ نے اتر کر مغرب کی نماز ادا فرمائی۔ پھر عشاء کی نماز پڑھی۔ اس وقت شفق ڈوب چکی تھی۔ پھر آپؓ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب چلنے کی جلدی میں ہوتے تو آپ ایسا ہی کرتے۔

۵۹۹ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ تِلْكَ اللَّيْلَةُ سَارَ بِنَا حَتَّى أَمْسَيْنَا فَظَنَنَّا أَنَّهُ نَسِيَ الصَّلَوٰةَ فَقُلْنَا لَهُ الصَّلَوٰةُ فَسَكَتَ وَسَارَ حَتَّى كَادَ الشَّفَقُ أَنْ يَغِيبَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى وَغَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ هٰكَذَا كُنَّا نَصْنَعُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے آئے جب شام ہوئی تو آپؓ چلتے رہے۔ حتیٰ کہ رات ہو گئی۔ ہم نے سمجھا کہ آپؓ نماز کو بھول گئے۔ ہم نے کہا الصلوٰۃ آپؓ خاموش ہو کر چلتے رہے۔ حتیٰ کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہو گئی پھر آپؓ نے اتر کر نماز پڑھی۔ اسی دوران شفق غائب ہو گئی تو آپؓ نے عشاء کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپؓ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کرتے جب آپ کو جلدی تشریف لے جانا ہوتی۔

۶۰۰ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَارِظٍ وَنُدَاءٍ قَالَ سَأَلْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الصَّلَوٰةِ فِي السَّفَرِ فَقُلْنَا أَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِلَّا بِجَمْعٍ

سیدنا حضرت کثیر بن قارظ سے مروی ہے کہ ہم نے جناب سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سفر کی نماز کے متعلق دریافت کیا کہ کیا جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دوران سفر نمازوں کو جمع فرماتے تھے۔ تو آپؓ نے فرمایا کہ آپؓ صرف

ثُمَّ انْتَبَهَ فَقَالَ كَانَتْ عِنْدَهُ صَفِيَّةُ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنِّي فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ فَرَكِبَ وَأَنَا مَعَهُ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى حَانَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ لِلْمُؤَذِّنِ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ مِنَ الظُّهْرِ فَأَقِمْ مَكَانَكَ فَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ كَفِعْلِكَ الْأَوَّلِ فَسَارَ حَتَّى إِذَا شَبَّكَتِ النُّجُومُ نَزَلَ فَقَالَ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ سَلَّمَ وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْأَمْرُ يَخْشَى فَوْتَهُ فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ۔

مترجم لغفرلہ یہ فرماتے اور زیادہ تر اس کا اہتمام حج میں ہوتا بعد ازاں معلوم ہوا تو فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نکاح میں صفیہ بنت ابی عبید تھیں۔ آپؓ نے جناب عبداللہ بن عمرؓ کو عرض کر بھیجا کہ میرا دنیا پر آخری اور آخرت کا اوّلین دن ہے یہ خبر سنتے ہی جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سوار ہو کر نکلے میں بھی آپؓ کے ہمراہ تھا۔ آپؓ بہت تیزی سے چلے جب نماز کا وقت قریب آیا تو مؤذن نے کہا الصلوٰۃ یا اباعبدالرحمٰن جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (جن کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی)۔ اس کے باوجود سفر جاری رکھا جب دونوں نمازوں کا درمیانی وقت آ پہنچا تو آپؓ نے اتر کر مؤذن کو تکبیر کہنے کا حکم فرمایا۔ اور فرمایا کہ جب میں سلام پھیروں تو ہی تکبیر کہیے اس نے تکبیر کہی جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دو رکعتیں نماز ظہر پڑھی پھر سلام پھیرا مؤذن نے اسی جگہ تکبیر کہی جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اس کے بعد آپؓ سوار ہوئے اور تیزی سے چلے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا پھر مؤذن نے عرض کیا الصلوٰۃ یا ابا عبدالرحمٰن تو آپؓ نے حکم فرمایا کہ جیسے پہلے کیا ہے ایسے ہی کرو۔ نماز میں تاخیر کر کے آخری وقت میں دونوں اکٹھی پڑھ لیں پھر آپؓ چلتے رہے جب بستی سے واضح طریقے سے نکل آئے تو آپ نے اتر کر فرمایا کہ تکبیر کہو جب میں سلام پھیروں تو تکبیر کہو اس کے بعد آپؓ نے مغرب کی تین رکعتیں اور فرمایا میں اسی جگہ کھڑے ہو کر عشاء کی نماز پڑھی۔ اور صرف ایک سلام اپنے منہ کے سامنے پھیرا اس کے بعد فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو ایسا کام آ پڑے جس کے بروقت نہ ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ اسی طرح نماز پڑھا

اَلْحَالُ الَّتِي يَجْمَعُ فِيهَا بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

نمازوں کو جمع کرنے کی حالت

۶۰۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سفر فرمایا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع فرما لیتے۔

۶۰۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَوْ حَزَبَهُ أَمْرٌ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر کرنے کی جلدی ہوتی یا جب کوئی ضرورت درپیش ہوتی تو آپ مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھ لیتے

۶۰۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ کو جلدی سفر فرمانا ہوتا تو آپ مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھ لیتے۔

اَلْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي الْحَضَرِ

حضر میں نمازوں کو ملانا

۶۰۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر مغرب و عشاء ملا کر پڑھی، حالانکہ نہ کسی دشمن کا خوف تھا اور نہ ہی سفر تھا۔

۶۰۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِالْمَدِينَةِ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ قِيلَ لَهُ لِمَ قَالَ لِئَلَّا يَكُونَ عَلَى أُمَّتِهِ حَرَجٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھتے۔ حالانکہ نہ کوئی خوف ہوتا اور نہ ہی بارش ہو رہی ہوتی۔ لوگوں نے دریافت کیا پھر کیا وجہ تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اس وجہ سے کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

۶۰۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر و عصر کی آٹھ رکعتیں ملا کر اور مغرب و عشاء کی سات رکعتیں ملا کر پڑھیں۔

اَلْجَمْعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں نماز ظہر اور عصر ملا کر پڑھنا

۶۰۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ حَتّٰى إِذَا انْتَهٰى إِلٰى بَطْنِ الْوَادِي خَطَبَ النَّاسَ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مزدلفہ) سے چلے یہاں تک کہ آپ عرفات تک پہنچے آپ نے ملاحظہ فرمایا تو آپ کے لیے نمرہ میں خیمہ لگا ہوا تھا۔ (نمرہ ایک وہ جگہ جو عرفات سے متصل ہے تاہم عرفات میں شامل نہیں اور اب وہاں ایک مسجد بن گئی ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اترے جب کہ سورج ڈھل گیا

ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

اور آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کو بٹھانے کا حکم فرمایا جب وہ بٹھائی گئی تو آپ وادی میں داخل ہوئے آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا پھر جناب بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی انکیرکہی آپ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی تو آپ نے عصر ادا فرمائی۔ اور ان دونوں نمازوں کے درمیان میں آپ نے کچھ نہ پڑھا۔

اَلْجَمْعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء جمع کر کے پڑھنا

۶۰۸ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انھوں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر مزدلفہ میں حضور علیہ السلام کے ساتھ مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھا۔

۶۰۹ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَيْثُ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا اَتٰى جَمْعًا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْمَكَانِ مِثْلَ هٰذَا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عرفات سے مزدلفہ کی طرف لوٹے تو میں ان کے ساتھ تھا انہوں نے مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھا جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے اس مقام پر ایسے ہی کیا تھا۔

۶۱۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کے مقام پر مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا۔

۶۱۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ اِلَّا بِجَمْعٍ وَصَلَّى الصُّبْحَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ وَقْتِهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے صرف مزدلفہ کے مقام پر ہی دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازیں ملا کر پڑھیں اور اس دن آپ نے صبح کی نماز اس وقت سے پہلے پڑھ لی جس میں پڑھنے کا معمول تھا۔

نوٹ: صبح کی نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے جلد ادا فرمائی۔ تاکہ دیگر کاموں کے لیے جلد فراغت ہو جائے۔ اسی حدیث سے سفر اور حضر دونوں میں احناف رحمہم اللہ نے دو نمازوں کو جمع کرنے کو ممنوع قرار دیا ہے۔

كَيْفَ الْجَمْعُ

کیسے جمع کیا جائے

۶۱۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَهٗ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا اَتٰى

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے گھاٹی میں تشریف لائے تو آپ صلی

الشِّعْبَ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أَهْرَاقَ الْمَاءَ قَالَ فَصَلَّيْتُ عَلَيْهِ مِنْ إِدَاوَةٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءًا خَفِيْفًا فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ فَلَمَّا أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ رَحْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ۔

اللہ علیہ وسلم نے انہیں (حضرت اسامہؓ کو) اپنے پیچھے بٹھایا آپ اترے اور پیشاب فرمایا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعد ازاں میں نے مشک کے ذریعے آپ پر پانی ڈالا۔ آپ صلی اللہ نے خفیف وضو فرمایا۔ میں نے (یاد دلاتے ہوئے) نماز کے متعلق عرض کیا۔ یا رسول اللہ نماز؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز آگے جا کر ادا کریں گے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ تشریف لائے تو آپ نے نماز مغرب پڑھی۔ بعد ازاں لوگوں نے اپنے اپنے کجاوے اونٹوں سے اتارے اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھی۔

فَضْلُ الصَّلٰوةِ لِمَوَاقِيْتِهَا

نماز اپنے ٹھیک ٹھیک وقت پر ادا کرنے کی فضیلت

۶۱۳ عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

سیدنا حضرت ابو عمرو شیبانی سے مروی ہے کہ آپؒ نے سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اس گھر والے نے بتایا۔ کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اللہ رب العزت کو کونسا عمل زیادہ پسند ہے۔؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔ دوسرے والدین کے ساتھ محبت کرنا ان کی اطاعت کرنا بشرطیکہ وہ خلاف شریعت کام کا حکم نہ دیں۔ تیسرے (اعلائے کلمۃ اللہ اور غلبہ دین کے لیے) کفار سے جہاد کرنا۔

۶۱۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ أَقَامُ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دریافت کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا کام زیادہ پسند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اپنے وقت پر نماز ادا کرنا۔ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

۶۱۵ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ كَانَ فِيْ مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَعَلُوْا يَنْتَظِرُوْنَهُ فَقَالَ إِنِّيْ كُنْتُ أُوْتِرُ وَسَلُوْا عَبْدَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ الْأَذَانِ وِتْرٌ قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْأَذَانِ مَرَّةً وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یدنا حضرت محمد بن منتشر سے مروی ہے انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ آپ حضرت عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں تھے۔ اسی دوران نماز کے لیے تکبیر ہوئی۔ لوگ آپؒ کا انتظار کرنے لگے۔ آپؒ نے فرمایا کہ میں وتر پڑھتا رہا۔ راوی فرماتے ہیں جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا اس وقت وتر پڑھنا درست ہوتے ہیں جب کہ آذان ہو جائے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اذان تو ہی تکبیر کے بعد بھی وتر پڑھنا

أَنَّهُ نَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى۔

درست ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان فرمائی کہ آپ سو گئے حتیٰ کہ سورج نکل آیا۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔

فِيمَنْ نَسِيَ صَلٰوةً

جو شخص نماز بھول جائے

۶۱۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص نماز بھول جائے تو جب اسے یاد آئے وہ اسے پڑھ لے۔

۶۱۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَرْقُدُ عَنِ الصَّلٰوةِ أَوْ يَغْفُلُ عَنْهَا قَالَ كَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اس شخص کے متعلق جو نماز سے سو جاتا ہے یا اس سے غافل ہو جاتا ہے تو آپ نے فرمایا اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے پڑھ لے۔

فِيمَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوةٍ

جو شخص نماز سے غافل ہو جائے

۶۱۸ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقْظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم سے اپنے سو جانے اور اس طرح نماز کے وقت گزر جانے کے متعلق عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ سونے میں کوئی قصور نہیں۔ قصور اور غلطی تو جاگتے رہنے میں ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز بھول جائے یا سویا رہے اور نماز کا وقت گزر جائے تو جس وقت اسے یاد آئے وہ نماز پڑھ لے۔

۶۱۹ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِيمَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْأُخْرٰى حِينَ يَنْتَبِهُ لَهَا

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے میں کوئی قصور نہیں وہ غلطی تو یہ ہے جاگتے رہنے اور تندرست ہونے کے باوجود دوسری نماز کے وقت آنے تک آدمی نماز نہ پڑھے۔

إِعَادَةُ مَا نَامَ عَنْهُ

مِنَ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ

نیند میں قضا ہو جانے والی نماز کو دوسرے دن پڑھ لینا

۶۲۰ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَامُوا عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُصَلِّهَا أَحَدُكُمْ مِنَ الْغَدِ لِوَقْتِهَا۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب لوگ فجر کی نماز سے سو گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نماز کو دوسرے دن اس کے وقت پر قضا کیا جائے۔

۶۲۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَسِیْتَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ اِذَا ذَکَرْتَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو نماز کو بھول جائے تو جب یاد آئے اس وقت پڑھ لے کیونکہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ جب تجھے میری یاد آئے اس وقت نماز پڑھ لے

۶۲۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوةً فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز بھول جائے، اسے جب یاد آئے تو پڑھ لے کیونکہ اللہ جل شانہ نے فرمایا میری نماز کو میری یاد کے وقت پڑھو۔

۶۲۳ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوةً فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ۔ قُلْتُ لِلزُّهْرِیِّ هٰکَذَا قَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی نماز کو بھول جائے۔ تو اسے جب یاد آئے اس وقت پڑھ لے کیونکہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے کہ نماز کو اس وقت قائم کرو جب تمہیں میری یاد آئے (معمر فرماتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کے راوی جناب زہری سے پوچھا کہ کیا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو ایسے ہی پڑھا آپ نے جواب میں فرمایا ہاں!۔

كَيْفَ يَقْضِي الْفَائِتُ مِنَ الصَّلٰوةِ

قضا نماز کیسے ادا کی جائے

۶۲۴ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَسْرَیْنَا لَیْلَةً فَلَمَّا کَانَ فِیْ وَجْهِ الصُّبْحِ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ وَنَامَ النَّاسُ فَلَمْ یَسْتَیْقِظْ اِلَّا بِالشَّمْسِ قَدْ طَلَعَتْ عَلَیْنَا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ ثُمَّ صَلَّی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ ثُمَّ حَدَّثَنَا مَا هُوَ کَائِنٌ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

سیدنا حضرت بریدبن ابی مریم سے مروی ہے آپ نے اپنے باپ سے سنا وہ فرماتے تھے۔ ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ رات بھر ہم چلتے رہے جب صبح ہونے لگی تو آپ اترے اور سو رہے لوگ بھی سو رہے اور نہ جاگے۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا تو اس کی حدت سے جاگ اٹھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم فرمایا۔ اس نے اذان کہی، آپ نے فجر کی دو سنتیں پڑھیں پھر اقامت کا حکم دیا اس نے اقامت کہی اور آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر آپ نے قیامت تک ہونے والے امور کو ہم سے بیان فرمایا۔

نوٹ: اللہ رب العزت نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے متعلق فرمایا۔ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب و حکمت نازل فرمائی اور آپ کو وہ کچھ سکھا دیا جو آپ نہیں جانتے تھے۔ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام الجلیل فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں یہ آیت کریمہ دو احتمال رکھتی ہے۔

پہلا یہ کہ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ سے مراد وہ امور ہیں جن کا تعلق دین سے ہے۔ اس بنا پر معنی یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر کتاب و حکمت کو نازل فرمایا۔ اور آپ کو ان کے حقائق و اسرار پر مطلع فرمایا اور مثال یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سابقین پر آپ کو مطلع فرمایا (تفسیر خازن) صاحب تفسیر خازن فرماتے ہیں۔ مَا لَمْ تَكُنْ سے مراد احکام شرع اور امور دین ہیں اور بعض نے فرمایا کہ اس تعلیم سے مراد ان علوم غیبیہ کی تعلیم ہے۔ جو آپ نہیں جانتے تھے۔ اور بعض نے فرمایا کہ اس سے خفیات امور اور مخفی حقائق کی تعلیم مراد ہے۔ جو کہ آپ سے مخفی تھے۔ (تفسیر جلالین، تفسیر خازن، مدارک)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے شب معراج حریم اقدس میں بلا کر انہیں اسرار و رموز علوم غیبیہ اور خفیات امور کا اتنا وسیع علم بخشا کہ کسی کی سمجھ میں آ ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس نے فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى فرما کر ساری مخلوق کو پیغام بھیجنے سے دیا ہے فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى کی وسعتوں اور بے پایانیوں کا اندازہ کرنے کے لیے شیخ محدث عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اللہ نے اس میں تمام علوم و معارف اور حقائق و بشارات اور اخبار و آثار اور کمالات و کرامات غرضیکہ جو کچھ بھی اس الہام کے اندر داخل ہے اس سب کو علم رسول محیط و شامل ہے اور انہی علوم و اسرار کی عظمت و کثرت کی وجہ سے انہیں ما اوحیٰ کے الہام میں ذکر فرمایا اور مخلوقات کو بتا دیا کہ ان غیر محدود علوم و معارف کا احاطہ سوائے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی بھی نہیں کر سکتا۔

۶۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُبِسْنَا عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْعِشَاءَ ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُكُمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ (غزوۂ خندق میں ۵ ہجری) ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہمیں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نماز ادا نہ کرنے دی گئی۔ جس سے دل پر یہ امر بہت گراں گزرا تاہم میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اور اللہ کی راہ میں ہیں۔ (انہذا ہم سے اس کا مؤاخذہ نہ ہوگا) پھر آپ نے سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا آپ نے تکبیر پڑھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر ادا فرمائی۔ پھر جناب بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر فرمائی آپ نے نماز عصر ادا فرمائی۔ پھر جناب بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر پڑھی اور آپ نے مغرب کی نماز ادا فرمائی۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر فرمائی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا۔ کہ تمہارے سوا اس وقت پوری زمین پر کوئی جماعت ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتی ہو

۶۲۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم ایک رات سفر میں حضور کے ہمراہ تھے۔ جب ہم سفر میں آخر سے تو نہ جاگے یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ تو حضور

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں ہر شخص کو اونٹ کی مہار پکڑنی چاہیئے کیونکہ یہ وہ جگہ ہے۔ جہاں شیطان ہمارے قریب رہا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے حکم کی فوراً تعمیل کی۔ آپ نے پانی لانے کا حکم فرمایا وضو کیا دو رکعتیں فجر کی سنتیں ادا فرمائیں بعد ازاں تکبیر پڑھی اور آپ نے نماز فجر ادا فرمائی۔

٦٢٧ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي سَفَرٍ لَهُ مَنْ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ لَا نَرْقُدُ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ بِلَالٌ أَنَا فَاسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ فَضُرِبَ عَلٰى آذَانِهِمْ حَتّٰى أَيْقَظَهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوا فَقَالَ تَوَضَّأُوا ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّوُا الْفَجْرَ۔

سیدنا حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے اپنے باپ سے سنا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو آج رات کون ہماری حفاظت کرے گا! ایسا نہ ہو کہ ہم فجر کی نماز نہ جاگ سکیں۔ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا میں کروں گا۔ پھر آپ نے سورج طلوع ہونے کی جانب منہ کیا اور ان سب پر غفلت طاری کر دی گئی۔ جب سورج کی گرمی پڑنے لگی۔ تو وہ جاگے اور حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وضو کرو پھر سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ اور سبھی حضرات نے فجر کی دو سنتیں ادا فرما کر نماز فجر پڑھی۔

٦٢٨ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَدْلَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَّسَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظُوا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ بَعْضُهَا فَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى وَهِيَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلی رات سفر فرمایا پھر آپ اتر پڑے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پورے یا آدھے سورج طلوع ہونے سے قبل نہ جاگے۔ جب تک سورج بلند نہ ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا نہیں فرمائی تھی۔ پھر آپ نے نماز ادا فرمائی اور یہی صلوٰۃ الوسطیٰ ہے جس کا ذکر کلام اللہ میں ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ الوسطیٰ فجر کی نماز ہے۔

كِتَابُ الْأَذَانِ

کتاب اذان کے بارے میں

٦٢٩ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلٰوةَ وَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب مسلمان مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ وقت کا اندازہ کر کے نماز پر تشریف لاتے تھے۔ اور نماز کے لیے کوئی

لَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ وَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ۔

پکار سکتا تھا۔ ایک دن انہوں نے اس کے متعلق بات چیت کی تو بعض حضرات کا مشورہ یہ تھا کہ ایک ناقوس بنا لیا جائے جیسے نصاریٰ نے بنایا ہوا ہے۔ (ناقوس ایک لکڑی ہوتی ہے جو بجائی جاتی ہے اور جب وہ بجائی جائے تو آواز پیدا ہوتی ہے) بعض حضرات نے یہ مشورہ دیا کہ تم یہودیوں کی مانند ایک سینگ بنا لو۔ تو سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہ ایسا ہو جائے کہ تم کسی ایسے شخص کو نہیں بھیج سکتے جو نماز کے لیے پکارے۔ یہ سن کر سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال اٹھیے اور نماز کے لیے پکاریے۔

تَثْنِيَةُ الْأَذَانِ

کلماتِ اذان کو دو دو دفعہ کہنا

۶۳۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرَ بِلَالًا أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہنے کا حکم صادر فرمایا اور تکبیر کے کلموں کو ایک ایک مرتبہ کہنے کا۔

۶۳۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً إِلَّا أَنَّكَ تَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں دو دو دفعہ اذان کہی جاتی۔ اور تکبیر ایک ایک دفعہ مگر قد قامت الصلوٰۃ کو دو بار کہنا چاہیے۔

نوٹ: سیدنا حضرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک تکبیر میں بھی ترجیع کلمے ہیں

فِي التَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ

اذان میں شہادتین کو پھر آہستہ کہنا

۶۳۲ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْعَدَهُ وَأَلْقٰى عَلَيْهِ الْأَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ إِبْرَاهِيمُ هُوَ مِثْلُ أَذَانِنَا هٰذَا قُلْتُ لَهُ أَعِدْ عَلَيَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ بِصَوْتٍ دُونَ ذٰلِكَ الصَّوْتِ يَسْمَعُ مَنْ حَوْلَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ

سیدنا حضرت ابومحذورہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بٹھلایا اور ایک ایک حرف کر کے اذان سکھلائی۔ حدیث ہذا کے راوی جناب ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ ہمارے موجودہ اذان کی طرح اذان تھی۔ جناب بشیر بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب ابراہیم سے کہا کہ ذرا مجھے اذان سنا دو۔ آپ نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ دو بار اور اشہد ان محمد رسول اللہ دو بار۔ پھر آپ نے ہلکی آواز سے جس کو نزدیک والے سن

اللهُ مَرَّتَيْنِ حَيَّ الصَّلٰوةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ۔

پس اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا رسول اللہ دو دو مرتبہ فرمایا۔ حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ، حی علی الفلاح دو دو مرتبہ۔ اور آخر میں اللہ اکبر اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ فرمایا۔

نوٹ:۔ اس حدیث پاک کے مطابق اذان کے کل سترہ کلمات بنتے ہیں۔ لیکن صحیح قول کے مطابق ابتداء میں اللہ اکبر چار مرتبہ کہنے سے اذان کے کل انیس کلمات بنتے ہیں۔

كَمِ الْاَذَانُ مِنْ كَلِمَةٍ

اذان کے کل کتنے کلمے ہیں

۶۳۳ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً ثُمَّ عَدَّهَا اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَسَبْعَ عَشْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو انیس کلمے اذان سکھلائی اور تکبیر کے سترہ کلمے۔ پھر جناب ابو محذورہؓ نے ان انیس اور سترہ کلموں کو گنا۔

كَيْفَ الْاَذَانُ

اذان کیسے دی جائے

۶۳۴ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ فَقَالَ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ۔

سیدنا حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح اذان سکھلائی اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ پھر آپ نے پکار کر فرمایا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ۔

۶۳۵ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ وَكَانَ يَتِيْمًا فِیْ حَجْرِ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ حَتّٰى جَهَّزَهُ

سیدنا حضرت عبد اللہ بن محیریز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ یتیم تھے۔ اور آپ نے جناب ابو محذورہؓ

إِلَى الشَّامِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي مَحْذُورَةَ إِنِّي خَارِجٌ إِلَى الشَّامِ وَأَخْشَى أَنْ أُسْأَلَ عَنْ تَأْذِينِكَ فَأَخْبِرْنِي أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ قَالَ لَهُ خَرَجْتُ فِي نَفَرٍ فَكُنَّا بِبَعْضِ طَرِيقِ حُنَيْنٍ مُقْفِلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ فَلَقِيَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ عَنْهُ مُتَنَكِّبُونَ فَظَلِلْنَا نُحَكِّيهِ وَنَهْزَأُ بِهِ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْتَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا حَتَّى وَقَفْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمُ الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدِ ارْتَفَعَ فَأَشَارَ الْقَوْمُ إِلَيَّ وَصَدَقُوا فَأَرْسَلَهُمْ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِي فَقَالَ قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلَاةِ فَقُمْتُ فَأَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّأْذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ قَالَ قُلِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَامْدُدْ مِنْ صَوْتِكَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ دَعَانِي حِينَ قَضَيْتُ التَّأْذِينَ فَأَعْطَانِي صُرَّةً فِيهَا شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرْنِي بِالتَّأْذِينِ بِمَكَّةَ فَقَالَ قَدْ أَمَّرْتُكَ بِهِ فَقَامَ مَعِي عَلَى عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ عَامِلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَأَذَّنْتُ مَعَهُ بِالصَّلَاةِ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کی گود میں پرورش پائی حتیٰ کہ جناب ابو محذورہؓ نے انہیں شام کی طرف بھیجا۔ میں نے کہا میں شام جا رہا ہوں اور مجھ کو فکر ہے کہ وہاں کے لوگ تمہاری اذان کے متعلق پوچھیں گے تو جناب محذورہ نے فرمایا میں اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ نکلا اور ہم حنین کے راستے میں پہنچے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے واپس تشریف لا رہے تھے آپ راستے میں کہیں ملے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے آپ کی موجودگی میں اذان فرمائی، جب ہم نے مؤذن کی اذان سنی اور ہم وہاں سے دور تھے۔ تو ہم نے اذان سن کر اسکی نقل کی ٹھٹھے سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آواز سماعت فرما کر ہمیں بلا بھیجا ہم آپ کے سامنے کھڑے ہوئے آپ نے دریافت کیا تم میں سے وہ شخص کون ہے جس نے میری آواز کو سنا۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا اور انہوں نے سچ کہا۔ آپ صلی اللہ نے سب لوگوں کو چھوڑ کر مجھے روک لیا۔ اٹھو اور اذان دو۔ میں اٹھا اور آپ نے خود مجھے اذان سکھائی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ۔ پھر آپ نے مجھے بلند آواز کہنے کا حکم فرمایا۔ اور فرمایا اشہد ان لا الہ الا اللہ دو دفعہ اور دو دفعہ اشہد ان محمدا رسول اللہ دو دفعہ حی علی الصلوٰۃ اور دو دفعہ حی علی الفلاح اور دو دفعہ اللہ اکبر اللہ اکبر (اور آخر میں) لا الہ الا اللہ جب میں اذان پڑھ چکا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یاد فرمایا اور ایک ایسی تھیلی عنایت فرمائی جس میں چاندی تھی میں نے عرض کی کہ حضور مجھے مکہ مکرمہ میں اذان پڑھنے پر مقرر فرمایا جائے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہیں مقرر کیا جاتا ہے میں جناب عتاب بن اسید کی خدمت میں حاضر ہوا اور جناب عتاب رسول اکرم کی طرف سے مکہ مکرمہ میں عامل متعین تھے اور میں نے ان کے ساتھ نماز کی اذان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق دی۔

نوٹ: یہ حضور نبی کریمؐ کا کمال اخلاق تھا۔ اور نہایت ہی عمدہ تعلیم ایک ان جہان شخص کے ساتھ جس نے اپنی لاعلمی کی وجہ سے شعائر دین کے ساتھ مذاق کیا، آپ نے احسان کے برجستہ سے شرمندہ فرما دیا۔ اور اسے دین کی بات سمجھا دی۔

اَلْاَذَانُ فِی السَّفَرِ

سفر میں اذان دینا

۶۲۶ عَنْ اَبِیْ مُحَذُوْرَةَ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ ضَرَبْتُ عَاشِرَ عَاشَرَةٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ بِطَلَبِهِمْ فَسَمِعْنَاهُمْ يُؤَذِّنُوْنَ بِالصَّلٰوةِ فَصُفْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَهْزِئُ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعْتُ فِیْ هٰؤُلَاءِ تَاْوِيْنَ اَنْسَانٍ حَسَنَ الصَّوْتِ فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا فَاَذَّنَ رَجُلٌ رَجُلٌ وَسَمَّتَ اٰخِرَهُمْ فَقَالَ حِيْنَ اَذَّنْتُ حِيْنَ تَعَالَ فَاَجْلَسَنِیْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِیْ وَبَرَّكَ عَلَیَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اِذْهَبْ فَاَذِّنْ عِنْدَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ فَقُلْتُ كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلَّمَنِیْ كَمَا تُؤَذِّنُوْنَ الْاٰنَ بِهَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فِی الْاَوَّلِ مِنَ الصُّبْحِ قَالَ وَعَلَّمَنِی الْاِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

سیدنا حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ (ایک دفعہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حنین سے سفر پر روانہ ہوئے۔ تو مکہ مکرمہ سے ہم دس افراد آپ کو تلاش کرنے کے لیے نکلے۔ ہم نے آپ کے ہمراہ لوگوں کو دیکھا۔ کہ وہ نماز کے لیے اذان دے رہے تھے۔ ہم نے بھی کھڑے ہو کر اذان پر مضاخرت شروع کی۔ اور ہم ان لوگوں سے مذاق کر رہے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ان میں سے ایک شخص کو میں نے اذان کہتے ہوئے سنا اس کی آواز اچھی ہے۔ آپ نے ہمیں بلا بھیجا تو ہر شخص نے باری باری اذان کہی۔ میں سب سے آخر میں تھا جب میں اذان پڑھ چکا۔ تو آپ نے مجھے یاد فرمایا میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اپنے سامنے بٹھا کر میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا۔ اور تین دفعہ میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ جاؤ اور کعبہ مکرمہ کے پاس کھڑے ہو کر اذان کہو میں نے عرض کیا کہ حضور! کس طرح اذان دوں آپ نے مجھے اس طرح اذان سکھائی جیسے تم اب اذان پڑھتے ہو۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

اور آپ نے نماز فجر میں اس الفاظ کا اضافہ فرمایا۔ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ پھر آپ نے مجھے تکبیر (اقامت) سکھائی اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ

أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

أَذَانُ الْمُنْفَرِدِيْنَ فِي السَّفَرِ

سفر میں علیحدہ لوگوں کا اذان کہنا

۶۳۷ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّي فَقَالَ إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا۔

سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور میرے ساتھ میرا چچازاد بھائی یا کوئی دوسرا ساتھی تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم سفر کرو تو سفر میں اذان اور تکبیر کہو۔ تم دونوں میں سے بڑا عمر والا شخص جماعت کرائے۔

إِجْتِزَاءُ الْمَرْءِ بِأَذَانِ غَيْرِهِ فِي الْحَضَرِ

کسی دوسرے شخص کی اذان پر قناعت کرنا

۶۳۸ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَّقِيْقًا فَظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا إِلٰى أَهْلِنَا فَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْا إِلٰى أَهْلِيْكُمْ فَأَقِيْمُوْا عِنْدَهُمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

سیدنا حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ہم سب نوجوان اور ہم عمر تھے ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیس راتوں تک ٹھہرے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت رحم فرمانے والے اور نرم دل تھے۔ آپ نے یہ خیال فرمایا کہ ہمیں گھر جانے کا شوق ہوگا آپ نے دریافت فرمایا کہ تم گھر میں اپنے کون کون سے افراد چھوڑ کر آئے ہو۔ ہم نے جواب میں عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم اپنے گھروں میں جاکر وہیں رہو اور لوگوں کو دین کی باتیں سکھلاؤ۔ اذان سے کہو کہ جب اذان کا وقت آئے تو ایک شخص کو اذان کہنی چاہیے اور تم میں سے جو بڑا ہو وہ شخص امامت کرائے۔

۶۳۹ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ لِيْ أَبُوْ قِلَابَةَ هُوَ

سیدنا حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضرت ابوقلابہ سے سنا۔ آپ نے عمرو بن سلمہ سے سنا

حَيٌّ أَفَلَا تَلْقَاهُ قَالَ أَيُّوبُ فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا كَانَ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَذَهَبَ أَبِي إِلَى إِسْلَامِ أَهْلِ حِوَائِنَا فَلَمَّا قَدِمَ اسْتَقْبَلْنَاهُ فَقَالَ جِئْتُكُمْ وَاللَّهِ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَقًّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوا صَلٰوةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا۔

۶۴۱ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا تَأْذِينَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ۔

اَلْمُؤَذِّنَانِ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ

۶۴۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا تَأْذِينَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ۔

هَلْ يُؤَذِّنَانِ جَمِيعًا أَوْ فُرَادَى

۶۴۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هٰذَا وَيَصْعَدَ هٰذَا۔

۶۴۴ عَنْ أُنَيْسَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَذَّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَإِذَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَلَا تَأْكُلُوا وَلَا تَشْرَبُوا۔

جناب ابوقلابہ نے فرمایا۔ جناب عمرو بن سلمہ زندہ ہیں۔ اور آپ ان سے ملاقات نہیں فرماتے۔ ایوبؒ نے فرمایا میں نے جا کر ان سے ملاقات کی۔ آپؒ نے فرمایا جب مکہ فتح ہو گیا تو ہر قبیلہ نے اسلام قبول کرنے میں جلدی کی۔ میرے باپ ہمارے قوم سے اسلام کی طرف تشریف لے گئے۔ جب وہ واپس آئے تو ہم سب ان کے استقبال کے لیے حاضر ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہو کر آیا ہوں۔ آپ نے ہر شاد فرمایا کہ فلاں نماز فلاں وقت پر پڑھو۔ اور فلاں نماز فلاں وقت میں جب نماز کا وقت ہو جائے۔ تو تم میں سے ایک شخص اذان پڑھے اور جو کہ قرآن زیادہ یاد ہو وہ شخص امامت کرائے حضرت سالم کے اپنے والد سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال رات ہی سے اذان دے دیا کرتے ہیں تم کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ام مکتوم کا بیٹا اذان دے۔

ایک ہی مسجد کے لیے دو موذن ہونا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شاد فرمایا کہ جناب حضرت بلال رضی اللہ عنہ (صبح کی) اذان جلدی پڑھ دیا کرتے ہیں۔ تم ام مکتوم کے بیٹے کی اذان سننے تک کھاؤ اور پیو۔

کیا دو موذن ایک ہی وقت میں اذان پڑھیں یا الگ الگ

سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب جناب بلال رضی اللہ عنہ اذان دیں تو کھاؤ پیو حتی کہ ابن ام مکتوم اذان پڑھیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ان دونوں کی اذان میں قیادہ فاصلہ نہ تھا مگر اتنا کہ ایک شخص اذان کہہ کر اترتا تو دوسرا اذان دینے کے لیے چڑھتا۔

سیدنا حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ابن ام مکتوم اذان دے تو کھاؤ پیو۔ اور جب بلال اذان دے تو نہ کھاؤ اور نہ پیو۔

اَلْاَذَانُ فِیْ غَیْرِ وَقْتِ الصَّلٰوۃِ

۶۴۴ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ لِیُوْقِظَ نَائِمَکُمْ وَلِیَرْجِعَ قَائِمُکُمْ وَلَیْسَ اَنْ یَقُوْلَ ھٰکَذَا یَعْنِیْ فِی الصُّبْحِ۔

وقت سے پہلے اذان پڑھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو سوتوں کو جگانے کے لیے اذان فرماتے ہیں اور فرمایا کہ آپ تہجد پڑھنے والوں کو کھانا کھانے کے لیے لوٹاتے ہیں۔ اور آپ فجر ہونے پر اذان نہیں دیتے۔ لہٰذا تم ان کی اذان پر کھانا پینا نہ چھوڑنا۔!

وَقْتُ اَذَانِ الصُّبْحِ

۶۴۵ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصُّبْحِ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ حِیْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْغَدِ اَخَّرَ الْفَجْرَ حَتّٰی اَسْفَرَ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ فَصَلّٰی ثُمَّ قَالَ ھٰذَا وَقْتُ الصَّلٰوۃِ۔

اذان صبح کا وقت

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ نماز فجر کا وقت کیا ہے؟ آپ نے جناب بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اور جناب بلال رضی اللہ عنہ نے صبح کی روشنی دکھائی دینے پر اذان فرمائی۔ دوسرے دن آپ نے اجالا ہونے تک نماز میں تاخیر فرمائی۔ پھر حضور علیہ السلام نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو تکبیر کہنے کا حکم فرمایا انہوں نے تکبیر کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔ اور بعد میں فرمایا کہ یہی نماز کا وقت ہے۔

کَیْفَ یَصْنَعُ الْمُؤَذِّنُ فِیْ اَذَانِہٖ

۶۴۶ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ بِلَالًا فَاَذَّنَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ فِیْ اَذَانِہٖ ھٰکَذَا یَنْحَرِفُ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا۔

موذن اذان دیتے وقت کیا کرے

سیدنا حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو جناب بلال رضی اللہ عنہ نکلے اور آپ نے اذان فرمائی۔ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دائیں اور بائیں پھرتے دیکھا۔

رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْاَذَانِ

۶۴۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَۃَ الْاَنْصَارِیِّ الْمَازِنِیِّ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ قَالَ لَہٗ اِنِّیْ اَرَاکَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِیَۃَ فَاِذَا کُنْتَ فِیْ غَنَمِکَ اَوْ بَادِیَتِکَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوۃِ فَارْفَعْ صَوْتَکَ فَاِنَّہٗ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَھِدَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ

اذان کہتے وقت آواز کو بلند کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے۔ کہ جناب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے آپ کو فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ جنگل میں اپنی بکریوں میں ہو اور نماز کیلئے اذان کہو تو بلند آواز سے کہو۔ کیونکہ جہاں تک موذن کی اذان کی آواز پہنچتی ہے۔ وہاں تک کے جن اور آدمی اور ہر چیز قیامت کے روز اس کی گواہی دیں گے۔ جناب ابوسعید نے فرمایا کہ میں

أَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ارشاد گرامی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

نوٹ: یعنی جہاں تک موذن کی آواز پہنچے گی وہاں تک کی سب چیزیں قیامت کے روز موذن کے ایمان کی گواہی دیں گی۔ اس لیے خوب زور سے اذان کہنا مستحب ہے۔

۶۴۸ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ سَمِعَهُ مِنْ فَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ بِمَدٰى صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جہاں تک موذن کی آواز پہنچے اس کی بخشش اور مغفرت کی جاتی ہے لہذا اس کے ایمان کی گواہی ہر رطب و یابس یعنی زندہ مردہ درخت آدمی وغیرہ دے گی۔

۶۴۹ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ بِمَدٰى صَوْتِهٖ وَيُصَدِّقُهٗ مَنْ سَمِعَهٗ مِنْ رَّطْبٍ وَّيَابِسٍ وَّلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰى مَعَهٗ۔

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم نے فرمایا بے شک و شبہ پہلی صف میں کھڑے ہونے والوں پر اللہ رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے دعا کرتے ہیں۔ اور موذن کی بخشش ہوتی ہے جہاں تک اس کی آواز بلند ہوتی ہے اور اس کی اذان کو تر اور خشک سننے والے سچا کہتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے والے ہر نمازی کی نماز کے برابر اس کو ثواب ملتا ہے۔

اَلتَّثْوِيْبُ فِيْ اَذَانِ الْفَجْرِ

اذان صبح میں تثویب

۶۵۰ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ كُنْتُ اُؤَذِّنُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ اَقُوْلُ فِيْ اَذَانِ الْفَجْرِ الْاَوَّلِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

سیدنا حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان کہتا تو میں پہلی اذان فجر میں حی علی الفلاح کے بعد یہ کہتا الصلوۃ خیر من النوم، الصلوۃ خیر من النوم اور اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔

۶۵۱ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَبِيْعُ بْنُ اَبِيْ جَعْفَرٍ الْاَعْرَجُ۔

امام نسائی کہتے ہیں کہ انہیں الفاظ سے حدیث کے راوی وہ ابو جعفر ہیں جنہوں نے سفیان سے روایت کی بلکہ یہ دوسرے ابو جعفر ہیں۔

اٰخِرُ الْاَذَانِ

اذان کے آخری الفاظ

۶۵۲ عَنْ بِلَالٍ قَالَ اٰخِرُ الْاَذَانِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

سیدنا حضرت بلال فرماتے ہیں کہ اذان کا آخر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ہے۔

۶۵۳ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ اٰخِرُ اَذَانِ بِلَالٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۶۵۴ عَنِ الْاَسْوَدِ مِثْلَهٗ۔

۶۵۵ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ اٰخِرَ الْاَذَانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

سیدنا حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کا آخری جملہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ تھا۔

حضرت اسود سے بواسطہ اعمش اسی طرح کی روایت مروی ہے۔

سیدنا حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اذان کا آخری کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔

اَلْاَذَانُ فِی الثَّلْجِ مِنْ شُهُوْدِ الْجَمَاعَةِ فِی اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ

بارش والی رات جماعت میں آنا ضروری نہیں

۶۵۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ ثَقِيْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُنَادِیَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِیْ فِیْ لَيْلَةٍ مَّطِيْرَةٍ فِی السَّفَرِ يَقُوْلُ حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوْا فِیْ رِحَالِكُمْ۔

سیدنا حضرت عمرو بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے بنو ثقیف قبیلہ سے متعلق ایک شخص نے بیان کیا جو نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کو سفر میں ایک رات سنا اور بارش ہو رہی تھی اور وہ کہتا تھا حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح اپنی اپنی قیام گاہوں پر نماز پڑھو

۶۵۷ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِیْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ فَقَالَ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ۔

سیدنا حضرت نافع سے مروی ہے کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز کے لیے ایک رات اذان فرمائی اس وقت سخت سردی تھی اور ہوا چل رہی تھی۔ آپ نے اذان میں فرمایا کہ سب لوگ اپنی اپنی قیام گاہوں پر نماز ادا کریں کیونکہ بارش اور ٹھنڈی رات کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو یہ پکارنے کا حکم فرماتے کہ سب لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں پر نماز پڑھ لیں۔

اَلْاَذَانُ لِمَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِیْ وَقْتِ الْاُوْلٰى مِنْهُمَا

اگر کوئی شخص پہلی نماز کے وقت میں دو نمازوں کو ملا کر پڑھے تو وہ اذان کہے

۶۵۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ حَتّٰى اِذَا انْتَهٰى اِلٰى بَطْنِ الْوَادِیْ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے چلے جب آپ عرفات میں پہنچے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ آپ کے لیے مقام نمرہ میں خیمہ لگایا گیا ہے۔ سورج غروب ہوا تو حضور نبی کریم اپنی سواری سے اترے آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کو تیار کرنے کا حکم صادر فرمایا جب آپ وادی کے درمیان پہنچے تو آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا۔ بعد ازاں جناب بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی پھر اقامت کہی اور ظہر کی نماز پڑھی، پھر تکبیر کہنے پر

اَلْاَذَانُ لِمَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِ الْاُوْلٰى مِنْهُمَا

۶۵۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

عصر کی نماز پڑھی اور درمیان میں کوئی نماز ادا نہ فرمائی (یعنی نماز نفل اور سنت ادا نہیں فرمائی)

پہلی نماز کا وقت گزرنے پر جو شخص دو نمازوں کو ملا کر پڑھے تو اُسے اذان دینی چاہیے؟

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے (واپس تشریف لائے) جب آپ مزدلفہ میں تشریف لائے تو وہاں آپ نے نماز مغرب اور عشاء ایک اذان اور دو تکبیروں سے ملا کر پڑھی اور درمیان میں کوئی نماز ادا نہ فرمائی۔

۶۶۰ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَهٗ بِجَمْعٍ فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَالَ هٰكَذَا صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ۔

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مزدلفہ میں جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھے۔ آپ نے اذان فرما کر تکبیر کہی اور مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا۔ الصلوٰۃ اور آپ نے عشاء کی دو رکعتیں ادا فرمائیں میں نے دریافت کیا یہ کونسی نماز ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس مقام پر اسی طرح نماز پڑھی

اَلْاِقَامَةُ لِمَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

دو نمازیں ملا کر پڑھنے والا شخص ایک یا دو دفعہ تکبیر کہے:۔

۶۶۱ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ایک تکبیر سے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ادا فرمائی۔ پھر آپ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے ایسا ہی کیا تھا۔ اور جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

۶۶۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے مزدلفہ میں حضور نبی کریم کے ہمراہ ایک تکبیر سے دو نمازیں ادا فرمائیں۔

۶۶۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ صَلّٰى كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بِاِقَامَةٍ وَّلَمْ يَتَطَوَّعْ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں دو نمازیں ملا کر پڑھیں۔ آپ نے ہر نماز کے لیے ایک تکبیر فرمائی اور کسی نماز سے پہلے نفل ادا

قَبْلَ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا وَلَا بَعْدُ۔

نہ فرمائے۔ اور نہ ہی کسی نماز کے بعد۔

اَلْاَذَانُ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلٰوةِ

قضا ہو جانے والی نماز کے لیے اذان کہنا

۶۶۴ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ شَغَلَنَا الْمُشْرِکُوْنَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ یُّنْزَلَ فِی الْقِتَالِ مَا نَزَلَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَکَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَصَلَّاهَا کَمَا کَانَ یُصَلِّیْهَا لِوَقْتِهَا۔

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ غزوۂ احزاب میں مشرکین نے ہمیں نماز ظہر سے روکے رکھا۔ حتی کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ اور یہ اس وقت کا ذکر ہے۔ کہ جب تک جہاد میں صلوۃ الخوف کی آیات نازل نہ ہوئی تھیں بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَکَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ یعنی اللہ نے اب مسلمانوں کی لڑائی اٹھا لی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو تکبیر پڑھنے کا حکم صادر فرمایا۔ آپ نے ظہر کی تکبیر پڑھی اور آپ نے اس نماز کو اسی طرح پڑھا جس طرح وقت میں پڑھا کرتے تھے۔

اَلْاِجْتِزَاءُ لِذَالِكَ کُلِّهٖ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّالْاِقَامَةِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

اگر کئی نمازیں قضا ہو گئی ہوں تو ان سب کے لیے ایک اذان کافی ہے مگر ہر نماز کے لیے تکبیر الگ الگ ہے

۶۶۵ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ شَغَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ یَوْمَ الْخَنْدَقِ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعِشَاءَ۔

سیدنا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ خندق کے دن مشرکوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے روکے رکھا۔ آپ نے جناب بلال کو حکم فرمایا تو آپ نے اذان پڑھی، پھر تکبیر فرمائی۔ آپ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی۔ پھر تکبیر فرمائی تو حضور نے عصر پڑھی، پھر تکبیر کہی تو آپ نے مغرب کی نماز پڑھی۔ بعد ازاں تکبیر فرمائی تو آپ نے نماز عشاء ادا فرمائی

اَلْاِکْتِفَاءُ بِالْاِقَامَةِ لِکُلِّ صَلٰوةٍ

ہر نماز کے لیے فقط تکبیر کہہ لینا

۶۶۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا فِیْ غَزْوَةٍ حَبَسَنَا الْمُشْرِکُوْنَ عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الْمُشْرِکُوْنَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِیًا

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ اور مشرکین نے ہمیں ظہر اور عصر اور مغرب و عشاء کی نماز نہ پڑھنے دی جب وہ واپس چلے گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم فرمایا کہ

فَاقَامَ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَصَلَّيْنَا ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ غَيْرُكُمْ۔

نے نماز کے لیے تکبیر کہی ہم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر انہوں نے عصر کی نماز کی تکبیر فرمائی ہم نے عصر کی نماز ادا کی۔ پھر مغرب کی تکبیر فرمائی ہم نے مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے عشا کی تکبیر فرمائی ہم نے عشا کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اس وقت پوری سرزمین پر تمہارے سوا کوئی جماعت اللہ کو یاد نہیں کرتی۔

اَلْاِقَامَةُ

دوبارہ ادا کے لیے تکبیر کہنا

لِمَنْ نَسِيَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ

۶۶۷ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ خُدَيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمًا فَسَلَّمَ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةٌ فَاَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَسِيْتَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ رَكْعَةً فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّاسَ فَقَالُوْا لِيْ اَتَعْرِفُ الرَّجُلَ قُلْتُ لَا اِلَّا اَنْ اَرَاهُ فَمَرَّ بِيْ فَقُلْتُ هٰذَا هُوَ قَالُوْا هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھی جب ایک رکعت رہتی تھی تو آپ نے سلام پھیرا اور آپ مسجد سے تشریف لے گئے ایک شخص دوڑتا ہوا حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ایک رکعت بھول گئے آپ مسجد کے اندر تشریف لائے اور سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا۔ انہوں نے تکبیر فرمائی۔ آپ نے ایک رکعت ادا فرمائی۔ میں نے لوگوں کو جب یہ واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے کہا تم اس شخص کو پہچانتے ہو جس نے (ایک کر) آپ سے عرض کیا کہ آپ ایک رکعت بھول گئے ہیں؟ میں نے جواب میں عرض کیا کہ میں نہیں جانتا۔ ہاں البتہ اگر میں دیکھوں تو پہچان لوں گا وہ شخص میرے سامنے نکلا میں نے کہا یہ وہ صاحب ہیں لوگوں نے کہا کہ یہ جناب طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔

اَذَانُ الرَّاعِيْ

گڈریے کا اذان کہنا

۶۶۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَسَمِعَ صَوْتَ رَجُلٍ يُؤَذِّنُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ الْحَكَمُ اَسْمَعُ هٰذَا مِنَ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن ربیعہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے۔ آپ نے اذان دینے والے ایک شخص کی آواز سنی جب وہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کہنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ یہ گڈریا ہے یا اپنے گھر والوں سے پھرا ہوا ہے (حکم فرمائے

هٰذَا لِرَاعِي غَنَمٍ أَوْ رَجُلٌ عَاذِبٌ عَنْ أَهْلِهِ فَهَبَطَ الْوَادِيَ فَإِذَا هُوَ بِرَاعِي غَنَمٍ فَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ قَالَ أَتَرَوْنَ هٰذِهِ هَيِّنَةً عَلَى أَهْلِهَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ إِلَى أَهْلِهَا۔

میں کہ میں نے ابن ابی لیلیٰ سے یہ حدیث سنی تھی) آپ نے وادی میں تشریف لا کر ملاحظہ فرمایا تو وہ چرواہا تھا۔ پھر آپ کی نظر مبارک ایک مُردہ بکری پر پڑی تو آپ نے فرمایا دیکھو! یہاں کے مالک کے نزدیک کس قدر ناپسندیدہ ہے صحابۂ کرام نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

اَلْاَذَانُ لِمَنْ يُّصَلِّي وَحْدَهٗ

اکیلے نماز پڑھنے والے کی اذان

۶۶۹ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ شَظِيَّةِ الْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ انْظُرُوْا إِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر تعجب فرماتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر بکریاں چراتا ہے، نماز کیلئے اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کو دیکھو جو میرے ڈر سے اذان دیتا اور نماز پڑھتا ہے میں نے اس شخص کو بخش دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

اَلْاِقَامَةُ لِمَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ

اکیلے نماز پڑھنے والے کی تکبیر

۶۷۰ عَنْ رُفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ فِيْ صَفِّ الصَّلٰوةِ الْحَدِيْثَ۔

سیدنا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی صف میں اکیلے تشریف فرما تھے۔

كَيْفَ الْاِقَامَةُ

تکبیر کیسے کہی جائے

۶۷۱ عَنْ أَبِي الْمُثَنّٰى مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْجَامِعِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأَذَانِ فَقَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً إِلَّا أَنَّكَ إِذَا قُلْتَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قُلْهَا مَرَّتَيْنِ فَإِذَا سَمِعْنَا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ تَوَضَّأْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ۔

جامع مسجد کے مؤذن سیدنا حضرت ابوالمثنیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اذان کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں اذان کے کلمات دو دو دفعہ کہے جاتے اور تکبیر ایک ایک دفعہ مگر قد قامت الصلوٰۃ دو دو دفعہ کہا جاتا جب ہم قد قامت الصلوٰۃ سنتے تو وضو کر کے نماز ادا کرنے کے لیے باہر نکلتے

اِقَامَةُ كُلِّ وَاحِدٍ لِنَفْسِهٖ

۶۷۲ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِصَاحِبٍ لِّيْ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا۔

ہر شخص کا اپنے لیے علیحدہ تکبیر کہنا :۔

حضرت مالک بن حویرث سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے مجھے اور میرے ایک ساتھی کو فرمایا کہ جب نماز کا وقت آئے تو تم دونوں اذان دو پھر تکبیر کہو اور پھر تم دونوں میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

فَضْلُ التَّاذِيْنِ

۶۷۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الْمَرْءُ اَنْ لَّا يَدْرِيَ كَمْ صَلّٰى۔

اذان کی فضیلت

سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کے لیے اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر ریح خارج کرتا ہوا دوڑتا ہے۔ تاکہ وہ اذان کی آواز نہ سنے۔ جب اذان ختم ہوتی ہے۔ تو وہ واپس آجاتا ہے۔ پھر جب تکبیر ہوتی ہے تو بھاگ جاتا ہے اور جب تکبیر ہو چکتی ہے تو پھر واپس آجاتا ہے حتی کہ وہ انسان کے دل میں وسوسہ اندازی کرتا ہے (دل سے آدمی کو الگ کر دیتا ہے جسم انسان کا نماز کی طرف ہوتا ہے لیکن دل جمعی اور بھرپور توجہ سے نماز ادا نہیں کر سکتا) تو شیطان ایسی باتیں یاد دلاتا ہے۔ جو نماز میں قبل ازیں خیال نہ تھا حتی کہ آدمی یہ بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں؟

اَلْاِسْتِهَامُ عَلَى التَّاذِيْنِ

۶۷۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوْا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

اِتِّخَاذُ الْمُؤَذِّنِ الَّذِيْ ــــ

اذان پڑھنے کے لیے قرعہ اندازی :۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے اور جماعت کی پہلی صف میں کھڑے ہونے کا کتنا ثواب ہے۔ تو وہ قرعہ اندازی کے بغیر کوئی راستہ نہ پاتے۔ اگر انہیں معلوم ہوتا کہ نماز ظہر کو اوّل وقت میں ادا کرنے کا کتنا ثواب ہے تو وہ اس کی طرف جلدی کرتے۔ اور اگر انہیں معلوم ہوتا کہ عشاء اور فجر کی نماز میں کتنا ثواب ہے تو وہ اپنی سرینوں کے گھسیٹے ہوتے نماز کے لیے آتے۔

لَا يَأْخُذُ عَلٰى أَذَانِهِ أَجْرًا

ایسے شخص کو مؤذن بنانا جو اذان پر اجرت نہ لے

۶۷۵ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي فَقَالَ أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلٰى أَذَانِهِ أَجْرًا۔

سیدنا حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ حضور مجھے قوم کا امام بنا دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو اپنی قوم کا امام ہے تاہم سب سے زیادہ ضعیف اور کمزور آدمی کی رعایت کرتے ہوئے نماز کو طول نہ دیجیے اور ایسے مؤذنوں کو مقرر کیجیے جو اذان پر اجرت نہ لیں۔

القول مثل ما يقول المؤذن

موذن کی طرح کہنے کا بیان

۶۷۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح موذن کہتا ہے۔

ثَوَابُ ذٰلِكَ

اذان دینے کا ثواب

۶۷۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِينًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور نبی کریم کے ہمراہ تھے تو جناب بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کو کھڑے ہوئے جب آپ اذان فرما چکے تو حضور نبی کریم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے دل میں یقین کر کے ایسا ہی کہا وہ جنت میں جائے گا۔

اَلْقَوْلُ مِثْلُ مَا يَتَشَهَّدُ الْمُؤَذِّنُ

جو کچھ موذن کہے وہی سننے والا بھی کہے

۶۷۸ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَكَبَّرَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت مجمع بن یحیی انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب ابو امامہ بن سہل کے پاس بیٹھا تھا کہ مؤذن نے اذان دی تو اللہ اکبر اللہ اکبر کہا۔ آپ نے بھی دو دفعہ اللہ اکبر اللہ اکبر فرمایا۔ پھر مؤذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ فرمایا۔ حضرت ابو امامہ نے بھی دو بار لا الہ الا اللہ فرمایا۔ پھر مؤذن نے دو دفعہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو آپ نے بھی ایسے ہی فرمایا۔ پھر فرمایا کہ مجھ سے معاویہ بن ابی سفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کیا۔

۶۷۹ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ

سیدنا حضرت ابو امامہ بن سہل سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں میں نے جناب معاویہؓ سے سنا آپ فرماتے تھے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ

میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی فرماتے سنا جیسے کہ مؤذن کہہ رہا تھا۔

اَلْقَوْلُ الَّذِیْ یُقَالُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

مؤذن جب حیّ علی الصلوٰۃ، حیّ علی الفلاح کہے تو سننے والے کو کیا کہنا چاہیے

۶۸۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذَا أَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى إِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِثْلَ ذَا الَّذِيْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں جناب حضرت معاویہ کے پاس تھا۔ اسی دوران آپؓ کے مؤذن نے اذان دی تو حضرت معاویہؓ نے ویسے ہی کہا جیسا کہ مؤذن نے فرمایا۔ جب مؤذن نے حیّ علی الصلوٰۃ کہا تو حضرت معاویہؓ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا۔ جب مؤذن نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی فرماتے میں نے سنا۔

اَلصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ الْاَذَانِ

اذان دینے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

۶۸۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپؓ فرما رہے تھے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا جب تم اذان سنو تو جو کچھ مؤذن کہے تم بھی وہ کہو، اور مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ رب العزت اس پر دس دفعہ رحمت بھیجے گا پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو کیونکہ وسیلہ جنت کا درجہ ہے جو کہ اللہ کے خاص بندوں میں سے ایک بندہ کے سوا کسی کے لائق نہیں مجھے امید ہے کہ اس کے لائق میں ہی ہوں گا جو شخص میرے لیے وسیلہ طلب کرے گا اس کے لیے میری شفاعت لازمی ہو جائے گی۔

اَلدُّعَاءُ عِنْدَ الْاَذَانِ

اذان کی دعا

۶۸۲ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ۔

کہ جو شخص اذان سنتے وقت یہ کہے گا کہ میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ جل شانہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور بلاشک وشبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے عبد اور رسول ہیں میں اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوں تو اس شخص کے گناہ بخش دیئے جائیں گے

۶۸۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَهُ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر کہے اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ ات محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودن الذی وعدتہ تو اس کی شفاعت مجھ پر قیامت کے دن لازم ہوگی

نوٹ: صحیح میں اس دعا کے مذکورہ الفاظ کے بعد ہے۔ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ حافظ ابن حجر کے بعد ما الدرجۃ الرفیعۃ اور سورۃ آخر میں۔

اَلصَّلٰوةُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

اذان اور اقامت کے درمیان نماز

۶۸۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِمَنْ شَاءَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں اذانوں کے درمیان نماز ہے دونوں اذانوں کے درمیان نماز ہے ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے جس کا جی چاہے (دونوں اذان اور تکبیر کے درمیان نماز پڑھے)

۶۸۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ يُصَلُّوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مؤذن اذان دے چکتا تو بعض صحابہ کرام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ستونوں کی طرف تشریف لے جاتے اور نماز ادا فرماتے حتی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے مغرب کی نماز سے قبل وہ حضرات نماز نفل ادا فرماتے، مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان زیادہ دیر نہ ہوا کرتی تھی

اَلتَّشْدِيْدُ فِي الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ

مسجد میں اذان پڑھے جانے کے بعد نماز پڑھے بغیر باہر جانا گناہ

۶۸۶ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَاءِ حَتّٰى

سیدنا حضرت ابوالشعثاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ایک شخص اذان

قَطَعَهُ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سے بعد مسجد سے باہر جانے لگا حتیٰ کہ باہر چلا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب مسجد میں اذان ہو جائے تو نماز پڑھے بغیر باہر نہ جائے۔)

۶۸۷ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابوالشعثاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص مسجد سے اذان ہو جانے کے بعد نکلا۔ سیدنا حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی

اِيْذَانُ الْمُؤَذِّنِيْنَ الْاَئِمَّةَ بِالصَّلٰوةِ

جب نماز ہونے لگے تو اس سے قبل موذنوں کا اماموں کو آگاہ کرنا

۶۸۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَّيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ بِالْاِقَامَةِ فَيَخْرُجُ مَعَهٗ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد فجر تک گیارہ رکعتیں ادا فرماتے۔ آپ ہر دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر کی ادا فرماتے اور ایک سجدہ فرماتے جتنی دیر تک تم میں سے کوئی قرآن حکیم کی پچاس آیات تلاوت کرے۔ پھر آپ سر اٹھاتے تھے جب موذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا۔ اور آپ فجر کی نماز کا وقت معلوم فرما لیتے تو آپ دو خفیف رکعتیں ادا فرماتے۔ پھر آپ دائیں طرف لیٹ جاتے حتیٰ کہ موذن آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا کہ اب تکبیر کہنے والا ہے تو آپ اس کے ساتھ نکلتے (اس حدیث پاک سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ موذن امام کو نماز کے وقت دوبارہ مطلع کرے کیونکہ وہ دوسرے کاموں میں مشغول رہتے ہیں)

۶۸۹ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَوَصَفَ اَنَّهٗ صَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى اسْتَثْقَلَ فَرَاَيْتُهٗ يَنْفُخُ وَاَتَاهُ بِلَالٌ فَقَالَ الصَّلٰوةَ

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کے مولیٰ جناب سیدنا حضرت کریب سے مروی ہے کہ میں نے جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کیسے نماز ادا فرماتے۔ آپ نے بیان فرمایا کہ حضور وتر سمیت گیارہ رکعتیں ادا فرماتے۔ پھر آپ گہری نیند میں آرام فرماتے حتیٰ کہ جناب احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خراٹے لیتے ہوئے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَصَلّٰى بِالنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

دیکھا اسی دوران سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! نماز آپ نے کمر سے ہو کر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ بعد ازاں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا۔

نوٹ: حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند عام انسانوں کی طرح نہ تھی بلکہ ہمارے سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن آپ فرماتے تھے میری آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتا ہے اسی لیے آپ نیند فرماتے تو آپ کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ کیونکہ آپ حالت نیند میں وحی کے نواقض وغیرہ سے آگاہ ہیں۔

اِقَامَةُ الْمُؤَذِّنِ عِنْدَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ

امام کے باہر نکلتے وقت مؤذن کا تکبیر کہنا:۔

۶۹۰ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ خَرَجْتُ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو کھڑے نہ ہو حتیٰ کہ مجھے باہر نکلتے ہوئے دیکھ لو۔

كِتَابُ الْمَسَاجِدِ

کتاب المساجد

اَلْفَضْلُ فِيْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ

مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت

۶۹۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن عبسہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص مسجد تعمیر کرے اس میں اللہ کی یاد کرے تو اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

نوٹ: یہ فضیلت صرف اس وقت ہوگی جب کوئی دوسری مسجد نہ ہو اور نمازیوں کو نماز پڑھنے کے لیے کوئی جگہ نہ ملے۔ اگر کوئی دوسری مساجد موجود ہوں تو ان کی مرمت اور توسیع کرنا نئی مساجد تعمیر کرنے سے بہتر ہے۔ اگر مساجد قابل مرمت ہوں تو ان کی مرمت کرانی چاہیے یہی سرمایہ دین کے کاموں میں لگایا جائے جیسے مدرسہ بنانا۔ کنواں کھدوانا۔ سرائے بنانا۔ دین کی کتب چھپوانا اور تبلیغی جلسے کرانا وغیرہ۔

اَلْمُبَاهَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ

تعمیر مساجد میں فخر اور بڑائی کرنا

۶۹۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کی نشانی یہ بھی ہے۔ کہ لوگ مسجد تعمیر کرنے میں فخر کریں گے۔

نوٹ: یعنی تاسوری ریاکاری اور بڑائی کی نیت سے مساجد تعمیر کریں گے اور خلوص نہ ہوگا

ذِكْرُ اَيِّ مَسْجِدٍ وُضِعَ اَوَّلًا

۶۹۳ عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُنْتُ اَقْرَأُ عَلٰى اَبِي الْقُرْاٰنَ فِي الْمَكْتَبِ فَاِذَا قَرَاْتُ السَّجْدَةَ سَجَدَ فَقُلْتُ يَا اَبَتِ اَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ اَوَّلًا قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى قُلْتُ وَكَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا وَالْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُ مَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ۔

كون سی مسجد پہلے تعمیر ہوئی

سیدنا حضرت اعمش سے مروی ہے کہ جناب ابراہیم نے مجھ سے مقام مکتب پر بیان کیا میں جب کہ میں اپنے والد سے پڑھ رہا تھا جب میں آیت سجدہ تلاوت کرتا تو میرے والد گرامی سجدہ فرماتے میں نے دریافت کیا ابا جان آپ راستے میں سجدہ فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسی مسجد سب سے پہلے تعمیر ہوئی آپ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے کہا پھر کون سی؟ آپ نے ارشاد فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے عرض کیا ان دونوں مساجد میں کتنا فاصلہ تھا؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چالیس سال کی مسافت کا اور ساری زمین تیرے لیے مسجد بنائی گئی ہے جہاں نماز کا وقت آئے نماز پڑھو۔

فَضْلُ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

۶۹۴ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ عَبَّاسٍ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَنْ صَلّٰى فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ۔

بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت ابراہیم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ نے فرمایا میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ مدینہ منورہ کی مسجد نبوی میں نماز پڑھنا دوسری مساجد میں ہزار نمازیں پڑھنے کی نسبت افضل ہے مگر بیت اللہ میں نماز پڑھنا اس سے بھی افضل ہے۔

اَلصَّلٰوةُ فِي الْكَعْبَةِ

۶۹۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَاَغْلَقُوْا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحُوْا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَسَاَلْتُهُ

خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں تشریف لے گئے اور آپ کے ہمراہ جناب اسامہ بن زید حضرت بلال اور عثمان بن طلحہ تھے، آپ نے دروازہ بند فرما لیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں اندر

هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ۔

حاضر خدمت ہوا اور جناب بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا حضور علیہ السلام نے نماز ادا فرمائی۔ آپؓ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ آپ نے دو یمانی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔

مَسْجِدُ الْأَقْصَى وَالصَّلٰوةُ فِيهِ

مسجد اقصیٰ اور اس میں نماز پڑھنا

۶۹۶ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ لَمَّا بَنَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خِلَالًا ثَلَاثَةً سَأَلَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ فَأُوتِيَهُ وَسَأَلَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَأُوتِيَهُ وَسَأَلَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ فَرَغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَأْتِيَهُ أَحَدٌ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ فِيهِ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب جناب سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے بیت المقدس کی تعمیر درست فرمائی۔ تو انہوں نے اللہ جل شانہ سے تین باتوں کی دعا فرمائی۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حکومت عنایت فرمائے (جو اپنی اور جو ان انسان آپ کے تابع ہوں) اللہ نے ایسی ہی حکومت عطا فرمائی۔ دوسری یہ کہ اللہ انہیں ایسی سلطنت عنایت فرمائے جو ان کے بعد کسی کو نہ ملے۔ اللہ جل شانہ نے انہیں ایسی ہی سلطنت عنایت فرمائی۔ تیسری یہ کہ جب آپ مسجد بنانے کے بعد فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ سے یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ! جو شخص اس مسجد میں نماز پڑھنے آئے تو اس کو گناہوں سے ایسے پاک فرما دے جیسے وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدائش کے وقت گناہوں سے پاک تھا۔

فَضْلُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّلٰوةُ فِيهِ

مسجد نبوی کی برتری اور اس میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۶۹۷ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ وَكَانَا مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدُهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ۔

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِ اللهِ لَا نَشُكُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللهِ

سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور جناب ابی عبداللہ سے مروی ہے۔ (اور آپ دونوں حضرات جناب ابوہریرہ کے رضاعی تھے) کہ انہوں نے جناب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضور نبی کریم کی مسجد (مدینہ منورہ) میں ایک نماز پڑھنا ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔ مگر مسجد حرام کی نسبت کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں کے بعد ہیں۔ اور آپ کی مسجد سب مساجد کے بعد ہے۔

جناب حضرت ابوسلمہ اور جناب حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا کہ ہمیں اس بات میں تو کوئی شک نہیں تھا کہ جناب ابوہریرہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا أَنْ نَسْأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ حَتّٰى إِذَا تُوُفِّيَ أَبُو هُرَيْرَةَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ وَقُلْنَا وَمَنَا أَنْ لَا نَكُونَ سَأَلْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى يُسْنِدَهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسُرُّنَا فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيثَ وَالَّذِي قَرَطَنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ

رضی اللہ عنہ ہمیشہ حضور نبی کریم کی حدیث بیان فرماتے۔ لہٰذا ہم نے اس حدیث کے متعلق جناب ابوہریرہؓ سے مزید کچھ نہ پوچھا (کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے یا تمہارا قول ہے) جب جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو ہم نے اس کا ذکر کیا اور ایک نے دوسرے کو اس بات پر ملامت کی کہ جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کیوں دریافت نہ کیا کہ وہ اس حدیث کی نسبت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کر دیتے، اگر وہ آپ سے سنتے۔ تو ہم اس گفتگو میں تھے کہ جناب عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ کے پاس بیٹھے۔ اور ان سے یہ حدیث پاک بیان کی۔ اور اس قصور کا ذکر کیا جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہ پوچھنے میں ہوا جناب عبداللہ بن ابراہیم نے فرمایا کہ میں نے جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضور نبی کریم نے یہ حدیث پاک ارشاد فرمائی۔ کیونکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میری مسجد بھی ان سب مساجد سے آخری ہے۔

نوٹ: جیسے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے باوجود افضل الانبیاء ہیں۔ ایسے ہی آپ کی مسجد تمام پیغمبروں کی مساجد سے افضل ہے۔

۶۹۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

نوٹ: مطلب یہ ہے جو کوئی وہاں عبادت کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ یا یہ مبارک مکان جنت کی جگہوں میں سے ایک ہے۔

۶۹۹ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ قَوَائِمَ مِنْبَرِي هٰذَا رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم نے ارشاد فرمایا کہ میرے منبر کے پاؤں جنت میں جڑے ہوئے ہیں۔

مَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

تقویٰ پر تعمیر کی ہوئی مسجد

۷۰۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَمَارٰى رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو شخصوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اس مسجد کے بارے بحث کی جس کی شان میں اللہ تعالیٰ

هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِيْ هٰذَا۔

فرماتا ہے (کہ اس کی بنیاد پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے) تو لوگوں نے (اس کے متعلق) اختلاف کیا۔ ان میں سے (بعض) نے کہا کہ وہ (مسجد) قبا ہے اور (بعض) نے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میری مسجد ہے۔

فَضْلُ مَسْجِدِ قُبَاءَ وَالصَّلٰوةِ فِيْهِ

مسجد قبا میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ قُبَاءَ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں سوار اور پیدل تشریف لاتے تھے۔

نوٹ: بخاری و مسلم شریف کی روایت کے مطابق حضور نبی کریم ہر ہفتہ مسجد قبا میں تشریف لاتے اور دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۲۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَتّٰى يَاْتِيَ هٰذَا الْمَسْجِدَ قُبَاءَ فَصَلّٰى فِيْهِ كَانَ لَهٗ عِدْلَ عُمْرَةٍ۔

سیدنا حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے گھر سے نکلے اور پھر مسجد قبا میں آ کر نماز پڑھے تو اسے ایک عمرے کا ثواب ملے گا۔

مَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَيْهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ

کون کونسی مساجد کی طرف سفر کرنا درست ہے

۳۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ هٰذَا وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین مساجد کے سوا کسی مسجد کی طرف سفر نہ کیا جائے ایک مسجد حرام (خانہ کعبہ) دوسری میری مسجد (مسجد نبوی) اور تیسری مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)۔

اعتراض اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ان تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کی طرف سفر جائز نہیں۔ اور زیارت قبور بھی ان تین مساجد کے علاوہ ہے۔

جواب اس حدیث پاک کا یہ مطلب ہے کہ ان تین مسجدوں میں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ملتا ہے چنانچہ مسجد حرام میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر، بیت المقدس اور مدینہ پاک کی مسجد میں ایک نیکی کا ثواب پچاس ہزار کے برابر ہے لہٰذا ان مساجد میں زیارت کر کے دور سے آنا چونکہ فائدہ مند ہے لہٰذا جائز ہے۔ لیکن کسی اور مسجد کی طرف سفر کرنا یہ سمجھ کر کہ وہاں ثواب زیادہ ملتا ہے۔ محض لغو اور ناجائز ہے کیونکہ ہر جگہ کی مسجد میں ثواب یکساں ہے جیسے بعض لوگ لاہور کی بادشاہی مسجد میں جمعۃ الوداع پڑھنے کے لیے سفر کر کے جاتے ہیں۔ یہ سمجھ کر وہاں ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ ناجائز ہے۔ سفر کر کے کسی اور مسجد کی طرف اور پھر زیادتی ثواب کی نیت سے منع ہوا اگر حدیث کی یہ توجیہ نہ کی جائے تو بہت سے دوسرے سفر

بھی حرام ہوں گے۔ آج تجارت کے لیے علم دین کے لیے دنیوی کاموں کے لیے ہر قسم کے سفر کرتے ہیں، وہ سب حرام ٹھہریں گے۔ چنانچہ اسی حدیث کی شرح اشعۃ اللمعات میں ہے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ یہاں کلام مسجدوں کے بارے میں ہے یعنی ان تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف سفر جائز نہیں۔ مسجد کے علاوہ اور مقامات وہ اس کلام کے مفہوم سے خارج ہیں۔ مرقات میں ہے۔ کہ ابو محمد نے فرمایا۔ کہ سوا ان تین مساجد کے اور کسی طرف سفر کرنا حرام ہے۔ مگر یہ محض غلط ہے احیاء العلوم میں ہے۔ کہ بعض علماء متبرک مقامات اور قبور علماء کی زیارت کے لیے سفر کرنے کو منع کرتے ہیں۔ مجھے بوجہ تحقیق معلوم ہوا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ زیارت قبور کا حکم ہے۔ اس حدیث کی وجہ سے اِلَّا مَسْجِدَ وَهَا ان تین مساجد کے علاوہ اور کسی مسجد کی طرف سفر کرنے سے اس لیے منع فرمایا گیا کہ تمام مساجد یکساں ہیں۔ لیکن مقامات متبرکہ برابر نہیں بلکہ ان کی برکات بقدر درجات ہیں۔ کیا یہ مالک انبیاء کرام کی قبور کے سفر سے بھی منع کرے گا۔ جیسے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ اور کلیم علیہ السلام اس سے منع کرنا سخت دشوار ہے۔ اسی طرح مزارات اولیاء کرام بھی اس حکم میں شامل ہیں۔ پس کیا بعید ہے کہ ان کی طرف سفر کرنے میں بھی کوئی خاص عرض ہو۔ جیسا کہ علماء کی قبور کی ان کی زیارت کرنا۔ (فوری شرح مسلم)

مشکوٰۃ شریف کتاب الجہاد فی فضائلہ میں ہے۔ دریا میں غوطہ حاجی، زائر یا عمرہ کرنے والا ہی سوار ہو۔ یہاں بھی تین مسجدوں کے علاوہ اور طرفوں میں سفر حرام نہیں اگر حدیث کا یہ مفہوم نہ لیا جائے تو دنیا میں زندگی محال ہو جائے گی اہل قبور قبروں پر جا کر فاتحہ پڑھنا اور دعا کرنا بھی سنت ہے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ قبروں کی زیارت کرو کہ وہ تمہیں دیکھنے سے موت یاد آتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی قبرستان تشریف لے جاتے تھے۔ اور مردوں کے لیے مغفرت کی دعا فرماتے۔ یہ بھی ثابت ہے کہ آپ اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر جنت البقیع میں تشریف لے جا کر مردوں کے لیے مغفرت کی دعا فرماتے۔ (دین مصطفےٰ ص ۲۸۳)

اِتِّخَاذُ الْبِيَعِ مَسَاجِدَ

گرجے کو مسجد بنانا

۴۔ عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّ بِأَرْضِنَا بِيْعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهُ فِي إِدَاوَةٍ وَأَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوا فَإِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوا بِيْعَتَكُمْ وَانْضَحُوا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا قُلْنَا إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ وَالْحَرُّ شَدِيْدٌ وَالْمَاءُ يَنْشَفُ فَقَالَ مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيْدُهُ إِلَّا طِيْبًا فَخَرَجْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا بِلَادَنَا فَكَسَرْنَا بِيْعَتَنَا ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا

سیدنا حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم اپنی قوم کی جانب سے ایک پیغام لے کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ کی بیعت کی اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی، اور ہم نے آپ سے عرض کیا کہ ہماری بستی میں ایک گرجا ہے، پھر ہم نے آپ سے وضو کا بچا ہوا پانی برکت کے لیے مانگا۔ آپ نے پانی طلب کر کے ہاتھ دھوئے اور کلی فرمائی پھر آپ نے پانی کو ایک ڈول میں ڈال دیا اور حکم فرمایا کہ جاؤ تم اپنی بستی میں پہنچو تو گرجے کو گرا دو اور اس جگہ یہ پانی چھڑک کر مسجد تعمیر کر لو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہاں شہر دور ہے اور گرمی سخت پڑتی ہے پانی خشک ہو جاتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کو مدد دیتے رہنا اور ڈول کو پانی میں ڈال کر تر کر لیا کرو۔

فَنَادَيْنَا بِهِ بِالْأَذَانِ قَالَ وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِنَّا فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ قَالَ دَعْوَةٌ حَقٌّ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مِنْ تِلَاعِنَا فَلَمْ نَرَهُ بَعْدُ۔

کیونکہ اسے جتنا پانی پہنچے گا اس کی خوشحالی اور خوبی اور زیادہ ہوگی۔ بہرحال ہم وہاں سے چل کر اپنے شہر پہنچے اس گرجے کو خراب کیا۔ اس جگہ وہ پانی پھیلا اور مسجد تعمیر کی۔ پھر ہم نے وہاں اذان دی قبیلہ بنی ملے میں سے ایک پادری نے جب اذان سنی تو کہنے لگا۔ یہ سچی اور حقیقی پکار ہے۔ پھر وہ ایک جانب پہاڑی پر چلا گیا اور اس کے بعد کبھی دکھائی نہیں دیا۔

نَبْشُ الْقُبُورِ وَاتِّخَاذُ أَرْضِهَا مَسْجِدًا

قبروں کو کھود کر مساجد تعمیر کرنا

۷۰۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي عُرْضِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي سُيُوفِهِمْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رَدِيفُهُ وَمَلَأُ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ أُمِرَ بِالْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَنَسٌ وَكَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَتْ فِيهِ خَرِبٌ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ایک بنو عمرو بن عوف نامی محلے کے ایک کنارے پر اترے اور آپ نے وہاں چودہ راتیں قیام فرمایا۔ پھر آپ نے قبیلہ بنو نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا اور وہ تلواریں لٹکائے حاضر خدمت ہوئے۔ گویا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اب دیکھ رہا ہوں۔ آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے سیدنا حضرت ابوبکر آپ کے پیچھے تھے۔ قبیلہ بنو نجار کے لوگ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ حتی کہ آپ سیدنا حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کے صحن میں کھجور کے درخت سے آگے۔ جہاں نماز کا وقت ہو جاتا، آپ وہاں نماز ادا فرما لیتے، حتی کہ بکریوں کی رہنے کی جگہ میں بھی پڑھ لیتے پھر آپ کو مسجد بنانے کا حکم ہوا۔ آپ نے بنو نجار کے رئیسوں کو بلا بھیجا۔ وہ حاضر ہوئے اور آپ نے انہیں زمین کی قیمت لے لینے کو کہا۔ انہوں نے عرض کیا خدا کی قسم ہم اس کی قیمت کبھی نہ لیں گے مگر خدا سے۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس جگہ مشرکین کی قبریں تھیں اور کھنڈر بھی۔ نیز کھجور کا ایک درخت تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو مشرکین کی قبریں کھود ڈالی گئیں۔ درخت کاٹ دیا گیا اور سب کھنڈر ہموار کر دیئے گئے پھر درخت قبلے کی طرف رکھا گیا۔ اور پتھر کی چوکھٹ بنائی گئی۔ صحابہ کرام پتھر لے کر تشریف لائے اور اشعار پڑھ رہے تھے۔ حضور نبی کریم بھی

يَقُولُونَ اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا الْاٰخِرَةَ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔

ان کے ہمراہ تھے ابوبکر و عمار شاد فرما رہے تھے۔ بھلائی اور خوبی تو صرف آخرت ہی کی ہے۔ اے اللہ انصار اور مہاجرین ہر دو کی مدد فرما۔

اَلنَّهْيُ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ

قبروں کو مساجد بنانے کی ممانعت

۷۰۶۔ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نُزِّلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهُ عَلٰى وَجْهِهِ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ دونوں فرماتے ہیں کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وصال شریف کی بیماری میں تھے۔ تو آپ اپنے رخ مبارک پر ایک چادر ڈال لیتے، جب دم گھٹنے لگتا تو آپ منہ کھول لیتے اور اسی حالت میں فرماتے۔ یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا (اس طرف سجدہ کرنا شروع کر دیا۔)

۷۰۷۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَاَتَاهَا بِالْحَبَشَةِ وَفِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُولٰئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضرت ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حبشہ کے ایک گرجے کا ذکر کیا جسے انہوں نے دیکھا تھا۔ اس میں تصاویر تھیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کی یہ عادت تھی (یعنی یہود و نصاریٰ) کہ جب ان میں سے کوئی نیک بخت شخص فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد تعمیر کر دیتے اور اس کی مورتیں بنا کر رکھتے۔ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک یہ لوگ تمام مخلوق کی سے زیادہ بُرے ہوں گے۔

اَلْفَضْلُ فِيْ اِتْيَانِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں آنے کا ثواب

۷۰۸۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهٖ اِلٰى مَسْجِدِهٖ فَرِجْلٌ تَكْتُبُ حَسَنَةً وَرِجْلٌ تَمْحُوْ سَيِّئَةً۔

ایک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت کوئی اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتا ہے اور ایک قدم رکھتا ہے تو اس کے بدلے ایک نیکی لکھی جاتی ہے دوسرے قدم پر ایک برائی معاف ہو جاتی ہے۔

ـــ اَلنَّهْيُ عَنْ مَنْعِ ـــ

اَلنِّسَاءِ مِنْ اِتْيَانِهِنَّ الْمَسَاجِدَ

۸۰۷۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا۔

عورتوں کو مساجد میں نماز پڑھنے کے لیے جانے سے منع نہ کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے جانے کی اجازت مانگے تو وہ شخص اسے منع نہ کرے۔ (دوسری روایت کے مطابق ان کو اجازت دو۔)

مَنْ يُمْنَعُ مِنَ الْمَسْجِدِ

۸۰۸۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ اَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ الثُّوْمِ ثُمَّ قَالَ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبَنَّا فِيْ مَسَاجِدِنَا فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ۔

مسجد میں آنا کب منع ہے

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس درخت کو کھائے پہلے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن فرمایا پھر لہسن اور پیاز اور گندنا۔ تو وہ شخص ہماری مساجد میں نہ آئے۔ کیونکہ فرشتوں کو جس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے انسان کو تکلیف ہوتی ہے۔

نوٹ: لہسن پیاز کا پکائے بغیر کھا کر مسجد میں جانا مکروہ ہے۔ امام نووی کے نزدیک مولی کی ڈکار میں چونکہ بدبو آتی ہے لہٰذا یہ بھی پکا کر کھا کر مسجد میں جانا مکروہ ہے۔

مَنْ يُخْرَجُ مِنَ الْمَسْجِدِ

۸۰۹۔ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّكُمْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَاْكُلُوْنَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ مَا اَرَاهُمَا اِلَّا خَبِيْثَتَيْنِ هٰذَا الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ رِيْحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ اَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ اِلَى الْبَقِيْعِ فَمَنْ اَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا۔

کونسا شخص مسجد سے نکالا جائے

سیدنا حضرت معدان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! تم ان دو ناپاک درختوں پیاز اور لہسن کو کھاتے ہو۔ اور میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے جب آپ کسی کے منہ میں سے ان کی بدبو پاتے تو آپ اسے بقیع کی طرف نکلنے کا حکم صادر فرماتے۔ اگر تم میں سے کوئی انہیں کھائے تو وہ انہیں خوب اچھی طرح پکا لے۔

ضَرْبُ الْخِبَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں خیمہ لگانا

۸۱۰۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ دَخَلَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمَرَ فَضُرِبَ لَهُ خِبَاءٌ فَأَمَرَتْ حَفْصَةُ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ فَلَمَّا رَأَتْ زَيْنَبُ خِبَاءَهَا أَمَرَتْ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبِرَّ يُرِدْنَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ۔

کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف فرماتے تو آپ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد جائے اعتکاف پر تشریف لے جاتے۔ جب آپ نے ماہ رمضان کے ایک آخری عشرے میں اعتکاف کرنے کا ارادہ فرمایا تو ایک مسجد میں خیمہ لگانے کا حکم صادر فرمایا۔ مسجد میں خیمہ لگایا گیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی حکم فرمایا۔ ان کے لیے بھی خیمہ لگایا گیا۔ یہ دیکھ کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بھی حکم فرمایا۔ آپ کے لیے بھی خیمہ لگایا گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دیکھا تو آپ نے فرمایا کیا ان کی نیت ثواب کی ہے؟ پھر آپ نے رمضان المبارک میں اعتکاف نہ فرمایا اور ماہ شوال میں دس دن تک اعتکاف فرمایا۔

۴۱۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو غزوۂ خندق میں ایک تیر کا زخم پہنچا جو قریش کے ایک شخص نے مارا تھا۔ آپ کو بیرہ اکحل میں لگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا خیمہ ایک مسجد میں لگوا دیا تاکہ آپ ان کی عیادت نزدیک ہی سے کر لیا کریں۔

اِدْخَالُ الصِّبْيَانِ فِي الْمَسَاجِدِ

مساجد میں بچوں کو ساتھ لانا

۴۱۴ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَأُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صَبِيَّةٌ يَحْمِلُهَا فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلَى عَاتِقِهِ يَضَعُهَا إِذَا رَكَعَ وَيُعِيدُهَا إِذَا قَامَ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمارے درمیان صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ حضرت امامہ بنت ابی العاص بن الربیع کو اٹھائے ہوئے تھے۔ آپ کی والدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی حضرت زینب تھیں۔ اور حضرت بچی تھیں۔ آپ ان کو اٹھائے ہوئے تھے۔ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور وہ آپ کے کاندھوں پر تھیں جب آپ رکوع فرماتے تو ان کو زمین پر بٹھا دیتے جب آپ کھڑے ہوتے تو ان کو اٹھا کر کاندھے پر بٹھا لیتے آپ نماز ختم ہونے تک ایسا ہی کرتے۔

رَبْطُ الْاَسِيْرِ بِسَارِيَةِ الْمَسْجِدِ

۷۱۵۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِیْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ (مختصر)

قیدی کو مسجد کے ستون سے باندھنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سواروں کو نجد کی طرف ارسال کیا، وہ بنو حنیفہ میں سے ایک شخص ثمامہ بن اثال کو لے کر حاضر ہوئے، وہ اہل یمامہ کا سردار تھا۔ وہ مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔

اِدْخَالُ الْبَعِيْرِ الْمَسْجِدَ

۷۱۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰی بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔

اونٹ کو مسجد کے اندر داخل کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ایک اونٹ پر طواف فرمایا اور آپ ایک لکڑی سے حجر اسود کو چومتے تھے!

اَلنَّهْیُ عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِی الْمَسْجِدِ وَعَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

مسجد میں خرید و فروخت کرنے اور صلوٰۃ جمعہ سے قبل حلقہ بنانے کی ممانعت

۷۱۷۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ التَّحَلُّقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِی الْمَسْجِدِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز جمعہ سے قبل حلقہ بنا کر بیٹھنے اور خرید و فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

اَلنَّهْیُ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِی الْمَسْجِدِ

مسجد میں اشعار پڑھنے کی ممانعت

۷۱۸۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِی الْمَسْجِدِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اشعار پڑھنے سے منع فرمایا۔

نوٹ: اشعار سے مراد ایسے اشعار ہیں جن میں فحش کذب اور لایعنیت کی طرف رغبت ہو۔

اَلرُّخْصَةُ فِیْ اِنْشَادِ الشِّعْرِ الْحَسَنِ فِی الْمَسْجِدِ

مسجد میں اچھے شعر کہنے کی اجازت

۷۱۹۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

عُمَرُ بِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ أَنْشَدْتُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ۔

کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے۔ تو سیدنا حضرت فاروق اعظم نے حضرت حسان کی طرف نظر فرمائی۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تو اس وقت بھی مسجد میں اشعار پڑھے ہیں جب تم میں بہترین ہستی موجود تھی۔ (حضور کی ذات گرامی) پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا کیا تم نے حضور پرنور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا جب میں آپ کی نعت شریف وغیرہ کے اشعار آپ کی خدمت میں پڑھتا تھا تو آپ فرماتے تھے یا اللہ میری طرف سے قبول فرما۔ اے اللہ روح القدس کو اس کی مدد فرما۔ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔

اَلنَّهْيُ عَنْ إِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ

گم شدہ اشیاء کو مسجد میں تلاش کرنے کی ممانعت

۷۲۰۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرتا ہوا آیا آپ نے فرمایا خدا کرے کہ تجھے وہ گم شدہ شے نہ ملے۔

نوٹ: مساجد اللہ کے ذکر کے لیے بنائی گئی ہیں نہ کہ کاروبار اور دنیا کے لیے۔

إِظْهَارُ السِّلَاحِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں ہتھیار لگانا

۷۲۱۔ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو أَسَمِعْتَ جَابِرًا يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خُذْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت سفیان سے مروی ہے۔ میں نے عمرو سے پوچھا کیا آپ نے جابر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے انہوں نے فرمایا تھا کہ ایک شخص تیر لے کر مسجد میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اس کے پر لینے بند کر دو۔ اس شخص نے کہا ہاں۔

نوٹ: مسجد میں ہتھیار لگانا خلاف احتیاط ہے کیونکہ وہاں لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اور یہ اس لیے کہ بے احتیاطی سے کسی کو لگ نہ جائے۔

تَشْبِيكُ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ

۷۲۲ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَنَا أَصَلَّى هٰؤُلَاءِ ؟ قُلْنَا لَا قَالَ قُومُوا فَصَلُّوا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ فَجَعَلَ أَحَدُنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ فَصَلَّى بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَجَعَلَ إِذَا رَكَعَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَجَعَلَهَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

مسجد میں انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا

سیدنا حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں اور علقمہ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے ہم سے دریافت کیا کیا آپ نماز پڑھ چکے ہم نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کھڑے ہو اور نماز پڑھو ہم ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے ہم میں سے ایک کو اپنی بائیں طرف اور دوسرے کو اپنی بائیں جانب کیا پھر آپ نے اذان اور تکبیر کے بغیر نماز پڑھی جب آپ رکوع فرماتے تو ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال لیتے اور دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھتے اور فرماتے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے

اَلْاِسْتِلْقَاءُ فِي الْمَسْجِدِ

۷۲۳ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔

۷۲۴ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

مسجد میں لیٹنا

سیدنا حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے چچا حضرت عبداللہ بن عاصم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا آپ پاؤں پر پاؤں رکھے ہوئے تھے۔

حضرت علقمہ اور اسود دونوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح ذکر کیا۔

اَلنَّوْمُ فِي الْمَسْجِدِ

۷۲۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ عَزَبٌ لَا أَهْلَ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مسجد میں سونا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کنوارا نوجوان تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں مسجد میں سویا کرتا۔

اَلْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ

۷۲۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔

مسجد میں تھوکنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس گناہ کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک کو مٹی سے دفنا دیا جائے۔

— اَلنَّهْيُ عَنْ اَنْ يَتَنَخَّمَ —

اَلرَّجُلُ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں قبلہ رُخ تھوکنے کی ممانعت

۷۲۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْكَعْبَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ اِذَا صَلّٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار پر تھوک دیکھی آپ نے اسے کھرچ دیا پھر آپ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہوتا ہے۔

ذِكْرُ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَهُوَ فِي صَلَاتِهٖ

نمازی اپنے سامنے یا دائیں یا بائیں طرف تھوکنے کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے

۷۲۸ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِعُصَاةٍ وَنَهٰى اَنْ يَبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَقَالَ يَبْصُقُ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریوں سے مل دیا اور سامنے اور دائیں طرف تھوکنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اپنی بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔

— اَلرُّخْصَةُ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَبْصُقَ خَلْفَهٗ اَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِهٖ —

نمازی کو پیچھے یا بائیں طرف تھوکنے کی اجازت

۷۲۹ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتَ تُصَلِّيْ فَلَا تَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَلَا عَنْ يَمِيْنِكَ وَابْصُقْ خَلْفَكَ اَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ اِنْ كَانَ فَارِغًا وَاِلَّا فَهٰكَذَا وَبَزَقَ تَحْتَ رِجْلِهِ وَدَلَكَهٗ۔

سیدنا حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے اور دائیں جانب نہ تھوکو بلکہ پیچھے یا بائیں طرف تھوکو۔ بشرطیکہ اس طرف نمازی نہ ہوں ورنہ ایسے کرو آپ نے اپنے پاؤں کے نیچے تھوک کر مل دیا۔

بِاَيِّ الرِّجْلَيْنِ يَدْلُكُ بُصَاقَهٗ

کس پاؤں سے تھوک کو ملا جائے

۷۳۰ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَخَّمَ فَدَلَكَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرٰى۔

سیدنا حضرت علاء بن شخیر سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے تھوکا اور پھر اپنے بائیں پاؤں سے اسے مل دیا۔

تَخْلِيقُ الْمَسَاجِدِ

مساجد میں خوشبو لگانا

۷۲۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَحَكَّتْهَا وَجَعَلَتْ مَكَانَهَا خَلُوقًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْسَنَ هٰذَا۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک ملاحظہ فرمایا۔ تو آپ غصے ہوئے حتیٰ کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ ایک انصاری عورت نے اسے رگڑ کر اس کی جگہ خوشبو لگا دی۔ آپ نے یہ ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ کتنا اچھا کام ہے۔

نوٹ: اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ مسجد میں خوشبو اگربتی وغیرہ جلانا مسنون اور مستحب ہے۔

اَلْقَوْلُ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَعِنْدَ الْخُرُوجِ مِنْهُ

مسجد میں داخل اور خارج ہوتے وقت کیا کہے

۷۲۲ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

سیدنا حضرت ابو حمید اور ابو اسید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ کہے۔ اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب وہ مسجد سے نکلے تو کہے اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

اَلْأَمْرُ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْجُلُوسِ

مسجد میں جا کر بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز پڑھنا

۷۲۳ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ (تحیۃ المسجد)

اَلرُّخْصَةُ فِي الْجُلُوسِ فِيهِ وَالْخُرُوجِ مِنْهُ بِغَيْرِ صَلٰوةٍ

مسجد میں نماز پڑھے بغیر بیٹھنے اور نکلنے کی اجازت

۷۲۴ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ وَصَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ

سیدنا حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنا قصہ بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ جب آپ غزوہ تبوک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر نہ ہو سکے۔ آپ نے فرمایا حضور نبی کریم صبح کے وقت تشریف لائے

فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَالِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعًا وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ لَتَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُسْخِطُكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِي عُذْرٌ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرُ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيكَ فَقُمْتُ فَمَضَيْتُ۔

جب آپ سفر سے واپس تشریف لائے تو پہلے مسجد میں دو رکعتیں پڑھیں اور بعد ازاں آپ لوگوں کے سامنے بیٹھے اب وہ لوگ حاضر خدمت ہونے لگے جو آپ کے ہمراہ جہاد میں نہیں گئے تھے بلکہ پیچھے رہ گئے تھے اور طرح طرح کے عذر کرنے لگے قسمیں کھانے لگے۔ وہ سب لوگ تعداد میں اسی کے قریب تھے آپ نے ان کا ظاہری بیان قبول فرمایا۔ ان سے بیعت لی اور ان کے لیے دعا فرمائی اور ان کے دلوں کی باتیں اللہ پر رکھ دیں۔ حتیٰ کہ میں حاضر خدمت ہوا اور آپ نے مجھے دیکھ کر ناراضگی سے تبسم فرمایا۔ پھر فرمایا آؤ میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم پیچھے کیوں رہ گئے کیا تم نے سواری کے لیے اونٹ نہیں خریدا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں کسی دوسرے شخص کے سامنے بیٹھا ہوتا تو میں جانتا ہوں کہ فوراً اس کے غصہ کو دور کر دیتا۔ اور میرے باتیں بنانی خوب آتی ہیں۔ تاہم خدا کی قسم میں خوب جانتا ہوں کہ اگر آج میں آپ سے جھوٹ عرض کر دوں تو ظاہر آپ مجھ سے راضی ہو جائیں گے۔ لیکن اللہ جل جلالہ پھر آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا۔ اگر میں سچ سچ عرض کر دوں تو آپ مجھ پر غصہ فرمائیں گے تاہم مجھے امید ہے کہ اللہ جل جلالہ آپ کو مجھ پر مہربان فرماتے ہوئے میرا قصور معاف فرما دے خدا کی قسم جب میں آپ کے ہمراہ نہ گیا تو مجھ سے زیادہ کوئی تونگر اور مالدار نہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کعبؓ نے سچ کہا آپ نے فرمایا اب آپ جائیں حتیٰ کہ اللہ جل جلالہ آپ کے بارے میں فیصلہ کرے پس میں کھڑا ہوا اور وہاں سے رخصت چاہی

(مختصر)

نوٹ: حضرت کعبؓ حضورؐ کی خدمت میں مسجد میں حاضر ہوئے اور آپ نماز پڑھے بغیر تشریف لے گئے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مسجد میں حاضر ہو کر بغیر نماز پڑھے واپس جانا درست ہے

صَلٰوةُ الَّذِي يَمُرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ

جو شخص کسی مسجد سے گزرے اس کا نماز پڑھنا

۱۰۵۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنَّا نَغْدُوا

سیدنا حضرت ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے مروی

إِلَى السُّوقِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَمُرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ فَنُصَلِّي فِيهِ۔

سے کہ ہم حضور کے زمانے میں صبح کے وقت بازار جاتے وقت مسجد سے گزرتے تو وہاں نماز پڑھتے۔

التَّرْغِيبُ فِي الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ

مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنا

۴۲۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بے شک فرشتے تم میں اس شخص کے لیے دعا کرتے ہیں جو نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھا جاتا ہے جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے۔ وہ کہتے رہتے ہیں یا اللہ اسے بخش دے یا اللہ اس پر رحم فرما۔

۴۲۷۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جو شخص مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے وہ گویا نماز ہی میں ہے۔ (یعنی نماز انتظار کرنا بھی نماز میں شامل ہے۔)

ذِكْرُ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ

اونٹوں کے پانی پینے یا رہنے کی جگہ نماز پڑھنے کی ممانعت

۴۲۸۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے ہے۔ کہ اونٹوں کے پانی پینے کی جگہ پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

نوٹ: اس مقام پر نماز پڑھنے کی یہ نجاست کی وجہ سے نہیں، بلکہ ہجوم کے سبب نمازی سے کہ صدمہ پہنچنے کی وجہ سے ہے

الرُّخْصَةُ فِي ذٰلِكَ

ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت

۴۲۹۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا أَيْنَمَا أَدْرَكَ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي الصَّلٰوةَ صَلَّى۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرے لیے ساری زمین مسجد اور پاک کرنے والی بنائی گئی۔ میری امت میں سے کوئی شخص جہاں بھی نماز کا وقت پائے۔ تو نماز پڑھ لے۔

الصَّلٰوةُ عَلَى الْحَصِيرِ

چٹائی پر نماز پڑھنا

۴۳۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی

سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْتِيَهَا فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهَا فَتَتَّخِذَهُ مُصَلًّى فَاَتَاهَا فَعَمَدَتْ اِلٰى حَصِيْرٍ فَنَضَحَتْهُ بِمَاءٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَصَلَّوْا مَعَهُ۔

سے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ حضور آپ ہمارے گھر تشریف لائیں۔ اور نماز پڑھیں تو میں اس جگہ کو برکت کے لیے نماز پڑھا کروں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے گھر تشریف لے گئے حضرت ام سلیم نے ایک بچھونا بچھایا۔ اسے پانی سے دھویا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور آپ کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بھی اس پر نماز پڑھی۔

الصَّلٰوةُ عَلَى الْخُمْرَةِ

سجدہ گاہ پر نماز پڑھنا

۴۱، عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ گاہ پر نماز ادا فرماتے

نوٹ: خمرہ سجدہ کرنے کی جگہ کو چھوٹا سا ٹکڑا جو گھاس، بوریے یا کھجور سے بنایا جاتا ہے۔

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْمِنْبَرِ

منبر پر نماز پڑھنا

۴۲، عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ رِجَالًا اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدِنِ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّا عُوْدُهُ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ مِمَّ هُوَ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ اَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَاَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فُلَانَةَ امْرَاَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ اَنْ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ اَنْ يَّعْمَلَ لِيْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ اِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَاَمَرَتْ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هٰهُنَا ثُمَّ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فَصَلّٰى عَلَيْهَا

سیدنا حضرت ابو حازم بن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے متعلق بحث کر رہے تھے کہ یہ کس درخت کی لکڑی سے بنایا گیا ہے۔ آخر انہوں حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم مجھے اچھی طرح علم ہے کہ یہ کس لکڑی سے بنایا گیا ہے اور میں نے دیکھا کہ جب یہ پہلے دن منبر رکھا گیا۔ اور جب پہلی بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے ایک عورت کے پاس جس کا نام حضرت سہل نے لیا کہلا بھیجا کہ تم اپنے بڑھئی غلام کو فرماؤ کہ میرے لیے چند لکڑیاں بنائے۔ جن پر بیٹھ کر لوگوں سے باتیں (وعظ) کیا کروں۔ اس عورت نے اپنے نوکر کو حکم کیا اس نوکر نے منبر مقام غابہ سے کاٹ کر بنایا اور اس عورت کے پاس لے آیا۔ اس عورت

لَيَبْرُزُ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكِعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِيْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِيْ ۔

نے یہ منبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔ آپ نے حکم فرمایا۔ وہ یہاں رکھا گیا۔ بعد ازاں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس منبر پر چڑھے آپ نے نماز پڑھی اور تکبیر فرمائی۔ پھر آپ نے اس پر رکوع فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے الٹے پاؤں اتر کر منبر کی جڑ کے پاس سجدہ فرمایا جب آپ سجدہ سے فارغ ہو چکے تو منبر پر تشریف لے گئے جب آپ نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! میں نے یہ کام اسلیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ لو۔

الصَّلٰوةُ عَلَى الْحِمَارِ

گدھے پر نماز پڑھنا

۴۴۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَّهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى خَيْبَرَ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کا رخ خیبر کی طرف تھا۔ (آپ رکوع و سجود اشارہ سے فرماتے)

نوٹ: کیونکہ خانہ کعبہ مدینہ منورہ سے جنوب کی طرف ہے اور خیبر مدینہ منورہ کی شمالی سمت میں ہے۔

۴۴۴۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَّهُوَ رَاكِبٌ يُّصَلِّيْ اِلٰى خَيْبَرَ وَالْقِبْلَةُ خَلْفَهٗ ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ سوار ہو کر خیبر کی طرف رخ انور کر کے نماز ادا فرما رہے تھے اور قبلہ آپ کی پچھلی طرف تھا

كِتَابُ الْقِبْلَةِ

کتاب قبلہ کے بارے میں

اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

قبلے کی طرف منہ کرنے کا بیان

۴۴۵۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَصَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ اِنَّهٗ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وُجِّهَ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ ماہ نماز ادا فرمائی۔ پھر آپ نے اپنا رخ انور کعبہ کی جانب فرمایا۔ ایک شخص جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر انصار کی ایک قوم کے پاس گیا۔ اس نے کہا میں اس امر کی گواہی

إِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوا إِلَى الْكَعْبَةِ۔

دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف منہ کیا وہ لوگ یہ سنتے ہی کعبہ کی طرف پھر گئے۔

بَابُ الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ عَلَيْهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

قبلہ کی طرف منہ کرنا کب ضروری نہیں

۴۷۶۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوران سفر اپنی اونٹنی پر نماز ادا فرماتے۔ خواہ اس کا منہ جدھر بھی ہوتا۔ حضرت عبداللہ بن دینار نے فرمایا۔ کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

نوٹ:۔ سواری پر بیٹھ کر نفل پڑھنا، خواہ منہ قبلے کی جانب نہ بھی ہو جمہور علماء کے نزدیک درست اور جائز ہے۔ تاہم شہر میں سواری پر نفل پڑھنا درست نہیں اور فرض نماز سواری پر پڑھنا درست نہیں۔ البتہ اگر معقول عذر مثلاً درندے کا خوف، چور کا ڈر یا لوٹ مار کا خدشہ ہو یا قافلے کے آگے نکل جانے کا اندیشہ ہو تو فرض بھی سواری پر پڑھے جا سکتے ہیں۔

۴۷۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ بِهِ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر نماز ادا فرماتے، خواہ اس کا منہ جس طرف ہوتا اور آپ وتر بھی اسی پر پڑھ لیتے مگر آپ اس پر فرض نہ پڑھتے۔

إِسْتِبَانَةُ الْخَطَإِ بَعْدَ الِاجْتِهَادِ

اگر ایک شخص نے سوچ سمجھ کر قبلہ رخ نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ قبلہ اس طرف نہ تھا

۴۷۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ لوگ مسجد قباء میں نماز فجر پڑھ رہے تھے ایک شخص نے آکر بتایا کہ رات کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا۔ اور آپ کو قبلہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا۔ یہ سن کر وہ لوگ دوران نماز ہی کعبہ کی طرف پھر گئے۔ پہلے ان کے منہ شام کی طرف تھے۔ بعد ازاں وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

نوٹ:۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اگر نہایت غور و فکر کے بعد کسی سمت کو قبلہ سمجھ کر نماز پڑھی۔ بعد ازاں معلوم ہوا کہ اس طرف قبلہ نہ تھا۔ تو پڑھی ہوئی نماز کو لوٹانا ضروری نہیں۔

سُتْرَةُ الْمُصَلِّیْ

۷۴۹، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ مِثْلُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ۔

نمازی کا سترہ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوۂ تبوک میں دریافت کیا گیا کہ نمازی کا سترہ کس قدر ہونا چاہیے آپ نے ارشاد فرمایا جتنی پالان کی لکڑی ہوتی ہے (یعنی ایک ہاتھ کے برابر) اگر اس قدر سترہ ہو تو اس کے آگے سے آدمی کا گزرنا منع نہیں۔)

۷۵۰، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَرْكُزُ الْحَرْبَةَ ثُمَّ يُصَلِّيْ إِلَيْهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے نیزہ گاڑ کر اس طرف منہ کر کے نماز ادا فرماتے۔

اَلْاَمْرُ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ

سترے کے قریب ہونے کا حکم

۷۵۱، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلٰوتَهٗ۔

سیدنا حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی سترہ لگا کر نماز پڑھے تو سترے سے نزدیک ہو۔ ایسا نہ ہو کہ شیطان (سامنے سے گزرنے والی کوئی چیز) اس نماز کو توڑ دے۔

مِقْدَارُ ذٰلِكَ

سترے سے کتنے فاصلے پر کھڑا ہونا چاہیے

۷۵۲، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهٖ وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور کعبہ معظمہ کے اندر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جناب اسامہ بن زید حضرت بلال اور عثمان بن طلحہ تھے۔ آپ نے دروازہ بند فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب آپ باہر نکلے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ستون کو بائیں جانب کیا۔ دو ستون دائیں طرف رکھے اور تین ستون پیچھے کی طرف اس زمانہ میں خانہ کعبہ چھ

اَعْمُدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَجَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ نَحْوًا مِّنْ ثَلٰثَةِ اَذْرُعٍ۔

ستون پر تھا پھر آپ نے نماز پڑھی اور وہ دیوار سے تین ہاتھ کے فاصلے پر تھے (اس ترجمہ کے لیے اس قدر فاصلہ ہونا چاہیے)

ذِكْرُ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَمَا لَا يَقْطَعُ اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ سُتْرَةٌ

جب نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو تو کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہے کس چیز سے نہیں؟

۷۵۲۔ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ قَائِمًا يُصَلِّيْ فَاِنَّهُ يَسْتُرُهُ اِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِنَّهُ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ قُلْتُ مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَصْفَرِ مِنَ الْاَحْمَرِ فَقَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِيْ فَقَالَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے سامنے والی چیز اس کے لیے آڑ بن جائے گی جو پالان کی لکڑی کے برابر ہو۔ اگر اس کے سامنے اتنی بڑی چیز نہ ہو تو اس کی نماز کو عورت گدھا اور کالا کتا توڑ دیتا ہے (جب وہ سامنے سے گزر جائیں) سیدنا حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے جناب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کالے کتے کی کیا خصوصیت ہے۔ کتے کا رنگ زرد یا لال ہو تو آپ نے فرمایا میں نے بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا جیسے آپ نے مجھ سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

۷۵۳۔ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ الْمَرْاَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ قَالَ يَحْيٰى رَفَعَهُ شُعْبَةُ۔

سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کس چیز (کے سامنے سے گزرنے) سے نماز ٹوٹ جاتی ہے آپ نے فرمایا کہ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حائضہ عورت اور کتے کے سامنے سے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے) جناب یحییٰ فرماتے ہیں کہ شعبہ اس حدیث کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان فرماتے ہیں۔

۷۵۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ اَنَا وَالْفَضْلُ عَلٰى اَتَانٍ لَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِعَرَفَةَ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَمَرَرْنَا عَلٰى بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْنَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ فَلَمْ يَقُلْ لَنَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور فضل بن عباس دونوں ایک گدھی پر سوار ہو کر حاضر ہوئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ میں نماز پڑھا رہے تھے۔ پھر انہوں نے کوئی بات کہی جس کا مطلب یہ تھا کہ ہم صف کے سامنے سے گزر گئے پھر ہم نے اتر کر گدھی کو چھوڑ دیا۔ جو گھاس

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا۔

۵۸۶۔ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ اَمَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا فِيْ بَادِيَةٍ لَنَا وَلَنَا كُلَيْبَةٌ وَحِمَارَةٌ نَرْعٰى فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزْجُرْا وَلَمْ يُخِرَّا۔

۵۸۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَغُلَامٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ عَلٰى حِمَارٍ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَهُوَ يُصَلِّيْ فَنَزَلَا وَدَخَلَا مَعَهٗ فَصَلَّوْا وَلَمْ يَنْصَرِفْ فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ تَسْعٰيَانِ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاَخَذَتَا بِرِجْلَيْهِ فَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَنْصَرِفْ۔

۵۸۸۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَاِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَقُوْمَ كَرِهْتُ اَنْ اَقُوْمَ فَاَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِنْسَلَلْتُ اِنْسِلَالًا۔

اَلتَّشْدِيْدُ فِي الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ وَبَيْنَ سُتْرَتِهٖ

۵۸۹۔ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَهٗ اِلٰى اَبِي جُهَيْمٍ يَسْاَلُهٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ

چلتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ نہ فرمایا۔

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنگل میں تشریف لائے۔ جس میں لوگوں کا قافلہ اترا ہوا تھا۔ ہمارے پاس ایک کتیا اور ایک گدھی تھی۔ گدھی چر رہی تھی۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونوں آپ کے سامنے تھیں۔ آپ نے ان کو نہ نکالا یا ہٹایا نہیں۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور بنی ہاشم میں سے ایک لڑکا گدھے پر سوار تھے۔ حضور کے سامنے سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے۔ پھر اتر کر نماز میں شریک ہو گئے۔ سب لوگوں نے نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی۔ اسی دوران عبدالمطلب کی اولاد میں سے دو لڑکیاں دوڑتی ہوئی آئیں۔ اور وہ آپ کے گھٹنوں سے لپٹ گئیں۔ آپ نے ان دونوں کو پھر ہٹایا اور نماز نہ توڑی۔ اس سے ثابت ہوا کہ گدھی اور عورت کے سامنے سے نکل جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتی تھی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے۔ جب میں اٹھنا چاہتی تو مجھے برا معلوم ہوتا کہ اٹھ کر آپ کے سامنے سے گزروں۔ لہٰذا آہستہ سے نکل جاتی۔

سترے اور نمازی کے درمیان میں سے نکل جانے کی برائی

سیدنا حضرت بسر بن سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زید بن خالد نے آپ کو ابوجہیم کے پاس یہ حدیث دریافت کرنے کے لیے ارسال کیا کہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے کیا سنا ہے۔ جو جان بوجھ کر نمازی کے سامنے سے گزرے تو ابوجہیم نے کہا کہ حضور علیہ

يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

اسلام نے فرمایا۔ اگر اسے ایسے کرنے کا گناہ معلوم ہو تو سامنے سے نکل جانے کی بجائے چالیس (دن یا مہینہ) تک کھڑا رہنے کو ترجیح دے۔

۷۶۰ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَدَعْ اَحَدًا اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ۔

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو کسی شخص کو اپنے سامنے سے نہ گزرنے دے۔ اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے۔

نوٹ: کہ ہر کہ ایسا جان بوجھ کر کرنے والا جو ممانعت کی پروا نہیں کرتا اسی لائق ہے۔

اَلرُّخْصَةُ فِيْ ذٰلِكَ

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی اجازت

۷۶۱ عَنْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بِحِذَائِهٖ فِيْ حَاشِيَةِ الْمَقَامِ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطَّوَافِ اَحَدٌ۔

سیدنا حضرت کثیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے آپ نے فرمایا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف فرماتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ نے بیت اللہ کے سامنے مقام ابراہیم کے کنارے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ اور آپ اور طواف کے درمیان کوئی حائل نہ تھا یعنی لوگ طواف کرتے سامنے سے گزر جاتے۔ (اس حدیث سے بعض علماء کا قول ہے۔ کہ مسجد حرام میں نمازی کے سامنے سے گزرنا بوجہ عذر کے منع نہیں ہے۔)

اَلرُّخْصَةُ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ النَّائِمِ

سوئے ہوئے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا

۷۶۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَيْقَظَنِيْ فَاَوْتَرْتُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز ادا فرماتے اور میں آپ کے سامنے آپ کے بستر پر قبلہ کی جانب لیٹی رہتی جب آپ نماز وتر ادا فرمانے لگتے تو مجھے جگا دیتے میں اٹھ کر وتر پڑھتی۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَى الْقَبْرِ

قبر کی جانب منہ کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت

۷۶۳ عَنْ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُصَلُّوْا اِلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَیْهَا۔

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو اور نہ ان کے اوپر بیٹھو۔

الصَّلٰوةُ اِلٰی ثَوْبٍ فِیْهِ تَصَاوِیْرُ

جس کپڑے میں تصاویر ہوں اُسے سامنے رکھ کر نماز پڑھنا

۷۶۴۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِیْ بَیْتِیْ ثَوْبٌ فِیْهِ تَصَاوِیْرُ فَجَعَلْتُهُ اِلٰی سَهْوَةٍ فِی الْبَیْتِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اِلَیْهِ ثُمَّ قَالَ یَا عَائِشَةُ اَخِّرِیْهِ عَنِّیْ فَنَزَعْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میرے گھر میں ایک کپڑا تھا جس میں تصاویر بنی ہوئی تھیں میں نے اسے اٹھا کر طاق میں رکھ دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر منہ کر کے نماز ادا فرمایا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا مجھ سے عائشہؓ اس کپڑے کو ہٹا دو میں نے اسے اتار کر اس کے تکیے بنا ڈالے۔

اَلْمُصَلِّیْ یَكُوْنُ بَیْنَهُ وَبَیْنَ الْاِمَامِ سُتْرَةٌ

اگر نمازی اور امام کے درمیان آڑ ہو تو کیسا ہے؟

۷۶۵۔ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَصِیْرَةٌ یَبْسُطُهَا بِالنَّهَارِ وَیَحْتَجِرُهَا بِاللَّیْلِ فَیُصَلِّیْ فِیْهَا فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهٖ وَبَیْنَهُ وَبَیْنَهُمُ الْحَصِیْرَةُ فَقَالَ اكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَاِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ اَدْوَمُهٗ وَاِنْ قَلَّ ثُمَّ تَرَكَ مُصَلَّاهُ ذٰلِكَ فَمَا عَادَ لَهٗ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَكَانَ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَثْبَتَهٗ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چٹائی تھی آپ دن کے وقت اسے بچھاتے اور رات کے وقت اسے اکٹھا بنا لیتے۔ اور آپ نماز ادا فرمایا کرتے لوگوں کو معلوم ہوا تو آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ اور ان کے آپ کے درمیان حائل ہو رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتنا عمل کرو جتنے عمل کی تم استطاعت رکھتے ہو کیونکہ اللہ عزوجل ہمیں ثواب عنایت فرمانے سے نہیں تھکتا تم ہی تھک جاتے ہو۔ بے شک اللہ کو وہ عمل پسند اور محبوب ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات نماز پڑھنا چھوڑ دی اور کبھی نہ پڑھی حتیٰ کہ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے اٹھا لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی عمل فرماتے تو مستقل مزاجی اور مضبوطی سے کرتے۔

اَلصَّلٰوةُ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا

۷۶۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ اَوَلِکُلِّکُمْ ثَوْبَانِ۔

ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا درست ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم میں سے ہر ایک شخص کے پاس دو کپڑے ہیں (اور نماز سب کو پڑھنی چاہیے پھر ایک کپڑے میں نماز درست اور جائز ہوگی!)

۷۶۷ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ وَاضِعًا طَرَفَیْہِ عَلٰی عَاتِقَیْہِ۔

سیدنا حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ کے گھر ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اس کپڑے کے دونوں کنارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر تھے۔

اَلصَّلٰوۃُ فِیْ قَمِیْصٍ وَّاحِدٍ

صرف ایک ہی قمیص میں نماز ادا کرنا

۷۶۸ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَکُوْنُ فِی الصَّیْدِ وَلَیْسَ عَلَیَّ اِلَّا الْقَمِیْصُ اَفَاُصَلِّیْ فِیْہِ قَالَ وَازْرُرْہُ عَلَیْکَ بِشَوْکَۃٍ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ حضور میں شکار میں صرف قمیص پہنے ہوئے ہوتا ہوں۔ کیا ایسی حالت میں نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا ہاں پڑھ لو۔ اور اس میں تکمہ لگا لو خواہ کانٹے ہی کا کیوں نہ ہو!

اَلصَّلٰوۃُ فِی الْاِزَارِ

تہبند میں نماز پڑھنا

۷۶۹ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ کَانَ رِجَالٌ یُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَاقِدِیْنَ اُزُرَھُمْ کَھَیْئَۃِ الصِّبْیَانِ فَقِیْلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَکُنَّ حَتّٰی یَسْتَوِیَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا۔

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تہبند باندھ کر لڑکوں کی طرح نماز پڑھتے تھے جب وہ سجدے میں جاتے تو پیچھے سے ان کا ستر نظر آتا تو حکم ہوا کہ جب تک مرد سیدھے نہ کھڑے ہو جائیں عورتیں سر نہ اٹھائیں۔

۷۷۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَۃَ قَالَ لَمَّا رَجَعَ قَوْمِیْ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا اِنَّہٗ لَیَؤُمُّکُمْ اَکْثَرُکُمْ قُرْاٰنًا لِلْقُرْاٰنِ قَالَ فَدَعَوْنِیْ فَعَلَّمُوْنِی الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَکُنْتُ اُصَلِّیْ بِھِمْ وَکَانَتْ عَلَیَّ بُرْدَۃٌ مَفْتُوْقَۃٌ فَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاَبِیْ اَلَا تُغَطِّیْ عَنَّا

سیدنا حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میری قوم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر واپس آئی تو انہوں نے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری امامت قرآن شریف زیادہ جاننے والا کرے۔ (چونکہ میں قرآن زیادہ جانتا تھا) لہٰذا لوگوں نے مجھے جمع کر کے رکوع اور سجدہ سکھایا۔ میں نماز پڑھتا تھا اس وقت میرے

إِسْتَ ابْنِكَ۔

بدن پر ایک چھوٹی پرانی چادر تھی۔ لوگ میرے باپ سے کہتے کہ تم اپنے بیٹے کا ستر ہم سے نہیں چھپاتے!

صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ ثَوْبٍ بَعْضُهٗ عَلٰى امْرَاَتِهٖ

ایسے کپڑے میں نماز پڑھنا جس کا کچھ حصہ نمازی پر اور کچھ اس کی عورت پر ہو

"عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهٖ وَاَنَا حَائِضٌ وَّعَلَيَّ مِرْطٌ بَعْضُهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام رات کو نماز پڑھتے میں آپ کے پاس ہوتی۔ درآں حالیکہ میں حائضہ ہوتی۔ مجھ پر ایک چادر ہوتی جس کا کچھ حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا۔

صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقِہٖ مِنْہُ شَیْءٌ

۲۰۰ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیْنَّ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقِہٖ مِنْہُ شَیْءٌ۔

ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھنا جب کہ کندھوں پر کچھ نہ ہو:۔

سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جب اس کے کندھے پر کچھ نہ ہو۔

اَلصَّلٰوۃُ فِی الْحَرِیْرِ

۲۰۱ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَھْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ فَلَبِسَہٗ ثُمَّ صَلّٰی فِیْہِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَہٗ نَزْعًا شَدِیْدًا کَالْکَارِہِ لَہٗ ثُمَّ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ ھٰذَا لِلْمُتَّقِیْنَ۔

ریشمی کپڑا پہن کر نماز پڑھنا

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں تحفۃً ریشمی کپڑے کی قبا پیش کی۔ آپ نے اسے پہن کر نماز ادا فرمائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اسے اتار کر زور سے پھینکا جیسے کوئی برا جانتا یا ناپسند کرتا ہے۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا۔ پرہیزگار لوگوں کو یہ نہیں پہننا چاہیئے

نوٹ:۔ ریشم چونکہ عورتوں کا لباس ہے۔

اَلرُّخْصَۃُ فِی الصَّلٰوۃِ فِی خَمِیْصَۃٍ لَھَا اَعْلَامٌ

۲۰۲ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ خَمِیْصَۃٍ لَّھَا اَعْلَامٌ ثُمَّ قَالَ شَغَلَتْنِیْ اَعْلَامُ ھٰذِہٖ اِذْھَبُوْا بِھٰذِہٖ اِلٰی اَبِیْ جَھْمٍ وَاْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّتِہٖ۔

نقش و نگار والی چادر اوڑھ کر نماز پڑھنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیل بوٹوں والی ایک چادر میں نماز ادا فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا۔ مجھے ان بوٹوں نے نماز سے باز رکھا۔ یہ چادر میرے ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور اس کی بجائے ان کا کمبل لے آؤ۔

اَلصَّلٰوۃُ فِی الثِّیَابِ الْحُمُرِ

۲۰۳ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ

سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا

سیدنا حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

خَرَجَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ فَرَكَزَ عَنَزَةً فَصَلَّى إِلَيْهَا يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ۔

کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرخ جوڑا پہن کر باہر نکلے اور آپ نے ایک برچھی سامنے گاڑ دی۔ پھر آپ نے اس برچھی کے سامنے نماز ادا فرمائی۔ اس برچھی کے پیچھے سے کتا گدھا اور عورت گزرتے تھے۔

اَلصَّلٰوةُ فِي الشِّعَارِ

بدن سے لگے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنا

۷۷۶۔ عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كُنْتُ أَنَامُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو الْقَاسِمِ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَعْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ وَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ يَعُوْدُ مِنِّي فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ لَمْ يَعْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اور میں ایک ہی چادر اوڑھ کر سوتے تھے اور میں حائضہ ہوتی اگر آپ کو میرے کپڑے میں سے کچھ لگ جاتا تو آپ اسی جگہ دھوتے اس سے زیادہ نہ دھوتے پھر آپ اسی میں نماز ادا فرماتے۔ بعد ازاں تشریف لا کر میرے پاس لیٹ رہتے۔ اگر آپ کو کچھ لگ جاتا تو آپ اسی مقام کو دھوتے اور اس سے زیادہ نہ دھوتے۔

اَلصَّلٰوةُ فِي الْخُفَّيْنِ

موزے پہن کر نماز پڑھنا

۷۷۷۔ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ رَأَيْتُ جَرِيْرًا بَالَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا۔

سیدنا حضرت ہمام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب جریرؓ کو دیکھا آپ نے رفع حاجت کیا اور پانی منگوایا پھر وضو فرمایا، موزوں پر مسح فرمایا۔ پھر آپ سے کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی۔ کسی نے آپ سے موزوں پر مسح کر کے نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

اَلصَّلٰوةُ فِي النَّعْلَيْنِ

جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھنا

۷۷۸۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَصْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت سعید بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے آپ نے فرمایا۔ ہاں (آپ پڑھتے تھے)

أَيْنَ يَضَعُ الْإِمَامُ نَعْلَيْهِ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ

۷۷۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ۔

جب امام امامت کرے تو اپنے جوتے کہاں رکھے

سیدنا حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جس دن مکہ فتح ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ نے اپنی جوتیاں دائیں طرف رکھیں۔

كِتَابُ الْإِمَامَةِ

إِمَامَةُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ

۷۸۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَأَتَاهُمْ عُمَرُ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَيُّكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ نَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ۔

امامت کے متعلق کتاب

اہلِ علم و فضل کا امامت کرانا

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا۔ تو انصار نے کہا ہم میں سے ایک صاحب کو امام ہونا چاہیے اور مہاجرین میں سے ایک امیر۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے۔ اور ان سے دریافت کیا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا تھا۔ تم میں کون ایسا شخص ہے کہ جس کا دل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مقدم ہونے پر راضی ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے فرمایا۔ کہ ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مقدم ہوں۔

نوٹ:۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ کرام کی بنا پر انبیاء کرام کے بعد افضل انسان اور تمام اہل سنت کا اس امر پر اجماع ہے۔ کہ انبیاء کرام کے بعد سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام بنی نوع انسان میں افضل ترین انسان ہیں۔ آپ اسلام کے بہترین مظہر اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین نمونہ۔ امام ابن جوزی کے بقول آیت شریفہ وسیجنبها الاتقی الذی سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔ آیت مذکورہ میں جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اتقی یعنی سب سے زیادہ پرہیزگار فرمایا گیا ہے۔ اس قسم کی متعدد آیات کے علاوہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان احادیث نبویہ سے کچھ یوں اجاگر ہوتی ہے۔

ایک دن سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولت کدہ سے اس شان سے باہر تشریف لائے کہ سیدنا حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر آپ کے دائیں بائیں تھے اور آپ ان کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھیں گے! (ترمذی، حاکم طبرانی) اللہ نے اپنے محبوب کا فرمان اس طرح سچ فرمایا کہ دونوں صحابی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو سے مبارک میں مدفون ہیں۔

سیدنا حضرت عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ میں نے جناب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ کے نزدیک سب آدمیوں سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ نے فرمایا عائشہ! میں نے عرض کیا مردوں میں؟ فرمایا ابوبکر! پھر عرض کی تو کس کے بعد۔ فرمایا عمر ابن الخطاب اس حدیث شریف کو سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ، سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کیا ہے۔

صوفیاء کرام نے فرمایا ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ولایت کبریٰ کا درجہ حاصل تھا اور آپ کی نسبت ابراہیمی تھی! کلام مجید میں حضرت ابراہیم کا لقب اواہ یعنی دردمند ہے اور صحابہ کرام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اسی لقب سے یاد کرتے ہیں۔ آپ نے مسلمانوں کی مذہبی، روحانی، معاشرتی اور سیاسی زندگی کو قرآن کریم و حدیث شریف پر اس قدر منظم کیا جس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ آپ نے اشاعت علم پر سب سے زیادہ توجہ فرمائی اور قرآن مجید کو ایک ہی جلد میں جمع فرمادیا۔ اور اس کا نام مصحف رکھا۔ نیز قرآن مجید کے آئین و قوانین کے ایک ایک نقطہ پر عمل کیا اور کرایا۔ آپ نے قرآن مجید اور حدیث شریف کی روشنی میں نبوت اور خلافت کے جداگانہ حقوق اور حدود کو متعین فرمایا اور ان میں اپنے عمل، احکام و فرامین اور خطبات کے ذریعے کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہنے دیا۔ آپ نے خلافت راشدہ کی بنیاد قرآن کریم کے حکم کے مطابق جمہوریت، مساوات اور مواخات پر رکھی۔ اور اپنے قول و عمل سے ان پاکیزہ اصولوں کو مسلمانوں کی زندگی میں انتہا راسخ فرمادیا کہ صدیوں تک مسلمانوں کا کاروبار حکومت جمہوریت، مساوات اور مواخات کے اصولوں پر چلتا رہا۔ آپ نے اپنے عمل اور احکام سے جمہور مسلمانوں کے حقوق کو مستحکم تحفظات دیئے۔ آپ نے مسلمانوں کے درمیان بیت المال کی مساوی تقسیم کا قانون نافذ فرما کر ہر کمزور اور ناتواں کے لیے ترقی کے مساوی مواقع مہیا فرمائے۔ اور ہمیشہ کے لیے یہ طے فرمادیا کہ اسلامی سٹیٹ کے تمام ذرائع و وسائل پر ہر مسلمان کا مساوی حق ہے۔ عقیدۂ توحید، اقتصادی، معاشرتی، اخوت و مساوات اور حریت فکر و ضمیر کی تعلیم پر غلبۂ رسول کے جس خوبی، ہمہ گیری اور سختی سے عمل درآمد کیا اس کے نتیجہ میں مسلمانوں کا ایسا متحد و مربوط، ہم رنگ و متاثر معاشرہ پیدا ہوگیا۔ کہ وہ ایک ناقابل تسخیر قوت بن گئے۔ اور دنیا کی عظیم سلطنتیں اپنی ہیبت و شکوہ و عظمت کے ساتھ ان کے سامنے خس و خاشاک کی طرح بہ گئیں۔ اسی لیے ولیم میور نے لکھا ہے کہ "ابوبکر کا محمد پر ایسا پختہ ایمان خود محمد کے خلوص پر زبردست شہادت ہے"۔ عباس محمود العقاد "صدیق کامل" میں لکھتے ہیں "صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی۔ اور اس شان کے ساتھ کہ اسلام نشاۃ ثانیہ کا سہرا آپ کے سر تھا۔ حدیث مذکورہ میں انصار کا یہ قول ایک وقت سے مخصوص ہے۔ بعد ازاں حضرت ابوبکر کی امامت پر سبھی ہوگئے۔ اس حدیث میں امامت کبریٰ کا ذکر ہے۔ مگر وہ بھی امامت صغریٰ کی فرع ہے لہٰذا نمازیوں کو چاہیے کہ وہ سب سے زیادہ عالم، فضیلت رکھنے والے اور صحیح العقیدہ شخص کو امام بنائیں۔

اَلصَّلٰوۃُ مَعَ اَئِمَّۃِ الْجَوْرِ

۷۸۱ عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ الْبَرَاءِ قَالَ اَخَّرَ زِیَادٌ الصَّلٰوۃَ فَاَتَانِی ابْنُ صَامِتٍ فَاَلْقَیْتُ لَہٗ کُرْسِیًّا فَجَلَسَ عَلَیْہِ فَذَکَرْتُ لَہٗ صَنِیْعَ زِیَادٍ فَعَضَّ عَلٰی شَفَتَیْہِ وَضَرَبَ عَلٰی فَخِذِیْ وَقَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَبَاذَرٍّ کَمَا سَاَلْتَنِیْ فَضَرَبَ فَخِذِیْ کَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَکَ فَقَالَ عَلَیْکَ بِالصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامُ صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِہَا فَاِنْ اَدْرَکْتَ مَعَہُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ اِنِّیْ صَلَّیْتُ فَلَا اُصَلِّیْ۔

ظالم حاکموں کے پیچھے نماز پڑھنا

سیدنا حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ جن کا اسم گرامی براء ہے سے مروی ہے، کہ حاکم زیاد نے ایک دن نماز میں تاخیر کی، حضرت ابن صامت میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے آپ کو کرسی پیش کی آپ اس پر تشریف فرما ہو گئے پھر میں نے آپ سے زیاد کے نماز میں دیر سے آنے کے متعلق بیان کیا۔ انہوں نے انگلی دانتوں کے نیچے رکھی اور میری ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہی بات پوچھی جیسے تو نے مجھ سے پوچھی، انہوں نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تیری ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے تو نے مجھ سے یہ بات پوچھی ہے پوچھی، آپ نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تیری ران پر ہاتھ مارا، آپ نے فرمایا کہ آپ اپنی نماز وقت پر پڑھ لیا کریں۔ پھر اگر ان کے ہمراہ ہو اور نماز کھڑی ہو تو پھر پڑھ لے، تیری نماز نفل ہو گی اور یہ نہ کہو کہ میں پڑھ چکا ہوں پس نہیں پڑھوں گا (یعنی کہ وہ ظالم حاکم ہیں تجھے ایذا نہ پہنچائیں)۔

* * *

نوٹ: جب ایک دفعہ جماعت سے نماز پڑھ لی جائے تو دوسری جماعت کے ساتھ نفل کی نیت کر کے شریک ہو جانا چاہیے

۷۸۲ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَلَّکُمْ سَتُدْرِکُوْنَ اَقْوَامًا یُصَلُّوْنَ الصَّلٰوۃَ لِغَیْرِ وَقْتِہَا فَاِنْ اَدْرَکْتُمُوْہُمْ فَصَلُّوا الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِہَا وَصَلُّوْا مَعَہُمْ وَاجْعَلُوْہَا سُبْحَۃً۔

حضرت زر رضی اللہ عنہ جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بے شک ایسے لوگوں کو دیکھو گے جو نماز کو اس کے وقت پر ادا نہیں کریں گے اگر تم ایسے لوگوں کو دیکھو تو نماز کو اس کے وقت پر ادا کرو اور پھر ان کے ساتھ نفل سمجھتے ہوئے بھی نماز ادا کرو۔

* * *

نوٹ: اس کے علاوہ وہ بدمذہب شخص جس کی بدمذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو، جیسے رافضی اگرچہ وہ صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا منکر ہو، تبرا کرنے والا ہو، شفاعت، رویت الٰہی، عذاب قبر، فرشتوں وغیرہ کا منکر امامت کے قابل نہیں اور اس کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی۔ (عالمگیری وغیرہ)

مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَۃِ

امامت کا زیادہ حق دار کون ہے

۷۸۳ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ

سیدنا حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے وہ

الْقَوْمَ اَقْرَاُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ فِي الْهِجْرَةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا تَقْعُدْ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَكَ۔

شخص امامت کرائے جو سب سے بہتر کلام اللہ کو پڑھنے والا ہو۔ اگر کلام اللہ پڑھنے میں سب برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرائے جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو وہ شخص جو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ علم ہو امامت کرائے اگر سنت و حدیث جاننے میں بھی سب لوگ برابر ہوں تو جس شخص کی عمر زیادہ ہو وہ امامت کرائے اور کسی شخص کو دوسرے کی امامت کی جگہ جا کر امامت نہیں کرانی چاہیے۔ یا اس کی عزت کی جگہ اس کی اجازت کے بغیر جا کر نہیں بیٹھنا چاہیے۔

تَقْدِيْمُ ذَوِي السِّنِّ

اس شخص کا امامت کرانا جس شخص کی عمر زیادہ ہو

۷۸۴ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِيْ وَقَالَ مَرَّةً اَنَا وَصَاحِبٌ لِيْ فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا۔

سیدنا حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ میرے چچا کا بیٹا تھا اور کبھی یہ کہا کہ میرا ایک ساتھی تھا۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم سفر کرو تو اذان دو اور تکبیر کہو اور تم دونوں میں سے وہ شخص امامت کرے جو عمر میں بڑا ہو۔

اِجْتِمَاعُ الْقَدْمِ فِيْ مَوْضِعٍ هُمْ فِيْهِ سَوَاءٌ

جب مساوی حیثیت کے چند لوگ جمع ہوں تو امامت کون کرائے

۷۸۵ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَاُهُمْ۔

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تین آدمی اکٹھے ہوں تو ایک امام ہو جائے۔ اور امامت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے ۔۔۔ اچھی طرح پڑھا ہوا ہو

اِجْتِمَاعُ الْقَوْمِ وَفِيْهِمُ الْوَالِيْ

جب چند آ

۷۸۶ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا حضرت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا تَجْلِسْ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی دوسرے شخص کی حکومت میں امامت نہ کیجیے اور اس کی اجازت کے بغیر اس کی عزت کی جگہ پر نہ بیٹھیے۔

إِذَا تَقَدَّمَ الرَّجُلُ مِنَ الرَّعِيَّةِ ثُمَّ جَاءَ الْوَالِي هَلْ يَتَأَخَّرُ

جب رعیت میں سے کوئی شخص نماز پڑھا رہا ہو اور حاکم آجائے تو کیا امامت چھوڑ کر مقتدیوں میں شامل ہو جائے یا امامت کراتا رہے؟

۷۸۰۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ الْأُولَى فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَبَّرَ النَّاسُ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ وَصَاحَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَاحَ الْقَهْقَرِيَّ وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ

سیدنا حضرت سہل بن سعد سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ بنی عمرو بن عوف آپس میں لڑ پڑے ہیں تو آپ ان میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ اور کئی آدمی آپ کے ہمراہ تھے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں دیر ہو گئی اور ظہر کا وقت ہو گیا تو جناب حضرت بلال رضی اللہ عنہ جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ سے عرض کیا، اے ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیر ہو گئی ہے۔ اور نماز کا وقت ہو گیا ہے، تو کیا آپ نماز پڑھائیں گے؟ سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں اگر آپ چاہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر فرمائی اور جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صفوں کے درمیان تشریف لے رہے تھے حتیٰ کہ آپ صف میں کھڑے ہو گئے۔ اور آپ نے ابوبکر کی اقتداء نماز میں شریک ہونے کا ارادہ فرمایا لوگوں نے دستک دینا شروع کر دی۔ لیکن جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ دوران نماز کسی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے جب بہت دستک دی تو آپ نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں آپ نے جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا اشارہ کیا اسی وقت سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَالَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِلَّا الْتَفَتَ إِلَيْهِ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے تو اللہ تعالیٰ اللہ جلّ جلالہ کا شکر بجا لایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو نماز کے لئے کہا تو آپ نے کہا سبحان اللہ پھر آپ الٹے پاؤں تشریف لائے یہاں تک کہ صف میں شامل ہو گئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے۔ آپ نے نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھانے سے فارغ ہوئے تو آپ نے لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا اے لوگو تمہارا کیا حال ہے جب تمہیں دوران نماز کوئی حادثہ پیش آتا ہے تو تم تالی بجانے لگتے ہو۔ تالی تو عورتوں کے لیے ہے آپ جب کوئی حادثہ پیش آئے تو تم سبحان اللہ کہا کرو کیونکہ جب کوئی شخص سبحان اللہ کہے گا تو ہر سننے والا اس کی طرف متوجہ ہو گا۔ پھر آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ جب میں نے آپ کو اشارہ کیا تھا تو آپ نے نماز کیوں نہ پڑھائی۔ آپ نے کہا کہ ابو قحافہ کے بیٹے کو یہ بات لائق نہ تھی کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائیں۔

۸۸۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آخِرُ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَاةَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آخری نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق کے پیچھے ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے پڑھی۔

نوٹ:۔ ابو قحافہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ماجد کا اسم گرامی تھا۔ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کا نام نہیں لیا۔ اور آپ نے اپنے آپ کو ابو قحافہ کا بیٹا فرمایا۔ اس حدیث پاک سے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنا اخلاص ظاہر ہوتا ہے۔

صَلٰوةُ الْإِمَامِ خَلْفَ رَجُلٍ مِنْ رَعِيَّتِهِ

اگر امام اپنی رعیت میں سے کسی کی اقتدا میں نماز پڑھے تو درست ہے

۸۸۹۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ صَلَّى لِلنَّاسِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صف میں تھے۔

إِمَامَةُ الزَّائِرِ

کسی قوم کی طرف ملاقات کو جانے والے شخص کا امام بننا

۸۹۰۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ سَمِعْتُ

سیدنا حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَارَ أَحَدُكُمْ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّيْنَ بِهِمْ۔

سے ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی قوم کی ملاقات کے لیے جائے تو وہ نماز نہ پڑھائے۔

إِمَامَةُ الْأَعْمٰى

نابینا شخص کا امامت کرانا

۷۹۱۔ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمٰى وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا تَكُوْنُ الظُّلْمَةُ وَالْمَطَرُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَشَارَ إِلٰى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت محمود بن الربیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب عتبان بن مالک اپنی قوم کو امامت کراتے تھے اور وہ نابینا تھے آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کبھی بارش برس رہا ہوتا ہے، نالے چل رہے ہوتے ہیں، میں نابینا ہوں آپ میرے گھر میں کہیں نماز پڑھ دیجیے تاکہ میں وہیں نماز پڑھا کروں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا آپ کہاں چاہتے ہیں کہ میں نماز پڑھوں۔ انہوں نے گھر میں ایک جگہ بتلائی۔ آپ نے اس جگہ نماز پڑھائی۔

إِمَامَةُ الْغُلَامِ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ

نابالغ لڑکا امامت کر سکتا ہے

۷۹۲۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ الْجَرْمِيِّ قَالَ كَانَ يَمُرُّ عَلَيْنَا الرُّكْبَانُ فَنَتَعَلَّمُ مِنْهُمُ الْقُرْآنَ فَأَتَى أَبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَجَاءَ أَبِيْ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَنَظَرُوْا فَكُنْتُ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ۔

سیدنا حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے پاس سے مسافر سوار گزرتے تھے۔ ہم ان سے قرآن سیکھتے تھے۔ میرے والد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے وہ شخص امامت کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو۔ جب میرے والد لوٹ کر آئے تو فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے قرآن اچھی طرح جاننے والا امامت کرائے۔ جب لوگوں نے دیکھا تو سب سے زیادہ قرآن جاننے والا مجھے پایا۔ لہٰذا میں آٹھ سال کی عمر میں ان کی امامت کیا کرتا تھا۔

قِيَامُ النَّاسِ إِذَا رَأَوُا الْإِمَامَ

۹۳۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي۔

امام کے نماز کے لیے مکتے وقت عوام کا کھڑا ہونا

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو جب تک تم مجھے دیکھ نہ لو کھڑے نہ ہو۔

الْإِمَامُ يَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْإِقَامَةِ

۹۴۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِي رَجُلًا فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ۔

اگر تکبیر کہنے کے بعد امام کو کوئی ضرورت پیش آئے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نماز کی تکبیر ہوئی آپ ایک شخص کے کان میں گفتگو فرما رہے تھے۔ پھر آپ نماز میں بعض لوگوں کے سو جانے تک کھڑے رہے۔

الْإِمَامُ يَذْكُرُ بَعْدَ قِيَامِهِ فِي مُصَلَّاهُ أَنَّهُ عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ

۹۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى بَيْتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَنْطِفُ رَأْسُهُ فَاغْتَسَلَ وَنَحْنُ صُفُوفٌ۔

مصلّٰی امامت پر امام نماز پڑھانے لگے پھر اسے معلوم ہو کر وضو نہیں ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز کی تکبیر ہوئی لوگوں نے صفیں باندھیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جب آپ اپنی جگہ میں آ کر کھڑے ہو گئے اس وقت آپ کو یاد آیا کہ میں نے غسل نہیں کیا۔ آپ نے لوگوں کو فرمایا کہ وہیں ٹھہرے رہیں پھر آپ گھر تشریف لے گئے اور باہر تشریف لائے۔ آپ کے سر مبارک سے پانی بہہ رہا تھا میں جب ہم صفیں باندھے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا۔

اِسْتِخْلَافُ الْإِمَامِ إِذَا غَابَ

۹۶۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ

جب امام کہیں جانے لگے تو کسی شخص کو اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کر جائے

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی عمرو بن عوف میں کچھ جنگ ہوئی اور اس کی اطلاع حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

ثُمَّ اَتَاهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ يَا
بِلَالُ اِذَا حَضَرَ الْعَصْرُ وَلَمْ اٰتِ فَمُرْ
اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتْ
اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَقَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ
تَقَدَّمْ فَتَقَدَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فَدَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ
ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَعَلَ يَشُقُّ النَّاسَ حَتّٰى قَامَ خَلْفَ
اَبِيْ بَكْرٍ وَصَفَّحَ الْقَوْمُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ
اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ لَمْ يَلْتَفِتْ فَلَمَّا
رَاٰى اَبُوْبَكْرِنِ التَّصْفِيْحَ لَا يُمْسِكُ
عَنْهُ الْتَفَتَ فَاَوْمَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَحَمِدَ اللّٰهَ
عَزَّوَجَلَّ عَلٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ اِمْضِهٖ ثُمَّ مَشٰى
اَبُوْبَكْرِنِ الْقَهْقَرٰى عَلٰى عَقِبَيْهِ فَتَاَخَّرَ
فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ
فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ
مَا مَنَعَكَ اِذْ اَوْمَاتُ اِلَيْكَ اَنْ
لَا تَكُوْنَ مَضَيْتَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ
لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يَّؤُمَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
وَقَالَ لِلنَّاسِ اِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ
فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ

ظہر کی نماز ادا فرما کر ان کے درمیان صلح کرانے تشریف لے
گئے اور آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا
اے بلال رضی اللہ عنہ جب عصر کا وقت آجائے اور میں نہ
آؤں تو آپ سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہنا کہ وہ نماز
پڑھائیں۔ جب عصر کا وقت آیا تو حضرت بلال نے اذان
دی۔ پھر تکبیر کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نماز
پڑھانے کے لیے آگے بڑھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔ جب حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کر دی تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ اور آپ نے باقی نمازیوں کی
صفیں آگے بڑھ کر حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز شروع کر
دی۔ لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا۔
سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ طریقہ تھا کہ جب آپ نماز
کے لیے کھڑے ہوتے تو کسی طرف دھیان نہیں فرماتے
تھے مگر جب انہوں نے دیکھا کہ برابر تالیاں بجائی جا رہی ہیں
اور کسی طرح نہیں رکتیں تو انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ
فرمایا۔ سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سرور کونین صلی
اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بعد اللہ کا شکر ادا کیا
پھر آپ اپنے پاؤں واپس تشریف لائے جب رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو آپ نے آگے بڑھ
کر نماز پڑھائی۔ اس کے بعد نماز سے فارغ ہو کر آپ
نے ارشاد فرمایا۔ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ جب میں نے
آپ کو اشارہ کیا تو آپ اپنی جگہ نماز کیوں نہیں پڑھاتے
رہے۔ سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ابوقحافہ
کے بیٹے کی یہ طاقت نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی امامت کرے پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا جب
تمہیں نماز میں کوئی حادثہ پیش آئے۔ تو مرد سبحان اللہ کہیں
اور عورتیں رشک دیں۔

نوٹ: مقام ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تشریح کے لیے کتاب الامامۃ کی پہلی حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں!

اَلْاِئْتِمَامُ بِالْاِمَامِ

۷۹۰ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُقِطَ مِنْ فَرَسٍ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ يَعُوْدُوْنَهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِهِمْ قَاعِدًا فَصَلَّوْا قُعُوْدًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

امام کی پیروی کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر داہنی جانب سے گر پڑے تو صحابہ کرام آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے! نماز کا وقت قریب آگیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اسی لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب وہ اٹھے تو تم بھی اٹھو۔ اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔

اَلْاِئْتِمَامُ بِمَنْ يَأْتَمُّ بِالْاِمَامِ

۷۹۱ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ تَقَدَّمُوْا فَاْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

جو شخص امام کی پیروی کرتا ہو لوگ اس کی پیروی کریں

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دیکھا کہ وہ پیچھے کھڑے ہوئے ہیں (یعنی صف اول میں شریک نہیں ہوئے) آپ نے فرمایا آگے بڑھو اور میری اقتداء کرو۔ اور جو لوگ تمہارے بعد ہیں وہ تمہاری پیروی کریں۔ اور کچھ لوگ پیچھے رہیں گے۔ حتی کہ اللہ عزوجل بھی انہیں پیچھے ڈال دے گا۔

۷۹۲ اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ نَحْوَهٗ

ابو نضرہ نے حضرت سوید سے اسی طرح حدیث روایت کیا

۷۹۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَتْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْ بَكْرٍ فَصَلّٰى قَاعِدًا وَّاَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے تھے اور آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے تھے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور لوگ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں تھے

نوٹ: تشریح کے لیے دیکھیے حدیث نمبر ۱ کتاب الامامۃ۔

۸۰۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَ اَبُوْبَكْرٍ خَلْفَهٗ فَاِذَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ اَبُوْبَكْرٍ يُسْمِعُنَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی اقتداء میں تھے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر فرماتے تو جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ہمیں سنانے کے لیے (اونچی) تکبیر فرماتے۔ (تو جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے تھے)

مَوْقِفُ الْاِمَامِ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً وَالْاِخْتِلَافُ فِيْ ذٰلِكَ

جب تین افراد کو نماز پڑھانا ہو تو امام کے کھڑے ہونے کی جگہ اور اس میں اختلاف

۸۰۲ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بِنِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ اُمَرَاءُ يَشْتَغِلُوْنَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَصَلُّوْا لِوَقْتِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بَيْنِيْ وَ بَيْنَهٗ فَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

حضرت اسود اور علقمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ہم جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں دوپہر کے وقت حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا (زمانہ قریب ہے جب کہ امیر لوگ نماز کے وقت دوسرے کاموں میں مصروف ہوں گے۔ تو تم اپنے وقت پر نماز پڑھ لینا۔ پھر جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ نے جناب علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہ کے درمیان کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا۔

۸۰۳ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لِيْ اَبُوْبَكْرٍ يَا مَسْعُوْدُ اِيْتِ اَبَا تَمِيْمٍ يَعْنِيْ مَوْلَاهُ فَقُلْ لَهٗ يَحْمِلُنَا عَلٰى بَعِيْرٍ وَيَبْعَثُ اِلَيْنَا بِزَادٍ وَدَلِيْلٍ يَدُلُّنَا فَجِئْتُ اِلٰى مَوْلَايَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَبَعَثَ مَعِيْ بِبَعِيْرٍ وَسَاطٍ مِّنْ لَّبَنٍ فَجَعَلْتُ اَخُدُّ بِهِمْ فِيْ اَخْفَاءِ الطَّرِيْقِ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ

سیدنا حضرت مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میرے سامنے سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔ کہ میں اپنے مالک ابوتمیم کے پاس جاؤں، اور ان سے عرض کروں کہ وہ ہمیں سواری کے لیے ایک اونٹ توشہ اور ایک راہ بتانے والا شخص دیں جو ہمیں مدینہ منورہ کی طرف لے جائے میں اپنے مالک کے پاس گیا [illegible] اور انہیں بتایا انہوں نے مجھے ایک اونٹ اور دودھ کا ایک

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَقَدْ عَرَفْتُ الْاِسْلَامَ وَاَنَا مَعَهُمَا فَجِئْتُ فَقُمْتُ خَلْفَهُمَا فَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَدْرِيْ اَبُوْبَكْرٍ فَقُمْنَا خَلْفَهٗ۔

برتن دیا پھر میں انہیں پر شیشہ والتروں میں نے پلایا اگر کفار کو علم نہ ہو اسی دوران نماز کا وقت آگیا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے اور ابوبکر صدیق آپ کی داہنی طرف کھڑے ہوئے اس زمانے میں میں دین اسلام کو معلوم کر چکا تھا اور آپ کے ہمراہ تھا اس وجہ سے بھی آیا اور دونوں کے پیچھے کھڑا ہوا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سینہ اقدس پر ہاتھ مبارک دیکھے پیچھے چلے آئے۔ پھر ہم دونوں آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے۔

اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً وَّامْرَاَةً

جب امام سمیت تین مرد اور ایک عورت ہو تو کسطرح کھڑے ہوں

۸۰۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ قَدْ صَنَعَتْهُ لَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّيَ بِكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جس کو آپ نے حضور کی دعوت کے لیے تیار کیا تھا۔ تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا پھر آپ نے گھر سے ہو کر ارشاد فرمایا اٹھو میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اٹھ کر اس چٹائی کو دھویا جو پھاڑنے سے کالا ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں اور ایک دوسرا یتیم آپ کے پیچھے تھے اور بڑھیا (ملیکہ) ہمارے پیچھے تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا۔

اِذَا كَانُوْا رَجُلَيْنِ وَامْرَاَتَيْنِ

جب دو مرد اور دو عورتیں ہوں تو وہ صف کسطرح باندھیں

۸۰۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُوَ اِلَّا اَنَا وَاُمِّيْ وَالْيَتِيْمُ وَاُمُّ حَرَامٍ خَالَتِيْ فَقَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّيَ بِكُمْ قَالَ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے۔ اس وقت گھر میں میں، میری ماں یتیم لڑکے اور میری خالہ حضرت ام حرام کے سوا کوئی نہ تھا۔ آپ نے

فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ قَالَ فَصَلّٰى

قرمایا کہ کھڑے ہو میں آپ کے ہمراہ نماز پڑھوں گا اس وقت نماز کا وقت نہ تھا۔ پھر آپ نے برکت کے لیے نفل نماز پڑھائی

عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ كَانَ هُوَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّهٗ وَخَالَتُهٗ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ اَنَسًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَائِشَةَ وَخَالَتَهٗ خَلْفَهُمَا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی والدہ ماجدہ اور خالہ موجود تھیں تو حضور علیہ السلام نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اپنی داہنی طرف کھڑا کیا اور ماں اور خالہ کو پیچھے کھڑا کیا۔

مَوْقِفُ الْاِمَامِ

جب امام کے ساتھ صرف ایک لڑکا اور ایک عورت ہو تو امام کے کھڑے ہونے کی جگہ؟

اِذَا كَانَ مَعَهٗ صَبِيٌّ وَّامْرَاَةٌ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا فَصَلّٰى مِمَّا وَاَنَا اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُصَلِّيْ مَعَهٗ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک طرف نماز پڑھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے تھیں تو آپ نے نماز پڑھی میں بھی آپ کے پہلو میں تھا اللہ آپ کے ہمراہ نماز پڑھ رہا تھا۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمِّيْ وَاُمُّ حَرَامٍ خَالَتِيْ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْمَرْاَةُ خَلْفَنَا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ نماز پڑھی اللہ ہمارے گھر کی ایک اور عورت بھی تھی آپ نے مجھے اپنی داہنی جانب اور عورت کو پیچھے کھڑا کیا۔

مَوْقِفُ الْاِمَامِ وَالْمَاْمُوْمِ صَبِيٌّ

جب امام کے ساتھ ایک لڑکا ہو تو امام کس جگہ کھڑا ہو؟

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهٖ فَقَالَ بِيْ هٰكَذَا اَخَذَ بِرَاْسِيْ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک رات اپنی خالہ ام المومنین سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس مہمان ٹھہرا۔ رات کے وقت حضور سرور دو عالم نماز پڑھنے کے اٹھے۔ میں بھی اٹھا اور آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا۔ آپ نے میرا سر پکڑ کر مجھے داہنی طرف کھڑا کیا۔

مَنْ يَّلِي الْاِمَامَ ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ

کون کون سے لوگ امام کے قریب ہوں

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا۔

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ آگے پیچھے مت ہو ورنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی اور صف اوّل میرے نزدیک وہ لوگ ہوں گے جو عقل و علم رکھتے ہوں پھر وہ لوگ جو ان کے ہم پایہ ہوں پھر وہ جو ان کے قریب ہوں ابو مسعودؓ نے فرمایا کہ آج کے دن تم میں سخت اختلاف پڑ گیا ہے۔

۸۱۱ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي جَبْذَةً فَنَحَّانِي وَقَامَ مَقَامِي فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِي فَلَمَّا انْصَرَفَ فَإِذَا هُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتَى لَا يَسُؤْكَ اللّٰهُ إِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ أَهْلُ الْعَقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا عَلَيَّ مِنْهُمْ آسَى وَلٰكِنْ آسَى عَلٰى مَنْ أَضَلُّوا قُلْتُ يَا أَبَا يَعْقُوبَ مَا تَعْنِي بِأَهْلِ الْعَقَدِ قَالَ الْأُمَرَاءُ۔

سیدنا حضرت قیس بن عبادؓ سے روایت ہے کہ میں پہلی صف میں تھا کہ ایک شخص نے پیچھے سے پکڑ کر کھینچا اور خود میری جگہ کھڑا ہو گیا پس خدا کی قسم میں حالت میں نماز بھول گیا جب نماز سے فارغ ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں آپ نے مجھے بٹھایا اور فرمایا کہ اے نوجوان اللہ آپ کو رنج نہ دے ہمیں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے یہ تاکید ہے کہ ہم لوگ آپ کے نزدیک رہیں پھر آپ نے اپنا منہ قبلے کی طرف کر کے فرمایا کہ وہ اہل عقد سردار (جو نماز کا اہتمام اور سنتوں کا خیال رکھتے تھے) یہ تین بار کہا کعبہ کی قسم مجھے ان پر نہیں بلکہ ان لوگوں پر افسوس ہے جنہوں نے لوگوں کو گمراہ کیا میں نے عرض کیا اے ابو یعقوب اہل عقد سے مراد کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا سردار اور امیر لوگ اہل عقد ہیں۔

إِقَامَةُ الصُّفُوفِ قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ

امام کے باہر آنے سے قبل صفوں کا درست کرنا

۸۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَقُمْنَا فَعَدَلَتِ الصُّفُوفُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کی تکبیر ہوئی ہم لوگ کھڑے ہوئے اور صفیں درست کر لیں قبل اس کے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سے پہلے صفیں درست ہو گئیں۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اپنے مقام پر کھڑے ہوئے تو آپ تکبیر کہنے سے پہلے پھر گئے۔ آپ نے حاضرین سے فرمایا تم اپنی جگہ

حَتّٰى خَرَجَ إِلَيْنَا قَدِ اغْتَسَلَ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً فَكَبَّرَ وَصَلّٰى۔

رہے، ہم لوگ کھڑے ہو کر آپ کی انتظار کرتے رہے حتیٰ کہ آپ غسل فرما کر باہر تشریف لائے۔ آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ نے تکبیر فرمائی اور نماز پڑھی۔

كَيْفَ يَقُومُ الْإِمَامُ الصُّفُوفَ

امام صفوں کو کس طرح درست کرائے

۸۱۳ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ الصُّفُوفَ كَمَا تُقَوَّمُ الْقِدَاحُ فَأَبْصَرَ رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو ایسے برابر اور سیدھا فرماتے جیسے تیر برابر اور سیدھے کیے جاتے ہیں (مسلم شریف کی روایت ہے کہ آپ صفوں کو ایسا درست فرماتے جیسے ان کے برابر تیروں کو کر سکیں) آپ نے ایک شخص کو سینہ صف سے باہر نکلے ہوئے ملاحظہ فرمایا میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تم اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ جل جلالہ تمہارے درمیان مخالفت ڈال دے گا!

۸۱۴ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوفَ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا وَصُدُورَنَا يَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْمُتَقَدِّمَةِ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں میں ایک طرف سے دوسری طرف جاتے تھے، اور آپ ہمارے کندھوں اور سینے پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ اختلاف مت کرو ورنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ اور اختلاف پڑ جائے گا اور آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ اگلی صفوں پر رحمت بھیجتا ہے۔ اور فرشتے دعا کرتے ہیں۔

مَا يَقُولُ الْإِمَامُ

جب امام آگے بڑھے تو صفوں کو درست کرنے کے لیے کیا کہے

إِذَا تَقَدَّمَ فِي تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

۸۱۵ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا يَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَلْيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِينَ

سیدنا حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے تھے، برابر ہو جاؤ، آگے پیچھے مت ہو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف واقع ہو جائے گا اور عقل و شعور والے لوگ میرے نزدیک رہیں، پھر وہ لوگ

يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ۔

جو ان سے قریب ہیں پھر وہ جو ان سے نزدیک ہیں

كَمْ مَرَّةً يَقُولُ اسْتَوُوا

۸۱۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَوُوا اسْتَوُوا اسْتَوُوا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ۔

امام کتنی دفعہ صفیں سیدھی کرنے کے متعلق کہے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے برابر ہو جاؤ برابر ہو جاؤ برابر ہو جاؤ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں تم کو پیچھے سے اس طرح دیکھتا ہوں جیسے سامنے سے دیکھتا ہوں۔

حَثُّ الْإِمَامِ عَلَى رَصِّ الصُّفُوفِ وَالْمُقَارَبَةِ بَيْنَهَا

امام کا عوام کو صفیں درست کرنے اور مل کر کھڑے ہونے کی رغبت دلانا

۸۱۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے، تو آپ تکبیر تحریمہ سے پہلے ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی صفیں برابر کرو اور مل کر کھڑے ہو کیوں کہ میں تمہیں پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

۸۱۸ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيَاطِينَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صفوں کو ملا کر رکھو اور ان کو نزدیک و قریب کرو (کہ درمیان میں فاصلہ نہ ہو) اور اپنی گردنیں برابر رکھو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں شیطان کو بکری کے سیاہ بچے کی طرح صفوں میں گھستا ہوا دیکھتا ہوں۔

۸۱۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالُوا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّونَ الصَّفَّ

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اپنے پروردگار کے سامنے فرشتوں کی طرح صف نہیں باندھتے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ فرشتے کس طرح اپنے رب کے سامنے صف باندھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ وہ صف اوّل کو پورا کرتے

الْأَوَّلَ ثُمَّ يَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ۔

فَضْلُ الصَّفِّ الْأَوَّلِ عَلَى الثَّانِي

۸۲۰ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَعَلَى الثَّانِي وَاحِدَةً۔

الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ

۸۲۱ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتِمُّوا الصَّفَّ الْأَوَّلَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَإِنْ كَانَ نَقْصٌ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ۔

مَنْ وَصَلَ صَفًّا

۸۲۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

ذِكْرُ خَيْرِ صُفُوفِ النِّسَاءِ وَشَرِّ صُفُوفِ الرِّجَالِ

۸۲۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا۔

ہیں (جب وہ پوری ہو جاتی ہے) تو وہ دوسری صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔

پہلی صف کی دوسری صف پر فضیلت

سیدنا حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لیے تین بار دعا فرماتے تھے اور دوسری صف کے لیے ایک بار۔

پچھلی صف میں کھڑا ہونا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی صف کو پورا کرو پھر جو اس کے نزدیک ہے۔ اسے پورا کرو۔ اگر کچھ کمی رہے تو پچھلی صف میں رہے۔

جو شخص صف میں خالی جگہ کھڑا ہو جائے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمایا جو شخص صفوں کو ملا دے گا، اللہ بھی (اپنی نعمتوں سے) اسے ملا دے گا۔ اور جو شخص صف کو کاٹ دے گا، اللہ بھی اسے کاٹ دے گا۔

عورتوں کی بہترین اور مردوں کی بدترین صفیں

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مردوں کی صفوں میں سے بہتر وہ صف ہے جو سب سے آگے ہے اور بدترین وہ جو سب کے بعد ہے۔ اور عورتوں کی صفوں میں سے بہتر وہ صف ہے جو سب کے بعد ہے اور بدترین وہ صف ہے جو سب کے آگے ہے۔

الصَّفُّ بَيْنَ السَّوَارِيْ

۸۲۴ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ اَنَسٍ فَصَلَّيْنَا مَعَ اَمِيْرٍ مِنَ الْاُمَرَاءِ فَدَفَعُوْنَا حَتّٰى قُمْنَا وَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَجَعَلَ اَنَسٌ يَتَاَخَّرُ وَقَالَ قَدْ كُنَّا نَتَّقِيْ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ستونوں کے درمیان صفیں باندھنا

حضرت عبدالحمید بن محمود فرماتے ہیں کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے اور ہم نے ایک امیر کے ساتھ نماز پڑھی لوگوں نے ہمیں دھکیلا حتیٰ کہ ہم کھڑے ہوئے اور دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔ تو جناب انس رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے اور فرمانے لگے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس بات سے بچتے تھے (یعنی ستونوں کے درمیان کھڑے ہونے کی بجائے پچھلی صف علیحدہ کرتے تھے)

اَلْمَكَانُ الَّذِيْ يُسْتَحَبُّ مِنَ الصَّفِّ

۸۲۵ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ اَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

صف میں کونسی جگہ کھڑے ہونا بہتر ہے

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرتے تو ہم چاہتے کہ آپ کی دائیں طرف رہوں۔

مَا عَلَى الْاِمَامِ مِنَ التَّخْفِيْفِ

۸۲۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔

امام کو نماز میں کس قدر تخفیف کرنا چاہیئے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے۔ کیونکہ جماعت میں بیمار کمزور ضعیف اور بھی ہیں جب اکیلا نماز پڑھے تو جتنا چاہے لمبی نماز پڑھے

۸۲۷ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَخَفَّ النَّاسِ صَلٰوةً فِيْ تَمَامٍ

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے ہلکی نماز پڑھتے تھے

۸۲۸ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَقُوْمُ بِالصَّلٰوةِ فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاُخَفِّفُ صَلٰوتِيْ كَرَاهِيَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمِّهٖ

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں نماز کھڑی کرتا ہوں پھر بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس کی ماں کو تکلیف میں مبتلا کرنے کے خیال سے اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں

اَلرُّخْصَةُ لِلْاِمَامِ فِي التَّطْوِيْلِ

۸۲۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ۔

سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ہلکی پڑھنے کا حکم فرماتے اور آپ سورہ صافات تلاوت فرماتے۔

مَا يَجُوْزُ لِلْإِمَامِ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ

امام کو نماز میں کون کونسا کام کرنا درست ہے

۸۳۰ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنْ سُجُوْدِهٖ اَعَادَهَا۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کراتے وقت دیکھا اور آپ اپنے دوش مبارک پر اپنی نواسی امامہ بنت ابی العاص کو اٹھائے ہوئے تھے جب آپ رکوع فرماتے تو اسے زمین پر بٹھا دیتے۔ جب آپ سجدے سے اٹھتے تو اسے کندھے پر بٹھا دیتے۔

مُبَادَرَةُ الْإِمَامِ

امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرنا یا رکوع سجدہ سے سر اٹھانا

۸۳۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ الْحِمَارِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھا لیتا ہے کیا اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کر دے۔

۸۳۲ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا صَلَّوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامُوْا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ ثُمَّ سَجَدُوْا۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور آپ رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو وہ سیدھے کھڑے رہتے۔ جب آپ کو دیکھتے کہ آپ سجدہ میں جا چکے ہیں تو اس وقت سجدہ فرماتے۔

۸۳۳ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا اَبُوْ مُوْسٰى فَلَمَّا كَانَ فِي الْقَعْدَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ اُقِرَّتِ الصَّلٰوةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكٰوةِ فَلَمَّا سَلَّمَ اَبُوْ مُوْسٰى اَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْقَائِلُ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ

سیدنا حضرت حطان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں جناب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی جب آپ نماز میں بیٹھے تو ایک شخص نے آکر کہا نماز نیکی اور پاکی کے ساتھ قائم کی گئی۔ جب حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو آپ نے لوگوں

فَأَتَمَّ الْقَوْمُ قَالَ يَحْيَظَانُ لَعَلَّكَ قُلْتَهَا قَالَ لَا وَقَدْ خَشِيتُ أَنْ تَبْطَعَنِي بِهَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُنَا صَلَوتَنَا وَسُنَّتَهُ فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللهُ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا فَإِذَا رَفَعَ فَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللهُ لَكُمْ فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ۔

کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ تم میں سے کسی نے یہ بات کہی تھی؟ سب لوگ خاموش رہے۔ لوگوں نے کہا اے یحیٰی شاید آپ نے یہ بات کہی، آپ نے جواب دیا نہیں مجھے ڈر ہے۔ کہ تم کہیں مجھ پر سبقت نہ لے جاؤ۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز اور اس کے طریقے سکھاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی اطاعت اور پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو۔ اللہ جل جلالہ تمہارے کہنے کو سنے گا اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ کیونکہ امام سے پہلے سجدہ کرنا اور سر اٹھانا ہے اور تمہارا ہر ایک رکن اس کے بعد ہوگا آپ نے فرمایا یہ اس کی کسر اس کو نکل جائے گی۔

خُرُوجُ الرَّجُلِ مِنْ صَلٰوةِ الْإِمَامِ وَفَرَاغُهُ مِنْ صَلٰوتِهِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ

اگر ایک شخص امام کے ساتھ سے نماز توڑ کر الگ نماز پڑھے

۸۴۴ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ مُعَاذٍ فَطَوَّلَ بِهِمَا فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَمَّا قَضٰى مُعَاذٌ الصَّلٰوةَ قِيلَ لَهُ إِنَّ فُلَانًا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُعَاذٌ لَئِنْ أَصْبَحْتُ لَأَذْكُرَنَّ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى مُعَاذٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انصار میں سے ایک شخص آیا اور جماعت کھڑی تھی۔ وہ مسجد میں چلا گیا اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پیچھے جماعت میں شامل ہوا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے رکعت کو طویل کیا۔ اس شخص نے نماز چھوڑ کر ایک کونے میں جا کر الگ نماز پڑھنا شروع کر دی۔ پھر چلا گیا جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپ سے بیان کیا کہ فلاں شخص نے ایسا ایسا کیا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلْتُ عَلٰى نَاضِحِيْ مِنَ النَّهَارِ فَجِئْتُ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ مَعَهُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَأَ سُوْرَةَ كَذَا وَكَذَا فَطَوَّلَ فَانْصَرَفْتُ فَصَلَّيْتُ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَتَّانٌ اَنْتَ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ يَا مُعَاذُ۔

سے ضروری بیان کروں گا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سب حال بیان کیا آپ نے اس شخص کو بلا بھیجا اور دریافت کیا کہ تو نے یہ کیا کیا اور ایسا کیوں کیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے سارا دن پانی بھرا پھر حاضر ہوا تو جماعت ہو رہی تھی میں مسجد میں جا کر جماعت میں ان کے ساتھ شریک ہوا۔ انہوں نے فلاں فلاں سورۃ پڑھنی شروع کی اور نماز بہت لمبی کی۔ میں نے نماز توڑ کر ایک کونے میں الگ نماز پڑھ لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔ اے معاذ کیا آپ لوگوں کو تکلیف دیتے ہیں اگر وہ مجبور ہو کر نماز روزہ چھوڑ دیں گے۔ کلمات حضور نے بھی مرتبہ فرمائے

اَلْاِئْتِمَامُ بِالْاِمَامِ يُصَلِّيْ قَاعِدًا

اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں

۸۳۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا فَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے اور آپ گر پڑے آپ کے بدن مبارک کا داہنا حصہ زخمی ہو گیا۔ لہٰذا آپ نے ایک نماز بیٹھ کر ادا فرمائی۔ ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ آپ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا امام اس لیے ہے۔ کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو!

نوٹ: حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو ابتداء امام اسلام کی تھا اور بعد میں حضور علیہ السلام نے بیٹھ کر نماز پڑھائی جب کہ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے اور اسی پر عمل ہے۔ احناف کا۔

۸۳۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ یُؤْذِنُہٗ بِالصَّلٰوۃِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ رَجُلٌ اَسِیْفٌ وَاِنَّہٗ مَتٰی یَقُوْمُ فِیْ مَقَامِکَ لَا یُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ لِحَفْصَۃَ قُوْلِیْ لَہٗ فَقَالَتْ لَہٗ فَقَالَ اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبَاتُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَاَمَرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلَمَّا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِہٖ خِفَّۃً قَالَتْ فَقَامَ یُھَادٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ وَرِجْلَاہُ تَخُطَّانِ فِی الْاَرْضِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ اَبُوْبَکْرٍ حِسَّہٗ فَذَھَبَ لِیَتَاَخَّرَ فَاَوْمٰی اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ قُمْ کَمَا اَنْتَ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی قَامَ عَنْ یَسَارِ اَبِیْ بَکْرٍ جَالِسًا فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ جَالِسًا وَاَبُوْبَکْرٍ قَائِمًا یَقْتَدِیْ اَبُوْبَکْرٍ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ یَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوۃِ اَبِیْ بَکْرٍ۔

مروی ہے کہ جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم علیل ہوئے تو سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کے متعلق مطلع کرنے حاضر ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا۔ جناب ابوبکرؓ کو میری طرف سے نماز پڑھانے کا حکم دیجیے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل ہیں جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو عوام کو ان کی آواز سنائی نہ دے سکے گی۔ کاش آپ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو حکم فرماتے آپ نے فرمایا جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم کیجیے میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم صاحبات یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دو۔ آخر کار لوگوں نے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کے لیے کہا جب انہوں نے نماز پڑھانا شروع کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طبیعت کو ذرا ہلکا پایا تو دو آدمیوں کا سہارا لے کر مسجد کی طرف چلے جبکہ آپ کے پاؤں مبارک زمین پر گھسٹتے جاتے تھے جب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے پاؤں کی آواز کو محسوس کر لیا تو پیچھے ہٹنے لگے تو آپ نے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ پر ٹھہرے رہنے کا اشارہ فرمایا۔ پھر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جناب ابوبکرؓ کی بائیں جانب تشریف فرما ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا فرمانے لگے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتدا کرتے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے اور سب لوگ ابوبکرؓ کی پیروی کرتے تھے۔

۲۷۸ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَقُلْتُ اَلَا تُحَدِّثِیْنِیْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَّی النَّاسُ قُلْنَا لَا وَ

سیدنا حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے دریافت کیا کہ تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا حال مجھ سے بیان کیوں نہیں کرتیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب حضور کا

هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مِثْلَ قَوْلِهِ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ صَلِّ بِالنَّاسِ فَجَاءَهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا رَقِيقًا فَقَالَ يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَالِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَجَاءَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَأَمَرَهُمَا فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِهِ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلٰوةِ أَبِي بَكْرٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا قَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ آپ کی انتظار کی جا رہی ہے۔ آپ نے طشت میں پانی رکھنے کا حکم صادر فرمایا۔ بعد ازاں پانی رکھا گیا۔ آپ نے غسل فرمایا جب آپ اٹھنے لگے تو بے ہوش ہو گئے پھر ہوش میں آ کر دریافت فرمایا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے، ہم نے عرض کیا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا میرے لیے طشت میں پانی رکھو۔ ہم نے تعمیل کی۔ آپ نے غسل فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے اٹھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ بے ہوش ہو گئے پھر تیسری دفعہ ایسے ہی فرمایا اور لوگ مسجد میں جمع ہو کر آپ کا عشاء کی نماز کے لیے انتظار کر رہے تھے۔ آخر کار آپ نے جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا کہ آپ نماز پڑھائیں۔ جب پیغام لانے والا آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو نماز پڑھانے کا حکم فرماتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نرم دل آدمی تھے چنانچہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کے لیے کہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ نماز پڑھانے کے زیادہ حق دار ہیں۔ ان ایام میں جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی نماز پڑھاتے تھے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کی شدت قدرے کم ہوئی تو آپ دو آدمیوں کا سہارا لیے ظہر کی نماز کے لیے تشریف لائے ان میں سے ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور کو دیکھا تو آپ پیچھے ہٹنے لگے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے نہ ہٹنے کا اشارہ فرمایا اور ان دو افراد نے آپ کو سہارا دیا ہوا تھا انہیں حکم فرمایا تو انہوں نے آپ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف بٹھا دیا۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر ہی نماز ادا فرماتے رہے

عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ فَحَدَّثْتُهُ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

اور باقی صحابہ کرامؓ آپؐ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے عبید اللہ نے فرمایا کہ میں یہ حدیث سن کر جناب حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا، اور انہیں کہا کیا میں آپ کو وہ بیان نہ کروں جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا حال بیان فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے سب بیان کیا۔ آپؓ نے کسی بات کا بھی انکار نہ کیا۔ مگر اتنا پوچھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دوسرے کس شخص کا نام لیا ہے؟ جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، میں نے عرض کیا نہیں! ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے

اِخْتِلَافُ

نِيَّةِ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ

امام اور مقتدی کی نیت کے اختلاف کا بیان

۸۳۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ يَؤُمُّهُمْ فَأَخَّرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الصَّلَاةَ وَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ تَأَخَّرَ فَصَلَّى ثُمَّ خَرَجَ فَقَالُوا نَافَقْتَ يَا فُلَانُ فَقَالَ وَاللهِ مَا نَافَقْتُ وَلَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْبِرُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَأْتِينَا فَيَؤُمُّنَا وَإِنَّكَ أَخَّرْتَ الصَّلَاةَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّى مَعَكَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَّنَا

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے، بعد ازاں اپنی قوم میں جا کر نماز پڑھاتے ایک دن نماز میں دیر ہو گئی تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اس کے بعد آپؓ اپنی قوم کے پاس تشریف لے گئے امامت کرائی اور سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کی، مقتدیوں میں سے ایک شخص نے جب یہ دیکھا تو اس نے صف سے نکل کر الگ نماز پڑھی اور رخصت ہو گیا، لوگوں نے کہا تو منافق ہو گیا ہے اس نے کہا خدا کی قسم میں منافق نہیں ہوا ہوں البتہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ اور آپ سے بیان کروں گا بعد ازاں وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت

فَاسْتَفْتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذَالِكَ تَأَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ إِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِأَيْدِيْنَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ إِقْرَأْ بِسُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا۔

معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں پھر وہاں سے نماز پڑھ کر جہاں سے پاس آتے ہیں اور امامت کراتے ہیں۔ آپ نے کل رات نماز عشاء میں سورۂ بقرہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نماز پڑھ کر ہمارے پاس تشریف لائے اور امامت شروع کی تو انہوں نے سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کر دی جب میں نے یہ سنا تو میں پیچھے نکل گیا اور (الگ) نماز پڑھی ہم تو اونٹ پر پانی بھرنے والے ہیں اور دن اپنے ہاتھوں سے محنت مزدوری کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے معاذ رضی اللہ عنہ آپ لوگوں کو آزمائش و ابتلاء میں ڈالیں گے لہٰذا فلاں فلاں سورتوں کی تلاوت کیا کیجئے۔

نوٹ: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ امام اور مقتدی کی نماز میں اختلاف ہو تو مقتدی کی نماز ہو جائے گی۔ کیونکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کر امامت کرتے اور آپ نفل کی نیت فرماتے اور مقتدی فرض کی نیت کرتے۔ تاہم یہ حکم منسوخ ہے اور نفل کی نیت کر کے نماز پڑھنے والے کی اقتداء میں فرض پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ امام اور مقتدی میں اتفاق و توافق ہونا چاہیئے۔

۸۳۹ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ وَبِالَّذِيْنَ جَاءُوْا رَكْعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَلِكُلٍّ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ الخوف ادا فرمائی۔ تو آپ کے اپنے پیچھے والے لوگوں کے ہمراہ دو رکعتیں ادا فرمائیں بعد ازاں وہ لوگ چلے گئے اور دوسرے لوگ ان کی جگہ آئے ان کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں اور ان لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔!

فَضْلُ الْجَمَاعَةِ

جماعت کی فضیلت

۸۴۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔!

۸۴۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا۔

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس حصے زیادہ فضیلت رکھتی ہے

۸۴۲ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جماعت کے ساتھ نماز اکیلے نماز پڑھنے پر پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

اَلْجَمَاعَةُ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً

جب تین آدمی ہوں تو جماعت کرائیں

۸۴۳ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَاُهُمْ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب تین آدمی ہوں تو ایک ان میں سے امامت کرے اور امامت کا زیادہ مستحق ان میں سے وہ ہے۔ جو قرآن زیادہ جانتا ہو۔

اَلْجَمَاعَةُ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً رَجُلٌ وَّصَبِيٌّ وَّامْرَاَةٌ

جب تین افراد یعنی ایک مرد ایک عورت اور ایک لڑکا ہو تو جماعت کرائیں

۸۴۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّيْ مَعَنَا وَاَنَا اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُصَلِّيْ مَعَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضور علیہ السلام کے پہلو میں نماز پڑھی میرے پیچھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی شریک نماز تھیں اس وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ لڑکے تھے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔

اَلْجَمَاعَةُ اِذَا كَانُوْا اثْنَيْنِ

جب دو آدمی ہوں تو جماعت کرائیں

۸۴۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَنِيْ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے مجھے پکڑا اور اپنی دائیں طرف کھڑا کر لیا

۸۴۶ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ يَقُوْلُ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ فَقَالَ اَشَهِدَ فُلَانٌ الصَّلٰوةَ قَالُوْا لَا قَالَ

سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز فجر ادا فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا۔ کیا فلاں شخص جماعت میں حاضر تھا؟

فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ مِنْ اَثْقَلِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَالصَّفُّ الْاَوَّلُ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ فَضِيْلَتَهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهِ وَحْدَهُ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَانُوْا اَكْثَرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

لوگوں نے عرض کیا نہیں! آپ نے پھر دریافت فرمایا اور فلاں شخص کو لوگوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ دو نمازیں منافقوں پر بہت بھاری ہوتی ہیں۔ اگر لوگوں کو ان نمازوں کی فضیلت معلوم ہو جائے تو گھٹنوں اور پنڈلیوں کے بل نمازوں کو ادا کریں اور صف اوّل تو فرشتوں کی صف ہے اگر تمہیں اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تو تم پہلی صف میں ملنے کے لیے جلدی کرو۔ اور اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت ایک شخص کا دوسرے سے مل کر نماز پڑھنا افضل ہے اور ایک شخص کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے کی بجائے دو شخصوں سے مل کر نماز پڑھنا بہتر ہے۔ اسی طرح جتنی جماعت زیادہ ہو اتنی ہی اللہ کو زیادہ پسند ہے۔

اَلْجَمَاعَةُ لِلنَّافِلَةِ

نفل نماز کے لیے جماعت

۸۵۷ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْسُّيُوْلَ تَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِيْ فَاُحِبُّ اَنْ تَاْتِيَنِيْ فَتُصَلِّيَ فِيْ مَكَانٍ مِنْ بَيْتِيْ اَتَّخِذُهٗ مَسْجِدًا فَقَالَ سَاَفْعَلُ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ فَاَشَرْتُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ.

سیدنا حضرت عتبان بن مالک سے مروی ہے۔ انہوں نے حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ! میرے گھر سے مسجد تک بہت سی ندیاں ہیں جو برسات میں زور سے بہتی ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر تشریف لے چلیں اور کسی جگہ نماز پڑھا دیں تو میں اس جگہ مسجد بنا لوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اچھا ہم چلیں گے جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے دریافت فرمایا تمہیں کہاں منظور ہے۔ میں نے عرض کیا اس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی۔ بعد ازاں آپ نے نفل جماعت کی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

اَلْجَمَاعَةُ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلٰوةِ

قضا شدہ نماز کے لیے جماعت کرانا

۸۵۸ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ حِيْنَ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ۔

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہونے لگے تو آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا صفوں کو درست کرو اور مل کر کھڑے ہو کیونکہ میں تمہیں پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

نوٹ: بلا عذرِ شرعی نماز قضا کرنا سخت گناہ ہے۔ اور قضا کرنے والے پر فرض ہے کہ وہ اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے۔ توبہ یا حج مقبول سے گناہ تاخیر معاف ہو جائے گا۔ (ردِ مختار)

جس چیز کا بندوں پر حکم ہے۔ اس کو وقت پر بجا لانے کو ادا کہتے ہیں۔ اور وقت کے بعد بجا لانا قضا ہے۔ اور اگر اس حکم کے بجا لانے میں کوئی خرابی پیدا ہو تو وہ خرابی دور کرنے کے لیے اسے بجا لانا اعادہ ہے۔ قضا شدہ نمازوں میں ترتیب نہایت اہم ہے اور نوافل کی بجائے قضا شدہ فرائض ادا کرنا زیادہ ضروری ہیں۔

۸۹۹ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ بِلَالٌ اَنَا اَحْفَظُكُمْ فَاضْطَجَعُوْا فَنَامُوْا وَاَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهٗ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ اَيْنَمَا قُلْتَ قَالَ مَا اَلْقَيْتُ عَلَيَّ نَوْمَةً مِّثْلَهَا قَطُّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ وَرَدَّهَا حِيْنَ شَاءَ ثُمَّ قَالَ يَا بِلَالُ فَاَذِّنْ لِلنَّاسِ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَتَوَضَّاَ وَبَعْضٌ حِيْنَ اَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بِهِمْ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اسی دوران بعض لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاش آپ آرام فرماتے (کہ ہم چلتے چلتے تھک گئے ہیں) آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں سو جانے سے نماز نہ جاتی رہے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ میں اس کا بندوبست کروں گا۔ لوگ لیٹے اور سو رہے۔ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی پشت اونٹ سے ٹیک کر آرام فرمایا۔ پھر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جاگے جب سورج کا ایک کنارہ نکل آیا۔ آپ نے جناب بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے کیا کہا تھا؟ حضرت بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ! اتنی نیند مجھے کبھی نہ آئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ بے شک اللہ عزوجل نے تمہاری روحیں قبض فرمائیں۔ پھر جب اللہ کو منظور ہوا تو پھر دیں۔ اے بلال! اٹھیے اور نماز کے لیے اذان دیجیے جناب بلال رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اذان فرمائی پھر سب لوگوں نے وضو کیا۔ اس وقت سورج کافی نکل چکا تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

اَلتَّشْدِيْدُ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

۸۵۰ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلٰثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ قَالَ التَّابِتُ يَعْنِيْ بِالْجَمَاعَةِ الْجَمَاعَةَ فِي الصَّلٰوةِ۔

جماعت میں شامل نہ ہونے کی وعید

سیدنا حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پر نور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب تین آدمی کسی بستی یا جنگل میں ہوں اور وہ نماز باجماعت ادا نہ کریں تو سمجھ کہ شیطان ان پر غالب آگیا۔ اور تم اپنے آپ پر جماعت کو لازم کرو۔ کیونکہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے۔ جو جماعت سے الگ ہو۔ ثابت فرماتے ہیں کہ جماعت سے مراد نماز باجماعت ہے۔

اَلتَّشْدِيْدُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ

۸۵۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ۔

جماعت میں شامل نہ ہونے کی وعید

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں نے قصد کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کے لیے اذان دینے کا حکم فرماؤں۔ اور ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں۔ اور میں ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو نماز پر نہیں آتے پھر ان کے گھروں کو جلا دوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کسی شخص کو یہ معلوم ہو کہ مسجد میں گوشت کی ایک بوٹی یا گوشت کی ہڈی یا دو اچھے کھر ملیں گے تو وہ شخص عشاء کی جماعت میں آئے

اَلْمُحَافَظَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ

۸۵۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

جس جگہ اذان ہوتی ہو جماعت میں شریک ہونا ضروری ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا جس شخص کو قیامت کے دن اللہ سے پورا مسلمان ہو کر ملنا ہو تو وہ ان پانچوں نمازوں کی حفاظت کرے۔ جس جگہ اذان ہوتی ہو تو اذان سن کر جماعت

فَرَعَ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَاِنِّي لَا اُحِبُّ مِنْكُمْ اَحَدًا اِلَّا كَانَ مَسْجِدًا يُصَلِّي فِيهِ فِي بَيْتِهِ فَاِذَا صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَتَرَكْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَمْشِي اِلٰى الصَّلٰوةِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً اَوْ يَرْفَعُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً اَوْ يَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومٌ نِفَاقُهُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ۔

---

۸۵۳ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ اَعْمٰى اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يُقَوِّدُنِي اِلَى الصَّلٰوةِ فَسَاَلَهُ اَنْ يُرَخِّصَ لَهُ اَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَاَذِنَ لَهُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ اَتَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ۔

---

۸۵۴ عَنِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ

ہیں آئے کہ اللہ جل شانہٗ نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدایت کے راستے بنائے ہیں ان میں سے ایک راستہ نماز کا بھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ تم میں سے کوئی ایسا شخص نہ ہوگا جس کی ایک مسجد اس کے گھر میں نہ ہو جس جگہ وہ نماز پڑھتا ہے۔ پس اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو اور مساجد کو چھوڑ دو تو تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو چھوڑ دو گے۔ اور جب تم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو چھوڑ دیا تو تم گمراہ ہو گئے اور جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کے لیے گھر سے چلے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھے گا۔ یا اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا۔ یا اس کا ایک گناہ معاف فرمائے گا۔ اور تم دیکھتے ہو کہ جب ہم نماز کو جاتے ہیں تو چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہیں اور ہمیں معلوم ہے، کہ نماز میں وہ شخص شامل نہیں ہوتا جو علانیہ منافق ہو اور میں نے دیکھا ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں ایک شخص کو دو آدمی سنبھال کر لاتے۔ یہاں تک کہ وہ صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نابینا شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے مسجد تک کوئی پہنچانے والا نہیں۔ آپ مجھے میرے گھر پر ہی نماز پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائیے! آپ نے اجازت دی۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا تو آپ نے اسے پھر بلایا اور پوچھا کیا تجھے اذان کی آواز سنائی دیتی ہے؟ اندھے نے عرض کیا ہاں! آپ نے فرمایا تو پھر جواب دیا کر یعنی جب موذن نماز کے لیے آئے کہے تو اس پر عمل کرو۔

سیدنا حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مدینہ منورہ میں خطرناک موذی اور درندے بہت ہیں (آپ مجھے گھر پر ہی نماز پڑھنے کی

عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحَيَّ هٰذَا وَسَوْ يُرَخِّصُ لَهُ۔

اجازت فرمائیے؟ آپ نے پوچھا کیا آپ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ۔ کی آواز سنتے ہیں؟ ابن ام مکتوم نے عرض کیا ہاں سنتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ تو پھر حاضر ہو۔ اور اس جماعت چھوڑنے کی اجازت نہ دی!

اَلْعُذْرُ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

جماعت چھوڑنے کا بہانہ

۸۵۸ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَرْقَمَ كَانَ يَؤُمُّ اَصْحَابَهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ رَاجَعَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَاْ بِهٖ قَبْلَ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ارقم اپنے قبیلہ کے لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ جب نماز کا وقت آیا تو آپ رفع حاجت کو تشریف لے گئے۔ پھر لوٹ کر آئے اور فرمایا کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کو پیشاب کی حاجت ہو تو وہ نماز سے پہلے فارغ ہو جائے۔

۸۵۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شام کا کھانا سامنے آئے اور ادھر نماز کھڑی ہو تو پہلے کھانا کھا لیجیے!

۸۶۰ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُنَيْنٍ فَاَصَابَتْنَا مَطَرٌ فَسَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ۔

حضرت ابوالملیح اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ حنین میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ وہاں بارش ہونے لگی تو آپ کے مؤذن نے پکارا اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لیجیے!

عَدُّ اِدْرَاكِ الْجَمَاعَةِ

جماعت کا ثواب جماعت کے ساتھ

۸۶۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ حَضَرَهَا وَلَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر وہ مسجد کے قصد کرتے ہوئے باہر نکلا۔ تو لوگ نماز پڑھ چکے تھے۔ اسے جماعت میں شریک نمازی کے مساوی ثواب ملے گا اور جماعت والوں کا ثواب بھی کچھ کم نہ ہوگا۔

۸۶۲ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰى إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ أَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ .

کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا آپ ارشاد فرما رہے تھے جو شخص نماز کے لیے، سنت کے مطابق پورا وضو کرے پھر فرض نماز ادا کرنے کے لیے مسجد جائے اور لوگوں کے ساتھ یا چھوٹی جماعت کے ہمراہ نماز پڑھے یا اکیلے کے ساتھ یا دوسری جماعت میں شریک ہو یا اکیلے پڑھے، اللہ عزّ وجلّ بہرحال اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا۔!

إِعَادَةُ الصَّلٰوةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ الرَّجُلِ لِنَفْسِهِ

اگر کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ چکا ہو بعد ازاں جماعت ہو تو جماعت میں دوبارہ پڑھے

۸۶۰ عَنْ مِحْجَنٍ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِي مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ .

سیدنا حضرت محجن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے، اسی دوران نماز کے لیے اذان ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے پھر آپ نماز پڑھ کر تشریف لائے تو آپ نے حضرت محجن کو دیکھا کہ وہ وہیں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے حضرت محجن سے پوچھا کہ تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی کیا آپ مسلمان نہیں ہیں؟ حضرت محجن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیوں نہیں! میں مسلمان ہوں لیکن اس سے قبل اپنے گھر میں میں نماز پڑھ چکا تھا۔ آپ نے فرمایا جب تم لوگوں کے ساتھ آؤ تو نماز میں شریک ہو جاؤ اگرچہ نماز پڑھ ہی کیوں نہ چکے ہو!

إِعَادَةُ الْفَجْرِ مَعَ الْجَمَاعَةِ لِمَنْ صَلّٰى وَحْدَهُ

جو شخص نماز فجر اکیلا پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو دوبارہ پڑھ لے

۸۶۱ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ إِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ

سیدنا حضرت یزید بن اسود عامری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز مسجد خیف منیٰ میں ادا کی جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ دو شخص پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں اور

فِي الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ قَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَأُتِيَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا قَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمْ ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ۔

إِعَادَةُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا مَعَ الْجَمَاعَةِ

۸۶۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ فَخِذِي كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ مَا تَأْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ۔

سُقُوطُ الصَّلٰوةِ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ

۸۶۳ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُونَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا عَلَى الْبَلَاطِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا لَكَ لَا تُصَلِّي قَالَ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ

اکیلے آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایا کہ ان دونوں اشخاص کو میرے پاس لاؤ۔ لوگ انہیں لے کر حاضر خدمت ہوئے اور ان کی گردن کی رگیں پھڑک رہی تھیں۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ تم نے ہمارے ساتھ مل کر نماز کیوں نہیں پڑھی؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنی جگہ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ ایسے مت کرو جب تم اپنے ٹھکانوں پر نماز پڑھ لو پھر اس مسجد میں آؤ جہاں جماعت ہوتی ہے ان کے ساتھ نماز پڑھو تو وہ نماز نفل ہوگی۔

فضیلت کے وقت کے گزر جانے کے باوجود جماعت میں شریک ہونا

عبداللہ بن صامت بیان کرتے ہیں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ران پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا۔ تم جب ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز میں مقررہ وقت سے دیر کریں گے تو کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا، آپ کیا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ وقت پر نماز پڑھ لیجئے، پھر اپنے کاموں پر جائیے اگر آپ مسجد میں ہوں اور آپ کی موجودگی میں جماعت کھڑی ہو تو شریک ہو جائیے۔

جو شخص مسجد میں امام کے ساتھ باجماعت نماز پڑھ چکا ہو اس کا دوسری جماعت میں شریک ہونا ضروری نہیں

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام سلیمان سے مروی ہے، کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مدینہ منورہ میں ایک مقام بلاط پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا۔

اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُعَادُ الصَّلٰوۃُ فِیْ یَوْمٍ مَرَّتَیْنِ۔

اَلسَّعْیُ اِلَی الصَّلٰوۃِ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَلَا تَاْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ عَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا۔

اَلْاِمْرَاعُ اِلَی الصَّلٰوۃِ مِنْ غَیْرِ سَعْیٍ

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْعَصْرَ ذَھَبَ اِلٰی بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْھَلِ فَیَتَحَدَّثُ عِنْدَھُمْ حَتّٰی یُصَلِّیَ الْمَغْرِبَ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَسَمِعْتُ فَیْسًا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْرِعُ اِلَی الْمَغْرِبِ مَرَرْنَا بِالْبَقِیْعِ فَقَالَ اُفٍّ لَکَ اُفٍّ لَکَ قَالَ فَکَبُرَ ذٰلِکَ فِیْ ذَرْعِیْ فَاسْتَاْخَرْتُ وَظَنَنْتُ اَنَّہٗ یُرِیْدُنِیْ فَقَالَ مَا لَکَ اَمْشِ فَقُلْتُ اَحْدَثْتُ حَدَثًا قَالَ مَا ذَاکَ قُلْتُ اَفَفْتَ بِیْ قَالَ لَمْ اَفُفْ بِکَ وَلٰکِنْ ھٰذَا مَلَکٌ بَعَثَہٗ مَا حَیًّا اِلٰی بَنِیْ فُلَانٍ فَلَمْ یَمُرَّ مَدْرَجَۃَ اَدْنٰی مِنْ مَدْرَجَتِکَ اِلَّا وَمَثَلَ بِیْ مِنْ نَارٍ۔

اے ابو عبدالرحمٰن آپ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں میں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ ایک نماز کو دن میں دوبار نہیں پڑھنا چاہیے (امام کے ساتھ ایک دفعہ پڑھ لینے کے بعد دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں ہے)

نماز پڑھنے کے لیے چلنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم نماز پڑھنے آؤ تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ۔ بلکہ معمول کے مطابق اطمینان اور تسلی سے آؤ۔ جتنی نماز تمہیں جماعت سے ملے۔ اتنی جماعت سے پڑھو اور جس قدر رہ جائے اسے سلام کے بعد پڑھ لو۔

نماز کیلئے دوڑ کے بغیر جلدی چلنا

سیدنا حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر پڑھ چکتے۔ تو آپ قبیلہ بنو عبدالاشہل کے پاس تشریف لے جاتے اور ان سے بات چیت و گفتگو فرماتے۔ حتیٰ کہ مغرب کی نماز کے لیے لوٹتے۔ ابورافع نے کہا ایک روز حضور مغرب کی نماز کے لیے جلدی جلدی تشریف لے جا رہے تھے اور ہم بقیع کی طرف سے نکلے آپ نے فرمایا اُف اُف! آپ کے اس ارشاد پاک سے میرے دل میں ڈر اور خوف پیدا ہوا۔ میں پیچھے ہٹ گیا اور میں نے خیال کیا کہ آپ نے مجھ پر ہی اُف اُف فرمایا۔ آپ نے دریافت فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ کیا چلتے نہیں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے؟ آپ نے پوچھا تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ نے مجھے اُف فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے آپ کو اُف نہیں کہا۔ بلکہ میں نے تو اس شخص

۸۶۶ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ مَوْلًى

اَلتَّهْجِيرُ إِلَى الصَّلٰوةِ

۸۶۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَجِّرِ إِلَى الصَّلٰوةِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَدَنَةَ ثُمَّ الَّذِي عَلٰى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَقَرَةَ ثُمَّ الَّذِي عَلٰى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ الَّذِي عَلٰى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ الَّذِي عَلٰى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ۔

مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ

۸۶۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ۔

۸۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ۔

۸۷۰ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أُقِيمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَرَأٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ فَقَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا۔

کو پھرتے ہوئے اُن کو اب جیسے میں نے صدقہ وصول کرنے کے لیے ارسال کیا تھا اس نے ایک کمال چوری کی اور اس کے لیے جہنم کی آگ سے ویسے ہی کمال بنائی گئی۔
فضل بن عبید اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

نماز کے لیے اوّلین وقت میں نکلنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص سب سے پہلے مسجد میں آئے اس کی مثال ایسے ہے جیسے کسی شخص نے مکہ مکرمہ میں ایک اونٹ قربانی کے لیے بھیجا۔ پھر جو شخص اس کے بعد آئے، وہ ایسا ہے جیسے کسی شخص نے ایک بیل یا گائے قربانی کے لیے بھیجی۔ پھر جو شخص اس کے بعد آئے، اس کی مثال ایسے ہے، جیسے کسی نے ایک مینڈھا بھیجا۔ پھر جو اس کے بعد آئے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے ایک مرغی بھیجی۔ جو اس کے بعد آئے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے انڈا بھیجا۔

جب جماعت کے لیے تکبیر ہو تو نفل یا سنت پڑھنا ممنوع ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب فرض کی تکبیر ہو تو فرض کے سوا کوئی نماز نہیں۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے

ابن بحینہ سیدنا حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب صبح کی نماز کی تکبیر ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔ اور مؤذن تکبیر کہہ رہا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا کیا تم چار رکعتیں پڑھتے ہو۔

فِيمَنْ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ

جو شخص فجر کی سنتیں پڑھ رہا ہو اور امام فرض پڑھ رہا ہو

۸۷۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ يَا فُلَانُ أَيَّتُهُمَا صَلَاتُكَ الَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا أَوِ الَّتِي صَلَّيْتَ بِنَفْسِكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص آیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھا رہے تھے اس نے دو رکعتیں سنت پڑھیں اور پھر فرض میں شامل ہوا جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے پوچھا۔ اے فلاں تیری کونسی نماز تھی؟ جو تو نے ہمارے ساتھ پڑھی یا جو تو نے اکیلی پڑھی۔

اَلْمُنْفَرِدُ خَلْفَ الصَّفِّ

صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھنے والا

۸۷۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِنَا فَصَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ لَنَا خَلْفَهُ وَصَلَّتْ أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو میں نے اور ایک یتیم شخص نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور حضرت ام سلیم نے ہمارے پیچھے نماز پڑھی۔

---

۸۷۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ تُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ قَالَ وَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا وَيَتَأَخَّرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَإِذَا رَكَعَ يَعْنِي نَظَرَ مِنْ تَحْتِ إِبْطَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں میں سے ایک خوبصورت ترین عورت کامل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتی تھی۔ تو بعض لوگ پہلی صف میں چلے جاتے تاکہ وہ دکھائی نہ دے۔ اور بعض دوسرے آخری صف میں ہوتے وہ جب رکوع کرتی تو نیچے کھڑے ہونے والے اس کی بغلوں میں جھانکتے جب اللہ نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی۔

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ الخ۔

یعنی ہم خوب جانتے ہیں ان لوگوں کو جو آگے رہتے ہیں۔ اور ہمیں اچھی طرح علم ہے ان لوگوں کا جو پیچھے رہتے ہیں۔

اَلرُّكُوعُ دُونَ الصَّفِّ

صف میں ملے بغیر رکوع کرنا

۸۷۴ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ مسجد میں تشریف لائے اور حضور سرور کائنات صلی اللہ

دُوْنَ الصَّفِّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ.

علیہ وسلم رکوع میں تھے آپ نے صف میں ملنے سے قبل رکوع کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تجھے نماز کا شوق اس سے زیادہ دے تاہم پھر ایسا نہ کرنا۔

---

۸۸۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا فُلَانُ أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي كَيْفَ يُصَلِّي لِنَفْسِهِ فَإِنِّي أَبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ بَيْنَ يَدَيَّ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سنتے نہیں اگر اپنی نماز کو درست نہیں کرتا کیا تو خود نہیں پہچان سکتا کہ نماز کس طرح پڑھنی چاہیے۔ اور میں پیچھے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے سامنے دیکھتا ہوں

اَلصَّلٰوةُ بَعْدَ الظُّهْرِ

ظہر کے بعد کتنی سنتیں پڑھی جائیں

۸۸۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّي بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعتیں ادا فرماتے اور بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھتے اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں تشریف لا کر ادا فرماتے اور آپ عشاء کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے تھے اور جمعہ کے بعد کچھ نہیں پڑھتے تھے جب آپ لوٹ کر تشریف لے جاتے تو دو رکعتیں ادا فرماتے

نوٹ: فرض سے پہلے سنتوں کے بارے مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں ان سب میں سے درست ترین قول یہ ہے کہ چار ظہر سے قبل پڑھی جائیں۔ اور دو ظہر کے بعد، چار عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد دو عشاء کے بعد اور چار پہلے۔ اور دو نماز فجر سے پہلے۔

اَلصَّلٰوةُ قَبْلَ الْعَصْرِ

نماز عصر کی سنتیں

۸۸۷ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ فَإِنْ كُنَّا لَنُطِيْقُهُ مِنَّا قَالَ كَانَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا كَانَتْ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ

سیدنا حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے پوچھا۔ آپ نے پوچھا تم میں سے کون شخص اس بات کی استطاعت رکھتا ہے۔ ہم نے عرض کیا اگر طاقت نہ رکھیں تو کس طرح ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا جب سورج یہاں ہوتا یعنی عصر کے وقت پر آتا تو حضور سرور

الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا ثِنْتَيْنِ وَيُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا وَيَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ .

---

۸۸۳ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهَارِ قَبْلَ الْمَكْتُوبَةِ قَالَ مَنْ لَكَ بِذَلِكَ ثُمَّ أَخْبَرَنَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حِينَ تَرْتَفِعُ الشَّمْسُ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَجْعَلُ التَّسْلِيمَ فِي آخِرِهِ .

کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ادا فرماتے اور جب ظہر یعنی ظہر کے وقت پر آتا تو آپ چار رکعتیں پڑھتے۔ ظہر سے قبل چار رکعتیں پڑھتے۔ ظہر کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے آپ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے۔ لیکن دو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے آپ قریب اور نزدیک والے فرشتوں اور پیغمبروں پر سلام فرماتے اور مومنین و مسلمین سے ان کے پیروؤں پر سلام فرماتے۔

سیدنا حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دن کو فرض سے قبل کتنی رکعتیں پڑھتے تھے آپ نے فرمایا کس کی مجال ہے کہ ہمیں رکعتیں پڑھے۔ پھر فرمایا جب سورج بلند ہوتا تو آپ دو رکعتیں پڑھتے۔ اور دوپہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور آخر میں سلام پھیرتے۔

كِتَابُ الْإِفْتِتَاحِ

کتاب نماز کے افتتاح کے بیان میں

۸۸۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا كَبَّرَ لِرُكُوعٍ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يَسْجُدُ وَلَا حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ اپنے دونوں دست مبارک کندھوں کے برابر تک اٹھاتے۔ پھر تکبیر فرماتے۔ جب رکوع کے لیے تکبیر فرماتے تو پھر بھی ایسا ہی فرماتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے وقت بھی ایسا ہی کرتے اور ربنا لک الحمد کہتے جب آپ سجدہ میں جاتے تو ایسا نہ کرتے اور اسی طرح جب آپ سجدہ سے سر اٹھاتے تب بھی ہاتھ نہ اٹھاتے۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ التَّكْبِيرِ

جب تکبیر کہے تو پہلے ہاتھوں کو اٹھائے

۸۸۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِرُكُوعِهِ وَيَفْعَلُ

ابن عمرؓ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جب کھڑے ہوتے نماز کی طرف اٹھاتے دونوں ہاتھ یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر آجاتے۔ پھر تکبیر کہتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تب بھی ایسا ہی کرتے یعنی دونوں ہاتھ

ذَالِكَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَا يَفْعَلُ ذَالِكَ فِي السُّجُودِ

اٹھاتے مونڈھوں تک اور ایسا ہی کرتے جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اپنے مونڈھوں تک ہاتھ اٹھاتے اور جب سجدے میں جاتے تو ہاتھ نہ اٹھاتے۔

رَافِعُ الْيَدَيْنِ حَذْوَ مَنْكِبَيْنِ

کندھوں تک ہاتھ اٹھانا

۸۸۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَالِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَالِكَ فِي السُّجُودِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو آپ دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ جب آپ رکوع فرماتے اور رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ اور فرماتے۔
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔
پھر آپ سجدے میں ایسا نہ کرتے۔

رَافِعُ الْيَدَيْنِ حِيَالَ الْأُذُنَيْنِ

کانوں تک ہاتھ اٹھانا

۸۸۲ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ يَقُومُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ آمِينَ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ۔

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ نے نماز شروع کی تو تکبیر فرمائی۔ اور کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھائے۔ پھر آپ نے سورۃ فاتحہ پڑھی جب آپ اس سے فارغ ہوئے تو آپ نے بآواز بلند آمین فرمائی۔

۸۸۳ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلّٰى رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

سیدنا حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ جو آپ کے صحابیوں میں سے ہیں سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرماتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ مبارک کانوں تک اٹھاتے۔ اور جب رکوع فرماتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے۔ اسی طرح آپ رکوع سے سر اٹھاتے وقت کرتے

۸۸۴ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ

سیدنا حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپ نے نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھ اٹھائے

وَحِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ حَتّٰى حَاذَتَا فُرُوْعُ أُذُنَيْهِ.

اور جب رکوع کیا تو دونوں ہاتھ اٹھائے اور جب آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا تو کانوں کی لو تک دونوں ہاتھ اٹھائے۔

بَابُ مَوْضِعِ الْإِبْهَامَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ

جب ہاتھ اٹھائے تو انگوٹھوں کو کہاں تک لائے

۸۸۵ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَحَاذَيَا بِهِمَا مَاهُ تُحَاذِي مَنْكِبَهُ أُذُنَيْهِ.

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی تو آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ آپؐ کے انگوٹھے کانوں کی لو تک پہنچ گئے۔

رَافِعُ الْيَدَيْنِ مَدًّا

دونوں ہاتھ بڑھا کر اٹھانا

۸۸۶ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ جَاءَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ إِلٰى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقَالَ ثَلَاثٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا يَهْوِي فِي الصَّلَاةِ مَدًّا وَيَسْكُتُ هُنَيْهَةً وَيُكَبِّرُ إِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ.

سیدنا حضرت سعید بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ مسجد بنی زریق میں تشریف لائے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین باتیں کرتے تھے اور لوگوں نے انہیں چھوڑ دیا ہے۔ آپ نماز میں اپنے دونوں ہاتھ بڑھا کر اٹھاتے پھر تھوڑی دیر چپ رہتے جب آپؐ سجدہ کرتے تو تکبیر فرماتے اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت بھی تکبیر فرماتے۔

فَرْضُ التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى

تکبیر اولیٰ یا تحریمہ کہنا فرض ہے:

۸۸۷ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى كَمَا صَلّٰى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلّٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ تو ایک شخص نے آکر نماز پڑھنا شروع کی۔ پھر وہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپؐ نے جواب دیا اور فرمایا جاکر نماز پڑھو کیونکہ آپ نے نماز نہیں پڑھی اس نے جاکر جیسے پہلے پڑھی تھی۔ ایسے ہی پڑھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جاکر پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ ایسے تین بار ہوا تو اس شخص نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو سچا پیغمبر بنا

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِي
قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ
مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ
حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ
قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ
فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

کر ارسال فرمایا۔ میں تو اس سے اچھی نماز نہیں جانتا۔ آپ مجھے نماز سکھائیں۔ آپؐ نے فرمایا جب تم نماز کو کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو۔ پھر جتنا ممکن ہو تلاوت قرآن کرو۔ بعد ازاں نہایت اطمینان اور تسلی سے رکوع کیجئے۔ پھر تسلی سے سیدھے کھڑے ہو پھر سجدہ کیجئے اور سر اٹھا کر تسلی سے بیٹھئے۔ پھر اس طرح، ساری نماز کو ادا کیجئے!

اَلْقَوْلُ الَّذِي يُفْتَتَحُ بِهِ الصَّلٰوةُ

نماز کی ابتدا میں کیا پڑھنا چاہیے

۸۸۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ خَلْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَقَالَ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں میں نماز ادا کر رہا تھا اس نے کہا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔
حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ یہ بولنے والا شخص کون ہے۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوں! آپؐ نے فرمایا اس کلمے پر بارہ فرشتے دوڑے جن میں سے ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ وہ اسے اٹھا کر اللہ جل جلالہ کے پاس لے جائے۔

۸۸۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا وَذُكِرَ لِي أَنَّهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُنَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص نے کہا:
اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کلمہ کس نے کہا، وہ شخص بولا یا رسول اللہ! میں نے۔ آپؐ نے فرمایا۔ مجھے تعجب ہوا اس کلمے کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس دن سے میں نے اس کلمے کو نہیں چھوڑا۔ جب سے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کلمے کو ارشاد فرمایا ہے۔

وَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

۸۹۰ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلٰوةِ قَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ۔

نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنا

سیدنا حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دائیاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھتے۔

فِي الْاِمَامِ اِذَا رَاٰى الرَّجُلَ قَدْ وَضَعَ شِمَالَهٗ عَلٰى يَمِيْنِهٖ

۸۹۱ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَصَفَ يُمْنَاهُ عَلٰى يُسْرَاهُ فِي الصَّلٰوةِ فَاَخَذَ بِيَمِيْنِهٖ فَوَضَعَهَا عَلٰى شِمَالِهٖ۔

اگر امام کسی کے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر باندھے ہوئے دیکھے

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میں نے نماز میں بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ کے اوپر باندھا ہوا تھا آپ نے میرے دائیں ہاتھ کو پکڑ کر بائیں ہاتھ کے اوپر کر دیا۔

بَابُ مَوْضِعِ الْيَمِيْنِ مِنَ الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

۸۹۲ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلَى الصَّلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّيْ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِاُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا قَالَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ حَذَاءَ اُذُنَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ فَاَتٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ حَدَّ كَفِّهِ الْيُسْرٰى عَلٰى نَحْرِهٖ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْاَيْمَنِ عَلٰى نَحْرِهٖ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ اَصَابِعِهٖ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهٗ فَرَاَيْتُهٗ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا۔

دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر کہاں رکھا جائے

حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے عرض کیا کہ میں ضرور کر دور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا کہ آپ نماز کس طرح پڑھتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے تکبیر فرمائی پھر آپ نے دونوں ہاتھ کانوں کے برابر تک اٹھائے۔ اور بعد ازاں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔ یعنی ایک پنجہ دوسرے پنجے پر دیا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر جب آپ نے رکوع کرنے کا ارادہ فرمایا تو دونوں ہاتھ اسی طرح اٹھائے کانوں تک اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے پھر جب سجدہ سے سر اٹھایا تو ایسا ہی کیا پھر آپ نے سجدہ فرمایا اور دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر رکھا پھر اپنا بایاں پاؤں بچھا کر اس پر تشریف فرما ہوئے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی اپنی ران اور گھٹنے پر رکھی اور دائیں ہاتھ کی کہنی دائیں ران پر رکھی اس کے بعد آپ نے دو انگلیوں کو بند فرمایا اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے ایک حلقہ باندھ لیا۔ اور

آپ نے کلمہ کی انگلی کو اوپر اٹھایا۔ تو میں نے آپ کو کلمے کی انگلی ہلاتے ہوئے دیکھا۔ اور آپ دعا بھی فرما رہے تھے!

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخَصُّرِ فِي الصَّلٰوةِ

کولھوں پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنا منع ہے:

۸۹۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُتَخَصِّرًا.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کولھوں پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۸۹۴ عَنْ زِيَادِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلٰى خَصْرَيَّ فَقَالَ لِيْ هٰكَذَا ضُرِبَتْ بِيَدِهٖ فَلَمَّا صَلَّيْتُ قُلْتُ لِرَجُلٍ مَنْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا رَاٰكَ بِيْ قَالَ اِنَّ هٰذَا الصَّلْبُ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْهُ.

حضرت زیادہ بن صبیح رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی۔ اور اپنا ہاتھ کمر پر رکھا۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا جب میں نماز پڑھ چکا تو میں نے ایک شخص سے دریافت کیا یہ کون ہیں۔ لوگوں نے کہا یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ میں نے پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن آپ کو میری کونسی حرکت بری معلوم ہوئی آپ نے فرمایا۔ یہ کولھوں پر چڑھنے یا کمر پر ہاتھ رکھنے والے کی شکل، بلاشبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے۔

اَلصَّفُّ بَيْنَ الْقَدَمَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا

۸۹۵ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَاٰى رَجُلًا يُّصَلِّيْ قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ خَالَفَ السُّنَّةَ لَوْ رَاَوْحَ بَيْنَهُمَا كَانَ اَفْضَلَ.

سیدنا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو نماز میں پاؤں ملا کر کھڑا تھا۔ تو فرمایا اس نے سنت کے خلاف کیا۔ اگر یہ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں سے جدا رکھتا تو بہتر ہوتا۔

۸۹۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يُّصَلِّيْ قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ اَخْطَاَ السُّنَّةَ لَوْ رَاَوْحَ بَيْنَهُمَا كَانَ اَعْجَبَ اِلَيَّ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے ایک شخص کو دونوں پاؤں ملا کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ یہ سنت کو بھول گیا۔ اگر دونوں پاؤں کے درمیان فاصلہ رکھتا تو بہتر ہوتا۔

سُكُوتُ الْإِمَامِ بَعْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

۸۹۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ سَكْتَةٌ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ۔

تکبیر تحریمہ کے بعد تھوڑی دیر تک خاموش رہنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرنے کے بعد، تھوڑی دیر خاموش رہتے (اور اس وقفہ کے درمیان آپ دعا فرماتے)۔

بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ

۸۹۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ سَكَتَ هُنَیْهَةً فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِیْ سُكُوْتِكَ بَیْنَ التَّكْبِیْرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ كَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ۔

تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان دعا پڑھنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو آپ تھوڑی دیر خاموش رہتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اے اللہ مجھ کو میرے گناہوں سے اتنا دور کر دے جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔ یا اللہ مجھے گناہوں سے ایسے پاک و صاف فرما دے، جیسے سفید کپڑا میل سے پاک و صاف ہوتا ہے۔ اے اللہ میرے گناہ برف پانی اور اولوں سے دھو دے۔

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ

۸۹۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِیْ سَیِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَیِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا یَقِیْ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ۔

تکبیر اولیٰ اور قرأت کے درمیان دوسری دعا

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے تو آپ تکبیر فرماتے۔ پھر آپ اِنَّ صلوٰتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین الخ۔ فرماتے۔ یعنی میری نماز، قربانی، زندگی اور موت سب اللہ کے لیے ہے جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے یہی حکم ہے اور میں سب سے پہلا تابع دار ہوں۔ اے اللہ مجھے اچھے کام اور اچھے اخلاق

لہ قرآن مجید میں اول ہے۔ (۶:۱۶۲)

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

۹۰۰ عَنْ عَلِيٍّ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ وَأَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ .

میں لگا دے تیرے سوا ان میں لگانے والا کوئی نہیں۔ اور مجھے برے کاموں اور برے اخلاق سے بچا۔ ان سے تیرے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔

تکبیر اولیٰ اور قرأت کے درمیان دعا کی ایک اور قسم

امیر المومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو آپ تکبیر فرماتے۔ پھر آپ فرماتے اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي الخ یعنی میں نے اپنا رُخ اس عظیم الشان اور جلیل القدر ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمینوں کو بنایا۔ اس حال میں کہ میں سچے دین کا پیروکار ہوں۔ اور جھوٹے دین سے بیزار ہوں۔ اور میں اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں میں سے نہیں۔ پس میری نماز اور قربانی، زندگی اور موت سب اللہ جل جلالہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے یہی حکم ہے اور میں سب سے پہلے تابعدار ہوں۔ اے اللہ تو بادشاہ ہے اور تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے سب گناہوں کو بخش دے۔ میرے گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخشتا اور مجھے بہترین اخلاق کی طرف ہدایت فرما کیونکہ تیرے سوا اچھے اخلاق کی طرف کوئی راہنمائی نہیں کرتا۔ اور مجھ سے میری بری عادات اور خصائل کو دور فرما دے کیونکہ تیرے سوا انہیں کوئی دور نہیں کرتا۔ اے اللہ میں آپ کی بارگاہ اور تابعداری میں حاضر ہوں۔ بھلائی میں سب اختیار تجھی کو ہے۔ اور برائی تیری طرف نہیں۔ میں تیرا بندہ ہوں اور تجھی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ تو بابرکت اور بلند ہے۔ میں تجھ سے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں اور تیرے سامنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔

۹۰۱ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَيْنَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ

۹۰۲ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

۹۰۳ اعمش سلیمان سے بھی اسی الفاظ کے ساتھ یہ روایت مروی ہے۔

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ

۹۰۴ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَاِذَا جَاءَ رَجُلٌ قَدْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهٗ قَالَ اَيُّكُمُ الَّذِيْ تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بَاْسًا قَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتُ اِثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا۔

بَابُ الْبَدَاءَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْلَ السُّوْرَةِ

۹۰۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز نفل پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ اللہ اکبر فرماتے پھر فرماتے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ الخ پھر آپ قرأت فرماتے۔

تکبیر اولیٰ اور قرأت کے درمیان چوتھی نوع ذکر

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو فرماتے اے اللہ تو پاک ہے تیرا شکر ہے۔ تیرا نام برکت والا ہے۔ تیری عظمت اور بزرگی بہت ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

تکبیر اولیٰ اور قرأت کے درمیان ذکر کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اسی دوران ایک شخص آیا مسجد میں داخل ہوا جس کی سانس پھولی ہوئی تھی تو اس نے کہا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا چکے تو آپ نے پوچھا تم میں سے یہ کلمے کس نے کہے۔ لوگ خاموش رہے۔ آپ نے فرمایا اس نے کوئی بری بات نہیں کہی۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے کہے۔ جب میں حاضر خدمت ہوا۔ تو میری سانس پھول گئی تھی اس وجہ سے میں نے یہ کلمات کہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بارہ فرشتوں کو میں نے دیکھا وہ جلدی کر رہے تھے کہ کون انہیں جلدی لے جائے گا۔

کوئی سورۃ پڑھنے سے پہلے سورۃ فاتحہ سے ابتدا کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما قرأت کو الحمد للہ رب العلمین سے شروع فرماتے۔

۹۰۶ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَكَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ [1]

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جناب ابوبکر اور عمر فاروق، اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی انہوں نے الحمد للہ رب العلمین سے قرأت فرمائی۔

قِرَاءَةُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا

۹۰۷ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا بَيْنَ اَظْهُرِنَا يُرِيْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَغْفَى اِغْفَاءً ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا لَهُ مَا اَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَزَلَتْ عَلَيَّ اٰنِفًا سُوْرَةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْكَوْثَرُ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ نَهَرٌ وَعَدَنِيْهِ رَبِّيْ فِي الْجَنَّةِ اٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْكَوَاكِبِ تَرِدُ عَلَيْهِ اُمَّتِيْ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اِنَّهٗ مِنْ اُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ بَعْدَكَ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک دن حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ اچانک آپ اونگھنے لگے۔ پھر آپ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر مبارک اٹھایا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا ابھی مجھ پر ایک سورت اتری ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطینک الکوثر الخ پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ نہر ہے جس کا وعدہ اللہ جل جلالہ نے جنت میں فرمایا ہے۔ اس کے برتن ستاروں سے زیادہ ہیں میری امت اس پر آئے گی۔ پھر اس میں سے ایک شخص اٹھا کھینچا جائے گا میں عرض کروں گا۔ اے پروردگار یہ تو میری امتی ہے۔ پروردگار ارشاد فرمائے گا کیا آپ جانتے ہیں کہ اس نے آپ کے بعد کیا کیا؟

نوٹ: یعنی حضور سرکار دو عالم کی تعلیمات اور شریعت سے پھر کر مرتد ہو گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کو قتل کیا۔

۹۰۸ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ قَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمِيْنَ وَيَقُوْلُ كُلَّمَا سَجَدَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ

حضرت نعیم المجمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی پھر سورت فاتحہ پڑھی جب آپ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تک پہنچے تو آپ نے آمین فرمائی۔ لوگوں نے بھی آمین فرمائی جب آپ سجدہ فرماتے تو اللہ اکبر فرماتے۔ جب آپ دو

قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو اللہ اکبر فرماتے جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میری نماز تمہاری نماز کی نسبت حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ ہے۔

تَرْكُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے نہ کہنا

۹۰۹ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَصَلَّيْتُ مَعَ اَبِیْ بَكْرٍ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمَا۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو ہم نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی آواز نہیں سنی اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھائی تو ان سے بھی ہم نے اس کو نہیں سنا

۹۱۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی، اور کسی نے بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً نہیں پڑھا

۹۱۱ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ اِذَا سَمِعَ اَحَدَنَا يَقْرَاُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ قَرَاَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل کے فرزند ارجمند سے مروی ہے کہ جب میرے والد یا کسی شخص کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جہراً پڑھتے ہوئے سنتے تو فرماتے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی اور کسی کو بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پکار کر پڑھتے نہیں سنا

تَرْكُ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِیْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورۂ فاتحہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ پڑھنا

۹۱۲ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّیْ اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ فَغَمَزَ ذِرَاعِیْ وَقَالَ اقْرَاْ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے، وہ ناقص ہے وہ ناقص ہے ناقص ہے اور اس کی نماز قطعاً نامکمل ہے۔ ابوالسائب نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ بعض اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا

بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا يَقُولُ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَجَّدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ فَهٰذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ الْعَبْدُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَهٰؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ۔

ہوں کہ کس طرح سورۂ فاتحہ پڑھوں۔ آپؐ نے میرا اعتماد دلاتے ہوئے فرمایا، اے فارسی دل میں پڑھ لیجئے کیونکہ میں نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، اللہ جل جلالہٗ کا فرمان ہے میرے اور میرے بندے کے درمیان نماز نصف نصف تقسیم ہو گئی ہے۔ نصف میرے لیے اور نصف میرے بندے کے لیے ہے میرا بندہ جو مانگے وہ اس کے لیے موجود ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پڑھو بندہ کہتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ تو اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی جب بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہے مجھے میرے بندے نے سراہا۔ بندہ جب کہتا ہے۔ مالک یوم الدین تو اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے میرے بندے نے میری عظمت بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے۔ اور میرا بندہ جو مانگے وہ موجود ہے۔ پھر بندہ اھدنا الصراط المستقیم الخ کہتا ہے۔ یہ مقبول آخری آیات بندے کے لیے ہیں اور میرا بندہ جو مانگے وہ موجود ہے۔

نوٹ:۔ اس حدیث پاک سے حنفیہ رحمہم اللہ نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۂ فاتحہ کی جزو نہیں اور سورۂ فاتحہ کی کل سات آیات ہیں۔ صراط الذین انعمت علیہم الخ ایک علیحدہ اور مستقل آیت ہے۔

قِرَاءَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں فاتحہ پڑھنا

۹۱۳ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے

۹۱۴ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ إِنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے

پھر اس سے زیادہ کوئی سورۃ یاد کرے

فضل فاتحۃ الکتاب

۹۱۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جِبْرِيلُ إِذْ سَمِعَ نَقِيضًا فَوْقَهُ فَرَفَعَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ قَدْ فُتِحَ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ قَالَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ حَرْفًا مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے پاس بیٹھے تھے۔ اسی دوران حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کے اوپر دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو آپ نے اپنی آنکھ اوپر اٹھا کر دیکھا پھر فرمایا یہ آسمان کا وہ دروازہ ہے جو کبھی نہیں کھلا پھر اس میں سے ایک فرشتہ اترا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی، آپ کو عنایت شدہ دو نور مبارک ہوں، جو صرف آپ کو دیے گئے ہیں اور آپ سے قبل کسی نبی کو نہیں دیے گئے۔ ایک تو سورۃ فاتحہ دوسری سورۃ بقرہ کی آخری آیات، یعنی آمن الرسول سے آخر تک۔ ان میں سے کسی بھی پڑھے ہوئے حرف کا بہت زیادہ ثواب ملے گا۔

تاویل قولہ عزوجل ولقد اٰتینٰک سبعا من المثانی میں قراءت کی

۹۱۶ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَدَعَاهُ قَالَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُجِيبَنِي قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَذَهَبَ لِيَخْرُجَ فَذَكَرْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَوْلَكَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّذِي أُوتِيتُ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ

سیدنا حضرت ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے سامنے سے گزرے اور وہ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے انہیں بلایا وہ نماز پڑھ کر حاضر خدمت ہوئے۔ تو حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے جواب کیوں نہیں دیا۔ انہوں نے کہا میں نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا: کیا اللہ جل جلالہ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دو جب آپ کو ان کاموں کے لیے بلائیں جن میں تمہاری آخرت کی فلاح ہے۔ پھر مسجد سے باہر نکلنے سے قبل تمہیں ایسی سورت بتاؤں گا جو شان و شوکت اور مرتبے میں بہت بڑی ہے اگرچہ اس کے الفاظ مختصر ہیں پھر

حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلنے لگے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا، وہ سورت قل الحمد للہ رب العالمین ہے اور یہی سورۂ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے (سورۂ فاتحہ کو سبع مثانی کہتے ہیں کیونکہ اس میں سات آیات ہیں اور وہ نماز میں دو دو بار تلاوت کی جاتی ہے۔ یا وہ دو دفعہ اتری ہے۔ ایک دفعہ مدینہ منورہ میں اور دوسری دفعہ مکہ مکرمہ میں)

---

۹۱۷ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ مِثْلَ أُمِّ الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَهِيَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ۔

سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ جل جلالہ نے تورات اور انجیل میں سورۂ فاتحہ کی مثل کوئی سورۃ نازل نہیں فرمائی۔ وہ ام القرآن اور سبع مثانی ہے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے کہ یہ سورۃ میرے اور میرے بندے کے درمیان میں بٹی ہوئی ہے۔ اور میرا بندہ جو مانگے وہ موجود ہے۔!

---

۹۱۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُوْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِيْ السَّبْعَ الطُّوَلَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات بڑی سورتیں ملیں یہ

نوٹ: سبع مثانی کو مثانی اس لیے کہتے ہیں کہ ایک سورت کے مضامین دوسری سورت میں موجود ہیں۔ اور سبع مثانی مندرجہ ذیل سورتیں ہیں۔ سورہ بقرہ، سورہ آل عمران، سورہ نساء، سورہ مائدہ، سورہ اعراف، سورہ ہود، اور سورہ یونس۔

۹۱۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِيْ قَالَ السَّبْعُ الطُّوَلُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سبع مثانی سے مراد بہت زیادہ طویل سورتیں ہیں

تَرْكُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْمَا لَا يَجْهَرُ فِيْهِ

مقتدی امام کے پیچھے کوئی سورۃ نہ پڑھے

۹۲۰ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهٗ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَنْ قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر ادا فرمائی ایک شخص نے آپ کے پیچھے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھا جب آپ نماز ادا فرما چکے تو آپ نے دریافت فرمایا اس سورۃ کو کس شخص نے پڑھا ایک شخص نے عرض کیا۔ میں نے آپ نے فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوا گویا کوئی

۹۲۱ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَرَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهٗ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَيُّكُمْ قَرَاَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَنَا وَلَمْ اُرِدْ بِهَا اِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَرَفْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا

شخص مجھ سے قرآن چھین رہا ہے!

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی ایک شخص آپ کے پیچھے پڑھ رہا تھا جب آپ نماز ادا فرما چکے تو آپ نے پوچھا تم میں سے کس شخص نے سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھا ایک شخص نے عرض کی میں نے پڑھا اور میری نیت ثواب کے سوا کچھ نہ تھی! آپ نے فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کوئی شخص مجھ سے قرآن حکیم چھین رہا ہے!

تَرْكُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْمَا جَهَرَ بِهٖ

جہری نمازوں میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرنا

۹۲۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَاَ مَعِيَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اٰنِفًا قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ اَقُوْلُ مَا لِيْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلٰوةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی نماز سے فارغ ہوئے جس میں آپ نے بلند آواز سے قرأت فرمائی تھی، تو آپ نے دریافت فرمایا کیا تم میں سے کسی شخص نے میرے ساتھ قرآن پڑھا۔ ایک شخص نے کہا جی ہاں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پڑھا آپ نے فرمایا جبھی میں سوچتا تھا کہ مجھے کیا ہوا کوئی شخص مجھ سے قرآن چھین رہا ہے جب سے لوگوں نے یہ سنا جس نماز میں آپ بآواز بلند قرأت فرماتے تھے کوئی شخص آپ کے پیچھے قرأت نہ کرتا۔

نوٹ: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ امام کے پیچھے قرأت نہیں کرنی چاہیے۔

قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْمَا جَهَرَ بِهِ الْاِمَامُ

جس نماز میں امام جہری قرأت کرے اس میں مقتدی کا اُمّ القرآن تلاوت کرنا

۹۲۳ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ يَجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ لَا يَقْرَاَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جہری نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا جب میں بلند آواز سے قرأت کروں تو کوئی شخص سورۃ فاتحہ کے سوا دوسری سورت نہ پڑھے

تَاوِيْلُ قَوْلِ عَزَّوَجَلَّ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

اللہ کا فرمان جب قرآن کی تلاوت کی جارہی ہو تو تم اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے

۹۳۴ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ امام اس لیے ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو۔

۹۳۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور

اِكْتِفَاءُ الْمَاْمُوْمِ بِقِرَاءَةِ الْاِمَامِ

مقتدی کیلئے امام کی قرأت کا کافی ہونا

۹۳۶ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفِیْ كُلِّ صَلٰوةٍ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ هٰذِهٖ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ وَكُنْتُ اَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ فَقَالَ مَا اَرٰی الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَاٌ اِنَّمَا هُوَ قَوْلُ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ هٰذَا مَعَ الْكِتَابِ۔

سیدنا حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا ہر نماز میں قرأت ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ ایک انصاری شخص نے عرض کی یہ بات واجب ہو گئی آپ نے میری طرف دیکھ کر اشارہ فرمایا میں سب لوگوں سے زیادہ آپ کے نزدیک تھا آپ نے فرمایا۔ مجھے معلوم ہے جب امام لوگوں کو امامت کرائے تو اس کی قرأت ان کو کافی ہے۔ امام نسائی مؤلف رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد قرار دینا غلط ہے یہ حضرت ابوالدرداء کا قول ہے۔

مَا يُجْزِئُ مِنَ الْقِرَاءَةِ لِمَنْ لَا يُحْسِنُ الْقُرْاٰنَ

قرآن اچھی طرح نہ پڑھ سکنے والے شخص کا بدل

۹۳۷ عَنْ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا

سیدنا حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ فَعَلِّمْنِي شَيْئًا يُجْزِئُنِي مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔

کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے تھوڑا سا قرآن بھی یاد نہیں ہو سکتا تو آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجئے جو قرآن پاک کا بدل ہو۔ آپ نے فرمایا کہ تم کہو۔ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

نوٹ: اس حدیث پاک سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کو کوئی سورۃ بھی یاد نہ ہو تو وہ نماز میں ان کلمات کی تلاوت کرے!

جَهْرُ الْإِمَامِ بِآمِينَ

امام کا آمین بلند آواز سے کہنا

۹۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ پھر جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے برابر ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہ بخش دے گا۔

۹۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ آمِينَ وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ پھر جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے مطابق ہوگی اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۹۳۰۔ اسمٰعیل بن مسعود سے انہی الفاظ کے ساتھ دوسری روایت منقول ہے۔

۹۳۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کے ساتھ مل جائے گی اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے

اَلْأَمْرُ بِالتَّأْمِينِ خَلْفَ الْإِمَامِ

مقتدی کو امام کے پیچھے آمین کہنے کا حکم

۹۳۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہہ چکے تو تم آمین کہو کیونکہ جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے،

مِنْ ذَنْبِهٖ

فَضْلُ التَّامِيْنِ

۹۳۳ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِی السَّمَآءِ اٰمِيْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص آمین کہتا ہے تو آسمان کے فرشتے بھی آمین کہتے ہیں پھر اگر تمہاری اور فرشتوں کی آمین موافق ہوگئی تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

قَوْلُ الْمَاْمُوْمِ اِذَا عَطَسَ خَلْفَ الْاِمَامِ

۹۳۴ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰی فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِی الصَّلٰوةِ فَلَمْ يُكَلِّمْهُ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَاءَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰی فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا۔

سیدنا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو مجھے چھینک آئی میں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰی پڑھا جب آپ نماز سے فارغ ہو چکے تو آپ نے دریافت فرمایا نماز میں کس نے بات کی تھی مگر کسی نے جواب نہ دیا آپ نے پھر دریافت فرمایا نماز میں کس نے بات کی تھی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے بات کی تھی! آپ نے دریافت فرمایا تو نے کیا کہا تھا؟ میں نے عرض کیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تیس سے زائد فرشتوں نے اسے لے کر اٹھایا اور ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ اسے اوپر لے جائے

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے تکبیر کے وقت دونوں ہاتھ

قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ فَسَمِعْتُهُ أَنَا خَلْفَهُ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَرَدْتُ بِهَا بَأْسًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا فَمَا تَدْرِي أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا دُونَ الْعَرْشِ ۔

اپنے کانوں کے نیچے تک اٹھائے۔ جب آپ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ پڑھ چکے تو آپ نے آمین فرمائی، تو میں نے آمین کو سنا اور میں آپ کے پیچھے تھا۔ آپ کی روایت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کس نے کہا تھا۔ ایک شخص نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میری نیت بری نہ تھی۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اس کلمے پر بارہ فرشتے دوڑے اور پھر کون سا فرشتہ ان کلمات کو عرش تک پہنچا گیا

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ عرش انوار الٰہی کا محل خاص ہے۔

جَامِعُ مَا جَاءَ فِي الْقُرْآنِ

قرآن کا بیان

۹۳۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ قَالَ فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ وَأَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صُورَةِ الْفَتَى فَيُبْدِهُ إِلَيَّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپ پر وحی کس طرح آتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا مجھ پر وحی گھنٹی کی جھنکار کی طرح آتی ہے۔ جب میں اسے یاد کر لیتا ہوں تو وہ موقوف ہو جاتی ہے اور اس طرح نازل ہونے والی وحی مجھ پر نہایت سخت گزرتی ہے اور کبھی وحی کا فرشتہ ایک شخص کی صورت میں آکر مجھے وحی سے متعلق گفتگو کرتا ہے

---

۹۳۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيُفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے نزول وحی کے بارے میں دریافت فرمایا۔ کہ آپ پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کبھی تو وحی گھنٹی کی جھنکار کی طرح آتی ہے اور مجھ پر نہایت سخت گزرتی ہے۔ جب میں یاد کر لیتا ہوں۔ تو اس میں وقفہ ہو جاتا ہے اور کبھی فرشتہ ایک شخص کی صورت میں میرے سامنے آتا ہے وہ مجھ سے گفتگو کرتا ہے اور میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔ ام المومنین حضرت عائشہ

۹۳۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَأُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ قَرَأَهُ كَمَا أَقْرَأَهُ.

---

۹۳۹ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَرَأَ فِيهَا حُرُوفًا لَمْ يَكُنْ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ مَا كَذَا كَ أَقْرَأَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب سخت سردی میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی اور پھر موقوف ہو جاتی تو وحی کی شدت اور زور سے، آپ کی پیشانی مبارکہ سے پسینہ پھوٹ نکلتا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور آپ اس آیت پاک کی تفسیر میں فرماتے ہیں لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کلام اللہ نازل ہوتے وقت تکلیف فرماتے اور اپنے ہونٹوں کو ہلایا کرتے اور اس کے نازل ہوتے وقت اس خیال سے پڑھتے کہ کہیں بھول نہ جائے تب اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا۔ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ الخ آپ اس پر اپنی زبان مبارک جلدی سیکھنے کے لیے نہ چلائیں۔ قرآن کو جمع کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمے ہے۔ جب ہم پڑھنے لگیں تو آپ اس کی پیروی فرمائیں جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی تو حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ہوتے آپ سماعت فرماتے اور جبرئیل علیہ السلام تلاوت فرماتے جب جناب جبرئیل علیہ السلام تشریف لے جاتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ویسے ہی پڑھ دیتے جیسے جناب جبرئیل علیہ السلام نے پڑھا تھا۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے جناب حضرت ہشام ابن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورۂ فرقان کی تلاوت فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے کچھ الفاظ کی تلاوت اس طرح فرمائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسے نہیں پڑھایا تھا میں نے عرض کیا آپ کو یہ سورت کس نے پڑھائی۔ انہوں نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے کہا آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کبھی بھی نہ پڑھائی ہوگی پھر میں

وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ وَإِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ فِيهَا حُرُوفًا لَمْ تَكُنْ أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ كَمَا كَانَ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اِقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ۔

ان کا ہاتھ پکڑ کر حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خدمت اقدس میں لے گیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھے سورۃ فرقان پڑھائی ہے اور میں نے ان کو پڑھتے سنا۔ اس میں وہ الفاظ ہیں۔ جو آپ نے نہیں پڑھائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہشام رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ پڑھیں انہوں نے پہلے کی طرح پڑھا۔ آپ نے فرمایا یہ سورت اسی طرح اتری ہے۔ پھر آپ نے فرمایا اے عمر آپ پڑھیں۔ میں نے پڑھا آپ نے فرمایا یہ سورت اسی طرح اتری ہے پھر حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن سات بولیوں میں نازل ہوا ہے۔

نوٹ: حدیث ہذا کی تشریح میں متعدد اقوال ہیں۔ سات بولیوں سے مراد قریش کے جملہ قبائل قریش، ہذیل، ہوازن، یمن کے ثقیف اور ضریم ہیں۔

۹۴۰ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأُهَا عَلَيْهِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَعْجَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى مَا غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِي اِقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورۃ فرقان دوسری طرح تلاوت فرماتے سنا۔ اور یہ اس طرح کے علاوہ تھا جس طرح میں پڑھتا تھا اور خود حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ سورت پڑھائی تھی۔ تو قریب تھا کہ میں ان پر جلدی کروں مگر میں نے انہیں مہلت دی، جب وہ پڑھ چکے تو انہی کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے ان کو سورۃ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا اس طریقہ کے علاوہ جس طرح آپ نے مجھے پڑھائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پڑھو! انہوں نے اس طرح پڑھا جس طرح میں نے ان سے سنا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ آپ پڑھیں، میں نے پڑھا آپ نے فرمایا یہ سورۃ اسی طرح نازل ہوئی ہے اور قرآن حکیم سات بولیوں میں نازل ہوا ہے۔ تو جس طرح آسان

ہو پڑھیں۔

۹۴۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهٖ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ هَا عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ هَا فَقَالَ أَقْرَأَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَقْرَأَنِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ هَا فَانْطَلَقْتُ بِهٖ أَقُوْدُهٗ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيْهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِيْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ اِقْرَأْ هِشَامٌ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ هَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ أَقْرَأَنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب حضرت ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان کی تلاوت کرتے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سنا۔ ان الفاظ میں جن میں حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں سکھائی تھی تو قریب تھا کہ میں ان پر ان کی نماز میں ہی حملہ کر دوں لیکن میں نے صبر کیا حتی کہ انہوں نے سلام پھیرا جب وہ سلام پھیر چکے تو ان کی چادر میں نے ان کے گلے میں ڈال دی۔ اور دریافت کیا کہ آپ کو یہ سورت کس نے پڑھائی ہے جو میں نے ابھی آپ سے سنی۔ انہوں نے فرمایا۔ مجھے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے میں نے کہا آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ خدا کی قسم خود حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ سورۃ پڑھائی ہے جسے میں نے آپ سے پڑھتے ہوئے سنا آخر میں انہیں کھینچ کر حضور کی خدمت میں لایا۔ اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے انہیں سورۂ فرقان اس طرح پڑھتے ہوئے سنا جس طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھائی۔ اور مجھے تو آپ ہی یہ سورۃ پڑھا چکے ہیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عمر! اسے چھوڑ دیجئے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اے ہشام! اسے پڑھیں۔ آپ نے اسی طرح پڑھی جس طرح میں نے انہیں پڑھتے سنا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ سورۃ اس طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اے عمر! آپ اس طرح پڑھیں میں نے اس طرح پڑھا جس طرح مجھے پڑھایا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ سورۃ اس طرح اتری ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ قرآن حکیم سات طرح نازل ہوا ہے۔ جس طرح آسان ہو پڑھو۔

نوٹ: قرأت مشہورہ کے مطابق اس طرح تلاوت قرآن کی جائے کہ معنی اور مطلب میں تغیر نہ ہو۔ اور غیر مشہورہ قرأت

۹۴۲ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ
فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ
الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ
وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ
الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ
أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ
فَقَالَ أَسْأَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ
وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ
الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ
أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ
فَقَالَ أَسْأَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَ
إِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ
فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ
أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ
فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا۔

---

۱۳۲ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَقْرَأَنِي
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةً فَبَيْنَا
أَنَا فِي الْمَسْجِدِ جَالِسٌ إِذَا سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَأُ
يُخَالِفُ قِرَاءَتِي فَقُلْتُ لَهُ مَنْ عَلَّمَكَ هٰذِهِ
السُّورَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ لَا تُفَارِقْنِي حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا خَالَفَ
بِي وَبِأَنْتَ فِي السُّورَةِ الَّتِي عَلَّمْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا أُبَيُّ فَقَرَأْتُهَا
فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ اقْرَأْ فَخَالَفَ قِرَاءَتِي

ہے کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بنی غفار کے
تالاب پر تشریف فرما تھے کہ اس دوران حضرت جبرئیل
علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ جل
جلالہٗ آپ کو ایک طرح پر قرآن حکیم پڑھانے کا حکم فرماتا ہے
آپ نے فرمایا کہ میں اللہ جل جلالہٗ سے معافی اور اس کی
بخشش کا طلب گار ہوں۔ کیونکہ میری امت اس کی طاقت
نہیں رکھتی۔ پھر جناب جبرئیل دوسری مرتبہ تشریف لائے۔
اور فرمایا کہ اللہ جل جلالہٗ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ آپ کی امت
قرآن حکیم کو دو طرح پڑھا کرے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ
اللہ کی بخشش اور مغفرت طلب کرتا ہوں۔ میری امت میں
اتنی طاقت نہیں۔ پھر جناب جبرئیل تیسری دفعہ تشریف لائے۔
اور فرمانے لگے کہ اللہ جل جلالہٗ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ آپ کی امت
قرآن حکیم کو تین طرح پر پڑھا کرے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔
میں اللہ جل جلالہٗ کی بخشش اور معافی کا طلب گار ہوں میری
امت میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ پھر چوتھی دفعہ جناب جبرئیل
علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ اور فرمانے لگے۔ اللہ
جل جلالہٗ کا حکم ہے کہ آپ کی امت قرآن کو سات طرح
پر پڑھا کرے اور وہ جس طرح پڑھیں گے صحیح اور درست
ہوگا۔

سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
ایک سورت پڑھائی۔ ایک دن میں مسجد میں بیٹھا تھا۔ کہ
ایک شخص نے وہی سورت پڑھی۔ لیکن اس نے اس طرح
پڑھی میں نے پوچھا تجھے یہ سورت کس نے سکھائی؟۔
اس نے بتایا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے
سکھائی میں نے عرض کیا اچھا جب تک ہم حضور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ کریں، آپ نے جانا
نہیں۔ پھر میں نے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض
کیا یا رسول اللہ! یہ شخص اس سورت کو میرے برعکس پڑھتا
ہے۔ جو آپ نے مجھے سکھائی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ

فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُبَيُّ إِنِّي أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلُّهُنَّ شَافٍ كَافٍ۔

علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے ابی! تو نے اچھی طرح پڑھا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے اچھی طرح پڑھا پھر آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ آپ پڑھیں۔ اس نے میرے برعکس پڑھا۔ حضور پر انوار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تو نے اچھی طرح تلاوت کی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے ابی! قرآن سات طرح پر نازل ہوا ہے اور ہر طرح سے صحیح اور کافی ہے

---

۹۴۴ عَنْ أُبَيٍّ قَالَ مَا سَاءَكَ فِي صَدْرِي مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا أَنِّي قَرَأْتُ آيَةً وَقَرَأَهَا آخَرُ غَيْرَ قِرَاءَتِي فَقُلْتُ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَقْرَأْتَنِي آيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ وَقَالَ الْآخَرُ أَلَمْ تُقْرِئْنِي آيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَيَانِي فَقَعَدَ جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِي وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِي فَقَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ مِيكَائِيلُ اسْتَزِدْهُ اسْتَزِدْهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ۔

سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب سے مسلمان ہوا میرے دل میں کوئی ایسی بات نہ کھٹکی تھی جیسے یہ بات کھٹکی۔ کہ میں نے ایک ہی آیت شریفہ ایک ہی طرح تلاوت کی اور دوسرے شخص نے اور طرح پڑھی۔ میں نے کہا مجھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے۔ اس شخص نے کہا مجھے بھی تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے۔ آخر میں میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے مجھے یہ آیت اس طرح پڑھائی ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ دوسرا بولا آپ نے مجھ کو یہ آیت اس طرح پڑھائی ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل میرے پاس آئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام میری دائیں طرف بیٹھے اور جناب میکائیل میری بائیں طرف۔ جناب جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ قرآن حکیم ایک طرح پڑھا کیجئے۔ میکائیل علیہ السلام نے فرمایا۔ ان سے زیادہ کہیئے زیادہ کیجئے۔ حتیٰ کہ سات طرح تک پہنچے۔ اور فرمایا کہ ہر طرح سے شافی اور کافی ہے

---

۹۴۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِذَا عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حافظ قرآن کی مثال ایسی ہے جیسے اونٹ والے کی ہو۔ جس کے اونٹ رسی سے بندھے ہوں اگر وہ ان کی حفاظت کرے گا تو وہ کھڑے رہیں گے اگر چھوڑ دے گا تو وہ چلے جائیں گے۔

---

۹۴۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ يَقُوْلُ هُوَ نُسِّيَ اِسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَوَاللّٰهُ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا۔

فرمایا کہ یہ بُری بات ہے کہ کوئی شخص کہے میں فلاں آیت بھول گیا۔ بلکہ یہ کہے کہ میں بھلایا گیا ہوں۔ قرآن حکیم کو یاد کرتے رہو۔ کیونکہ قرآن حکیم انسانوں کے سینوں سے جانوروں سے بھی زیادہ جلدی نکل جاتا ہے جو رسّی سے بندھے ہوئے ہوں۔

اَلْقِرَاءَةُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو سنتوں میں قرأت

۹۴۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَفِي الْاُخْرٰى اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں قولوا امنا باللہ وما انزل الینا سورۂ بقرہ آیت کے آخر تک تلاوت فرماتے، اور دوسری رکعت میں آمنا باللہ واشہد بان مسلمون تلاوت فرماتے

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

فجر کی دو سنتوں میں کافرون اور اخلاص پڑھنا

۹۴۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی سنتوں میں قل یایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد تلاوت فرمایا

تَخْفِيْفُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو سنتوں میں تخفیف کرنا

۹۴۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنْتُ لَاَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ يُخَفِّفُهُمَا حَتّٰى اَقُوْلَ اَقَرَاَ فِيْهِمَا بِاُمِّ الْكِتَابِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتی آپ فجر کی سنتوں کو اتنا ہلکا پڑھتے میں کبھی کبھی کیا سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا کہ نہیں۔؟

اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالرُّوْمِ

نماز فجر میں سورۂ روم کی تلاوت کرنا

۹۵۰ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَاَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ فَاِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰٓئِكَ۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فجر کی نماز پڑھی آپ نے سورۂ روم پڑھی اور اس میں جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور طہارت اچھی نہیں کرتے وہی لوگ قرآن حکیم بھلا دیتے ہیں۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ

۹۵۱ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ

نماز فجر میں ساٹھ سے لے کر سو آیات پڑھنا

سیدنا حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ساٹھ سے لے کر سو آیات تک تلاوت فرماتے۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِقٓ

۹۵۲ عَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اِلَّا مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهَا فِي الصُّبْحِ

نماز فجر میں سورۂ قاف کی تلاوت کرنا

حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے سورۃ قاف محض حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے پڑھتے ہی سیکھی۔ آپ اس کو فجر کی نماز میں تلاوت فرماتے۔

۹۵۳ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّيْ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ وَانْتَحَلَ بِاسْمَاءٍ لَهَا طَلْحٌ نَضِيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ فَلَقِيْتُهُ فِي السُّوْقِ فَقَالَ قٓ

حضرت زیاد بن علاقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں۔ میں نے اپنے چچا سے سنا۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی۔ آپ نے ایک رکعت میں والنخل باسقات لہا طلع نضید تلاوت فرمایا۔ حضرت شعبہ نے فرمایا کہ میں جناب حضرت زیاد سے بازار میں بہت بعد میں ملا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ سورۃ قاف پڑھی۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

۹۵۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

نماز فجر میں اذا الشمس کورت پڑھنا!

سیدنا حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فجر کی نماز میں اذا الشمس کورت تلاوت فرما رہے تھے

اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

۹۵۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَاَمَّنَا بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نماز فجر میں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنا

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے معوذتین کے بارے پوچھا۔ آپ نے نماز فجر میں ان دو

وَسُنَّتُهُ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ

بَابُ الْفَضْلِ فِي قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

۹۵۶ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَبْصَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلٰى قَدَمِهٖ فَقُلْتُ اَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سُوْرَةَ هُوْدٍ وَسُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ .

---

۹۵۷ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَاتٌ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ .

اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۹۵۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ اَتٰى .

---

۹۵۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ .

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ اَلسُّجُوْدُ فِيْ صٓ

۹۶۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

سورتوں کو پڑھنا۔

قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹنی پر سوار تھے اور میں آپ کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پر رکھا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھے سورۂ ہود اور سورۂ یوسف سکھا دیجئے آپ نے فرمایا تم نہیں پڑھ سکو گے اللہ جل جلالہ کے نزدیک قل اعوذ برب الفلق کی نسبت کوئی سورت بہتر نہیں

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ چند آیات ایسی ہیں جو مجھ پر رات کو اتریں۔ اور جن کی مثال اس سے قبل نہیں دیکھی گئی۔ ایک قل اعوذ برب الفلق اور دوسری قل اعوذ برب الناس

جمعۃ المبارک کو فجر میں قرأت

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں جمعہ کے دن الم تنزیل السجدہ اور ھل اتی علی الانسان حین من الدھر تلاوت فرماتے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن تنزیل السجدہ اور ھل اتی علی الانسان تلاوت فرماتے۔

قرآن عظیم کے سجدوں کا باب سورۂ ص میں سجدہ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صٓ وَقَالَ سَجَدَهَا دَاوٗدُ تَوْبَةً وَنَسْجُدُهَا شُكْرًا.

مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ص میں سجدہ فرمایا۔ اور فرمایا۔ کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ سجدہ توبہ کے لیے فرمایا تھا اور ہم یہ سجدہ شکر کے لیے کرتے ہیں۔

اَلسُّجُوْدُ فِي النَّجْمِ

سورۂ نجم میں سجدے کا بیان

۹۶۱ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ سُوْرَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَنْ عِنْدَهٗ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاَبَيْتُ اَنْ اَسْجُدَ فَلَمْ يَكُنْ يَمْنَعُنِيْ اَسْلَمُ الْمُطَّلِبُ.

سیدنا حضرت مطلب ابن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سورۂ نجم کی تلاوت فرمائی تو آپ نے سجدہ فرمایا۔ اور آپ کے پاس بیٹھنے والے بھی لوگوں نے سجدہ کیا۔ اور میں نے اپنا سر اٹھا کر سجدہ نہیں کیا۔ جناب مطلب ابھی ایمان نہ لائے تھے۔

---

۹۶۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيْهَا.

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم تلاوت فرمائی تو آپ نے اس میں سجدہ فرمایا۔

تَرْكُ السُّجُوْدِ فِي النَّجْمِ

سورۂ نجم میں سجدہ نہ کرنا

۹۶۳ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ وَزَعَمَ اَنَّهٗ قَرَاَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى فَلَمْ يَسْجُدْ.

سیدنا حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا امام کے پیچھے قرأت کرنی چاہیئے؟ آپ نے فرمایا امام کے پیچھے کبھی قرأت نہیں کرنا چاہیئے اور فرمایا کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سورۂ والنجم پڑھی تو آپ نے سجدہ نہیں فرمایا۔

بَابُ السُّجُوْدِ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ میں سجدہ کرنا

۹۶۴ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَرَاَ بِهِمْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْهَا

سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ کی تلاوت فرمائی تو آپ نے اس میں سجدہ

۹۶۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

کیا جب آپ پڑھ چکے تو آپ نے لوگوں سے بیان فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سجدہ فرمایا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ میں سجدہ فرمایا۔

۹۶۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اور اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سجدہ کیا۔

۹۶۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مِثْلَهٗ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ میں سجدہ فرمایا۔ اور اس شخص نے سجدہ کیا جو ان دونوں سے بہتر تھے۔

یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۹۶۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَجَدَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رض وَمَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهُمَا فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہما اور ان دونوں سے بہتر شخص نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اور اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں سجدہ فرمایا۔

۹۶۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَجَدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اور اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں سجدہ کیا۔

بَابُ السُّجُوْدِ فِی الْفَرِیْضَةِ

فرض نمازوں میں سجدۂ تلاوت کرنا

۹۷۱ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ یَعْنِیْ الْاٰخِرَةَ فَقَرَاَ سُوْرَةً اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِیْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَرَاٰكَ سَجَدْتَّ فِیْ هٰذِهِ یَعْنِیْ سَجْدَةً مَّا كُنَّا نَسْجُدُهَا فَقَالَ سَجَدَ بِهَا اَبُوا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا خَلْفَهٗ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰی اَلْقَی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھی۔ آپ نے سورۃ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ تلاوت فرمائی اور اس میں سجدہ فرمایا جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے دریافت کیا۔ اے ابوہریرہ! یہ سجدہ کیا ہے ہم نے کبھی اس سورت میں سجدہ نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت میں سجدہ فرمایا اور میں آپ کے پیچھے تھا۔ تو میں ہمیشہ اس میں سجدہ کرتا رہوں گا حتی کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں

قِرَاءَةُ النَّهَارِ

۹۷۳ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كُلُّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فِيهَا فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ۔

۹۷۳ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَاهُ أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ

اَلْقِرَاءَةُ فِي الظُّهْرِ

۹۷۴ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَنَسْمَعُ مِنْهُ الْآيَةَ بَعْدَ الْآيَاتِ مِنْ سُورَةِ لُقْمَانَ وَالذَّارِيَاتِ۔

۹۷۵ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ النَّضْرِ قَالَ كُنَّا بِالْمَسِيرِ مِنْ مَنَازِلِ أَنَسٍ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَقَرَأَ لَنَا بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

تَطْوِيلُ الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

۹۷۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقَدْ كَانَ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَجِيءُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى يُطَوِّلُهَا۔

۹۷۷ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

دن کے وقت قراءت کرنا

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر نماز میں قرأت ہوتی ہے۔ لیکن جس نماز میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قرأت سنائی اس میں ہم آپ کو سناتے ہیں اور جس نماز میں آپ آہستہ پڑھتے ہیں اس میں ہم بھی آہستہ پڑھتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ہر نماز میں قرأت ہوتی ہے لیکن جس نماز میں حضور نے قرأت سنائی اس میں ہم آپ کو سناتے ہیں اور جس میں آہستہ پڑھتے ہیں اس میں ہم بھی آہستہ پڑھتے ہیں۔

ظہر کے وقت قرأت کرنا

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ظہر پڑھتے تو سورۃ لقمان اور ذاریات کی کوئی آیت کئی آیات کے بعد سنائی دیتی۔!

سیدنا حضرت ابوبکر بن نضر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صف میں جناب حضرت انس رضی اللہ عنہ کے قریب تھے آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی آپ نے دو رکعتوں میں یہ دو سورتیں تلاوت فرمائیں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ!

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز ظہر شروع ہوتی تھی اور پھر جانے والا بقیع کو جاتا تھا اور حاجت سے فارغ ہو کر وضو کرتا اور واپس آتا اس وقت تک حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ابھی پہلی رکعت ہی لمبی کر رہے ہوتے۔

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي بِنَا الظُّهْرَ فَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالرَّكْعَةَ الْأُولَى يَعْنِي فِي صَلَاةِ

کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ظہر پڑھاتے تو آپ پہلی دو رکعتوں میں قرأت فرماتے اور کبھی کوئی آیت سنا دیتے اور آپ دوسری رکعت کی نسبت ظہر اور فجر کی پہلی رکعت کو طویل فرماتے۔

بَابُ إِسْمَاعِ الْإِمَامِ الْآيَةَ فِي الظُّهْرِ

امام کا ظہر کی نماز کے وقت مقتدیوں کو سنانا

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۹۷۸ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں تلاوت فرماتے اور کبھی ایک آدھ آیت ہمیں سنا دیتے اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت کو طویل فرماتے۔

تَقْصِيرُ الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الظُّهْرِ

ظہر کی دوسری رکعت میں پہلی رکعت کی نسبت قیام کم کرنا

۹۷۹ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ يُطَوِّلُ الْأُولَى وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت فرماتے کبھی کوئی آیت شریفہ ہم سن لیتے اور آپ پہلی رکعت کو دوسری رکعت کی نسبت طویل فرماتے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں بھی ایسا ہی کرتے۔ آپ پہلی رکعت کو دوسری کی نسبت طویل فرماتے اور نماز عصر میں آپ پہلی دو رکعتوں میں قرأت فرماتے۔ لیکن پہلی رکعت کو دوسری رکعت کی نسبت طویل پڑھتے اور دوسری کو چھوٹی۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا

۹۸۰ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَتَيْنِ

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں

فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَكَانَ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ۔

میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں تلاوت فرماتے۔ اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ تلاوت فرماتے اور آپ کبھی کوئی آیت اس طرح تلاوت فرماتے کہ ہم سن لیتے اور حضور ظہر کی پہلی رکعت کو لمبا کر کے پڑھتے۔

الْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ

عصر کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا

۹۸۱ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى فِي الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دوسری دو سورتیں تلاوت فرماتے اور کبھی کبھی آپ ایک آیت اس طرح تلاوت فرماتے کہ ہم اسے سن لیتے اور آپ ظہر کی پہلی رکعت کو طویل فرماتے اور دوسری مختصر اور آپ ایسا ہی صبح کی نماز میں فرماتے۔

۹۸۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَنَحْوِهِمَا۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اور عصر میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور ان کے برابر سورتیں تلاوت فرماتے۔

۹۸۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذَلِكَ وَفِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں واللیل اذا یغشی پڑھتے اور عصر میں اس سورت کے برابر اور صبح میں اس سے زیادہ لمبی سورت تلاوت فرماتے۔

تَخْفِيفُ الْقِيَامِ وَالْقِرَاءَةِ

قیام اور قرأت کو مختصر کرنا

۹۸۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ صَلَّيْتُمْ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ يَا جَارِيَةُ هَلُمِّي لِي وَضُوءًا مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِمَامِكُمْ هَذَا قَالَ زَيْدٌ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

سیدنا حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ہم سے پوچھا کیا تم نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے عرض کی ہاں۔ آپ نے اپنی لونڈی کو پانی لانے کا حکم فرمایا۔ پھر فرمایا میں نے کسی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے

يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَيُخَفِّفُ الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ۔

تمہارے امام سے زیادہ مشابہ ہو۔ یزید نے فرمایا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز اس وقت پہلے امام اور خلیفہ رکوع اور سجود کو اچھی طرح کرتے اور قیام و قعود کو ہلکا فرماتے۔

نوٹ: حقوق العباد میں سے یہ بات اہم ہے کہ مقتدیوں کو طویل نماز سے آزمائش میں نہ ڈالا جائے۔ اسی لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کم میں سے کوئی جماعت کرائے تو مختصر نماز پڑھے اور اکیلا ہو تو جتنی مرضی ہو طویل پڑھے۔

۹۸۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطُولِ الْمُفَصَّلِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فلاں شخص کے سوا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ سلیمان نے فرمایا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو طویل فرماتے اور پچھلی دو رکعتوں کو ہلکا اور ہلکا کرتے تھے عصر کو اور مغرب میں مفصل کی چھوٹی سورتوں کی تلاوت فرماتے (یعنی سورۂ حجرات سے آخر تک) تلاوت فرماتے اور نماز عشاء میں مفصل کی متوسط سورتوں کی تلاوت کرتے۔ اور صبح کے وقت مفصل کی طویل سورتیں پڑھتے۔

نوٹ: سورۂ حجرات سے آخر تک کو مفصل کہتے ہیں۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ

نماز مغرب میں مفصل کی چھوٹی سورتیں پڑھنا

۹۸۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَ ذَلِكَ الْإِنْسَانِ فَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ فِي الْعَصْرِ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَأَشْبَاهِهَا وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِسُورَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کسی کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی، جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ ہو، مگر سوائے فلاں شخص کے جناب سلیمان بن یسار نے فرمایا ہم نے اس شخص کے پیچھے نماز پڑھی وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو طویل پڑھتا، اور پچھلی دو رکعتوں کو ہلکا، اور عصر کی نماز کو ہلکا پڑھتا، اور نماز مغرب میں مفصل کی چھوٹی سورتیں پڑھتا عشاء کی نماز میں والشمس و ضحاہا کی تلاوت کرتا اور اس کے برابر کی سورتیں، اور صبح کے وقت دو طویل سورتیں پڑھتا

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى

مغرب میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھنا

۹۸۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مُعَاذٌ مِنْ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ

الْأَنْصَارِ بِنَاضِحَيْنِ عَلَى مُعَاذٍ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَصَلَّى الرَّجُلُ ثُمَّ ذَهَبَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَنَحْوِهِمَا۔

پانی جمع کرنے والے انصار میں سے ایک شخص جناب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا۔ اور آپ نماز مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے آپ نے سورۂ بقرہ شروع کی۔ وہ شخص نماز پڑھ کر چلا گیا۔ بعد ازاں یہ خبر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پہنچی۔ آپ نے فرمایا۔ اے معاذ! کیا آپ فتنہ کرنا چاہتے ہیں (اے معاذ کیا آپ فتنہ کرنا چاہتے ہیں کہ لوگ نماز سے گھبرا کر بھاگ جائیں) تم پڑھا کرو سبح اسم ربک الاعلیٰ اور والشمس وضحٰھا اور ان کے برابر سورتیں کیوں نہیں پڑھتے۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ

نماز مغرب میں سورۂ والمرسلات پڑھنا

۹۸۸ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ الْمُرْسَلَاتِ مَا صَلَّى بَعْدَهَا صَلَاةً حَتَّى قُبِضَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام الفضل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی وصال شریف کے مرض میں) نماز اپنے گھر پر پڑھی۔ تو آپ نے سورۂ والمرسلات پڑھی۔ اس کے بعد آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھائی۔ حتیٰ کہ آپ کا وصال شریف ہو گیا۔

۹۸۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ۔

سیدتنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے اپنی ماں سے سنا کہ انہوں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز مغرب میں والمرسلات پڑھتے سنا۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ

نماز مغرب میں سورۂ والطور پڑھنا

۹۹۰ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نماز مغرب میں سورۂ طور کی تلاوت فرماتے۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ

نماز مغرب میں سورۂ حٰمٓ دخان پڑھنا

۹۹۱ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں سورۂ حٰمٓ دخان کی تلاوت فرمائی۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْاَعْرَافِ

۹۹۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ قَالَ لِمَرْوَانَ يَا اَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ اَتَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَاِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ قَالَ لَعَوْرَ قَالَ فَمَعْلُوْقَةٌ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهِمَا بِاَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ الْاَعْرَافِ

نمازِ مغرب میں سورۂ اعراف پڑھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے مروان سے پوچھا اے ابو عبدالملک کیا تم نمازِ مغرب میں قل ھو اللہ احد اور انا اعطیناک الکوثر کی تلاوت کرتے ہو۔ آپ نے کہا ہاں! زید نے پوچھا کیا یہ نئی بات ہے۔ میں تم کھاتا ہوں کہ جناب میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں لمبی لمبی سورتیں پڑھتے دیکھا۔ یعنی اقص لسورۂ اعراف۔

---

۹۹۳ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ مَالِيْ اَرَاكَ تَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْهَا بِاَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا اَطْوَلُ الطُّوْلَيَيْنِ قَالَ الْاَعْرَافُ۔

مروان سے مروی ہے کہ جناب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا وجہ ہے! آپ نمازِ مغرب میں چھوٹی سورتیں تلاوت فرماتے ہیں حالانکہ میں نے حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو لمبی سورتیں پڑھتے دیکھا ہے میں نے عرض کیا اے ابو عبداللہ طویل سورتیں کونسی ہیں؟ آپ نے فرمایا اعراف۔

۹۹۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ فَرَقَّهَا فِي رَكْعَتَيْنِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ اعراف مغرب کی دو رکعتوں میں تلاوت فرمائی۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

مغرب کی سنتوں میں کونسی سورت پڑھی جائے

۹۹۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب اور فجر کی سنتوں میں قل یا ایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد میں ہر جگہ پڑھتے ہوئے دیکھا۔

اَلْفَضْلُ فِي قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

قل ھو اللہ احد پڑھنے کی فضیلت

۹۹۶ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ فَكَانَ يَقْرَاُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لشکر کا سردار بنا کر ارسال فرمایا۔ وہ اپنے قبیلہ کے

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ فَعَلَ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْا فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّهُ.

لوگوں کے ہمراہ نماز میں قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ اور آخر میں قل ھو اللہ احد پڑھتا۔ لوگوں نے یہ بات حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں واپسی پر عرض کی۔ آپ نے فرمایا۔ اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا اس نے کہا قل ھو اللہ احد میں اللہ عزوجل کی صفت ہے۔ لہٰذا اس کا پڑھنا مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے۔ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آپ اس شخص کو بتا دیں کہ اسے اللہ محبت کرتا ہے۔

۹۹۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَسَاَلْتُهٗ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجَنَّةُ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آیا۔ آپ نے ایک شخص کو قل ھو اللہ احد اور پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا۔ لازم ہو گئی۔ میں نے دریافت کیا کیا آپ نے فرمایا۔ جنت لازم ہو گئی۔

۹۹۸ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک شخص کو بار بار قل ھو اللہ احد پڑھتے ہوئے دیکھا۔ جب صبح ہوئی تو وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قل ھو اللہ احد تہائی قرآن پاک کے مساوی ہے۔

۹۹۹ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ.

سیدنا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثواب کے لحاظ سے قل ھو اللہ احد تہائی قرآن پاک کے برابر ہے۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى

نماز عشاء میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھنا

۱۰۰۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ مُعَاذٌ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَطَوَّلَ فَقَالَ اَفَتَّانٌ اَنْتَ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ يَا مُعَاذُ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی۔ اور طویل پڑھائی تو حضور نبی کریم صلی

اَيْنَ كُنْتَ عَنْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَالضُّحٰى اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا

۱۰۱۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلّٰى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لِاَصْحَابِهِ الْعِشَآءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا فَاُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهُ مُنَافِقٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ اِذَا اَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَاْ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

۱۰۲۔ عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَاَشْبَاهِهَا مِنَ السُّوَرِ۔

اَلْقِرَاءَةُ فِيْهَا بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

۱۰۳۔ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ فَقَرَاَ فِيْهَا بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ۔

اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ

۱۰۴۔ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ! کیا آپ لوگوں کو آزمائش میں ڈالنے والے ہیں؟ سورت (یا) آپؐ نے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور والضحیٰ اور اذا السماء انفطرت کیوں نہ فرمائی۔

نمازِ عشاء میں والشمس وضحٰھا پڑھنا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے قبیلے کے لوگوں کے ہمراہ نمازِ عشاء پڑھی اور اسے طول دیا ایک شخص نماز توڑ کر چلا گیا جناب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شخص منافق ہے جب اس شخص کو سلام پہنچا، تو وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا کہنا بیان کیا۔ آپؐ نے جناب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے معاذ کیا آپ لوگوں کو آزمائش میں ڈالنا چاہتے ہیں؟ جب امامت کرو تو الشمس وضحٰھا سبح اسم ربک الاعلیٰ اور واللیل اذا یغشیٰ اور اقراء باسم ربک پڑھو۔

حضرت بریدہؓ سے مروی ہے، کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں والشمس وضحٰھا پڑھتے اور اس طرح کی دوسری سورتیں تلاوت فرماتے۔

نمازِ عشاء میں والتین والزیتون پڑھنا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عشاء پڑھی اور حضورؐ نے اس میں والتین والزیتون تلاوت فرمائی۔

عشاء کی پہلی رکعت میں والتین والزیتون پڑھنا

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے، تو

فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ

آپ نے عشاء کی پہلی رکعت میں وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ پڑھی

اَلرُّكُودُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

پہلی دو رکعتوں کو طول دینا

۱۰۰۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ هَكَكَ النَّاسُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ سَعْدٌ أَنَا أَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَمَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ آپ کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ نماز میں بھی لوگ شکوہ کرتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پہلی دو رکعتوں میں قرأت کو لمبا کر کے پڑھتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں میں قرأت نہیں کرتا۔ اور میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت پیروی اور اقتداء میں کسی طرح کمی نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ کے متعلق یہ امر یقینی ہے (اور شکوہ کرنے والے لوگ غلط کہتے ہیں۔)

۱۰۰۶۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ وَفْدُ نَاسٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى سَعْدٍ عُمَرَ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا يُحْسِنُ الصَّلَاةَ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَخْرِمُ عَنْهَا أُصَلِّي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ۔

جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ کوفے کے چند لوگوں نے حضرت عمرؓ کے پاس شکایت کی سعد کی اور کہا قسم خدا کی وہ نماز اچھی نہیں پڑھتے سعد نے کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز پڑھتا ہوں اس میں کچھ کمی نہیں کرتا۔ پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں بھی یقین ہے تم نے (کہ تمہاری شکایت بے جا ہے اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہو)۔

قِرَاءَةُ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ

ایک رکعت میں دو سورتوں کی تلاوت کرنا

۱۰۰۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ كُلُّ رَكْعَتَيْنِ عَلْقَمَةُ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا عَلْقَمَةُ فَسَأَلْنَاهُ فَأَخْبَرَنَا بِهِنَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا میں ان ایک دوسرے کے مشابہ سورتوں کو جانتا ہوں اور وہ کل بیس سورتیں ہیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دس رکعتوں میں تلاوت فرماتے تھے۔ پھر آپ نے جناب حضرت علقمہ کا ہاتھ پکڑا اور آپ کو اندر لے گئے۔ اس کے بعد حضرت علقمہ باہر تشریف لائے۔ شقیق نے فرمایا ہم نے آپ سے ان سورتوں کے بارے میں پوچھا اور آپ نے انہیں بیان فرمایا۔

۱۰۰۸ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ مِنْکَ عَبْدَ اللّٰہِ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِیْ رَکْعَۃٍ قَالَ ھَذًّا کَھَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِیْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرِنُ بَیْنَھُنَّ فَذَکَرَ عِشْرِیْنَ سُوْرَۃً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَیْنِ سُوْرَتَیْنِ فِیْ رَکْعَۃٍ۔

سیدنا حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس کہا کہ میں نے مفصل یعنی حجرات سے آخر تک ایک رکعت میں پڑھا آپ نے فرمایا یہ کوئی شعر کہنا جلدی پڑھنا ہوا۔ میں ان سورتوں کو پہچانتا ہوں جو ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اور جنہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر تلاوت فرماتے تھے۔ پھر آپ نے مفصل کی بیس سورتیں بیان فرمائیں اور ہر رکعت میں دو دو سورتیں تلاوت فرماتے

۱۰۰۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ وَاَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّیْ قَرَأْتُ اللَّیْلَۃَ الْمُفَصَّلَ فِیْ رَکْعَۃٍ فَقَالَ ھَذًّا کَھَذِّ الشِّعْرِ لٰکِنْ مَا سُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ النَّظَائِرَ عِشْرِیْنَ سُوْرَۃً مِنَ الْمُفَصَّلِ مِنْ سَمِّ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی کہ میں نے رات کو ایک رکعت میں ساری مفصل تلاوت کی ہیں۔ آپ نے پوچھا کیا ایک شعر کی طرح تو نہ تھا۔ لیکن حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم تو سورتوں کو ملا کر پڑھتے تھے اور وہ کل بیس سورتیں تھیں مفصل کی حم سے آخر تک۔

قِرَاءَۃُ بَعْضِ السُّوْرَۃِ

سورۃ کا کچھ حصہ تلاوت کرنا۔

۱۰۱۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَصَلّٰی فِیْ قُبُلِ الْکَعْبَۃِ فَجَعَلَ بَعْضُنَا یَدْفَعُھُمَا عَنْ یَسَارِہٖ فَاَتَمَّ بِسُوْرَۃِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَلَمَّا جَاءَ ذِکْرُ مُوْسٰی وَعِیْسٰی عَلَیْھِمَا السَّلَامُ اَخَذَتْہُ سَعْلَۃٌ فَرَکَعَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں فتح مکہ کے دن حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود تھا آپ نے کعبہ شریف میں نماز ادا فرمائی اور اپنی جوتیاں اتار کر بائیں طرف رکھیں۔ اور سورۃ المومنون کی تلاوت فرمانا شروع کی جب آپ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے ذکر تک پہنچے تو آپ کو کھانسی آگئی، لہٰذا آپ نے رکوع فرمایا۔

تَعَوُّذُ الْقَارِیْ اِذَا مَرَّ بِاٰیَۃِ عَذَابٍ

جب نماز میں آیت عذاب آئے تو اللہ کی پناہ مانگنا

۱۰۱۱ عَنْ حُذَیْفَۃَ اَنَّہٗ صَلّٰی اِلٰی جَنْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً فَقَرَأَ کَانَ اِذَا مَرَّ بِاٰیَۃِ عَذَابٍ وَقَفَ وَتَعَوَّذَ وَاِذَا مَرَّ بِاٰیَۃِ رَحْمَۃٍ وَقَفَ فَدَعَا وَکَانَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ایک رات حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی۔ اللہ حضور تلاوت قرآن کے دوران آیت عذاب پر گزر جاتے اور اللہ کی پناہ مانگتے۔ اور جب رحمت کی آیت کریمہ آتی تو آپ ٹھہر کر دعا فرماتے۔ آپ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى۔

فرماتے اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فرماتے۔

مَسْأَلَةُ الْقَارِئِ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ

قاری جب آیتِ رحمت کی تلاوت کرے تو اللہ جل شانہ سے رحمت طلب کرے

۱۰۱۲ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ فِي رَكْعَةٍ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا سَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا اسْتَجَارَ۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ، آل عمران اور سورۂ نساء ایک ہی رکعت میں تلاوت فرمائی جب آپ آیتِ رحمت تلاوت فرماتے تو اللہ سے رحمت مانگتے اور جب عذاب کی آیت پڑھتے تو اللہ کی پناہ مانگتے۔

تَرْدِيدُ الْآيَةِ

ایک ہی آیت کو کئی بار پڑھنا

۱۰۱۳ عَنْ أَبِي ذَرٍّ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِآيَةٍ حَتَّى أَصْبَحَ بِآيَةٍ وَالْآيَةُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہوئے ایک ہی آیت میں صبح فرمادی، اور وہ آیت کریمہ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ہے۔
یعنی اے اللہ اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے ہیں۔ اگر انہیں بخش دے تو بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے۔

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا

آیت شریفہ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا کی تفسیر

۱۰۱۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ وَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ وَقَالَ ابْنُ مَنِيعٍ يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ آیت شریفہ کی تفسیر میں مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چھپے رہتے تھے جب آپ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ نماز پڑھتے تو حضور کلام اللہ بلند آواز سے تلاوت فرماتے۔ جب مشرکین حضور پرنور کی تلاوت قرآن سنتے تو وہ کلام اللہ کو برا کہتے۔ اللہ جس نے قرآن بھیجا اور جو لے کر آیا اسے بھی برا بھلا کہتے۔ تب اللہ جل شانہ نے اپنے پیغام

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا يَسْمَعُوا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا۔

پنچا لے والے سے ارشاد فرمایا۔ قرآن حکیم بلند آواز سے تلاوت نہ فرمایئے۔ کیونکہ بلند آواز سے سن کر مشرک برا کہتے ہیں اور بہت آہستہ بھی نہ پڑھیں کہ آپ کے اصحاب نہ سنیں بلکہ درمیانی راستہ اختیار کیجئے مطلب یہ ہے کہ آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سنیں اور باہر والے کا فرنہ سنیں۔)

۱۰۱۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفِضُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ مَا كَانَ يَسْمَعُهُ أَصْحَابُهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور مشرکین جب آپ کی آواز سنتے تو کلام مجید کو برا بھلا کہتے اور جو شخص قرآن حکیم کو لے کر آیا اسے بھی برا بھلا کہتے۔ لہٰذا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی تلاوت آہستہ فرمانے لگے۔ اتنی آہستہ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو بھی نہ سنائی دیتا تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا یعنی آپ اپنی نماز میں بہت زیادہ بلند آواز سے پڑھیں اور نہ بالکل آہستہ۔ اور ان دونوں کے درمیان (معتدل) طریقہ اختیار فرمایئے۔ (۱۱:۱۷)

بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

بلند آواز سے قرآن عظیم کی تلاوت کرنا

۱۰۱۶ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى عَرِيشِي۔

ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کو سنتی تھی۔ اور میں چھت کے اوپر سوتی تھی۔

بَابُ مَدِّ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

قرآن حکیم آواز کھینچ کر پڑھنا

۱۰۱۷ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَمُدُّ صَوْتَهُ مَدًّا۔

سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم قرآن عظیم کی تلاوت کس طرح فرماتے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ حضور آواز کھینچ کر تلاوت فرماتے!

تَزْيِيْنُ الْقُرْاٰنِ بِالصَّوْتِ

خوش آوازی سے قرآن مجید پڑھنا

۱۰۱۸ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنی آوازوں سے قرآن مجید کو زینت دو!

۱۰۱۹ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ قَالَ اِنْ عُوَيْجَةً كُنْتُ نَبَّيْتُ هٰذِهِ نَبَّيْتُ الْقُرْاٰنَ حَتّٰى ذَكَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ الْعَشَائَ بْنَ مُنَاجِمٍ۔

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم قرآن مجید کو اپنی آوازوں سے زینت دو! حضرت ابن عویجہ نے کہا کہ میں سمجھ گیا تھا، اور مجھے ابن مزاحم نے یاد دلایا۔

۱۰۲۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا اللہ جل شانہٗ کسی چیز کو قرآن مجید کے سوا نہ اتنا پسندیدگی سے نہیں سنتا۔ اس پیغمبر کی آواز سے جو خوش الحان ہوں۔ اور خوش آوازی سے کلام اللہ کو اونچی آواز سے پڑھے

۱۰۲۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِشَيْءٍ يَعْنِيْ اَذَنَهٗ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہٗ کلام اللہ کے سوا کسی چیز کو پسندیدگی سے نہیں سنتا اس پیغمبر کی آواز سے جو خوش الحانی سے تلاوت فرماتے ہیں۔

۱۰۲۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ قِرَاءَةَ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ لَقَدْ اُوْتِيَ هٰذَا مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی قراۃ قرآن سماعت فرمائی تو ارشاد فرمایا۔ آپ کو حضرت داؤد علیہ السلام کی بانسری عنایت فرمائی گئی ہے۔ یعنی آپ ویسے ہی خوش گلو اور صاف آواز ہیں۔

۱۰۲۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةَ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ لَقَدْ اُوْتِيَ هٰذَا مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حضرت ابوموسیٰ کی قرأت سنی تو ارشاد فرمایا انہیں حضرت داؤد علیہ السلام کی بانسریوں میں سے ایک بانسری عنایت فرمائی گئی ہے۔

۱۰۲۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةَ اَبِيْ مُوْسٰى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ابوموسیٰ کی تلاوت سنی تو فرمایا اسے

فَقَالَ لَقَدْ أُوتِيَ هٰذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۰۲۵ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ قَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ شُغِلَتْ قِرَاءَتُهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

بَابُ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ

رکوع کے وقت تکبیر کہنا

۱۰۲۶ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ اسْتَخْلَفَهُ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِينَةِ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو جب مروان نے مدینہ منورہ کا خلیفہ مقرر کیا جب آپ فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر فرماتے۔ بعد ازاں رکوع کے وقت تکبیر فرماتے۔ جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فرماتے جب آپ سجدے کے لیے جھکتے تو تکبیر فرماتے۔ جب آپ دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھ کر اٹھتے تو تکبیر فرماتے۔ آپ ساری نماز میں ایسے ہی فرماتے۔ جب آپ نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرا تو آپ نے اہل مسجد کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میری نماز تمہاری نسبت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے زیادہ مشابہ ہے

رَفْعُ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوعِ وَالرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ

رکوع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھانا

۱۰۲۷ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ فَإِذَا رَكَعَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتّٰى بَلَغَتَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ۔

سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنے دونوں دست مبارک تکبیر فرماتے وقت اٹھاتے۔ اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو آپ کے کانوں کی لوؤں تک ہاتھ جاتا۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوعِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ

۱۰۲۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

کندھوں تک ہاتھ اٹھانا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب حضور نماز شروع فرماتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ آپ رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر مبارک اٹھاتے وقت اسی طرح کرتے۔

تَرْكُ ذَالِكَ

۱۰۲۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يُعِدْ.

رفع یدین نہ کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں؟ پھر آپ کھڑے ہوئے اور پہلی دفعہ جب نماز شروع کی تو دست مبارک اٹھائے اور پھر نہ اٹھائے۔

إِقَامَةُ الصُّلْبِ فِي الرُّكُوعِ

۱۰۳۰ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع میں پیٹھ برابر رکھنا

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رکوع و سجود میں اپنی پیٹھ برابر نہ کرے۔ اس کی نماز نہیں ہوتی

الِاعْتِدَالُ فِي الرُّكُوعِ

۱۰۳۱ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَدِلُوا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ بَسْطَ الْكَلْبِ.

رکوع میں اعتدال

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم رکوع اور سجود اچھی طرح ہم کرو اور تم میں سے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے (یعنی وہ اپنی کہنیاں زمین پر نہ لگائے بلکہ الگ رکھے اور رکوع میں اعتدال کا مطلب یہ ہے کہ پیٹھ کو برابر کرے اور اس کا سر اونچا نہ ہو)

التَّطْبِيقُ

۱۰۳۲ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا كَانَا

رکوع میں دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھنا

حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فِي بَيْتِهٖ فَقَالَ اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ قُلْنَا نَعَمْ فَاَمَّهُمَا وَقَامَ بَيْنَهُمَا بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ ثُمَّ قَالَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَاصْنَعُوْا هٰكَذَا وَاِذَا كُنْتُمْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَفْرِشْ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى اِخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۲۳ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا صَلَّيْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِي بَيْتِهٖ فَقَامَ بَيْنَنَا فَوَضَعْنَا يَعْنِي اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا فَنَزَعَهُمَا فَخَالَفَ بَيْنَ اَصَابِعِنَا وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ

۱۰۲۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَرَكَعَ فَسَلَّمَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ اَخِيْ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ اُمِرْنَا بِهٰذَا يَعْنِي الْاِمْسَاكَ بِالرُّكَبِ

نَسْخُ ذٰلِكَ

۱۰۲۵ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ

کہ ہم دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر پر تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے عرض کیا ہاں۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے امامت کرائی اور ہم دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ نہ ہی ہم نے اذان کہی اور نہ اقامت۔ اور فرمایا جب تم تین افراد ہو تو ایسا کرو اور جب تین سے زائد ہوں تو تم میں سے ایک امامت کرائے اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دونوں رانوں پر بچھائے۔ گویا میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے فرق کو دیکھ رہا ہوں۔

حضرت اسود اور علقمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ دونوں نے فرمایا کہ ہم نے جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے دولت کدہ میں نماز پڑھی۔ آپ ہمارے درمیان میں کھڑے ہوئے۔ تو ہم نے اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ آپ نے ہمارے ہاتھوں سے اٹھا دیئے۔ اور انگلیوں کو ایک دوسرے کے اندر کر دیا اور فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کرتے دیکھا ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز سکھائی آپ نے کھڑے ہو کر تکبیر ارشاد فرمائی۔ جب آپ رکوع فرمانے لگے تو آپ نے اپنے دونوں دست مبارک لا کر اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لیے اور رکوع فرمایا جب یہ حدیث شریف سعد کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ میرے بھائی نے سچ کہا ہے۔ پہلے ایسا ہی حکم تھا۔ بعد ازاں رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم ہوا۔

اِس حکم کا منسوخ ہونا

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے اپنے باپ کے پاس کھڑے ہو کر نماز

رُكْبَتَيَّ فَقَالَ اضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ إِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنْ هٰذَا وَأُمِرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ۔

پڑی۔ اور رکوع میں دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان میں رکھا۔ میرے والد نے کہا کہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھو۔ بعد ازاں میں نے دوسری مرتبہ ایسے ہی کیا۔ میرے باپ نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور کہا کہ ہمیں اس سے منع کیا گیا ہے۔ اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر جمانے کا حکم فرمایا گیا ہے!

۱۰۳۶ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَطَبَّقْتُ فَقَالَ أَبِي إِنَّا هٰذَا شَيْءٌ صُنِعَ فَعَلْنَاهُ ثُمَّ أُرْتُفِعَ إِلَى الرُّكَبِ

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے رکوع میں دونوں ہاتھ جوڑے۔ تو میرے والد سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پہلے ہم ایسا ہی کرتے تھے۔ لیکن بعد ازاں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم ہوا

اَلْإِمْسَاكُ بِالرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ۔

رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنا

۱۰۳۷ عَنْ عُمَرَ قَالَ سُنَّتْ لَكُمُ الرُّكَبُ فَأَمْسِكُوا بِالرُّكَبِ۔

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا سنت ہے۔ لہٰذا گھٹنوں کو پکڑو۔

۱۰۳۸ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَمَا السُّنَّةُ الْأَخْذُ بِالرُّكَبِ

سیدنا حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنا سنت ہے۔

مَوَاضِعُ الرَّاحَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں اپنی دونوں ہتھیلیاں رکھنے کی جگہ

۱۰۳۹ عَنْ سَالِمٍ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا مَسْعُودٍ فَقُلْنَا لَنَا حَدِّثْنَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بَيْنَ أَيْدِينَا وَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَجَافَى بَيْنَ مِرْفَقَيْهِ حَتّٰى اسْتَوٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ حَتّٰى اسْتَوٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضرت ابو مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا کہ بیان فرمایئے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کس طرح ادا فرماتے تھے آپؓ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور تکبیر فرمائی جب رکوع کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھا۔ اور اپنی انگلیاں اس سے نیچے رکھیں اور اپنی دونوں کہنیاں پیٹ سے جدا رکھیں حتیٰ کہ آپؓ کا ہر عضو سیدھا ہو گیا۔ بعد ازاں آپؓ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرمایا۔ اور کھڑے ہو گئے

بَابُ صِفَةِ اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ

۱۰۴۰ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَلَا اُصَلِّيْ لَكُمْ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَقُلْنَا بَلٰى فَقَامَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ اَصَابِعَهُ مِنْ وَرَآءِ رُكْبَتَيْهِ وَجَافٰى بِاِبْطَيْهِ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَجَدَ وَجَافٰى بِاِبْطَيْهِ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَجَدَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ بِنَا

بَابُ التَّجَافِيْ فِي الرُّكُوْعِ

۱۰۴۱ عَنْ سَالِمِ بْنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُرِيْكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قُلْنَا بَلٰى فَقَامَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ جَافٰى بَيْنَ اِبْطَيْهِ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَسْتَقِرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ وَاقِعٌ ثُمَّ اَمَرَّ يَدَيْهِ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ هٰكَذَا وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ

حتی کہ ہر عضو سیدھا ہو گیا

رکوع میں اپنی دونوں ہتھیلیاں رکھنے کی جگہ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے سامنے اس طرح نماز پڑھتا ہوں جیسے میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ ہم نے عرض کیا ضرور پڑھیے آپ کھڑے ہوئے جب آپ نے رکوع فرمایا۔ تو دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھیں۔ اور اپنی انگلیاں گھٹنوں کے پیچھے کر دیں۔ یعنی بغلوں کو کھول دیا۔ حتی کہ ہر عضو اپنی جگہ پر جم گیا۔ اس کے بعد آپ نے سر اٹھایا اور کھڑے ہو گئے حتی کہ ہر عضو سیدھا ہو گیا۔ پھر جب سجدہ کیا تو دونوں بغلیں کھول دیں۔ حتی کہ ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر گیا۔ اس کے بعد آپ تشریف فرما ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر پھر جم گیا۔ بعد ازاں سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر گیا۔ پھر آپ نے چار رکعتوں میں ایسے ہی کیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے اور آپ اسی طرح ہمیں نماز پڑھاتے تھے!

رکوع میں بغلیں کھلی رکھنا

سیدنا حضرت سالم البراد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو مسعود نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھاؤں؟ ہم نے عرض کیا ضرور! آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر ارشاد فرمائی۔ جب رکوع فرمایا تو اپنی بغلوں کو کھلا رکھا۔ حتی کہ ہر عضو اپنی جگہ پر جم گیا تو آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھیں۔ بعد ازاں فرمایا۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے!

بَابُ الْاِعْتِدَالِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں اعتدال کرنا

۱۰۴۲ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ اعْتَدَلَ فَلَمْ يَنْصِبْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُقْنِعْ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ.

سیدنا حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو آپ اعتدال فرماتے (یعنی نہ تو اپنے سر مبارک کو نیچا کرتے اور نہ ہی اونچا بلکہ آپ کا سر مبارک پیٹھ کے برابر رہتا اور آپ دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں کلام اللہ پڑھنے کی نہی

۱۰۴۳ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى وَاَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے، رکوع میں قرأت کرنے اور قسی و کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔

۱۰۴۴ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی قسی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے، اور رکوع میں قرأت پڑھنے سے منع فرمایا۔

۱۰۴۵ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا۔ اور میں نہیں کہتا کہ حضور نے تمہیں منع فرمایا: مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے، قسی اور سرخ دھاری دار کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے اور رکوع میں قرأت کرنے سے منع فرمایا۔

۱۰۴۶ عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قسی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا۔

تَعْظِيْمُ الرَّبِّ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں رب ذوالجلال کی عظمت بیان کرنا

۱۰۴۷ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَاَنْ اَخْتَمَ بِالذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ.

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے مجھ کو منع کیا قسی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔

۱۰۴۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ أَلَا وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا اور لوگ جناب حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبریوں میں سے کچھ نہیں رہا مگر سچا خواب جسے کہ مسلمان دیکھے یا اسے دکھایا جائے۔ پھر ارشاد فرمایا آگاہ رہو مجھے رکوع اور سجود میں کلام اللہ شریف کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا گیا۔ لیکن رکوع میں اپنے رب کی عظمت بیان کیجئے اور سجدے میں دعا کی کوشش کرو۔ امید ہے خداوند قدوس تمہاری دعا کو منظور و قبول فرمائے گا!

بَابُ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں کیا پڑھا جائے

۱۰۴۹ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعَ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی حضورؐ نے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھا۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں دوسرا کلمہ

۱۰۵۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے رکوع اور سجود میں سبحانك ربنا وبحمدك اللهم اغفرلی ارشاد فرماتے تھے

نَوْعٌ آخَرُ

رکوع میں تیسرا کلمہ

۱۰۵۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ۔ فرماتے تھے۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں چوتھا کلمہ

۱۰۵۲ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَامَ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات کو میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں

مَكَثَ قَدْرَ مَا يَقُوْمُ وَالْبَقَرَةَ وَيَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔

نَوْعٌ آخَرُ

۱۰۵۳۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَعِظَامِيْ وَمُخِّيْ وَعَصَبِيْ

نَوْعٌ آخَرُ

۱۰۵۴۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ أَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

۱۰۵۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا يَقُوْلُ إِذَا رَكَعَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ أَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَصَبِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

بَابُ التَّرْخِيْصِ فِيْ تَرْكِ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوْعِ

۱۰۵۶۔ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ كَانَ بَدْرِيًّا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَلَا يَشْعُرُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ

اقدس میں حاضر ہوا۔ جب آپؐ نے رکوع فرمایا تو آپؐ سورۂ بقرہ کی مدت تک رکوع میں رہے۔ آپؐ فرماتے تھے۔ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

رکوع میں پانچواں کلمہ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے، تو ارشاد فرماتے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَعِظَامِيْ وَمُخِّيْ وَعَصَبِيْ۔

رکوع میں ایک اور طرح کا کلمہ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو فرماتے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ أَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَدَمِيْ وَلَحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

حضرت محمد بن مسلمہؓ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز نفل پڑھتے تو رکوع میں فرماتے اَللّٰهُمَّ لَكَ ..... رَبِّ الْعَالَمِيْنَ تک

رکوع میں کچھ نہ پڑھنا

حضرت رفاعہ ابن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور آپؓ بدری صحابہ کرامؓ میں سے تھے۔ کہ ہم حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ اسی دوران ایک شخص نے مسجد میں حاضر ہو کر نماز پڑھی آپؐ اس کو ملاحظہ فرما رہے تھے۔ لیکن اس کو خبر نہ تھی جب وہ نماز پڑھ کر بارگاہِ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض

ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ لَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الثَّانِيَةِ قَالَ وَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَهِدْتُ فَعَلِّمْنِي وَأَرِنِي قَالَ إِذَا أَرَدْتَ الصَّلَاةَ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا فَإِذَا صَنَعْتَ ذَلِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ ذَلِكَ فَإِنَّمَا تَنْقُصُهُ مِنْ صَلَاتِكَ.

کیا۔ آپ نے سلام کا جواب فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا۔ تو نے تو نماز نہیں پڑھی۔ دوبارہ نماز پڑھیے۔ اس نے دوسری یا تیسری بار عرض کیا۔ اس ذات گرامی کی قسم جس نے آپ پر قرآن نازل فرمایا۔ میں تھک گیا ہوں۔ آپ مجھے سکھلائیں اور بتائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب تم نماز پڑھنا چاہو تو اچھی طرح وضو کرو پھر کھڑے ہو قبلہ رُخ اور تکبیر کہیے! پھر قرآن مجید کی تلاوت کیجیے۔ پھر اچھی طرح اطمینان سے رکوع کیجیے۔ پھر اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جائیے اور پھر اچھی طرح اطمینان سے سجدہ کیجیے۔ پھر سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جائیے بقیہ نماز اسی تسلی سے سجدہ کرو۔ جب آپ ہر رکعت میں ایسا کریں گے تو نماز کو ادا کریں گے اور جتنی اس میں کمی کی تو اپنی نماز میں کی کرو گے!

بَابُ الْأَمْرِ بِإِتْمَامِ الرُّكُوعِ

رکوع کو پورا کرنے کا حکم

۱۰۵۷ عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَإِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم رکوع اور سجدہ کرو تو انہیں پورا کرو۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ

رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانا

۱۰۵۸ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا كَبَّرَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ هَكَذَا وَأَشَارَ قُتَيْبَةُ إِلَى نَحْوِ الْأُذُنَيْنِ.

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی نمازوں میں نے آپ کو دونوں ہاتھ اٹھاتے دیکھا۔ جب آپ رکوع فرماتے تو سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے حضرت قتیبہ نے فرمایا۔ آپ کانوں تک ہاتھ اٹھاتے۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ حَذْوَ فُرُوعِ الْأُذُنَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ

جب رکوع سے سر اٹھایا جائے تو دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھانا

۱۰۵۹ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ۔

آپ نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو رکوع کے وقت دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا۔ اور آپ نے رکوع سے سر اٹھاتے وقت کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھائے۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ

جب رکوع سے سر اٹھایا جائے تو ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھانا

۱۰۶۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ الصَّلَاةَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ مبارک کندھوں تک اٹھاتے جب آپ نماز شروع فرماتے۔ اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو ایسا ہی کرتے۔ اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرماتے تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فرماتے۔ اور اپنے دونوں ہاتھ سجدے کے درمیان نہ اٹھاتے

الرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ ذٰلِكَ

رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ نہ اٹھانے کی رخصت

۱۰۶۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا۔ میں تمہاری موجودگی میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھتا ہوں چنانچہ آپ نے نماز پڑھی تو آنحضرت ایک بار اٹھائے

نوٹ: احناف اہلِ سنت کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا بلاشبہ سنت اور مشروع ہے ہمارے اس دعویٰ کی تائید میں بے شمار احادیث اور قیاس مجتہدین دلائل پر غور کا بھی تقاضہ ہے کہ رکوع میں رفع یدین نہ کرنے کو کچھ علماء اکرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تکبیر تحریمہ میں رفع یدین ہو اور جہاں دو رکعتوں کی تکبیروں میں رفع یدین نہ ہو۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق مناظرہ میں ہوا ہے۔ ملاقات ہوگئی تو ان بزرگوں کی آپس میں حسب ذیل گفتگو ہوئی یہ مناظرہ فتح القدیر اور مرقات میں بھی مذکور ہے:

امام اوزاعی: آپ لوگ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کیوں نہیں کرتے؟ **امام ابوحنیفہ:** کیونکہ اس بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں۔ **امام اوزاعی:** آپ نے یہ کیا فرمایا میں آپ کو رفع یدین کی صحیح حدیث سناتا ہوں: حدثنی الزہری عن سالم عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ انہ کان یرفع یدیہ

یعنی زہری نے حدیث پاک بیان فرمائی انہوں نے سالم سے سالم نے اپنے والد سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ جب نماز شروع کرتے تو ہاتھ اٹھاتے اور رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت!

امام اعظم: میرے پاس اس سے قوی تر حدیث اس کے خلاف موجود ہے۔

امام اوزاعی: اچھا فوراً پیش فرمایئے!

امام اعظم: لیجئے سنیئے!

ترجمہ: ہم سے حضرت حماد رضی اللہ عنہ نے حدیث شریف بیان کی انہوں نے ابراہیم نخعی سے، انہوں نے حضرت علقمہ اور اسود سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف نماز کی ابتداء میں ہاتھ اٹھاتے۔ اس کے بعد کبھی اپنے ہاتھ مبارک نہ اٹھاتے تھے۔

امام ابوحنیفہ: آپ کی پیش کردہ حدیث کہ میری پیش کردہ حدیث شریف پر کیا فوقیت ہے۔ جس کی وجہ سے آپ نے اسے قبول فرمایا اور میری حدیث کو چھوڑ دیا۔

امام اعظم: اس لیے کہ حماد۔ زہری سے زیادہ عالم اور فقیہ ہیں۔ اور حضرت ابراہیم نخعی امام سے بڑھ کر عالم و فقیہ ہیں۔ علقمہ امام کے والد عبدالرحمٰن بن غزے علم میں کم نہیں۔ اسود بہت بڑے متقی، فقیہ و افضل ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بہت بڑے فقیہ ہیں۔ قرأت میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت ابن عمر سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ کیونکہ ان سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں۔ چونکہ ہماری حدیث کے راوی تمہاری حدیث کے راویوں سے علم و فضل میں زیادہ ہیں لہٰذا ہماری پیش کردہ حدیث بہت قوی اور قابل قبول ہے۔

امام نسائی: خاموش!

مَا يَقُوْلُ الْاِمَامُ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

جب امام رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے

۱۰۶۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ اَيْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ اور جب رکوع کے لیے تکبیر فرماتے تو اسی طرح ہاتھ اٹھاتے جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فرماتے اور آپ سجدے میں ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۱۰۶۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو آپ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فرماتے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ الْمَأْمُوْمُ

مقتدی جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے

۱۰۶۴ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ يَعُوْدُوْنَهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائیں جانب کے بل گھوڑے سے گر پڑے۔ صحابہ کرام آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے نماز کا وقت ہو گیا جب حضور نماز پڑھ چکے تو

بِهٖ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

آپ نے ارشاد فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔

۱۰۶۵ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلًا۔

حضرت رفاعہ ابن رافع سے مروی ہے کہ ایک دن ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھایا۔ تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرمایا۔ آپ کے پیچھے سے ایک شخص نے کہا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ۔ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ نماز میں یہ کلمہ کس نے کہا تھا۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا جن میں ہر ایک اس کلمہ کو لکھنے کے لیے لپک رہا تھا۔

بَابُ قَوْلِهِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا

۱۰۶۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے برابر ہوگا۔ اور اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۱۰۶۷ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ

سیدنا حضرت ابوموسیٰ رضی سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا۔ اور ہمیں طریقے بتلائے اور نماز سکھائی۔ پھر فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفیں سیدھی کرو۔ اور تم میں سے ایک امامت کرائے۔ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ اور جب وہ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو۔ اللہ عزوجل تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔ اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ اور تکبیر کہو کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے پہلے سر اٹھاتا ہے

فَنَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوْقَ ذٰلِكَ بِيَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَإِذَا كَبَّرْتُمْ وَسَجَدْتُمْ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ سَبْعُ كَلِمَاتٍ وَهِيَ تَحِيَّةُ الصَّلَاةِ۔

سے۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا۔ ادھر کی کمی ادھر پوری ہو جائے گی۔ اور جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اللہ تمہارے قول کو سن لے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبان سے کہلوایا ہے۔ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اللہ تعالیٰ سن لیتا ہے پھر جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے یہ کہہ ادھر کی کمی ادھر نکل جائے گی اور جب امام بیٹھے تو تم میں سے پہلا ہر شخص یہ کہے: التحیات الطیبات الصلوات للہ سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔
یہ ساتوں کلمے نماز کی تحیہ ہیں۔

قَدْرُ الْقِيَامِ بَيْنَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع کے بعد کتنی دیر کھڑا رہا جائے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رُكُوعُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور رکوع سے سر مبارک اٹھانا۔ سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان میں بیٹھنا سب برابر ہوتے تھے۔

بَابُ مَا يَقُولُ فِي قِيَامِهِ

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت کیا کہا جائے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ ارشاد فرماتے تو اس کے بعد فرماتے۔ اللھم ربنا لک الحمد ملاء السموٰت وملاء الارض وملاء ما شئت من شیء۔ اے ہم سب کے پالنہار و پروردگار تیری تعریف آسمان بھر اور اس کے علاوہ جتنی تو چاہے اتنی تعریف کرتا ہوں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ السُّجُودَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

۱۰۷۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

۱۰۷۲۔ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَيْلَةً يَسْمَعُهُ حِينَ كَبَّرَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ ذُو الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي فَكَانَ قِيَامُهُ وَرُكُوعُهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ۔

بَابُ الْقُنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ

۱۰۷۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔

سنے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرما کر سجدہ کرنا چاہتے تو ارشاد فرماتے اللّٰھم ربنا لک الحمد ملاء السموٰت وملاء الارض وملاء ما شئت۔

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ ارشاد فرماتے پھر ربنا لک الحمد فرماتے یعنی اے ہمارے پالنہار تیری آسمانوں اور زمین بھر تعریف ہے اس کے علاوہ جتنی تو چاہے۔ اے حمد اور بزرگی و عظمت کے لائق ذات! اس سے بہتر کہ جو کچھ بندے نے کہا اور ہم سب تیرے بندے ہیں تیرے دیے کو کوئی روکنے والا نہیں اور تیرے سامنے مال دار کا مال و دولت کام نہیں آتا۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ایک رات حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی جب حضور نے تکبیر فرمائی تو ارشاد فرمایا۔ اللہ اکبر ذو الجبروت والملکوت الکبریاء والعظمۃ اور رکوع میں سبحان ربی العظیم فرمایا۔ جب آپ نے رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھایا۔ تو آپ نے ربی الحمد فرمایا اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ فرمایا۔ اور دونوں سجدوں کے درمیان رب اغفر لی اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام اور رکوع اور رکوع کے بعد قیام اور سجدہ، اور دونوں سجدوں کے درمیان کا قعدہ تقریباً برابر تھے۔

رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنا

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت ایک ماہ تک تلاوت فرمائی۔ آپ رعل، ذکوان اور عصیہ قبائل کے لیے بددعا فرماتے یہ وہ قبائل ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کی نافرمانی کی تھی۔

بَابُ الْقُنُوْتِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ

نماز فجر میں قنوت پڑھنا

۱۰۷۴ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ سُئِلَ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهُ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کیا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قنوت پڑھی ہے؟ آپ نے جواب دیا ہاں پڑھی ہے۔ آپ سے پوچھا گیا رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد پڑھی؟ آپ نے بتایا رکوع کے بعد۔

۱۰۷۵ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ هُنَيْهَةً۔

حضرت ابن سیرین سے مروی ہے۔ کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فجر کی نماز پڑھی۔ اس نے بتایا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ فرمایا تو آپ تھوڑی دیر تک قنوت پڑھنے کھڑے رہے

۱۰۷۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دوسری رکعت میں رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا اے اللہ ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اور ان کمزوروں کو جو مکہ مکرمہ میں کافروں کے ہاتھ پھنسے ہیں اے اللہ مضر کی قوم پر اپنا عذاب سخت فرما اور ان پر بھی قحط اور خشک سالی ڈال دے یوسف علیہ السلام کی خشک سالی کی طرح

نوٹ: مذکورہ قبیلہ پر خشک سالی اور قحط ڈال دیا گیا۔ مضر کا قبیلہ سات برس تک قحط کی بلا میں گرفتار رہا حتیٰ کہ وہ مُردار کھانے لگے

۱۰۷۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا فِي الصَّلٰوةِ حِيْنَ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ قَبْلَ اَنْ يَّسْجُدَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِيْ يُوْسُفَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہنے کے بعد نماز میں کھڑے کھڑے سجدے سے پہلے دعا فرمایا کرتے۔ پہلے آپ یہ دعا فرماتے "اے اللہ ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اور مسلمانوں میں سے ان لوگوں کو نجات دے جو مکہ مکرمہ میں رہ گئے ہیں۔ اے اللہ اپنا عذاب قوم مضر پر سخت فرما۔ ان کے

ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْجُدُ وَصَاحِبَتُهُ مُتَحَيِّزِينَ مُخَالِفُونَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سالا ایسے ہوں جیسے یوسف علیہ السلام کے سال گزرے تھے پھر آپ اللہ اکبر فرماتے اور سجدہ کرتے۔ ان دونوں میں قبیلہ اسلم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف تھا۔

بَابُ الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ

نماز ظہر میں قنوت پڑھنا

۱۰۷۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَأُقَرِّبَنَّ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكَفَرَةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھاؤں گا۔ آپ ظہر، عشاء اور فجر کی آخری رکعت میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ کر قنوت پڑھتے آپ مسلمانوں کے لیے دعا فرماتے اور کافروں پر لعنت فرماتے

بَابُ الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

نماز مغرب میں قنوت پڑھنا

۱۰۷۹ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ۔

سیدنا حضرت براء بن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر اور مغرب میں قنوت تلاوت فرماتے۔

اللَّعْنُ فِي الْقُنُوتِ

قنوت میں کافروں پر لعنت کرنا

۱۰۸۰ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا قَالَ شُعْبَةُ لَعَنَ رِعْلًا وَقَالَ وَهْشَامٌ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ بَعْدَ الرُّكُوعِ هٰذَا قَوْلُ هِشَامٍ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَلْعَنُ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک عرب کے چند قبائل پر قنوت پڑھی اور لعنت فرمائی۔ پھر چھوڑ دیا اس کا اور یہ قنوت آپ نے رکوع کے بعد پڑھی۔ ایک روایت کے مطابق آپ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی۔ آپ قبیلہ رعل، ذکوان اور لحیان پر لعنت فرماتے تھے۔

بَابُ لَعْنِ الْمُنَافِقِينَ فِي الْقُنُوتِ

قنوت میں منافقین پر لعنت کرنا

۱۰۸۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا يَدْعُو عَلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب آپ نے فجر کی آخری رکعت میں سجدے سے سر اٹھایا۔ تو فرمایا اللہ فلاں فلاں پر لعنت کرے۔ آپ نے چند منافقین کے لیے بد دعا فرمائی (جو قتل ہو مسلمان

مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ۔

سے رہا آیت شریفہ نازل فرمائی لَیْسَ لَكَ الخ

تفسیر کی شرح قرآن میں ہے "یعنی اگرچہ کافر آپ کے سخت دشمن ہیں اور ظلم پر ہیں لیکن چونکہ شان کو ہدایت دے اور چاہے عذاب کرے اپنی طرف سے بلکہ نہ فرمائیں آپ کی ذات گرامی مختار ہے۔ جو کہ حلال اور حرام میں تمیز سکھاتی ہے! قرآن حکیم میں ارشاد ہے وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ۔ (پ ۹، اعراف، ع ۱۹) اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے ستھری اشیا حلال فرمائیں گے اور گندی اشیا حرام فرمائیں گے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے مَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (پ ۲۸، حشر، ع ۱) اور جو چیز تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے دیں اسے لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں اس سے رک جاؤ اور ارشاد باری ہے مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (پ ۲۲، احزاب، رکوع ۴) کسی مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی معاملہ کا فیصلہ صادر فرمائیں تو وہ اپنے معاملے میں اپنی رائے اور اختیار کو دخل دیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف پیغام رساں ہی نہیں بلکہ شارع ہونے کی وجہ سے مطاع بھی ہیں، آمر اور حاکم اور قاضی بھی۔ اس کے علاوہ قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانو۔ نیز ارشاد ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریع اور تکوین میں حاکم ہیں۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ۔ (پ ۵، النساء، ع ۹)

ترجمہ: اے محبوب تیرے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک وہ اپنے جھگڑے میں آپ کو حاکم نہ بنائیں۔

مذکورہ آیات قرآنیہ ارشادات ربانیہ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کی حیثیت صرف پیغام رساں کی ہی نہیں ہوتی بلکہ نبی ماذون من اللہ ہو کر شارع، محل، محرم، حاکم اور مطاع و مختار ہوتا ہے!

تَرْكُ الْقُنُوْتِ

قنوت نہ پڑھنا

۱۰۸۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا یَدْعُوْ عَلٰى حَیٍّ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهٗ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی، آپ عرب کے ایک قبیلہ کے لیے بددعا فرماتے پھر آپ نے اسے چھوڑ دیا۔

۱۰۸۳ عَنْ اَبِیْ مَالِكِ نِ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَقْنُتْ وَصَلَّیْتُ خَلْفَ اَبِیْ بَكْرٍ فَلَمْ یَقْنُتْ وَصَلَّیْتُ خَلْفَ عُمَرَ فَلَمْ یَقْنُتْ وَصَلَّیْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ فَلَمْ یَقْنُتْ وَصَلَّیْتُ خَلْفَ عَلِیٍّ

سیدنا حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے اپنے باپ طارق بن اشیم سے سماعت فرمایا کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھی آپ نے قنوت نہیں پڑھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں بھی نماز ادا کی، انہوں نے قنوت نہ پڑھا اور جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ انہوں نے بھی قنوت نہ پڑھا۔ جناب حضرت عثمان ذوالنورین کے پیچھے نماز پڑھی

فَلَمْ يَقْنُتْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا بِدْعَةٌ

(انہوں نے بھی قنوت نہ پڑھا۔ جناب حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے بھی قنوت نہ پڑھا پھر فرمایا اے بیٹے یہ نئی بات ہے (قنوت پڑھنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین سے ثابت نہیں۔)

تَبْرِيدُ الْحَصَى لِلسُّجُودِ عَلَيْهِ

کنکریوں پر سجدہ کرنے کے لیے ان کو ٹھنڈا کرنا

۱۰۸۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنْ حَصًى فِي كَفِّي أُبَرِّدُهُ ثُمَّ أُحَوِّلُهُ فِي كَفِّي الْأُخْرَى فَإِذَا سَجَدْتُ وَضَعْتُهُ بِجَبْهَتِي

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ظہر پڑھا کرتے تھے میں نماز میں ایک مٹھی میں کنکریاں اٹھا لیتا۔ پھر اسے دوسرے ہاتھ کی مٹھی میں رکھ لیتا تاکہ یہ ٹھنڈی ہو جائے جب میں سجدہ کرتا تو انہیں اپنی پیشانی کے نیچے رکھ لیتا۔ کیوں کہ یہ سخت گرم تھیں اور ان پر سجدہ کرنا مشکل ہوتا

بَابُ التَّكْبِيرِ لِلسُّجُودِ

سجدہ کرتے وقت تکبیر کہنا

۱۰۸۵ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي فَقَالَ لَقَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا صَلَاةً كَانَ يُصَلِّيهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت مطرف سے مروی ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی جب آپ سجدہ فرماتے تو تکبیر فرماتے جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو تکبیر فرماتے جب آپ نماز ادا فرما چکے تو حضرت عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور آپ نے فرمایا (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے) مجھے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد دلا دی۔

۱۰۸۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَفْعَلَانِهِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر جھکتی اور اٹھتی بار تکبیر فرماتے اور دائیں بائیں سلام پھیرتے۔ اور جناب حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسے ہی کرتے۔

بَابُ كَيْفَ يُجَافِي لِلسُّجُودِ

سجدے میں کیسے سر رکھا جائے

۱۰۸۷ عَنْ حَكِيمٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَجْعَلَ

سیدنا حضرت حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر

إِلَّا قَائِمًا۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلسُّجُودِ

سجدہ کرتے وقت رفع یدین

۱۰۸۸۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَافِعًا يَدَيْهِ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ يُحَاذِي بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ

سیدنا حضرت مالک بن حویرث سے مروی ہے، کہ آپؓ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا نیز آپ نے رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے اور سجدے فرماتے وقت اور سر اٹھاتے وقت کانوں کی لو تک اپنے ہاتھ اٹھائے۔

۱۰۸۹۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَافِعًا يَدَيْهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

جناب حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپؓ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا اور پھر ویسا ہی ذکر کیا۔

۱۰۹۰۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

جناب حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؓ نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز میں جاتے ویسے ہی بیان فرمایا اتنا زیادہ ہے۔ کہ جب حضور رکوع فرماتے تو آپ ایسا ہی کرتے۔ اور جب آپ سجدہ سے سر مبارک اٹھاتے تو ایسا ہی کرتے۔

تَرْكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السُّجُودِ

سجدہ کرتے وقت ہاتھ نہ اٹھانا

۱۰۹۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے وقت رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھاتے اور آپ سجدے میں ایسا نہ فرماتے

أَوَّلُ مَا يَصِلُ إِلَى الْأَرْضِ مِنَ الْإِنْسَانِ فِي سُجُودِهِ

سجدہ کرتے وقت زمین پر پہلے کونسا عضو رکھا جائے

۱۰۹۲۔ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ سجدہ فرماتے تو آپ اپنے دونوں گھٹنے ہاتھ رکھنے سے پہلے

وَإِذَا نَهَضَ نَهَضَ بِيَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.

زمین پر رکھتے۔ اور جب آپ سجدے سے اٹھتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے،

۱۰۹۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْجَمَلُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص نماز میں بیٹھنا چاہتا ہے اور پھر اونٹ کی طرح بیٹھتا ہے۔

نوٹ: اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ نماز میں سجدہ کرتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھے جائیں اور اس کے بعد ہاتھ رکھے جائیں۔ جمہور ائمہ کرام کے نزدیک بھی اونٹ کی طرح پہلے ہاتھ زمین پر نہ رکھے جائیں۔

نوٹ: حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس حدیث شریف کا مقصود تخصیص اور استثناء ہے۔ کیونکہ اونٹ کے بیٹھنے میں کئی باتیں ہیں، ایک دونوں ہاتھ کا پہلے رکھنا۔ دوسرے دونوں ہاتھوں پر زور دینا۔ تیسرے دونوں پاؤں پر کھڑا ہونا۔ لہٰذا امر اول کے استثناء سے ان امور سے ممانعت ہوئی۔ لہٰذا سجدہ کرتے وقت ہاتھوں کی بجائے گھٹنے زمین پر پہلے رکھے جائیں۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

۱۰۹۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بُرُوكَ الْبَعِيرِ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں ہاتھ اس طرح سجدہ کرتے ہیں جس طرح منہ سجدہ کرتا ہے تو جب کوئی تم میں سے سجدہ کرے تو اپنے دونوں ہاتھ بھی رکھے اور جب منہ کو اٹھائے تو ہاتھوں کو بھی اٹھائے۔

بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ مِمَّا يُجَافِي فِي السُّجُودِ

دونوں ہاتھوں کو منہ کے سامنے زمین پر رکھنا

۱۰۹۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ فَإِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دونوں ہاتھ اس طرح سجدہ کرتے ہیں جیسے منہ سجدہ کرتا ہے۔ تو جب تم میں سے کوئی شخص اپنا منہ رکھے تو اپنے دونوں ہاتھ بھی رکھے اور جب منہ کو اٹھائے تو اپنے دونوں ہاتھ بھی اٹھائے۔

بَابُ عَلَى كَمْ يَسْجُدُ

کتنے اعضاء پر سجدہ کیا جائے؟

۱۰۹۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثِيَابَهُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ بالوں اور کپڑوں کو نہ جوڑا جائے۔!

تفسیر ترجمہ

۱۰۹۷ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مِنْهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

سات اعضاء کی تفصیل

سیدنا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؓ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں۔ منہ، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

اَلسُّجُوْدُ عَلَى الْجَبِيْنِ

۱۰۹۸ عَنْ أَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ فَحَسَرْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبِيْنِهِ وَأَنْفِهِ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ مِنْ شَهْرٍ۔

سجدے میں پیشانی زمین پر لگانا

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میری آنکھوں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتھے اور ناک مبارک پر کیچڑ کا نشان دیکھا اور یہ اکیسویں چاند کی رات کی صبح کا وقت تھا۔

نوٹ: مصنف علیہ الرحمۃ نے اس حدیث پاک سے ثابت فرمایا کہ سجدے میں ماتھا زمین پر لگانا ضروری ہے۔

بَابُ السُّجُوْدِ عَلَى الْأَنْفِ

۱۰۹۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ لَا أَكُفَّ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ۔

سجدے میں ناک زمین پر لگانا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ اور یہ کہ میں نماز کے دوران کپڑے اور بال نہ سمیٹوں وہ سات اجزاء یہ ہیں پیشانی، ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

اَلسُّجُوْدُ عَلَى الْيَدَيْنِ

۱۱۰۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ۔

دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم فرمایا۔ آپؐ نے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ فرمایا۔ اور آپؐ نے دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے کناروں پر سجدہ کرنے کا حکم فرمایا۔

اَلسُّجُوْدُ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

سجدے میں دونوں گھٹنے زمین پر رکھنا

۱۱۰۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعٍ وَّنُهِيَ اَنْ يَكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ عَنْ يَدَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَاَطْرَافِ اَصَابِعِهٖ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لَنَا ابْنُ طَاوُسٍ وَوَضْعُ يَدَيْهِ عَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَمَرَّهَا عَلٰى اَنْفِهٖ قَالَ هٰذَا وَاحِدٌ اللَّفْظُ لِمُسَدَّدٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو سات چیزوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا اور بالوں اور کپڑوں کو سمیٹنے سے منع فرمایا گیا۔ دونوں ہاتھوں دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے سروں پر سفیان نے فرمایا کہ ابن طاؤس نے اپنے دونوں ہاتھ پیشانی پر رکھے اور انہیں ناک تک لائے۔ اور فرمایا کہ یہ سب ایک ہی شمار ہوتی ہیں۔

امام نسائی فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث پانچ راویوں محمد بن منصور اور عبداللہ بن منصور سے سنی اور یہ الفاظ سنے کہ محمد بن منصور کے ہیں

بَابُ السُّجُوْدِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

دونوں پاؤں پر سجدہ کرنا

۱۱۰۲ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهٗ سَبْعَةُ اَرْابٍ وَجْهُهٗ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

سیدنا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ جب انسان سجدہ کرتا ہے۔ تو اس کے ساتھ سات اجزاء سجدہ کرتے ہیں منہ دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

نَصْبُ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

دونوں پاؤں سجدے میں کھڑے رکھنا

۱۱۰۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاشْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَقَدَمَاهُ مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے ایک رات حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر میں نہ دیکھا۔ میں آپ کے پاس آئی تو آپ سجدے کی حالت میں تھے۔ اور آپ کے دونوں پاؤں مبارک کھڑے تھے۔ آپ فرماتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ الخ یعنی اے اللہ میں تیرے غصے سے تیری رضا کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری مغفرت کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اور تیری پوری تعریف نہیں کر سکتا۔ تو ایسے ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف

فَتْحُ أَصَابِعِ الرِّجْلَيْنِ فِي السُّجُودِ

۱۱۰۴ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْوَى إِلَى الْأَرْضِ سَلِيمًا أَجَافَ فِي عَضُدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ وَفَتَحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ مُخْتَصَرٌ.

پاؤں کی انگلیاں سجدے میں کھڑی رکھنا

سیدنا حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تو آپ اپنے بازو بغلوں سے جدا اور الگ رکھتے۔ اور پاؤں کی انگلیاں کھڑی رکھتے۔

مَكَانُ الْيَدَيْنِ مِنَ السُّجُودِ

۱۱۰۵ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ إِبْهَامَيْهِ قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَانَتْ يَدَاهُ حِينَ أَذُنَيْهِ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي اسْتَقْبَلَ بِهِمَا الصَّلَاةَ.

سجدہ کرتے وقت دونوں ہاتھ کہاں رکھے جائیں

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور کہا کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ آپ نے تکبیر فرمائی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتی کہ آپ کے دونوں انگوٹھے میں نے کانوں کے پاس دیکھے۔ جب آپ نے رکوع کا ارادہ فرمایا۔ تو تکبیر فرما کر دونوں ہاتھ اٹھائے پھر سر اٹھایا اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ۔ پھر تکبیر فرمائی اور سجدہ فرمایا۔ تو آپ کے دونوں ہاتھ اس جگہ تھے جہاں نماز شروع کرتے وقت آپ نے رکھے تھے۔

اَلنَّهْيُ عَنْ بَسْطِ الذِّرَاعَيْنِ فِي السُّجُودِ

۱۱۰۶ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَفْتَرِشْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُودِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ.

سجدہ میں دونوں بازو زمین پر نہ رکھنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بازو سجدے میں کتے کی طرح نہ بچھائے۔

صِفَةُ السُّجُودِ

۱۱۰۷ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ السُّجُودَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ بِالْأَرْضِ وَرَفَعَ جَبِينَهُ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

۱۱۰۸ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

سجدہ کی ترکیب

حضرت ابو اسحاق سے مروی ہے۔ کہ حضرت براء بن عازب ہمیں سجدہ دکھایا تو آپ نے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور اپنے سر کو اٹھائے اور فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح سجدہ فرماتے ہوئے دیکھا ہے

سیدنا حضرت براء بن عازب سے مروی ہے۔ کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى جَنَّى۔

۱۱۰۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ

۱۱۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبْصَرْتُ إِبْطَيْهِ قَالَ أَبُو الْجَلْدِ كَأَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ لِأَنَّهُ فِي الصَّلَاةِ۔

۱۱۱۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَرْقَمِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَرَى عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ إِذَا سَجَدَ۔

اَلتَّجَافِي فِي السُّجُودِ

۱۱۱۲ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى يَدَيْهِ حَتَّى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ يَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ۔

اَلْاِعْتِدَالُ فِي السُّجُودِ

۱۱۱۳ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ

اِقَامَةُ الصُّلْبِ فِي السُّجُودِ

۱۱۱۴ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرماتے۔ تو سجدے میں دونوں ہاتھ پسلیوں سے جدا رکھتے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرماتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھتے حتیٰ کہ آپ کی بغل کی سفیدی دکھائی دیتی۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتا تو آپ کی بغلیں دیکھ لیتا ابوالجلد نے کہا گویا انہوں نے یہ بات اس لیے کہی کہ وہ نماز میں تھے

سیدنا حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی۔ اور میں سجدہ میں حضور کی بغلوں کی سفیدی دیکھتا تھا۔

دونوں ہاتھ سجدے میں کھول دینا

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو اس قدر کشادہ اور کھلا رکھتے۔ کہ اگر بکری کا بچہ آپ کے بازوؤں میں سے گزرنا چاہتا تو آسانی گزر جاتا۔

سجدے میں اعتدال رکھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سجدے میں اعتدال پیدا کرو (یعنی اسے خوب درستی اور خوبی سے کرو) اور کتے کی طرح نہ ہو کہ اپنے بازو بچھا لے

اپنی پیٹھ سجدے میں برابر رکھنا

سیدنا حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةُ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز میں اپنی پیٹھ درست نہ برابر کرے رکوع اور سجدے میں اس کی نماز درست نہیں ہوتی۔

اَلنَّهْيُ عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ

کوّے کی طرح چونچیں لگانے کی ممانعت

۱۱۱۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَلٰثٍ عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ لِلصَّلٰوةِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيرُ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن شبل سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا۔ ایک تو کوّے کی طرح ٹھونگیں لگانے درندے کی طرح ہاتھ بچھانے سے تیسرے یہ کہ نماز کے لیے ایسی جگہ مقرر کی جائے جیسے اونٹ ایک ہی جگہ بیٹھ جاتا ہے (یعنی فرض نماز پڑھے دوسری جگہ نہ پڑھی جائے)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ

بال جوڑنے کی ممانعت

۱۱۱۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ وَّلَا اَكُفَّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے اور بال و کپڑے نہ جوڑنے کا حکم فرمایا گیا۔

مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ

زلفیں باندھے ہوئے شخص کا نماز پڑھنا

۱۱۱۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَهُوَ مَعْقُوصٌ مِّنْ وَّرَائِهِ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَاْسِي فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور دو جوڑا اپنے سر کے پیچھے باندھے ہوئے تھے۔ آپ کھڑے ہو کر کھولنے لگے جب حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نماز پڑھ چکے تو آپ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ اور دریافت کیا کہ آپ نے میرے سر کو کیوں کھولا؟ انہوں نے فرمایا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے۔ نماز میں کسی شخص کے جوڑا باندھنے کی مثال ایسے ہے۔ جیسے کسی کے ہاتھ پیچھے

بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَفِّ الثِّيَابِ فِي السُّجُودِ

۱۱۱۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ۔

سجدے میں کپڑے جوڑنے کی ممانعت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ہڈیوں پر سجدہ فرمانے کا حکم دیا۔ اور کپڑے اور بال جوڑنے سے منع فرمایا۔

اَلسُّجُودُ عَلَى الثِّيَابِ

۱۱۱۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ۔

پکڑے پر سجدہ کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم دوپہر کے وقت حضور کے پیچھے نماز پڑھتے تو گرمی کی وجہ سے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے۔

اَلْأَمْرُ بِإِتْمَامِ السُّجُودِ

۱۱۲۰ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِي إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ۔

سجدہ پورا کرنے کا حکم

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رکوع اور سجود کو پورا کرو۔ کیونکہ خدا کی قسم میں تمہیں رکوع اور سجود میں پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي السُّجُودِ

۱۱۲۱ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي حِبِّي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا أَقُولُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِي عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفَدَّمِ وَلَا أَقْرَأُ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا۔

سجدے میں قرأت کی ممانعت

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ مجھے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ نے لوگوں کو منع فرمایا۔ مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے ریشمی قس کا کپڑا پہننے اور گیرو کا کپڑا استعمال کرنے سے منع فرمایا جو سرخ ہوتا ہے اور مجھے سجدے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے بھی منع فرمایا۔

۱۱۲۲ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع اور سجود میں کلام اللہ کی تلاوت سے منع فرمایا۔

الْأَمْرُ بِالْاِجْتِهَادِ فِي الدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ

۱۱۲۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتْرَ وَرَأْسُهُ مَعْصُوْبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ قَدْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ اَوْ تُرٰى لَهُ اَلَا وَاِنِّيْ قَدْ نُهِيْتُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَاَمَّا رُكُوْعُكُمْ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا سُجُوْدُكُمْ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَاِنَّهُ قَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ

سجدے میں کوشش سے دعا کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کھولا اور آپ کا سر مبارک بندھا ہوا تھا۔ یہ مرض وصال شریف میں پیش آیا۔ آپ نے یہ الفاظ تین مرتبہ فرمائے یا اللہ میں نے تیرا پیغام تیرے بندوں تک پہنچا دیا ہے۔ پھر فرمایا۔ اے لوگو! پیغمبر کی خوشخبریوں میں سے سچے خواب کے سوا کچھ نہیں رہا۔ جسے بندہ دیکھے یا اس کے لیے کوئی اور دیکھے۔ آگاہ رہو مجھے رکوع اور سجود میں قرآن عظیم کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا گیا تو جب تم رکوع کرو تو اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کرو اور جب سجدہ کرو تو دعا میں کوشش کرو کیونکہ سجدہ میں دعا ضرور قبول اور منظور ہوتی ہے۔

بَابُ الدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں دعا کرنا

۱۱۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَبَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَرَاَيْتُهُ قَامَ اِلٰى جَنْبِهِ فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا بَيْنَ وُضُوْءَيْنِ ثُمَّ اَتَى فِرَاشَهُ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ اُخْرٰى فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا هُوَ الْوُضُوْءُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا اَوْ قَالَ وَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا وَقِنِيْ شَرَّ نَفْسِيْ فَاَتَاهُ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس رہا اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رات کو وہیں قیام فرمایا میں نے دیکھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کر اٹھے اور مشک کے پاس تشریف لا کر اس کا منہ کھولا۔ وضو فرمایا پھر آپ اپنے بستر پر تشریف لائے اور سو رہے پھر اٹھے اور مشک کے پاس تشریف لا کر اس کا بند منہ کھولا اور وضو فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی اور سجدے میں یوں دعا فرمائی اے اللہ میرے دل، کان اور آنکھ میں نور دے۔ اور میرے نیچے اور اوپر نور دے۔ اور دائیں بائیں نور عطا فرما۔ آگے پیچھے نور دے اور میرا نور بڑا فرما دے۔ پھر آپ کہہ رہے تھے کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر سیدنا حضرت بلال تشریف لائے اور آپ کو

نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۱۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔

نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۱۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔

نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۱۲۷ عَنْ عَائِشَةَ فَقَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَضْجَعِهٖ فَجَعَلْتُ اَلْتَمِسُهٗ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ اَتٰى بَعْضَ جَوَارِيْهٖ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ۔

نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۱۲۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ اَتٰى

نماز کے لیے جگایا۔

سجدے میں ایک اور طرح کی دعا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجود میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ فرماتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی پیروی فرماتے تھے (کیونکہ قرآن مجید میں ہے۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ)

سجدے میں ایک اور طرح کی دعا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں سبحانك اللهم وبحمدك اللهم اغفر لی فرماتے اور قرآن پاک کی تفسیر فرماتے (اس آیت شریفہ کی تفسیر میں کہ رکوع میں اللہ کی پاکی بیان کیجئے اور اس سے بخشش طلب کیجئے!)

سجدے میں ایک اور طرح کی دعا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ایک رات میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم خواب گاہ میں نہ پائے تو میں آپ کو تلاش کرنے لگی میں نے خیال کیا کہ حضور کسی لونڈی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے اتنے میں میرا ہاتھ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر جا پڑا آپ سجدے میں تھے اور دعا فرما رہے تھے اللهم اغفر لی ما اسررت وما اعلنت

سجدے میں دعا کی ایک اور قسم

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو

بَعْضَ جَوَارِيْهِ فَطَلَبَتْهُ فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ.

ایک رات فرمایا اور سمجھا کہ آپ اپنی کسی لونڈی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ پھر اس نے تلاش کیا تو حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے اور آپ فرما رہے تھے "اے میرے پروردگار میرے پچھلے اور کھلے گناہوں کو بخش دے"۔

نَوْعٌ آخَرُ

سجدے میں ایک اور طرح کی دعا کرنا

۱۱۲۹ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ.

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو یوں دعا فرماتے "اے پروردگار میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تیرے لیے گردن رکھ دی۔ اور تجھ پر یقین لایا۔ میرے منہ نے سجدہ کیا اس ذات کو جس نے اس کو بنایا اور اچھی صورت بنائی۔ اور اس کے کان اور آنکھ بنائی وہ اللہ جو برکت والا ہے بہت بہتر ہے اور سب بنانے والوں میں اچھا ہے"۔!!

نَوْعٌ آخَرُ

سجدے میں ایک اور طرح دعا

۱۱۳۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ شَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ.

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں فرماتے تھے "یا اللہ میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اللہ تجھ پر یقین کیا۔ اور تیرے سامنے گردن رکھ دی تو میرا مالک ہے میرے منہ نے اس پروردگار کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے بنایا اور صورت بنائی اور اس کے کان اور آنکھ بنائے۔ وہ بڑی برکت والا ہے اور پیدا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

نَوْعٌ آخَرُ

سجدے میں دعا کی ایک اور قسم

۱۱۳۱ عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُسْلِمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت معاذ بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو آپ

كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي تَطَوُّعًا قَالَ إِذَا سَجَدَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ.

نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۳۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ.

نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۳۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَوَجَدْتُهُ وَهُوَ سَاجِدٌ وَصَدُورُ قَدَمَيْهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ.

نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۳۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَحَسَّسْتُهُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَقُلْتُ أَيُّ أَنْتَ وَأُمِّي إِنِّي لَفِي شَأْنٍ وَإِنَّكَ لَفِي آخَرَ.

نفل ادا فرماتے اور سجدے میں فرماتے اے اللہ میں نے تجھ کو سجدہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے لیے جھکا تو ہی میرا پروردگار ہے میرے منہ نے اس کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا صورت بخشی اور کان اور آنکھیں عطا فرمائیں اللہ برکت والا بہترین خالق ہے۔

سجدے میں دعا کی ایک اور قسم

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سجدہ تلاوت میں فرماتے میرے چہرے نے اس کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، کان اور آنکھ عطا فرمائیں اپنی طاقت و قدرت کے ساتھ

سجدے میں دعا کی ایک اور قسم

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ایک رات میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا۔ پھر دیکھا تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے۔ اور آپ کے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ تھیں۔ میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے سنا اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ الخ اے اللہ میں تیرے غصے سے تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری بخشش طلب کرتا ہوں۔ اور تیری تعریف میں پوری نہیں کر سکتا۔ تو ایسا ہے جیسے تو نے اپنی تعریف فرمائی!

سجدے میں دعا کی ایک اور قسم

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے ایک رات حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا میں نے خیال کیا کہ حضور کسی بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ تو میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا، حضور رکوع یا سجود فرما رہے تھے۔ اور آپ فرما رہے تھے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔

نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۱۲۵ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ فَاسْتَاكَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَبَدَأَ فَاسْتَفْتَحَ مِنَ الْبَقَرَةِ لَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَثَ رَاكِعًا قَدْرَ قِيَامِهِ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ قَدْرَ رَكْعَةٍ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَأَ الٓمٓ ثُمَّ سُوَرَةً ثُمَّ سُوَرَةً فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۱۲۶ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَرَأَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ لَمْ يَرْكَعْ فَمَضَى قُلْتُ يَخْتِمُهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَمَضَى قُلْتُ يَخْتِمُهَا ثُمَّ يَرْكَعُ فَمَضَى حَتّٰى يَقْرَأَ

میں نے عرض کیا حضور میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں کیا خیال کر رہی تھی اور آپ کیا خیال فرما رہے تھے۔

سجدہ میں دعا کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا ہوا آپ نے سب سے پہلے مسواک فرمائی اور وضو فرمایا۔ پھر آپ نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو آپ نے سورۂ بقر کی تلاوت فرمانا شروع کی، اس طرح کہ جب آیت رحمت تلاوت فرماتے تو آپ ٹھہر کر اللہ سے دعا مانگتے اور جب عذاب کی آیت آتی تو آپ ٹھہر کر اللہ کی پناہ مانگتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا اور رکوع میں اتنی دیر ٹھہرے جتنی دیر تک آپ نے قیام کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں فرماتے تھے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ۔ پھر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے برابر سجدہ فرمایا۔ آپ سجدہ میں فرما رہے تھے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ۔ یعنی میں اس ذات اقدس کی پاکی بیان کرتا ہوں، جو زور، سلطنت، بڑائی اور بزرگی والا ہے۔ پھر دوسری رکعت میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ آل عمران شروع فرمائی پھر اسی طرح ایک سورۃ اور ایسا ہی کیا۔

سجدہ میں دعا کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک رات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے سورۂ بقرہ تلاوت فرمانا شروع کی، سو آیات پڑھیں رکوع نہیں کیا اور آگے بڑھ گئے تو میں نے خیال کیا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اس سورۃ کو ختم کر کے رکوع فرمائیں گے آپ آگے بڑھ گئے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نساء

سُوْرَةَ النِّسَاءِ ثُمَّ سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ. سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى لَا يُمَرُّ بِاٰيَةِ تَخْوِيْفٍ اَوْ تَعْظِيْمٍ اِلَّا عَرَّجَ

نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۱۳۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ.

عَدَدُ التَّسْبِيْحِ فِي السُّجُوْدِ

۱۱۳۸ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ صَلٰوةً بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَحَزَرْنَا فِيْ رُكُوْعِهٖ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ.

اَلرُّخْصَةُ فِيْ تَرْكِ الذِّكْرِ فِي السُّجُوْدِ

۱۱۳۹ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهٗ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَاَتَى الْقِبْلَةَ فَصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شروع فرمائی۔ پھر سورۃ آل عمران پڑھی۔ پھر آپؐ نے قیام کے قریب رکوع فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں فرماتے تھے۔ سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم پھر آپؐ نے اپنا سر مبارک اٹھایا۔ سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہہ کر کافی دیر تک کھڑے رہے۔ بعد ازاں آپؐ نے سجدہ فرمایا اور کافی دیر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ تسبیح فرماتے تھے۔ سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ جب کوئی بشارتی یا خوف کی آیت شریفہ نازل ہوتی تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہ کی حمد و ثنا فرماتے۔

سجدے میں دعا کی ایک اور قسم

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح فرماتے۔

سجدے میں کتنی بار تسبیح کہی جائے

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ اس نوجوان کی نماز سے زیادہ نہیں دیکھا یعنی حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ عادل رضی اللہ عنہ کی نماز۔ جناب سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب ہم نے ان کے رکوعوں کا اندازہ کیا تو وہ دس تسبیحوں کے مساوی اور برابر تھا۔ اور اسی طرح سجدہ بھی۔ دس تسبیحوں کے برابر تھا۔

اگر سجدہ میں کچھ بھی نہ کہا جائے تو سجدہ ہو جائے گا

سیدنا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک دفعہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا اور قبلہ کے پاس جا کر نماز ادا فرمائی۔ جب وہ نماز پڑھ چکا تو اس

وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ اذْهَبْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَذَهَبَ فَصَلَّى فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُ صَلَاتَهُ وَلَا يَدْرِي مَا يَعِيبُ مِنْهَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ اذْهَبْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَأَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عِبْتُ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَغْسِلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحَ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَحْمَدَهُ وَيُمَجِّدَهُ قَالَ هَمَّامٌ وَرُبَّمَا ذَكَرَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ رَبَّمَا حَمِدَهُ وَيُكَبِّرَهُ قَالَ كِلَاهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ وَيَقْرَأَ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ وَأَذِنَ لَهُ فِيهِ ثُمَّ يُكَبِّرَ وَيَرْكَعَ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَسْتَوِيَ قَائِمًا حَتَّى يَقَعَ كُلُّ عَظْمٍ مَوْقِعَهُ وَيَعْتَدِلَ ثُمَّ يُكَبِّرَ وَيَسْجُدَ حَتَّى يُمَكِّنَ وَجْهَهُ أَوْ قَالَ جَبْهَتَهُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يُكَبِّرَ فَيَرْفَعَ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا عَلَى مَقْعَدَتِهِ وَيُقِيمَ صُلْبَهُ ثُمَّ يُكَبِّرَ فَيَسْجُدَ

نے اگر حضور کو اور سب نمازیوں کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا وعلیک۔ جا کر نماز پڑھو تو نے نماز نہیں پڑھی۔ پھر وہ نماز پڑھنے گیا آپ اس کی نماز کو لحاظ فرما رہے تھے لیکن اسے معلوم نہ تھا کہ اس کی نماز کیوں نامکمل ہے جب وہ نماز پڑھ چکا تو اس نے حاضر خدمت ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور سب لوگوں کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا وعلیک جا کر نماز پڑھو۔ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اسی طرح اس نے دو تین بار نماز پڑھی آخر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میری نماز میں کیا نقص ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کسی شخص کی نماز پوری نہیں ہوتی جب تک کہ وہ وضو نہ کرے جیسے اللہ جل شانہ نے حکم فرمایا۔ یعنی وہ منہ دھوئے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے۔ سر پر مسح کرے اور دونوں پاؤں دھوئے، دونوں ٹخنوں تک۔ بعد ازاں تکبیر تحریمہ کہے۔ اللہ کی حمد و بیان کرے۔ پھر قرآن میں سے جو آسان ہو اس کی تلاوت کرے۔ اس میں اللہ کریم نے جتنا اسے سکھایا ہے۔ اور حکم دیا ہے پھر تکبیر کہے اور رکوع کرے حتیٰ کہ اس کے سب اعضاء اپنی جگہ پر آجائیں اور ڈھیلے ہو جائیں۔ پھر رکوع سے اٹھ کر کہے سمع اللہ لمن حمدہ پھر سیدھا کھڑا ہو جائے۔ یہاں تک کہ اس کی ہڈیاں برابر ہو جائیں۔ بعد ازاں تکبیر کہے اور سجدہ کرے۔ حتیٰ کہ اس کا چہرہ اچھی طرح زمین پر لگے اور ڈھیلا ہو جائے پھر تکبیر کہے اور اٹھے یہاں تک کہ اپنے سرین پر سیدھا بیٹھ جائے اور اپنی پیٹھ سیدھی کرے اور بیٹھ کر یہاں تک کہ اس کا سر جم جائے اور ڈھیلا ہو جائے۔ اگر ایسا کرے گا تو اس کی نماز مکمل ہو گی۔

نوٹ: رکوع اور سجود میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پڑھنے کے لیے نہیں فرمایا تاہم رکوع اور سجود میں تسبیح پڑھنا سنت ہے۔ کم از کم تین بار زیادہ سے زیادہ پانچ دفعہ ۱۱ کے لیے اور اکیلی نماز پڑھنے والا طاق دفعہ پڑھے۔

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

بندہ اللہ کے قریب کب ہوتا ہے

۱۴۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ اس وقت اللہ جل شانہ کے نزدیک ہوتا ہے۔ جب وہ سجدہ

الثُّعَابَ۔

فَضْلُ السُّجُوْدِ

۱۱۴۱ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْئِهٖ وَبِحَاجَتِهٖ فَقَالَ سَلْنِيْ فَقُلْتُ مُرَافَقَتُكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ۔

سیدنا حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں وضو اور دیگر ضرورت کا سامان پیش کیا۔ آپ نے ایک دفعہ پوچھا مانگو کیا مانگتے ہو۔ میں نے عرض کیا جنت میں آپ کے ساتھ ہونا۔ آپ نے فرمایا اچھا اس کے سوا کچھ اور۔ میں نے عرض کیا بس یہی۔ آپ نے فرمایا تو اپنے نفس کے بارے میں کثرت سجود سے میری مدد کر۔

ثَوَابُ مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سَجْدَةً

۱۱۴۲ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يُبَلِّغُنِيْ اَوْ يُدْخِلُنِيْ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّيْ مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلْتُهُ عَمَّا سَاَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً

سیدنا حضرت معدان بن طلحہ یعمری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اور میں نے پوچھا مجھے ایسا کام فرمایئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ تم سجدہ کیا کرو کیونکہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے۔ جو بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے تو اللہ جل شانہٗ اس کا ایک درجہ بلند فرما دے گا۔ اور اس کا ایک گناہ مٹا دے گا۔ معدان نے فرمایا۔ پھر میں جناب ابوالدرداء کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے بھی وہی بات دریافت کی جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے پوچھی تھی۔ آپ نے فرمایا تم سجدہ کیا کرو۔ کیونکہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ

میں ہر اور سجدے میں بہت دعا کرے!

فضیلتِ سجدہ

سیدنا حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں وضو اور دیگر ضرورت کا سامان پیش کیا۔ آپ نے ایک دفعہ پوچھا مانگو کیا مانگتے ہو۔ میں نے عرض کیا جنت میں آپ کے ساتھ ہونا۔ آپ نے فرمایا اچھا اس کے سوا کچھ اور۔ میں نے عرض کیا بس یہی۔ آپ نے فرمایا تو اپنے نفس کے بارے میں کثرت سجود سے میری مدد کر۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رافع البلاء، ماحی الخطایا، جناب شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ نفسیہ میں فرماتے ہیں "ہمیں نظر میں آتا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مصیبت کے وقت تشریف آوری فرماتے ہیں" پھر ایک اور جگہ فرماتے ہیں "حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن خوف زدوں اور غم سے بھاگنے والوں کی جائے پناہ ہیں۔ زمانہ کے حوادث کے ہجوم کے وقت لوگوں کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش ہیں۔ پھر فرمایا اے خلق خدا میں بہترین راستے عطا فرمانے والے اور مصیبت کے وقت امیدوار کی مصیبت ٹالنے والے۔ پھر فرمایا۔ آپ مصیبتوں کے ہجوم میں پناہ دینے والے ہیں۔ (الامن والعلیٰ ص ۱۰۱)

اللہ کے لیے سجدہ کرنے والے کا ثواب

سیدنا حضرت معدان بن طلحہ یعمری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اور میں نے پوچھا مجھے ایسا کام فرمایئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ تم سجدہ کیا کرو کیونکہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے۔ جو بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے تو اللہ جل شانہٗ اس کا ایک درجہ بلند فرما دے گا۔ اور اس کا ایک گناہ مٹا دے گا۔ معدان نے فرمایا۔ پھر میں جناب ابوالدرداء کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے بھی وہی بات دریافت کی جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے پوچھی تھی۔ آپ نے فرمایا تم سجدہ کیا کرو۔ کیونکہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ

رَفَعَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً۔

علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جو بندہ سجدہ کرتا ہے تو اللہ جل شانہٗ اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے!

بَابُ مَوْضِعِ السُّجُودِ

سجدے میں زمین پر لگنے والے اعضاء

۱۱۲۲ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِلَى سَعِيدٍ فَحَدَّثَ أَحَدُهُمَا بِحَدِيثِ الشَّفَاعَةِ وَالْآخَرُ مُنْصِتٌ قَالَ فَتَأْتِي الْمَلَائِكَةُ فَتَشْفَعُ وَتَشْفَعُ الرُّسُلُ وَذَكَرَ الصِّرَاطَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُهَا فَإِذَا فَرَغَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ خَلْقِهِ وَأَخْرَجَ مِنَ النَّارِ مَنْ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ أَمَرَ اللهُ الْمَلَائِكَةَ وَالرُّسُلَ أَنْ تَشْفَعَ فَيَعْرِفُونَ بِعَلَامَاتِهِمْ إِنَّ النَّارَ تَأْكُلُ كُلَّ شَيْءٍ مِنِ ابْنِ آدَمَ إِلَّا مَوْضِعَ السُّجُودِ فَيَصُبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ مَاءِ الْحَيَوَانِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ.

سیدنا حضرت عطاء بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور جناب حضرت ابوسعید خدری کے پاس بیٹھا تھا ان دونوں میں سے کسی صاحب نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شفاعت بیان فرمائی اور دوسرا خاموش رہا اور بیان کیا کہ فرشتے آئیں گے فرشتے اور رسول شفاعت کریں گے۔ پھر پل صراط کا ذکر فرمایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں سب سے پہلے اس پل صراط سے گزر جاؤں گا۔ اور جب اللہ جل شانہٗ مخلوق کا انصاف فرما چکا ہوگا اور جن لوگوں کو جہنم سے نکالنا چاہے گا نکال لے گا۔ اس وقت فرشتوں اور پیغمبروں کو شفاعت کا حکم فرمائے گا۔ پیغمبران عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور فرشتے ان لوگوں کو ان کی نشانیوں سے پہچانیں گے۔ وہ یہ ہیں کہ دوزخ کی آگ انسان کے جسم کی جگہ کے سوا ہر عضو کو کھا جائے گی۔ پھر ان پر حیات کا پانی ڈالا جائے گا اور وہ دانے کی طرح اگیں گے جس طرح دانہ سیلاب کے لائے ہوئے ڈھیر کے کوڑے کرکٹ میں اگتا ہے۔!

هَلْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ سَجْدَةٌ أَطْوَلَ مِنْ سَجْدَةٍ

کیا ایک سجدہ دوسرے سے لمبا کیا جا سکتا ہے

۱۱۲۳ عَنْ شَدَّادٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا فَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلَّى فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ صَلَاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَهَا قَالَ شَدَّادٌ فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَإِذَا

سیدنا حضرت شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز پڑھنے کے لیے باہر تشریف لائے اور آپ امام حسن یا حسین میں سے کسی ایک صاحب زادے کو اٹھائے ہوئے تھے آپ نے انہیں زمین پر بٹھا دیا۔ پھر حضور نے نماز کے لیے تکبیر فرمائی اور نماز پڑھنا شروع کی۔ نماز کے درمیان میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ میں دیر فرمائی شداد کہتے

لِلضَّبِيِّ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ اِلٰى سُجُوْدِيْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَانِيْ صَلٰوتِكَ سَجْدَةً اَطَلْتَهَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ اَوْ اَنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْكَ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ وَلٰكِنِ ابْنِيْ ارْتَحَلَنِيْ فَكَرِهْتُ اَنْ اُعَجِّلَهٗ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ

میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو صاحب زادے آپ کی پیٹھ پر سوار ہیں۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ریز ہیں پھر میں سجدے میں چلا گیا۔ جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے، تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے نماز کے درمیان سجدے میں دیر فرمائی۔ حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا کہ کوئی حادثہ ہوا یا آپ پر وحی نازل ہونے لگی ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کوئی بات نہ تھی۔ میرا بیٹا مجھ پر سوار ہوا تو مجھے برا معلوم ہوا کہ میں جلدی اٹھ کھڑا ہوں اور اس کی دلی تمنا کی یا خواہش پوری نہ ہو۔

مقام حسنین رضی اللہ عنہما

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو اپنا پھول فرمایا۔ هُمَا رَيْحَانَايَ مِنَ الدُّنْيَا وہ دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ام الفضل بنت الحارث حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ ایک روز حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج میں نے ایک پریشان کن خواب دیکھا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا وہ کیا؟ عرض کیا وہ بہت ہی شدید ہے۔ ان کو اس خواب کے بیان کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکرر دریافت فرمایا۔ تو عرض کیا۔ کہ میں نے دیکھا کہ جسد اطہر کا ایک ٹکڑا کاٹا گیا۔ اور میری گود میں رکھا گیا۔ ارشاد فرمایا۔ تم نے بہت اچھا خواب دیکھا۔ ان شاء اللہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہاں بچہ پیدا ہوگا اور وہ تمہاری گود میں دیا جائے گا۔ ایسا ہی ہوا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کی گود میں دیے گئے۔ حضرت ام الفضل فرماتی ہیں۔ کہ میں نے ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو آپ کی گود میں دیکھا۔ کیا دیکھتی ہوں کہ آپ کی چشم مبارک سے آنسو کی لڑیاں جاری ہیں۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان یہ کیا حال ہے؟ فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے یہ خبر فرمائی کہ میری امت ان فرزند کو قتل کرے گی میں نے پوچھا کیا اس کو؟ فرمایا ہاں!

"رواہ البیہقی فی الدلائل"

اَلتَّكْبِيْرُ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُوْدِ

سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہنا

۱۴۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَّقِيَامٍ وَّقُعُوْدٍ وَّيَسْلِمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکبیر ارشاد فرماتے دیکھا۔ آپ تکبیر فرماتے ہوئے جھکتے اور اٹھتے اور کھڑے ہوتے یا بیٹھتے۔ آپ دائیں اور بائیں سلام پھیرتے۔ السلام

رَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرِيَ بَيَاضَ خَدِّهِ ؟ قَالَ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ .

علیکم ورحمۃ اللہ حتی کہ آپ کے گال کی سفیدی دکھائی دیتی۔ جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بھی ایسے کرتے دیکھا۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَةِ الْأُولٰى .

پہلا سجدہ کرتے وقت سر اٹھا کر ہاتھ اٹھانا

۱۱۴۶ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ يَعْنِي رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا أَمَرَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ يَعْنِي رَفَعَ يَدَيْهِ .

سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو آپ دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو ایسا ہی کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ایسا ہی کرتے اور جب آپ سجدے سے سر مبارک اٹھاتے تب بھی آپ دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے ایسا ہی کرتے۔

تَرْكُ ذٰلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھانا

۱۱۴۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ بَعْدَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کی ابتدا فرماتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اور رکوع کے بعد بھی ہاتھ اٹھاتے اور دونوں سجدوں کے درمیان میں ہاتھ نہ اٹھاتے۔

اَلدُّعَاءُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دونوں سجدوں کے درمیان دعا کرنا

۱۱۴۸ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَأَ بِالْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِمَّنِ انْتَهٰى إِلَيْهِ مَعَهُ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَقَالَ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ وَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى وَكَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کے نزدیک کھڑے ہو گئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ اکبر ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ پھر آپ نے سورۃ بقرہ تلاوت فرمائی۔ بعد ازاں رکوع فرمایا اور آپ رکوع میں اتنی دیر تک رہے جتنی دیر کھڑے رہے تھے آپ رکوع میں سبحان ربی العظیم فرماتے رہے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا۔ تو فرمایا لربی الحمد لربی الحمد اور سجدے میں فرمایا۔ سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی

رَبِّ اغْفِرْلِیْ۔

اور دونوں سجدوں کے درمیان میں رب اغفرلی رب اغفرلی۔ فرمایا۔

رَفْعُ الْیَدَیْنِ تِلْقَآءَ الْوَجْهِ

چہرے کے سامنے دونوں ہاتھ اٹھانا

۱۱۴۹ عَنْ اَبِیْ سَهْلٍ اَلْاَزْدِیِّ قَالَ صَلّٰی اِلٰی جَنْبِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ بِمِنًی فِیْ مَسْجِدِ الْخَیْفِ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ سَجْدَةَ الْاُوْلٰی كَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنْهَا رَفَعَ یَدَیْهِ تِلْقَآءَ وَجْهِهٖ فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِوُهَیْبِ بْنِ خَالِدٍ اِنَّ هٰذَا یَفْعَلُ شَیْئًا لَمْ اَرَ اَحَدًا یَصْنَعُهٗ فَقَالَ لَهٗ وُهَیْبٌ یَا بْنَ اَخِیْ اِنْ تَكُنْ رَاَیْتَ اَحَدًا یَفْعَلُهٗ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ رَاَیْتُ اَبِیْ یَصْنَعُهٗ وَقَالَ اَبِیْ رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَصْنَعُهٗ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُهٗ۔

سیدنا حضرت ابو سہیل ازدی رحمہ اللہ نے فرمایا، کہ میرے نزدیک عبداللہ بن طاؤس مسجد خیف کے اندر مسجد منا میں نماز پڑھی۔ جب آپ نے پہلے سجدے میں سے سر مبارک اٹھایا۔ تو دونوں ہاتھ منہ کے سامنے اٹھائے میں نے اس کا انکار کیا اور وہیب بن خالد سے کہا یہ وہ کام کرتے ہیں جو ہم نے کسی کو کرتے نہیں دیکھا۔ عبداللہ بن طاؤس نے فرمایا میں نے اپنے والد کو ایسے کرتے دیکھا ہے۔ اور وہ فرماتے تھے میں نے سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ایسے کرتے دیکھا ہے۔ اور جناب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

قَدْرُ الْجُلُوْسِ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ

دونوں سجدوں کے درمیان کتنی دیر بیٹھے

۱۱۵۰ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُكُوْعُهٗ وَسُجُوْدُهٗ وَقِیَامُهٗ بَعْدَ مَا یَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَبَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَآءِ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑا ہونا رکوع اور سجود اور رکوع کے بعد کھڑا ہونا، اور دونوں سجدوں کے درمیان میں بیٹھنا برابر برابر ہوا کرتا۔

كَیْفَ الْجُلُوْسُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ

دونوں سجدوں کے درمیان کس طرح بیٹھے

۱۱۵۱ عَنْ مَیْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ خَوٰی بِیَدَیْهِ حَتّٰی یُرٰی وَضَحُ اِبْطَیْهِ مِنْ وَّرَآئِهٖ وَاِذَا قَعَدَ اطْمَاَنَّ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے، تو آپ اپنے دونوں ہاتھ مبارک کھلے رکھتے حتی کہ پیچھے سے آپ کی بغلوں کی چمک معلوم ہوتی تھی۔ اور جب

عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى .

آپ رکھتے تو آپ اپنی بائیں ران زمین پر رکھ کر فرماتے۔

اَلتَّكْبِيْرُ لِلسُّجُوْدِ

سجدے کے لیے تکبیر کہنا

۱۱۵۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ رَفْعٍ وَّوَضْعٍ وَقِيَامٍ وَّقُعُوْدٍ وَّ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہر اٹھانے اور رکھنے اور آپ اٹھتے اور بیٹھتے ہوئے تکبیر فرماتے اور جناب حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے۔

۱۱۵۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے تھے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو اٹھتے تو آپ تکبیر فرماتے کھڑے ہوتے وقت آپ پھر تکبیر فرماتے۔ رکوع فرماتے وقت بھی تکبیر کہتے پھر آپ سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے۔ پھر آپ کھڑے کھڑے ربنا لک الحمد فرماتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جاتے تو تکبیر فرماتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر فرماتے۔ پھر سجدہ میں جاتے ہوئے تکبیر فرماتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر ساری نماز میں آخر تک ایسا ہی کرتے۔ اور جب آپ دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو تب بھی تکبیر فرماتے۔

اَلْاِسْتِوَاءُ لِلْجُلُوْسِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ

جب دونوں سجدے کر کے اٹھنے لگے تو پہلے سیدھا بیٹھ جائے اور پھر اٹھے

۱۱۵۴ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ جَآءَنَا اَبُوْ سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اِلٰى مَسْجِدِنَا فَقَالَ اُرِيْدُ اَنْ اُصَلِّيَ لَكُمْ كَيْفَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَالَ فَقَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الْاٰخِرَةِ .

سیدنا حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ جناب ابوسلیمان مالک بن حویرث ہماری مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمہیں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھانا چاہتا ہوں! جب دوسرے سجدے سے سر اٹھایا تو آپ بیٹھ گئے۔

۱۱۵۵ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلٰوتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا.

سیدنا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا فرماتے دیکھا جب آپ ایک یا تین رکعتیں پڑھ لیتے تو جب تک سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جاتے نہ اٹھتے۔

اَلْاِعْتِمَادُ عِنْدَ النُّهُوْضِ

کھڑے ہوتے وقت ہاتھوں پر سہارا لینا

۱۱۵۶ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَاْتِيْنَا فَيَقُوْلُ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّيْ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَإِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فِيْ اَوَّلِ الرَّكْعَةِ اسْتَوٰى قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ فَاعْتَمَدَ عَلَى الْاَرْضِ.

سیدنا حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب مالک بن حویرث ہمارے پاس تشریف لاتے اور فرماتے تھے کیا میں تمہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ سکھاؤں؟ پھر آپ بے وقت نفل نماز ادا فرماتے جب دوسرا سجدہ فرما کر سر اٹھاتے تو پہلی رکعت میں پہلے سیدھے بیٹھ جاتے پھر زمین پر سہارا لگا کر اٹھتے۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ

گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھوں کو اٹھانا

۱۱۵۷ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سجدہ فرماتے تو دونوں گھٹنے ہاتھ سے پہلے رکھتے اور جب سجدے سے اٹھنے لگتے تو پہلے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے پھر گھٹنوں کو اٹھاتے۔

اَلتَّكْبِيْرُ لِلنُّهُوْضِ

سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا

۱۱۵۸ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ جناب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے آپ جھکتے اور سر اٹھاتے ہوئے تکبیر کہتے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو ارشاد فرماتے، خدا کی قسم میری نماز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ ہے۔

۱۱۵۹ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا صَدَّقَا خَلْفَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا رَكَعَ

سیدنا حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن اور جناب حضرت ابوسلمی بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان دونوں حضرات نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء

كَبَّرَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ حِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ يُصَلِّي هٰذِهِ صَلَاةً حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا۔

میں نماز پڑھی۔ جب رکوع فرمایا تو تکبیر کہی۔ جب سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ۔ ربنا لک الحمد۔ فرمایا۔ پھر سجدہ فرمایا اور تکبیر کہی۔ پھر سر اٹھا کر تکبیر فرمائی۔ جب آپ رکعت ادا فرما کر کھڑے ہوئے تو تکبیر فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میں نماز میں تم سے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ ہوں۔ آپ اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک آپ نے وصال فرمایا۔

كَيْفَ الْجُلُوسُ لِلتَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ

پہلے قعدے میں کس طرح بیٹھا جائے

۱۱۶۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ تَضْجَعَ رِجْلَكَ الْيُسْرَى وَتَنْصِبَ الْيُمْنَى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ نماز میں بائیں پاؤں کو بچھانا اور دائیں پاؤں کو قعدہ میں کھڑا کرنا سنت ہے۔

الْاِسْتِقْبَالُ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ الْقَدَمِ الْقِبْلَةَ عِنْدَ الْقُعُودِ لِلتَّشَهُّدِ

تشہد میں بیٹھتے وقت پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھنا

۱۱۶۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ الْقَدَمَ الْيُمْنَى وَاسْتِقْبَالُ بِأَصَابِعِهَا الْقِبْلَةَ وَالْجُلُوسُ عَلَى الْيُسْرَى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ نماز میں سنت یہ ہے۔ کہ دائیں پاؤں کو کھڑا کرے اور اپنی انگلیاں قبلے کی طرف کرے۔ اور بائیں پاؤں کو بچھا کر بیٹھے۔

مَوْضِعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْجُلُوسِ

بیٹھتے وقت ہاتھ رکھنے کی جگہ

۱۱۶۲ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَضْجَعَ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَنَصَبَ إِصْبَعَهُ لِلدُّعَاءِ وَوَضَعَ يَدَهُ

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نماز کی ابتداء میں اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ ایسے جب آپ رکوع فرماتے اور دونوں رکعتوں کے بعد تشریف فرما ہوتے۔ تو بایاں پاؤں بچھاتے۔ اور دایاں کھڑا کرتے۔ آپ بایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور کلمہ کی انگلی دعا کے لیے کھڑی کرتے۔ اور آپ اپنا بایاں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے دائیں

الْيُسْرٰى عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُهُمْ مِنْ قَابِلٍ فَرَاَيْتُهُمْ يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِي الْبَرَانِسِ .

بن حجرؓ نے فرمایا۔ پھر میں دوسرے سال صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ جبوں کے اندر اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے۔

بَابُ مَوْضِعِ الْبَصَرِ فِي التَّشَهُّدِ .

تشہد میں بیٹھتے وقت نظر کہاں ہونی چاہیئے

۱۱۶۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يُحَرِّكُ الْحَصَا بِيَدِهٖ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ لَا تُحَرِّكِ الْحَصَا وَاَنْتَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَلٰكِنْ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِي الْاَبْهَامِ فِي الْقِبْلَةِ وَرَمٰى بِبَصَرِهٖ وَاَلْيَفَاوُ نَحْوَهَا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ آپ نے ایک شخص کو دوران نماز اپنے سے کنکریاں ہٹاتے دیکھا جب وہ نماز پڑھ چکا تو جناب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں کنکریوں سے نہ کھیلا کیجئے۔ کیونکہ یہ شیطانی فعل ہے لیکن وہ کام کیا کیجئے جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ اس نے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا کیا کرتے؟ حضرت عبداللہ نے دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھا اور قبلہ کی طرف شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔ اور اپنی آنکھ کو بھی اس طرف کیا پھر فرمایا میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا فرماتے دیکھا ہے۔!

اَلْاِشَارَةُ بِالْاِصْبَعِ

انگلی سے اشارہ کرنا

۱۱۶۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الثِّنْتَيْنِ اَوْ فِي الْاَرْبَعِ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ اَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعت یا چار رکعتیں پڑھ کر بیٹھتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے پھر انگلی سے اشارہ فرماتے۔

كَيْفَ التَّشَهُّدُ الْاَوَّلُ

پہلا تشہد کیا ہے۔

۱۱۶۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَقُوْلَ اِذَا جَلَسْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ہم دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھیں تو یہ پڑھیں۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

۱۱۶۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ فِي رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ اَنْ نُسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنَحْمَدَ رَبَّنَا وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ قَوْلَهُ الْخَيْرَ وَاَمَرَنَا بِهِ فَقَالَ اِذَا قَعَدْتُمْ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُولُوا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَلْيَتَخَيَّرْ اَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهُ اِلَيْهِ وَلْيَدْعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہمیں معلوم نہ تھا کہ ہم دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھیں تو کیا کہیں۔ سوائے اپنے پروردگار کی تسبیح، تکبیر اور تحمید بیان کرنے کے اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ باتیں سکھائی گئی ہیں جن کا اول و آخر اچھا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دو رکعت پڑھ کر بیٹھو تو یوں کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

پھر جو دعا تمہیں معلوم ہو وہ پڑھو۔ اور اللہ عزوجل سے مانگو

۱۱۶۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ فَاَمَّا التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز اور حاجت کا تشہد ارشاد فرمایا۔ تو نماز کا تشہد یہ ہے۔

التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

۱۱۶۸ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ اٰدَمَ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَسْاَلُ هٰذَا فِي الْمَكْتُوبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَيَقُولُ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَحَمَّادٌ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت یحییٰ بن آدم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے حضرت سفیان رحمہ اللہ کو فرض اور نفل میں یہ تشہد پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اور آپ یہ فرماتے تھے۔ کہ میں نے یہ تشہد جناب ابواسحاق رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے حضرت ابوالاحوص سے سنا۔ اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا اور جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہمیں منصور اور حماد نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی۔

۱۱۶۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

لَا تَعْلَمُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا فِي كُلِّ جَلْسَةٍ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

نماز میں بیٹھو تو یوں کہا کرو۔ تمام بدنی، مالی اور زبانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ سلامتی ہو تم پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اللہ کی ہیں پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔!

۱۱۷۰ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ إِذَا صَلَّيْنَا فَعَلَّمَنَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ فَقَالَ لَنَا قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ قَالَ زَيْدٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

سیدنا حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم اس بات کو نہیں جانتے تھے کہ نماز میں کیا کہیں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جامع کلمات بیان فرماتے آپ نے فرمایا التحیات للہ والصلوات آخر تک۔ جناب علقمہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جس طرح یہ کلمات ہمیں سکھاتے جیسے قرآن مجید سکھاتے۔

۱۱۷۱ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقُولُ السَّلَامُ عَلَى اللهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللهِ فَإِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو یوں کہتے، سلام اللہ پر، سلام جبرائیل پر، سلام میکائیل پر۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ پر سلام نہ کہو کیونکہ اللہ خود سلام ہے اس کی بجائے تم کہو۔ التحیات للہ والصلوات۔ آخر تک۔

نوٹ:۔ اللہ کی بے نیاز ذات تمام آفتوں اور برائیوں سے سالم ہے۔ لہٰذا اس کی سلامتی چاہنا نادانی ہے۔ میر سلام اللہ جل شانہ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔!

۱۱۷۲ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقُولُ السَّلَامُ عَلَى اللهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللهِ فَإِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو یوں کہتے سلام اللہ پر، سلام جبرائیل پر، سلام میکائیل پر آپ نے فرمایا۔ ایسا مت کہو۔ کہ سلام اللہ پر

قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ

۱۱۴۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّشَهُّدِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

۱۱۴۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَكَفُّهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

۱۱۴۵ عَنْ حِطَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ الْاَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلٰوتَنَا قَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ فَصُفُّوْا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَلَا تُكَبِّرُوْا حَتّٰى يُكَبِّرَ وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ وَاِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَاِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا

کیونکہ اللہ جل جلالہٗ خود سلام ہے، بلکہ یوں کہو:

التحیات للہ والصلوات ... آخر تک

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد اس طرح بتایا۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصلحین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے تشہد اس طرح سکھایا۔ جیسے آپ قرآن مجید کی سورت سکھاتے آپ کا دست مبارک سامنے تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصلحین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

تشہد کی ایک دوسری قسم

حطان بن عبداللہ نے کہا سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا ہمیں طریقے بتائے۔ اور نماز سکھائی۔ پھر فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفوں کو سیدھا کرو۔ پھر ایک تم میں سے امام بنے اور جب امام تکبیر کہے تو تم بھی کہو اور جب امام ولا الضالین۔ کہے تو تم آمین کہو۔ اللہ جل شانہٗ قبول فرمائے گا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع کرو کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور سر اٹھاتا ہے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پھر اس طرف کی نسبت اس طرف نکل آئے گی۔ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے یعنی اللہ نے سن لیا

وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

۱۱۷۶ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو اللّٰهُمِّيِّ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّكِيَّاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

۱۱۷۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ وَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۷۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى

جو کچھ اللہ کی تعریف ہوئی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ہو اس لیے کہ اللہ نے اپنے نبی کی زبان سے فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ اللہ نے جو کوئی اس کی تعریف کرے۔

جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور پہلے ہی سر اٹھاتا ہے۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اور عمر کی کسر اور نکل جائے گی۔ جب بیٹھنے لگے تو تم میں سے ہر ایک بیٹھتے ہی یہ کہے۔ التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔

حطان بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے نماز پڑھی ابوموسیٰ اشعری کے ساتھ تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے (نماز میں) بیٹھے تو چاہیے کہ التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

تشہد کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جس طرح قرآن مجید کی تعلیم دیتے آپ فرماتے تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔

تشہد کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت جابر سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے۔ جیسے آپ ہمیں قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے بسم اللہ وباللہ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا

عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْئَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ.

وعلی عباد اللہ الصلحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ اسئل اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار

تَخْفِيْفُ التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ

پہلا قعدہ مختصر کرنا

۱۱۷۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ قُلْتُ حَتّٰى يَقُوْمَ قَالَ ذٰلِكَ يُرِيْدُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعت نماز میں دو رکعت ادا فرما کر ایسے بیٹھتے گویا آپ جلتے ہوئے پر بیٹھے ہیں۔ راوی جناب حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے کہا آپ اٹھنے تک ایسا فرماتے انہوں نے فرمایا۔ ہاں یہی مراد ہے۔

تَرْكُ التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ

اگر پہلا قعدہ بھول جائے تو کیا کرے؟

۱۱۸۰ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فَقَامَ فِي الشَّفْعِ الثَّانِيْ وَكَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّجْلِسَ فِيْهِ فَمَضٰى فِيْ صَلٰوتِهٖ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۱۸۱ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحُوْا فَمَضٰى فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

سیدنا حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی، تو پہلے دو رکعت کے بعد حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے اور کھڑے ہو گئے آپ نے نماز پڑھی۔ حتی کہ آخر نماز میں سلام سے پہلے دو سجدے کیے اللہ پھر سلام پھیرا

سیدنا حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔ آپ دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے (اور درمیانی قعدہ نہ فرمایا) صحابہ کرام نے تسبیح فرمائی آپ نماز پڑھتے رہے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا۔

اَلتَّكْبِيْرُ لِلْقِيَامِ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ

جب درمیانی قعدے سے فارغ ہو کر آخری دو رکعتوں کے لیے اٹھنا چاہے تو تکبیر کہے

۱۱۸۲ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ التَّكْبِيْرِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ يُكَبِّرُ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن اصبہانی سے مروی ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز میں تکبیر کہنے کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا جب رکوع کرے تو تکبیر کہے۔ اور جب سجدہ کرے اور سجدے سے سر اٹھائے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑا ہو۔ حضرت عظیم نے فرمایا یہ آپ

فَقَالَ خُطَيْمٌ عَمَّنْ تَحْفَظُهُ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلٰى بَكْرٍ وَعُمَرَ ثُمَّ سَكَتَ فَقَالَ لَهُ خُطَيْمٌ وَعُثْمَانَ قَالَ عُثْمَانَ۔

سے کہاں سے سلام کیا آپ نے فرمایا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و حضرت سیدنا عمر فاروق سے۔ پھر خاموش ہو گئے۔ خطیم نے فرمایا اور عثمان سے، حضرت انس نے فرمایا اور عثمان سے۔

۱۱۸۳ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ فَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ لَقَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت مطرف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی تو آپ جھکتے اور اٹھتے وقت پوری تکبیر فرماتے۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے مجھ کو بتلایا کہ یہ نبی کریم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ لِلْقِيَامِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ

جب پچھلی دو رکعتوں کے لیے اٹھے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے

۱۱۸۴ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ۔

سیدنا حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو آپ تکبیر فرماتے اور دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے جیسے نماز کی ابتداء میں اٹھاتے۔

۱۱۸۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ حَذَاءَ الْمَنْكِبَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو آپ اپنے دونوں دست مبارک اٹھاتے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو آپ اسی طرح کندھوں تک اپنے دست مبارک اٹھاتے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَحَمْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں ہاتھ اٹھانے خدا کی صفت اور تعریف بیان کرنا

۱۱۸۶ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کے ہاں صلح کرانے تشریف لے گئے جب نماز کا وقت ہوا تو مؤذن جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس حاضر

فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْمَعَ النَّاسَ وَيَؤُمَّهُمْ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَقَ الصُّفُوفَ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَصَفَّحَ النَّاسُ بِأَبِي بَكْرٍ لِيُؤْذِنُوهُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِمْ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْمَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ كَمَا أَنْتَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ تُصَلِّيَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ مَا بَالُكُمْ صَفَّحْتُمْ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ فَسَبِّحُوا

ہوئے اور ان لوگوں کو جماعت کے ساتھ امامت کرانے کیلئے کہا (آپؓ نے امامت شروع کی) اسی دوران حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صفوں سے گزرتے ہوئے پہلی صف میں تشریف لا کر کھڑے ہو گئے اور حاضرین نے ہاتھوں پر ہاتھ مارنے شروع کیے تاکہ جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری معلوم ہو جائے۔ لیکن جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرف توجہ نہ فرماتے۔ جب بہت تالیاں بجائیں تو آپؓ کو معلوم ہوا کہ کوئی نئی بات پیش آئی۔ آپؓ نے ملاحظہ فرمایا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ آپؓ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ آپؓ اپنی جگہ تشریف فرما رہیں۔ آپؓ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور تکبیر فرمائی۔ اللہ کی حمد بیان فرمائی۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر اللہ جل جلالہ کی ثناء بیان فرمائی۔ پھر آپؓ الٹے پاؤں واپس تشریف لائے اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے گئے۔ جب آپ نماز پڑھا چکے تو جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ جب میں نے آپ کو اشارہ کیا تو آپؓ کیوں نہ اپنی جگہ کھڑے رہے۔ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عاجزی سے عرض کیا بھلا ابوقحافہ کے بیٹے کو لائق ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے۔ پھر آپؐ نے لوگوں سے فرمایا کیا تم تالیاں بجاتے ہو۔ یہ عورتوں کا کام ہے۔ جب تمہیں نماز میں کوئی حادثہ پیش آئے تو سبحان اللہ کہا کرو۔

اَلسَّلَامُ بِالْأَيْدِي فِي الصَّلَاةِ

نماز میں ہاتھ اٹھا کر سلام کرنا

۱۱۸۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے

وَنَحْنُ رَافِعُوْا اَيْدِيَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَا بَالُهُمْ رَافِعِيْنَ اَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمْسِ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ.

اور ہم نماز میں سلام کے لیے ہاتھ اٹھا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنے ہاتھ اس طرح نماز میں اٹھاتے ہیں جیسے شریر گھوڑے کی دُمیں نماز میں سکون اور اطمینان کرو۔

نوٹ: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نماز میں رفع یدین کرنا منع ہے۔ کیونکہ اس طرح بلاوجہ حرکت پیدا ہوتی ہے اور بے اطمینانی و بے سکونی ظاہر ہوتی ہے۔

۱۱۸۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُسَلِّمُ بِاَيْدِيْنَا فَقَالَ مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ يُسَلِّمُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اَمَا يَكْفِيْ اَحَدَهُمْ اَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ مَنْ عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے تو ہاتھوں کے اشارے سے سلام کرتے۔ آپ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے! جو ہاتھوں سے سلام کرتے ہیں گویا وہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔ کیا تم میں سے ہر ایک کو یہ کافی نہیں کہ وہ اپنا ہاتھ ران پر رکھے اور زبان سے السلام علیکم السلام علیکم کہے۔

رَدُّ السَّلَامِ بِالْاِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ

دورانِ نماز اشارے سے سلام کا جواب دینا

۱۱۸۹ عَنْ صُهَيْبٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ اِشَارَةً وَلَا اَنَّهُ قَالَ بِاِصْبَعِهٖ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سیدنا حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے انگلی کے اشارے سے سلام کا جواب عنایت فرمایا۔

۱۱۹۰ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ قُبَاءَ لِيُصَلِّيَ فِيْهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالٌ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ قَالَتْ صُهَيْبًا وَّ كَانَ مَعَهُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ.

سیدنا حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں نماز پڑھنے تشریف لے گئے۔ کچھ لوگ آپ کو سلام عرض کرنے لگے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے میں نے ان سے دریافت کیا۔ آپ سلام میں کیا کرتے تھے صہیب نے فرمایا، دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرماتے۔

۱۱۹۱ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّهٗ سَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَرَدَّ عَلَيْهِ.

سیدنا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور آپ نے سلام کا جواب عطا فرمایا۔

۱۱۹۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ ثُمَّ اَدْرَكْتُهٗ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِيْ فَقَالَ اِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَيَّ اٰنِفًا وَ اَنَا اُصَلِّيْ وَ اِنَّمَا هُوَ مُوَجِّهٌ يَوْمَئِذٍ اِلَى الْمَشْرِقِ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام کے لیے جانے کا حکم فرمایا۔ جب میں واپس حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام عرض کیا اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلا کر ارشاد فرمایا تو آپ نے ابھی مجھے سلام کیا تھا لیکن میں نماز پڑھ رہا تھا اس لیے جواب نہ دے سکا اس وقت آپ کا رُخ انور مشرق کی طرف تھا!

۱۱۹۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ وَ هُوَ يُسَيِّرُ مُشَرِّقًا اَوْ مُغَرِّبًا فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَانْصَرَفْتُ فَنَادَانِيْ يَا جَابِرُ فَنَادَانِيْ النَّاسُ يَا جَابِرُ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَلَّمْتُ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام سے بھیجا۔ میں واپس حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر مشرق یا مغرب کی طرف تشریف لے جا رہے تھے میں نے سلام عرض کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا پھر میں نے سلام کیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا میں واپس چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا۔ اے جابرؓ! اور لوگوں نے بھی پکارا اور جابرؓ! میں حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ کو سلام عرض کیا۔ اور آپ نے جواب نہیں فرمایا۔ آپ نے فرمایا میں نماز پڑھ رہا تھا

نوٹ: سلام دینے کی اجازت مشروط ہے لہٰذا دورانِ نماز سلام نہیں دیا جا سکتا۔

اَلنَّهْيُ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کنکریاں ہٹانے کی ممانعت

۱۱۹۴ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ.

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی نماز میں ہو تو کنکریوں کو اپنے سامنے سے نہ ہٹائے۔ کیونکہ اللہ کی رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے۔

اَلرُّخْصَةُ فِيْهِ مَرَّةً

۱۱۹۵ عَنْ مُعَيْقِيْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً.

نماز میں ایک دفعہ کنکریاں ہٹانے کی رخصت

سیدنا حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر تجھے (نماز میں) کنکریاں اٹھانا پڑیں تو (تجھے) صرف ایک ہی دفعہ (اٹھانا) لیعنی ایسی حالت میں کہ کنکریاں اٹھانے کے بغیر چارہ نہ ہو۔

اَلنَّهْيُ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَآءِ فِي الصَّلٰوةِ

۱۱۹۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فِي الصَّلٰوةِ فَاشْتَدَّ قَوْلُهٗ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ.

دورانِ نماز آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو نماز پڑھتے ہوئے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ پھر آپ نے اس بیان میں سختی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ نماز کی اس غلطی اور حرکت کا ارتکاب نہ کریں وگرنہ ان کی بینائی جاتی رہے گی۔

۱۱۹۷ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا يَرْفَعْ بَصَرَهٗ اِلَى السَّمَآءِ اَنْ يُّلْتَمَعَ بَصَرُهٗ.

سیدنا حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہے آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کو فرماتے سنا کہ تم میں سے جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو دورانِ نماز اپنی آنکھیں آسمان کی طرف نہ اٹھائے ایسا نہ ہو کہ اس کی بینائی سلب ہو جائے۔

اَلتَّشْدِيْدُ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

۱۱۹۸ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ قَآئِمًا فِي الصَّلٰوةِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَاِذَا صَرَفَ وَجْهَهٗ انْصَرَفَ عَنْهُ.

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کی ممانعت

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہٗ ہمیشہ بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک وہ نماز میں کھڑا رہتا ہے۔ اور ادھر اُدھر نہیں دیکھتا جب وہ منہ پھیرتا ہے تو اللہ جل شانہٗ بھی اعراض فرماتا ہے۔

فوائد (۱) دورانِ نماز مکمل اور بھرپور توجہ ضروری ہے۔ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ

(۲) نماز کے دوران دیکھنے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک منہ پھیر کر ادھر ادھر دیکھنا دوسرا منہ پھیرے کے بغیر کنکھیوں سے دیکھنا پہلی صورت ناجائز اور دوسری جائز ہے۔

۱۱۹۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلٰوةِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں التفات کرنے کے بارے میں دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا جو شخص نماز میں التفات کرتا ہے یہ شیطان کی اچک ہے۔

۱۲۰۰ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ

حضرت عائشہ صدیقہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۱۲۰۱ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ

۱۲۰۲ عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ اِخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلٰوةِ.

سیدنا حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نماز میں التفات شیطان کی ایک اچک ہے۔ جسے شیطان اچک لیتا ہے۔

اَلرُّخْصَةُ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا

نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کی اجازت

۱۲۰۳ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهٗ وَهُوَ قَاعِدٌ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُكَبِّرُ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيْرَهٗ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَرَاٰنَا قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلٰوتِهٖ قُعُوْدًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِنْ كِدْتُّمْ اٰنِفًا لَتَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا ائْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو تکبیر کی آواز سناتے تھے۔ آپ نے ہماری طرف دیکھا تو ہم کھڑے تھے۔ آپ نے ہمیں اشارہ فرمایا تو ہم بیٹھ گئے اور آپ کے ہمراہ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی۔ جب آپ سلام پھیر چکے تو ارشاد فرمایا تم ابھی ابھی فارس اور روم والے لوگوں کی طرح کر رہے تھے۔ وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں۔ ایسا نہ کرو بلکہ اپنے اماموں کی پیروی اور اقتداء کرو۔ اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۲۰۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ صَلٰوتَهٗ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا لَا تَوَلَّا يَلْوِيْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں اور بائیں دیکھتے لیکن اپنی گردن مبارک پیچھے نہ پھیرتے۔

بَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کون سا کام کرنا درست ہے؟

۱۲۰۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سانپ اور بچھو کے قتل کرنے کا حکم فرمایا۔

۱۲۰۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنے کا حکم فرمایا۔

نوٹ: چونکہ یہ موذی اور خلق کے لیے تکلیف دہ جانور ہیں۔ لہٰذا انہیں مارنا درست ہے۔ تاکہ خلق خدا کو تکلیف نہ ہو۔ خواہ نماز چھوڑ کر کہیں دور سے ڈنڈا یا جوتا وغیرہ مارنے والا اور لانا پڑے۔

حَمْلُ الصِّبْیَانِ فِی الصَّلٰوةِ وَوَضْعُهُنَّ فِی الصَّلٰوةِ

نماز میں بچے کو اٹھانا اور رکھنا

۱۲۰۷ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ رَفَعَهَا۔

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نواسی اور حضرت زینب کی بیٹی حضرت امامہ کو نماز میں اٹھائے ہوئے تھے۔ جب آپ سجدہ فرماتے تو اس کو بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اس کو اٹھا لیتے۔

۱۲۰۸ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَةُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ عَلٰی عَاتِقِهٖ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا فَاِذَا رَفَعَ مِنْ سُجُوْدِهٖ اَعَادَهَا۔

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کراتے دیکھا۔ اور آپ حضرت امامہ بنت ابی العاص کو اپنے کاندھے پر اٹھائے ہوئے تھے جب آپ رکوع فرماتے تو انہیں بٹھا دیتے اور جب سجدے سے فارغ ہوتے تو اٹھا لیتے۔

بَابُ الْمَشْیِ اَمَامَ الْقِبْلَةِ خُطًی یَسِیْرَةً

نماز میں قبلہ کی طرف چند قدم چلنا

۱۲۰۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَحَتِ الْبَابَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَی الْقِبْلَةِ فَمَشٰی عَنْ یَمِیْنِهٖ اَوْ عَنْ یَّسَارِهٖ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی مُصَلَّاهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے دروازہ کھلوایا اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز نفل ادا فرما رہے تھے اور دروازہ قبلہ کی طرف تھا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں یا بائیں طرف چلے اور دروازہ کھولا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے۔

اَلتَّصْفِيقُ فِي الصَّلٰوةِ

۱۲۱۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ زَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فِي الصَّلٰوةِ.

۱۲۱۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ.

نماز میں دستک دینا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں مردوں کے لیے تسبیح ہے۔ اور عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے "نماز میں" کے الفاظ ابن المثنیٰ نے زیادہ فرمائے ہیں۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نماز میں مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے دستک ہے۔

اَلتَّسْبِيْحُ فِي الصَّلٰوةِ

۱۲۱۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ

۱۲۱۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ.

نماز میں سبحان اللہ کہنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے دستک ہے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دیں۔

اَلتَّنَحْنُحُ فِي الصَّلٰوةِ

۱۲۱۴ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةٌ اَتَيْهِ فِيْهَا فَاِذَا اَتَيْتُهُ اِسْتَاْذَنْتُ اِنْ وَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ تَنَحْنَحَ دَخَلْتُ وَاِنْ وَجَدْتُهُ فَارِغًا اَذِنَ لِيْ.

۱۲۱۵ عَنِ ابْنِ نَجِيٍّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كَانَ

دورانِ نماز کھانسنا

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں ایک وقت مقررہ پر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس حاضر ہوتا جب میں جاتا تو آپ سے اجازت طلب کرتا۔ اگر آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو کھانس دیتے میں اندر حاضر ہو جاتا اگر فارغ ہوتے اجازت فرما دیتے۔

سیدنا حضرت ابن نجی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

فِي بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلَانِ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ مَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِي۔

کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رات اور دن میں دو دفعہ حضور پر نور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا۔ ایک رات کو، دوسرا دن کو۔ جب میں رات کو آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا تو حضور کھانس دیتے

۱۲۱۶ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ فَكُنْتُ آتِيْهِ كُلَّ سَحَرٍ فَأَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں میرا ایسا مرتبہ تھا جو لوگوں میں کسی کا نہ تھا میں ہر صبح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرتا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ۔ اگر آپ کھانستے تو میں اپنے گھر کو واپس آجاتا۔ وگرنہ اندر چلا جاتا۔

اَلْبُكَاءُ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں رونا

۱۲۱۸ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ يَعْنِي يَبْكِي۔

سیدنا حضرت مطرف اپنے والد عبداللہ بن شخیر سے روایت فرماتے ہیں۔ کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ اور رونے کی وجہ سے آپ کے سینے سے ہنڈیا کے ابلنے کی طرح آواز آتی تھی۔

بَابُ لَعْنِ إِبْلِيْسَ فِي الصَّلٰوةِ

دورانِ نماز شیطان پر لعنت کرنا

۱۲۱۸ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ فَإِنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ إِنَّ

سیدنا حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ ہم نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا۔ میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور پھر تین دفعہ فرمایا میں تجھ پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں اور اپنا ہاتھ مبارک پھیلایا جیسے کسی چیز کو پکڑنا چاہتے ہیں جب آپ نماز پڑھ چکے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ کی نماز میں ایسے عمل فرماتے سنا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کبھی نہیں کرتے تھے۔ اور ہم نے آپ کو ہاتھ

عَدُوُّ اللّٰهِ إِبْلِيسُ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ فَلَمْ يَتَأَخَّرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَخُذَهُ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ۔

پھیلاتے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ کا مردود دشمن ابلیس میرے منہ کے پاس آگ کا ایک شعلہ لایا۔ میں نے تین بار کہا میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ بعد ازاں میں نے تین بار کہا میں تجھ پر اللہ کی لعنت کرتا ہوں (جب وہ پیچھے نہ ہٹا تو میں نے اسے پکڑنا چاہا) اللہ کی قسم اگر ہمارے بھائی حضرت سلیمان کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو میں اسے باندھ دیتا۔ پھر صبح ہوتی اور مدینہ منورہ کے لڑکے اس سے کھیلتے!

اَلْكَلَامُ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں گفتگو کا حکم

۱۲۱۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کی اقتداء میں کھڑے ہوئے۔ ایک اعرابی نے حضورؐ کے دوران نماز کہا یا اللہ مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما اور دوسرے کسی پر رحم نہ کر۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیر چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی سے فرمایا۔ تو نے اللہ تعالیٰ کی محدود رحمت کو محدود کر دیا۔

نوٹ: مصنف نے اس حدیث پاک سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ نماز میں بات چیت یا گفتگو کرنا ممنوع ہے۔ اگر بلا ضرورت نماز میں ہی اسے منع فرما دیتے۔

۱۲۲۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي مُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اعرابی مسجد میں آیا۔ اور دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کرنے لگا۔ یا اللہ مجھ پر اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما۔ اور ہمارے علاوہ کسی دوسرے پر رحم نہ فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بے شک تو نے ایک کھلی چیز کو تنگ کر دیا۔

۱۲۲۱ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ جَاءَ اللّٰهُ

سیدنا حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا زمانہ جہالت ابھی ابھی گزرا ہے۔ پھر اللہ جل شانہٗ اسلام کو لے آیا۔ ہم میں

بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ رِجَالًا مِنَّا يَتَطَيَّرُونَ
قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ
فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ وَرِجَالٌ
مِنَّا يَخُطُّونَ قَالَ فَلَا تَأْتُوهُمْ قَالَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ
خَطُّهُ فَذَاكَ قَالَ وَبَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ إِذَا
عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ
فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ
أُمِّيَاهْ مَا لَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَضَرَبَ
الْقَوْمُ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا
رَأَيْتُهُمْ يُسَكِّتُونَنِي لَكِنِّي سَكَتُّ فَلَمَّا انْصَرَفَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي بِأَبِي
وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ
أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ قَالَ إِنَّ صَلَاتَنَا هَذِهِ
لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا
هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ
قَالَ ثُمَّ اطَّلَعْتُ إِلَى غُنَيْمَةٍ لِي وَتَرَعَاهَا
جَارِيَةٌ لِي فِي قِبَلِ أُحُدٍ وَالْعَوْرَاءُ وَ
إِنِّي اطَّلَعْتُ فَوَجَدْتُ الذِّئْبَ قَدْ
ذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي
آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ فَصَكَكْتُهَا
صَكَّةً ثُمَّ انْصَرَفْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَظَّمَ ذَلِكَ
عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُعْتِقُهَا
قَالَ ادْعُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ

سے بعض لوگ شگونی لیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ ان کا اپنا خیال ہے تو یہ شگونی انہیں کسی کام سے نہ روکے۔ میں نے پھر عرض کیا۔ ہم میں سے بعض لوگ نجومیوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ان کے پاس مت جاؤ۔ پھر میں نے عرض کیا کہ ہم میں سے بعض لوگ زمین پر یا کاغذ پر مستقبل کی کی بات بتانے کے لیے لکیریں کھینچتے ہیں۔ حضورؐ علیہ السلام نے فرمایا کہ نبیوں میں سے ایک نبی لکیریں کھینچا کرتے تھے اب جس کی لکیریں ان کی مثل ہوں تو وہ صحیح ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر میں نماز میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہا۔ اسی دوران ایک شخص نے نماز میں چھینک ماری۔ میں نے نماز میں کہا یرحمک اللہ۔ لوگ مجھے گھور گھور کر دیکھنے لگے۔ میں نے کہا میری ماں مجھ پر روئے (بددعا) تم مجھے گھور گھور کر کیوں دیکھتے ہو۔ لوگوں نے یہ سن کر اپنے ہاتھ رانوں پر مارے۔ میں نے سمجھا کہ مجھے خاموش رہنے کے لیے ارشاد فرما رہے ہیں لہٰذا میں خاموش رہا۔ جب حضور سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ مجھے اپنے باپ کی قسم آپؐ نے نہ مجھے مارا اور نہ ڈانٹا اور نہ برا کہا اور میں نے آپؐ سے پہلے اور آپؐ کے بعد کوئی نماز سکھانے والا آپؐ سے بہتر شخص نہیں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہمیں نماز میں لوگوں کی کوئی بات نہیں کرنی چاہیے۔ اس میں یا تو تسبیح ہے یا تکبیر ہے یا قرآن مجید کی تلاوت ہے۔ معاویہؓ نے فرمایا پھر میں اپنی بکریوں میں گیا۔ جنہیں میری لونڈی احد پہاڑ کے نزدیک جوانیہ نامی جگہ پر چرا رہی تھی۔ میں نے دیکھا تو ان میں سے ایک بکری بھیڑیا لے گیا۔ آخر میں تھا تو انسان ہی جیسے دوسرے لوگوں کو غصہ آتا ہے مجھے بھی غصہ آتا ہے۔ میں نے اسے ایک تھپڑ مارا۔ پھر میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپؐ سے عرض کیا لونڈی کو مارنا

فِي السَّمَاءِ قَالَ فَمَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ۔

مجھے گراں گزرا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اس لونڈی کو آزاد نہ کر دوں؟ آپ نے اسے بلانے کا حکم فرمایا۔ تب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ اللہ کس جگہ ہے؟ لونڈی نے کہا آسمان پر۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا۔ میں کون ہوں؟ لونڈی نے عرض کیا، آپ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ مسلمان ہے اسے آزاد کر دیجیے۔

نوٹ: امام نوویؒ کے نزدیک یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور ان میں دو مذہب ہیں۔ ایک تو ان پر غور کیے بغیر ایمان لانا۔ اور اس طرح یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ عزوجل شانہٗ کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ مخلوقات کی نشانیوں سے پاک ہے۔ آپ اس کی دوسری تاویل یہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس لونڈی سے یہ امتحان لینا چاہتے تھے۔ کہ کیا وہ توحید کا اقرار کرتی ہے نیز اس بات کا اقرار کہ سب چیزوں کو پیدا فرمانے والا اور تمام دنیا کا کام چلانے والا اللہ رب العزت ہے جس کی صفت یہ ہے۔ کہ جب دعا کرنے والا اسے بلاتا ہے۔ تو آسمان اور زمین کی طرف منہ کرتا ہے۔ جیسے نماز نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرتا ہے۔ بلکہ اس لیے کہ قاضی عیاضؒ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے فقہاء محدثین متکلمین، ناظرین اور مقلدین سب کا اتفاق ہے کہ جتنی نصوص بھی اللہ تعالیٰ کے آسمان میں ہونے کے آئے ہیں۔ جیسے "یَأْمَنُ مَنْ فِي السَّمَاءِ" وغیرہ وہ اپنے ظاہری معنی پر نہیں ہیں۔ بلکہ ان میں تاویل ہے پس جو لوگ محدثین، فقہاء اور متکلمین میں سے اللہ کی جہت فوق ثابت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ فی السماء سے مراد علی السماء قرار ہے اور جو لوگ ناظرین اور متکلمین میں سے کئی جہت کے قائل ہیں۔ بلکہ اللہ کی ذات اقدس میں جہت کا محال ہونا کہتے ہیں۔ وہ دوسری طرح سے تاویل کرتے ہیں۔ جیسے مثلاً آسمان میں اللہ تعالیٰ کا امر اور قدرت وغیرہ قرار ہے۔

۱۲۲۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُكَلِّمُ صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ بِالْحَاجَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ۔

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہر شخص اپنے ساتھی سے نماز میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گفتگو کیا کرتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی

یعنی نمازوں پر محافظت کرو۔ خاص طور پر درمیانی نماز میں اور اللہ کے لیے عاجزی و خاموشی سے کھڑے رہو۔ اس دن سے ہم کو خاموش رہنے کا حکم فرمایا گیا۔

۱۲۲۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَأَتَيْتُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے۔ میں سلام عرض کرتا اور آپ جواب

فَلَمَّا سَلَّمَ أَشَارَ إِلَى الْقَوْمِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ فِي الصَّلَاةِ أَنْ لَا تَتَكَلَّمُوا إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا يَنْبَغِي لَكُمْ وَأَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ.

ارشاد فرمائے۔ ایک دفعہ میں نے آپ کو سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے جواب نہ فرمایا۔ جب آپ سلام پھیر چکے تو لوگوں کی طرف اشارہ فرمایا۔ اور فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے تم کو نماز میں بات نہ کرنے کا حکم فرمایا۔ مگر یہ کہ ہم اللہ جل شانہ کی یاد کریں۔ اور تمہیں سے کوئی اور گفتگو کرنا لائق نہیں اور اللہ کے سامنے چپ چاپ اور خاموش کھڑے رہو۔

۱۲۲۴ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا السَّلَامَ حَتَّى قَدِمْنَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَأَخَذَ فِي مَا قَرُبَ وَمَرَّ بَعْدَ فَجَلَسْتُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرتے اور آپ جواب فرماتے جب ہم حبش سے واپس آئے تو سلام عرض کیا۔ آپ نے جواب نہ فرمایا۔ مجھے دوگونہ اور تردد کی فکر پیدا ہوئی اور دل میں طرح طرح کے نئے اور پرانے خیالات گزرنے لگے اور اس بات کا رنج ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب کیوں نہ ارشاد فرمایا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما چکے تو فرمایا اللہ جل جلالہ جب چاہتا ہے نیا حکم نازل فرماتا ہے۔ اب اس نے نماز میں کلام نہ کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نماز میں بات چیت اور گفتگو منع ہے۔ اگر نہ نماز ٹوٹ جاتی ہے بیشک دوران نماز اگر نمازی اتنا ہنسا کہ اس کی ہنسی کسی نے سن لی۔ تو نہ صرف نماز بلکہ وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

مَا يَفْعَلُ مَنْ قَامَ مِنَ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَلَمْ يَتَشَهَّدْ

جو شخص درمیانی قعدہ کیے بغیر بھولے سے کھڑا ہو جائے وہ کیا کرے؟

۱۲۲۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ نَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ

سیدنا حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور درمیانی قعدہ نہ فرمایا۔ لوگ بھی آپ کی اقتداء میں کھڑے ہو گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو ہم آپ کے سلام کے منتظر رہے۔ اسی دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی۔ اور بیٹھے بیٹھے دو سجدے سلام سے پہلے

سَلَّمَ.

۱۲۲۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَامَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہوگئے۔ اور ایک درمیانی قعدہ آپ نے نہیں فرمایا آپ نے سلام سے پہلے دو سجدے کیے۔

مَنْ سَلَّمَ مِنْ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَتَكَلَّمَ

جو شخص نماز میں دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے سلام کرے اور گفتگو کرے

۱۲۲۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلٰوةِ الْعَشِيِّ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَلٰكِنِّي نَسِيْتُ قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْطَلَقَ إِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ وَخَرَجَتِ السُّرْعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُوْلٌ قَالَ كَانَ يُسَمّٰى ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَسِيْتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلٰوةُ قَالَ وَقَالَ أَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى الَّذِي كَانَ تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز ادا فرمائی۔ جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھول گیا یعنی یاد نہیں کہ وہ نماز کونسی تھی۔ تو دو رکعتیں پڑھ کر حضور نے سلام پھیر دیا۔ پھر حضور ایک لکڑی کی طرف تشریف لے گئے جو مسجد میں لگی ہوئی تھی۔ اور اپنا دستِ مبارک اس کے اوپر رکھا۔ آپ غصے میں تھے اور جلدی جانے والے لوگ مساجد کے دروازوں سے نکل گئے۔ لوگوں نے خیال کیا شاید نماز کم ہوگئی (اور چار کی دو رکعتیں ہوگئیں۔) اس وقت لوگوں میں جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ وہ بھی ڈر کر آپ سے عرض نہ کرسکے (کیونکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جلال میں تھے) ایک لمبے ہاتھوں والے شخص جن کو ذوالیدین کہا کرتے تھے۔ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بھول گئے یا نماز کم ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نہ نماز بھولا! اور نہ ہی نماز کم ہوگئی۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا ایسا ہی ہوا جیسے ذوالیدین کہتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر تشریف لائے اور باقی ماندہ نماز ادا فرمائی۔ سلام پھیرا بعد ازاں تکبیر فرمائی اور سجدہ معمول سجدے کے

کَبَّرَ۔

برابر یا اس سے زیادہ کیا سر مبارک اٹھایا اور تکبیر فرمائی پھر سجدہ کیا جسے معمول یا اس سے زیادہ پھر آپ نے سر اٹھایا اور تکبیر فرمائی۔

نوٹ: حضرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر کوئی شخص نماز میں گفتگو بات چیت اور کلام کرے گا تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

۱۲۲۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَیْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْیَدَیْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْیَدَیْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی اثْنَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھول کر دو رکعتیں پڑھیں اور نماز سے فارغ ہوئے۔ ذوالیدین نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز کم ہو گئی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے دریافت کیا۔ کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں بعد ازاں سلام پھیرا پھر تکبیر فرمائی۔ اور معمول کے مطابق ایک سجدہ کیا یا اس سے کچھ زیادہ طویل تھا بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا۔ پھر سجدہ کیا معمولی سجدے کے برابر یا کچھ لمبا پھر آپ صلی اللہ علیہ نے اپنا سر مبارک اٹھایا۔

۱۲۲۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِیْ رَکْعَتَیْنِ فَقَامَ ذُوالْیَدَیْنِ فَقَالَ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِیْتَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ ذٰلِكَ لَمْ یَکُنْ فَقَالَ قَدْ کَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُوالْیَدَیْنِ: فَقَالُوْا نَعَمْ فَاَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِیَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا ذوالیدین نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز کم ہو گئی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔ ذوالیدین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تو ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی نماز پوری ادا فرمائی۔ اور سلام کے بعد دو سجدے کیے۔ درآں حالیکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے۔

۱۲۳۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوةَ الظُّهْرِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر دو رکعتیں ادا فرمائیں اور سلام پھیرا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ نماز چھوٹی ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ بعدازاں سلام پھیرا اور دو سجدے فرمائے۔

۱۲۳۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا سَلَّمَ فِیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَدْرَکَهٗ ذُو الشِّمَالَیْنِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِیْتَ فَقَالَ لَمْ تُقْصَرِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ اَنْسَ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْیَدَیْنِ قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ رَکْعَتَیْنِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ بعدازاں آپ تشریف لے گئے۔ ذوالیدین نے آپ کو عرض کیا۔ یارسول اللہ نماز کم ہوگئی۔ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے۔ آپ نے فرمایا۔ نہ نماز کم ہوئی ہے اور نہ ہی میں بھولا ہوں۔ ذوالیدین نے عرض کیا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر ارسال فرمایا۔ کوئی نہ کوئی بات ہوئی ہے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے دریافت کیا۔ کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں! آپ نے دو رکعتیں مزید پڑھائیں۔

۱۲۳۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَسِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فِیْ سَجْدَتَیْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُو الشِّمَالَیْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْیَدَیْنِ قَالُوْا نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَمَّ الصَّلٰوةَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے ماحصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا ذوالشمالین نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں! پھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے نماز پوری فرمائی۔

۱۲۳۳ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِیْ رَکْعَتَیْنِ وَانْصَرَفَ فَقَالَ لَهٗ ذُو الشِّمَالَیْنِ ابْنُ عَمْرٍو اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِیْتَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز ادا فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور عمر کے بیٹے ذوالشمالین فارغ ہوئے اور عرض کی کہ نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے کہا یہ کیا

وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَأَتَمَّ بِهِمُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ نَقَصَ.

کہتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سچ کہتا ہے۔ آپ نے دو اور رکعتیں پڑھیں جو کم تھیں۔

۱۲۳۴ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ نَحْوَهُ.

سیدنا حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے یہ بات سنی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھول کر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر ذوالشمالین نے کہا اوپر والی حدیث کی طرح حدیث شریف بیان کی۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فِي السَّجْدَتَيْنِ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سہو میں سجدے کرنے کے متعلق مروی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کا اختلاف

۱۲۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَسْجُدْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ السَّلَامِ وَلَا بَعْدَهُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن سلام سے پہلے یا بعد سہو کے سجدے نہ فرمائے۔

نوٹ: یعنی جس دن ذوالیدین نے کہا کہ نماز کم ہو گئی ہے۔ یا آپ بھول گئے ہیں۔

۱۲۳۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

حضرت ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی۔

۱۲۳۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین کے دن سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

۱۲۳۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت بیان فرمائی۔

۱۲۳۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي وَهْمٍ بَعْدَ السَّلَامِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، تو آپ بھول گئے پھر آپ نے سلام کے بعد سجدہ فرمایا۔

۱۲۴۰ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ فَقَالَ يَعِيقُ نُقِصَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ فَقَالَ أَصَدَقَ

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتی پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ گھر میں تشریف لے گئے۔ خرباق نامی ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی آپ غصہ میں اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے اور پوچھا کیا یہ سچ کہتے ہیں؟ حاضرین نے عرض کیا ہاں! آپ صلی اللہ

قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ فَصَلِّ تِلْكَ الرَّكْعَةَ ثُمَّ سَلِّمْ ثُمَّ اسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلِّمْ۔

علیہ وسلم کھڑے اور باقی ماندہ رکعت پڑھی۔ بعد ازاں سلام پھیرا پھر دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا۔

اِتْمَامُ الصَّلٰوةِ عَلٰى مَا ذُكِرَ اِذَا شَكَّ

جب نماز میں پڑھی گئی رکعتوں میں شک ہو جائے تو یقینی ٹھہرنے والی رکعتوں پر بنا کرنا

۱۲۴۱ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلْيُلْغِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِيْنِ فَاِذَا اسْتَيْقَنَ بِالتَّمَامِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ۔

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک گزرے تو وہ شک رفع کر کے یقین پر بنا کرے۔ جب اسے نماز پوری ہو جانے یقین ہو جائے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔

۱۲۴۲ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ ِالْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَمْ يَدْرِ اَحَدُكُمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ثُمَّ يَسْجُدُ بَعْدَ ذٰلِكَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ صَلّٰى اَرْبَعًا كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم میں سے کسی شخص کو یاد نہ رہے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو وہ ایک اور رکعت پڑھے بعد ازاں بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔ اب اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھیں تو ان دو سجدوں کی وجہ سے وہ ایک دو گانہ ہو گیا۔ اور اگر اس نے چار پڑھیں تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت ٹھہرے۔

نوٹ: مراد یہ ہے کہ شیطان کے بہکانے اور پھسلانے سے کچھ نہیں بگڑتا بلکہ خداوند قدوس کی عبادت اور بڑھ گئی۔

بَابُ التَّحَرِّیْ

شک پڑنے کی صورت میں غور و فکر کرنا

۱۲۴۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الَّذِیْ يَرٰى اَنَّهُ الصَّوَابُ فَلْيُتِمَّهٗ ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَلَوْ اَنَّهُمْ بَعْضُهُمْ وُقُوْفٌ كَمَا اَرَدْتُّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی بیان فرمایا۔ کہ جب کوئی نماز میں شک کرے تو اسے غور کرنا چاہیے کہ کس کی طرف درست کیا ہے پھر اسے مکمل کرے۔ راوی کہتا ہے کہ جس طرح میں چاہتا تھا اسی طرح میں بعض حروف کو سمجھ نہ سکا۔

۱۲۴۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں شک کرے تو وہ صحیح

بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ.

کر دو سجدے قادح ہونے کے بعد کرے۔

۱۲۴۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ لَوْ حَدَثَ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ أَنْبَأْتُكُمْ وَلٰكِنِّي إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَأَيُّكُمْ مَا شَكَّ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحْرٰى ذٰلِكَ إِلَى الصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ نے زیادہ یا کم پڑھا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کوئی نیا حکم نازل ہوا آپ نے ارشاد فرمایا اگر نیا حکم ہوتا تو میں تمہیں بتا دیتا کیونکہ میرا کام یہی ہے تاہم میں بھی بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو جیسے میں بھی بھولتا ہوں تم میں سے جو شخص نماز میں شک کرے تو اسے چاہیے کہ جو درست اور ٹھیک بات ہو اسے سوچ کر نکالے۔ اور دو اسی سے نماز کو پورا کرے۔ پھر سلام پھیرے اور دو سجدے کرے

۱۲۴۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَزَادَ فِيْهَا أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَدْ ذَكَرْنَا لَهُ الَّذِي فَعَلَ فَثَنٰى رِجْلَهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ لَأَنْبَأْتُكُمْ بِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَأَيُّكُمْ شَكَّ فِي صَلٰوتِهِ شَيْئًا فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرٰى أَنَّهُ الصَّوَابُ ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَةَ السَّهْوِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو آپ نے زیادہ پڑھی یا کم پڑھی، پھر آپ نے سلام پھیرا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے۔ جو آپ نے ایسے کیا۔ آپ نے اپنا پاؤں مبارک موڑا اور قبلہ کی طرف رخ کیا۔ پھر آپ نے دو سہو کے سجدے کیے۔ بعد ازاں ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا۔ اگر نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوتا تو میں تمہیں بتا دیتا تاہم میں اللہ کا عبد خاص ہوں، جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں۔ تم میں سے جو شخص شک کرے تو سوچے کہ درست کیا ہے۔ بعد ازاں سلام پھیر کر دو سہو کے سجدے کرے۔

۱۲۴۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الظُّهْرِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالُوْا أَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ حَدَثٌ قَالَ مَا ذَاكَ فَأَخْبَرُوْهُ بِصَنِيْعِهِ فَثَنٰى رِجْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِي وَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا، تو حاضرین نے وہ عرض کیا جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں موڑا اور قبلہ کی طرف منہ کیا پھر دو سجدے فرمائے۔ اور سلام پھیرا۔ اس کے بعد آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے

قَالَ لَوْ كَانَ حَدَثٌ فِي الصَّلٰوةِ حَدَّثْتُكُمْ بِهِ وَلٰكِنْ إِذَا أَوْهَمَ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبَ ذٰلِكَ مِنَ الصَّوَابِ ثُمَّ لْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ.

اور فرمایا میں بھی آدمی ہوں جیسے تم بھولتے ہو، جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیجئے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر نماز میں کوئی نیا حکم ارشاد ہوتا تو میں تمہیں بتا دیتا اور فرمایا کہ جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں وہم ہو تو جو بات زیادہ صحیح اور درست ہو اس کو سوچے۔ پھر اسی طرح نماز کو پورا کرے اور دو سجدے کرے۔

۱۲۴۸ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ أَوْهَمَ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُقَرِّرُ وَهُوَ جَالِسٌ.

سیدنا حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ جو شخص نماز میں وہم کرے تو اسے چاہیئے کہ جو بات درست اور صحیح ہو اسے سوچ لے۔ پھر نماز کے آخر میں بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔

۱۲۴۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ شَكَّ أَوْ أَوْهَمَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص نماز میں وہم کرے تو اسے ٹھیک بات سوچ لینی چاہیئے اور پھر وہ دو سجدے کرے۔

۱۲۵۰ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا أَوْهَمَ يَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ.

حضرت ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے کہ جب کسی شخص کو نماز میں شک ہو تو وہ سلام کے بعد دو سجدے کرے۔

۱۲۵۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَكَّ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ.

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جسے نماز میں شک ہو وہ سلام کے بعد دو سجدے کرے۔

۱۲۵۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَكَّ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جسے نماز میں شک ہو وہ سلام کے بعد دو سجدے کرے۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

۱۲۵۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَالَ حَجَّاجٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَقَالَ رَوْحٌ وَهُوَ جَالِسٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز میں شک کرے تو وہ دو سجدے کرے حجاج نے فرمایا۔ کہ سلام کے بعد، اور روح نے کہا کہ بیٹھے بیٹھے!

۱۲۵۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ جَاءَهُ الشَّیْطٰنُ فَلَبَّسَ عَلَیْهِ صَلٰوتَهُ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِکَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم میں سے جو کوئی نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آتا ہے اس کے بہکانے کو پھر اس کو یاد نہیں رہتا کہ میں نے کتنی رکعتیں پڑھیں جب تم میں سے کسی کو ایسا اتفاق ہو تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرلے۔

۱۲۵۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ فَاِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ حَتّٰی یَخْطِرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ ذٰلِکَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے۔ اور جب تکبیر ہو جاتی ہے تو واپس آجاتا ہے۔ اور انسان کے دل میں گھس کر اسے وسوسے ڈالتا ہے۔ حتیٰ کہ اسے یاد نہیں رہتا کہ میں نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں جب تم میں سے کوئی شخص ایسا دیکھے تو وہ دو سجدے کرے۔

بَابُ فَایَفْعَلُ مَنْ صَلّٰی خَمْسًا

جو شخص پانچ رکعتیں پڑھ لے وہ کیا کرے؟

۱۲۵۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِیْلَ لَهٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاکَ قَالُوْا صَلَّیْتَ خَمْسًا فَثَنٰی رِجْلَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں۔ لوگوں نے آپ کی خدمت اقدس عرض کیا کیا نماز زیادہ ہو گئی آپ نے فرمایا کیسے؟ لوگوں نے کہا۔ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے اپنا پاؤں مبارک موڑا اور دو سجدے فرمائے۔

۱۲۵۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰی بِهِمُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوْا اَنَزِیْدَ فِیْ صَلٰوتِنَا فَقَالَ اِنَّکَ صَلَّیْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ تو آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ لوگوں نے عرض کیا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے ایک دفعہ سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے فرمائے۔ اور آپ بیٹھے ہوئے تھے۔

۱۲۵۹ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ صَلّٰی عَلْقَمَةُ خَمْسًا فَقِیْلَ لَهٗ فَقَالَ مَا فَعَلْتُ فَقُلْتُ بَلٰی قَالَ وَاَنْتَ یَا اَعْوَرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ

سیدنا حضرت ابراہیم بن سوید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت علقمہ نے بھول کر پانچ رکعتیں پڑھ لیں۔ لوگوں نے آپ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا نہیں!

ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى خَمْسًا فَوَسْوَسَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالُوْا لَهُ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ لَا فَاَخْبَرُوْهُ فَثَنٰى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ.

۱۲۶۰ عَنِ الشَّعْبِيِّ يَقُوْلُ صَلّٰى عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ فِي صَلٰوتِهِ فَذَكَرُوْا لَهُ بَعْدَ مَا تَكَلَّمَ فَقَالَ اَكَذٰلِكَ يَا اَسْوَدُ قَالَ نَعَمْ فَحَلَّ حَبْوَتَهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَمِعْتُ الْحَكَمَ يَقُوْلُ كَانَ عَلْقَمَةُ صَلّٰى خَمْسًا.

۱۲۶۱ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَلْقَمَةَ صَلّٰى خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ يَا اَبَا شِبْلٍ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَقَالَ كَذٰلِكَ يَا اَسْوَدُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۶۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ خَمْسًا وَقِيْلَ لَهُ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ

میں نے سر سے اشارہ کیا کہ پانچ پڑھیں۔ آپ نے فرمایا۔ اے اسود! کیا آپ نے بھی پانچ پڑھیں؟ میں نے عرض کیا ہاں! علقمہ نے دو سجدے کیے پھر حدیث بیان فرمائی۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ لوگوں نے آپس میں آہستہ آہستہ گفتگو شروع کر دی آخر آپ سے عرض کیا گیا کہ نماز زیادہ ہو گئی۔ آپ نے فرمایا نہیں! تب لوگوں نے بیان کیا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں موڑ کر دو سجدے فرمائے۔ پھر فرمایا میں آدمی ہوں جیسے تم بھولتے ہو ایسے میں بھی بھولتا ہوں۔

سیدنا حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت علقمہ بن قیس نماز میں بھول گئے۔ لوگوں نے اس وقت بیان کیا جب وہ گفتگو کر چکے تھے۔ انہوں نے پوچھا، اے اسود کیا ایسا ہی ہوا تھا؟ اس نے کہا ہاں! انہوں نے اپنا کمر بند ڈھیلا فرمایا۔ اور بعد ازاں دو سجدے کیے۔ اور فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے حکم سے سنا کہ علقمہ ..... نے پانچ رکعتیں پڑھی تھیں۔

حضرت ابراہیم سے مروی ہے۔ کہ جناب حضرت علقمہ نے پانچ رکعتیں پڑھیں جب سلام پھیرا تو حضرت ابراہیم بن سوید نے کہا۔ اے ابو شبل! آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں؟ آپ نے فرمایا اے اسود۔ تو نے سچ کہا۔ پھر آپ نے سہو کے دو سجدے کیے اور فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی پانچ رکعتیں پڑھیں پھر لوگوں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ کیا نماز زیادہ ہو گئی؟ آپ نے پوچھا کیسے؟!

ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ وَإِذَا ذَكَّرْتُكُمْ تَذَكَّرُونَ فَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ الْقَتْلَ.

لوگوں نے عرض کیا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے فرمایا آخر میں بھی آدمی ہوں اور اسی طرح بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو اور اس طرح یاد رکھتا ہوں جیسے تم یاد رکھتے ہو پھر آپ نے دو سجدے فرمائے اور اٹھ کھڑے ہوئے

بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ صَلٰوتِهِ

اپنی نماز سے بھول جانے والا شخص کیا کرے

۱۲۶۳ عَنْ أَبِي يُوسُفَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ صَلّٰى أَمَامَهُمْ فَقَالَ فِي الصَّلٰوةِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَسَبَّحَ النَّاسُ فَقَامَ عَلٰى قِيَامِهِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ أَنْ أَتَمَّ الصَّلٰوةَ ثُمَّ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ صَلٰوتِهِ فَلْيَسْجُدْ مِثْلَ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ.

سیدنا حضرت ابو یوسف سے مروی ہے۔ کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے نماز پڑھائی تو آپ درمیان میں ہی بیٹھے۔ اور کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے سبحان اللہ کہنا تو وہ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز پڑھ چکے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔ اس کے بعد منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ کو ارشاد فرماتے سنا کہ جو شخص نماز میں کچھ بھول جائے تو اس طرح دو سجدہ کرے

بَابُ التَّكْبِيرِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

سجدہ سہو میں تکبیر کہنا

۱۲۶۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ فَلَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے۔ اور آپ نے درمیانی قعدہ نہ فرمایا۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے دو سجدے فرمائے اور ہر سجدہ میں بیٹھے بیٹھے تکبیر فرمائی سلام پھیرنے سے پہلے لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ دو سجدے کیے۔ یہ قعدہ کا سہو تھا۔ جس کو حضور علیہ السلام بھول گئے تھے۔

بَابُ صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الرَّكْعَةِ الَّتِي يَنْصَرِفُ فِيهَا الْمُصَلِّي

آخری جلوس میں کیسے بیٹھنا چاہیئے

۱۲۶۵ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَنْقَضِي فِيهِمَا الصَّلٰوةُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى شِقِّهِ

سیدنا حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم آخری دو رکعتوں میں جن میں نماز ختم ہوتی ہے۔ اس طرح تشریف فرما ہوتے کہ آپ اپنا بایاں پاؤں داہنی طرف نکال دیتے۔ اور اپنی ایک طرف پر توجہ دے کر تشریف فرما ہوتے۔ بعد ازاں

یُسَیِّرُ کَمَا ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۲۶۷ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا کَبَّرَ وَإِذَا یَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّکُوْعِ وَإِذَا جَلَسَ اَحْجَمَ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُسْرٰی وَیَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی وَعَقَدَ ثِنْتَیْنِ الْوُسْطٰی وَالْإِبْهَامَ وَأَشَارَ.

سلام پھیرتے۔

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں ہاتھ اٹھاتے دیکھا جب آپ نماز شروع فرماتے جب رکوع کرتے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور جب آپ بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھا دیتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے۔ آپ اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور بایاں بائیں ران پر، اور درمیان کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھ لیتے۔ اور اشارہ فرماتے۔

بَابُ مَوْضِعِ الذِّرَاعَیْنِ

دونوں ہاتھ کہاں رکھے جائیں

۱۲۶۷ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ فِی الصَّلٰوةِ فَفَرَشَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ ذِرَاعَیْهِ عَلٰی فَخِذَیْهِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ یَدْعُوْ بِهَا.

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو اپنا بایاں پاؤں بچھایا ہوا تھا۔ اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے ہوئے تھے۔ اور آپ نے کلمے کی انگلی سے اشارہ فرمایا جس سے آپ دعا فرما رہے تھے

مَوْضِعُ الْمِرْفَقَیْنِ

بیٹھنے میں کہنیاں کہاں رکھی جائیں

۱۲۶۸ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰی صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ یُصَلِّیْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی حَاذَتَا بِأُذُنَیْهِ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِیَمِیْنِهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ یَّرْکَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ وَوَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ رَأْسَهُ بَیْنَ کَفَّیْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُسْرٰی وَحَدَّ

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ میں نے سوچا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ نماز کس طرح ادا فرماتے ہیں تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اپنا رخ انور قبلے کی طرف کیا۔ پھر آپ نے کانوں کے برابر دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے۔ بعد ازاں آپنے دائیں سے بائیں ہاتھ کو پکڑا۔ جب آپ نے رکوع فرمانے کا ارادہ کیا۔ تو دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھایا اور دونوں ہاتھ گھٹنے پر رکھے۔ جب آپ نے رکوع سے سر مبارک اٹھایا۔ تو دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھایا پھر جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ فرمایا تو سر کو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھا۔

مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَنَصَبَ سَاقَهُ الْيُمْنَى وَسَاقَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ

آپ نے بیٹھ کر بایاں پاؤں بچھایا۔ اور بایاں ہاتھ ران پر رکھا۔ اور دائیں کہنی کو دائیں ران سے اٹھائے رکھا۔ اور آپ نے دو انگلیوں کو بند فرما دیا۔ اور اس طرح حلقہ باندھا۔ اور اس حدیث پاک کے راوی بشر نے اپنی کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور درمیان انگلی کا حلقہ بنایا

بَابُ مَوْضِعِ الْكَفَّيْنِ

بیٹھے ہوئے دونوں ہتھیلیاں کہاں رکھی جائیں

۱۲۶۹ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَلَّبْتُ الْحَصَى فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ لَا تُقَلِّبِ الْحَصَى فَإِنَّ تَقْلِيبَ الْحَصَى مِنَ الشَّيْطَانِ وَافْعَلْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قُلْتُ وَكَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قَالَ هٰكَذَا وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَأَضْجَعَ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَيَدَهُ الْيُسْرَى وَعَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ

سیدنا حضرت علی بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے آپ کے ایک پہلو میں نماز پڑھی۔ میں کنکریاں اٹھانے لگا۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کنکریوں کو نہ الٹیے۔ کیونکہ یہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔ بلکہ ایسے کیجئے جیسا کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔ میں نے پوچھا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے کرتے دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ آپ نے اس طرح اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کیا۔ اور بائیں پاؤں کو بچھا دیا۔ اور آپ نے دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھا۔ اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور کلمے کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

بَابُ قَبْضِ الْأَصَابِعِ مِنَ الْيَدِ الْيُمْنَى دُونَ السَّبَّابَةِ

کلمے کی انگلی کے سوا دائیں ہاتھ کی سب انگلیوں کو برابر کر لینا

۱۲۷۰ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي وَقَالَ صَنَعْ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ وَقَبَضَ بَعْضَ أَصَابِعِهِ

سیدنا حضرت علی بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز میں کنکریوں سے کھیلتے دیکھا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ ایسے کرو جیسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا۔ آپ کس طرح کیا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا جب آپ نماز میں تشریف فرما ہوتے تو آپ اپنی دائیں ہتھیلی کو ران پر رکھتے اور اپنی سب

كُلِّهَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ وَالْيُسْرَى.

انگلیوں کو بند کرلیتے۔ اور انگوٹھے کے قریب والی انگلی سے اشارہ فرماتے۔ اور اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے۔

بَابُ قَبْضِ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ الْيُمْنَى وَعَقْدِ الْوُسْطَى وَالْإِبْهَامِ

انگلیوں کو بند کرنا درمیانی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھنا

۱۲۷۱ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَوَصَفَ قَالَ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا.

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کہا کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے زیارت کروں گا۔ پس میں نے آپ کو دیکھا۔ اور بیان فرمایا تو ارشاد فرمایا۔ حضور تشریف فرما ہوئے اور بایاں پاؤں بچھایا اور آپ نے اپنی بائیں ہتھیلی بائیں ران اور گھٹنے پر رکھی۔ اور دائیں ہاتھ کی کہنی دائیں ران کے برابر کی پھر آپ نے اپنی دونوں انگلیاں بند فرمائیں اور ایک حلقہ باندھا۔ بعد ازاں انگلی اٹھائی تو میں نے دیکھا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ہلاتے اور اس سے دعا فرما رہے تھے۔

بَابُ بَسْطِ الْيُسْرَى عَلَى الرُّكْبَةِ

بائیں ہاتھ کو گھٹنے پر پھیلانا

۱۲۷۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بَاسِطُهَا عَلَيْهَا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم جب نماز میں تشریف رکھتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر جماتے۔ اور آپ رکھتے کی انگلی اٹھا کر اس سے دعا فرماتے اور اپنے دست مبارک گھٹنوں پر بچھائے رکھتے۔

۱۲۷۳ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَادَ عَمْرٌو وَقَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عامر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تو آپ اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے لیکن آپ اس کو حرکت نہ دیتے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری روایت یہ ہے۔ کہ آپ نے حضور

رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ كَذٰلِكَ وَيَحَامِلُ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اسی طرح نماز میں دعا فرماتے۔ اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے

بَابُ الْإِشَارَةِ بِالْإِصْبَعِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا

۱۲۶۴ عَنْ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى فِي الصَّلٰوةِ وَيُشِيْرُ بِإِصْبَعِهِ.

سیدنا حضرت مالک بن نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے والد کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دایاں دست مبارک نماز میں دائیں ران پر رکھے اور انگلی سے اشارہ فرماتے دیکھا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِإِصْبَعَيْنِ وَبِأَيِّ إِصْبَعٍ يُشِيْرُ

دو انگلیوں کا اشارہ کرنے سے منع اور اس بات کا بیان کہ کس انگلی سے اشارہ کیا جائے

۱۲۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُدْعُوْا بِإِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِدْ أَحِدْ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص دو انگلیوں سے اشارہ کیا کرتا۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک انگلی سے کر ایک انگلی سے کر۔

۱۲۶۶ عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَدْعُوْا بِأُصْبُعَيَّ فَقَالَ أَحِدْ أَحِدْ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ.

سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں انگلیوں سے دعا کر رہا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا ایک انگلی سے دعا کر ایک انگلی سے دعا کر اور آپ نے کلمے کی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔

بَابُ حَنْيِ السَّبَّابَةِ فِي الْإِشَارَةِ

کلمے کی انگلی کو اشارے میں جھکانا

۱۲۶۷ عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِي الصَّلٰوةِ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى رَافِعًا إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ قَدْ أَحْنَاهَا شَيْئًا وَهُوَ يَدْعُوْ.

سیدنا حضرت مالک بن نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو بصرہ والوں سے تھے کہ آپ نے اپنے والد سے سنا اور آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بیٹھے ہوئے دیکھا آپ کا دایاں ہاتھ دائیں ران پر تھا۔ آپ نے کلمے کی انگلی اٹھائی ہوئی تھی آپ کی یہ انگلی کس قدر جھکی ہوئی تھی اور آپ دعا فرما رہے تھے

مَوْضِعُ الْبَصَرِ عِنْدَ الْاِشَارَةِ

۱۲۷۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَجَاوَزَ بَصَرُهُ اِشَارَتَهُ

اشارے کے وقت اپنی نگاہ کہاں رکھے

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں تشریف رکھتے۔ تو آپ اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے۔ اور دائیں ہاتھ کی انگلی سے اشارہ فرماتے اور اپنی نگاہ وہیں رکھتے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَاءِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ

۱۲۷۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ اِلَى السَّمَاءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اللّٰهُ اَبْصَارَهُمْ

جب نماز میں دعا مانگے تو آسمان کی طرف نظر نہ اٹھائے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں کو نماز میں دعا کرتے وقت آسمان کی طرف نہ دیکھنا چاہیے ورنہ اللہ ان کی بینائی اچک لے گا۔

بَابُ اِيْجَابِ التَّشَهُّدِ

۱۲۸۰ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يُّفْرَضَ التَّشَهُّدُ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

تشہد پڑھنا واجب ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز میں تشہد واجب ہونے سے قبل ہم یوں پڑھتے تھے۔ اللہ، جبرائیل اور میکائیل پر سلام۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایسا مت کہو کیونکہ اللہ جل جلالہ خود سلام ہے۔ اس کی بجائے یوں کہو!

التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

تَعْلِيْمُ التَّشَهُّدِ كَتَعْلِيْمِ السُّوْرَةِ مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱۲۸۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا

تشہد قرآن کی سورت کی طرح سکھانا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام ہمیں اس طرح تشہد سکھاتے جیسے

يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ.

قرآن کی کوئی سورت سکھاتے۔

بَابُ التَّشَهُّدِ

تشہد کا بیان

۱۲۸۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ بَعْدُ ذٰلِكَ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَآءَ.

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشک اللہ جل جلالہ خود سلام ہے۔ تم میں سے جب کوئی شخص نماز میں بیٹھے تو وہ یہ پڑھے التحیات للہ والصلوات آخر تک

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

تشہد کی ایک اور قسم

۱۲۸۳ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلٰوتَنَا فَقَالَ فَاِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ اِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ اَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ اَلتَّحِيَّاتُ

سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا، تو ہمیں طریقے سکھائے اور نماز ارشاد فرمائی۔ پھر فرمایا! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنی صفیں درست کرو پھر تم میں سے کوئی امامت کرے۔ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری قبول فرمائے گا۔ جب امام تکبیر اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر اور رکوع کرو۔ کیونکہ امام تم سے قبل رکوع کرتا ہے۔ تم سے قبل سر اٹھاتا ہے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پھر اس طرف کی کسر ادھر نکل آئے گی جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو۔ کیونکہ اللہ جل جلالہ نے اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے کہلوایا! اللہ نے اسے سنا جو کوئی اس کی تعریف کرے جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ادھر

التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

کی کسر اِدھر نکل آئے گی اور جب امام بیٹھ جائے تو تم یوں کہو التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

۱۲۸۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔

تشہد کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جیسے قرآن حکیم کا کوئی سورۃ سکھاتے: بسم اللہ وباللہ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ واسأل اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار۔

ترجمہ: حضرت امام نسائی فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جس نے ابن بن نابل کی احادیث کی ہو۔ ہمارے نزدیک ابن بن نابل میں کوئی عیب نہیں مگر حدیث میں خطا ہے اور ہم اللہ سے توفیق مانگتے ہیں۔

بَابُ التَّسْلِيْمِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام پیش کرنا

۱۲۸۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِيَ السَّلَامَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ بلاشبہ اللہ جل جلالہ کے فرشتے زمین میں پھرتے اور میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

فَضْلُ التَّسْلِيْمِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کی فضیلت

۱۲۸۶ عَنْ اَبِيْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ

سیدنا حضرت ابو عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے

وَالْبِشْرَ فِي وَجْهِهِ فَقُلْنَا إِنَّا نَرَى الْبِشْرَ فِي وَجْهِكَ فَقَالَ إِنَّهُ أَتَانِي الْمَلَكُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ أَمَا يُرْضِيكَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

اور آپ کے چہرے پر خوشی تھی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے چہرۂ انور پر خوشی پاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور بولا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہ کا ارشاد پاک ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اس بات پر خوش نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس دفعہ رحمت بھیجے گا جو آپ کی بارگاہ میں ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا اور جو شخص آپ پر ایک دفعہ سلام کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ سلام بھیجے گا۔

بَابُ التَّمْجِيدِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں اللہ کی بزرگی بیان کرنا، اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیۂ درود پاک پڑھنا

۱۲۸۴ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي الصَّلٰوةِ لَمْ يُمَجِّدْ رَبَّهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلَ هٰذَا الْمُصَلِّي ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ وَلِغَيْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَمْجِيدِ رَبِّهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ۔

سیدنا حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا مانگتے ہوئے دیکھا اور اس نے اللہ کی بزرگی بیان نہیں کی۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پیش نہیں کیا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا۔ اے نمازی تم نے جلدی کی۔ اس کے بعد آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تعلیم دی کہ وہ پہلے اللہ کی بزرگی بیان کریں۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک پیش کریں۔ اس کے بعد یہ دعا کریں تاکہ جلدی قبول ہو۔ بعد ازاں آپ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے سنا اس شخص نے اللہ کی بزرگی بیان کی۔ اور اللہ کی تعریف کی۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک بھیجا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اب دعا کرو منظور و قبول ہوگی اور اللہ سے مانگو اللہ جل جلالہ عنایت فرمائے گا۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۸۸ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ.

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تاکید

سیدنا حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہ کے مکان میں ہمارے پاس تشریف لائے۔ تو حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اللہ جل جلالہ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے کا حکم فرمایا۔ ہم آپ کی بارگاہ میں ہدیۂ درود کس طرح پیش کریں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ حتیٰ کہ ہم نے خواہش کی کہ اس شخص نے سوال نہ کیا ہوتا۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یوں کہو! اللھم صل علی محمد۔ وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید۔

اور سلام کو تم معلوم کر چکے ہو۔ یعنی تشہد میں

بَابُ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۸۹ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرْنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ وَنُسَلِّمَ اَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ.

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کس طرح ہدیۂ درود و سلام پیش کیا جائے

سیدنا حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں آپ کی خدمت اقدس میں ہدیۂ درود و سلام پیش کرنے کا حکم ہوا ہے، سلام تو ہمیں معلوم ہے۔ لیکن درود شریف کس طرح بھیجیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کہو۔ اللھم صل علی محمد کما صلیت علی آل ابراھیم اللھم بارک علی محمد کما بارکت علی آل ابراھیم۔

یا اللہ اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیج۔ جیسے تو نے آل ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر رحمت بھیجی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے برکت دے جیسے تو نے آل سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برکت دی۔

نَوْعٌ آخَرُ

درود شریف کی ایک اور قسم

۱۲۹۰ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ قَالَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ قَالَ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى وَنَحْنُ نَقُولُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهٖ مِنْ كِتَابِهٖ وَهُمَا اَخْطَاَ

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ہم نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا۔ آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو چکا لیکن درود شریف کس طرح بھیجیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ یوں کہو اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ال ابراھیم انک حمید مجید

نوٹ: جناب ابن ابی لیلیٰ نے فرمایا ہم اس میں وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ کا اضافہ کرتے ہیں: امام نسائی نے کہا یہ حدیث اس نے اپنی کتاب میں سے بیان کی اور یہ خطا ہے۔

۱۲۹۱ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کرنا تو ہمیں معلوم ہو چکا لیکن درود کس طرح بھیجیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس طرح۔ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد۔ آخر تک پڑھو۔ ابو عبدالرحمن نے فرمایا۔ ہم اتنا زیادہ کہتے ہیں وعلینا معھم

۱۲۹۲ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ قَالَ لِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ اَلَا اُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

سیدنا حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کیا میں آپ کو ایک ہدیہ دوں؟ ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سلام کرنا تو ہمیں معلوم ہو چکا لیکن آپ کی بارگاہ میں درود شریف کیسے بھیجیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ .

فرمایا کہو اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۔۔ آخر تک!

نَوْعٌ آخَرُ

درود شریف کی ایک اور قسم

۱۲۹۳ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ .

سیدنا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کی بارگاہ میں ہدیۂ درود کیسے پیش کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا یوں کہو۔ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔

۱۲۹۴ عَنْ طَلْحَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ نُصَلِّي يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ .

سیدنا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور دریافت کیا یا رسول اللہ ہم آپ کی بارگاہ میں ہدیۂ درود کس طرح پیش کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہو اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد الخ کما

۱۲۹۵ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ وَقُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ .

سیدنا حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر درود بھیجو۔ اور دعا میں کوشش کرو۔ اور کہو اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد۔

نَوْعٌ آخَرُ

درود شریف کی ایک اور قسم

۱۲۹۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا التَّسْلِيمُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ .

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ کی خدمت اقدس میں سلام عرض کرنا تو ہمیں معلوم ہو چکا۔ اب درود شریف کس طرح پڑھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم کہو۔ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ

نَوْعٌ اٰخَرُ

درُود شریف کی ایک اور قسم

۱۲۹۷ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ

سیدنا حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کی خدمت میں کس طرح درود شریف بھیجیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا تم کہو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ

حضرت حارث سے مروی حدیث میں اتنے الفاظ زیادہ ہیں کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ نیز حضرت حارثؓ اور قتیبہ دونوں کی روایت میں ہے۔ کَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ امام نسائی نے فرمایا کہ حضرت قتیبہ نے مجھ سے یہ حدیث پاک دوبارہ بیان کی۔ تو شاید ان سے حدیث پاک کا کچھ حصہ رہ گیا۔

بَابُ الْفَضْلِ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

درُود شریف کی فضیلت

۱۲۹۸ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالْبُشْرٰی یُرٰی فِیْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَنَّهٗ جَاءَنِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ اَمَا یُرْضِیْكَ یَا مُحَمَّدُ اَلَا یُصَلِّیْ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا وَلَا یُسَلِّمُ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا

سیدنا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر خوشی تھی۔ ہم نے دریافت کیا آپ کے چہرۂ مبارک پر فرحت اور خوشی کیوں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ابھی ابھی حضرت جبرائیل میرے پاس تشریف لائے اور آپؐ نے فرمایا یا رسول اللہ آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کی امت سے جو شخص ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس پر دس دفعہ رحمت بھیجوں گا اور تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلامتی بھیجوں گا۔

۱۲۹۹ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے دس درجے بلند کریں گے۔

۱۳۰۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ اس پر دس دفعہ رحمت بھیجے گا۔

بَابُ تَخْيِيرِ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

درود شریف پڑھنے کے بعد جو جی چاہے دعا مانگے

۱۳۰۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدُ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں نماز کے لیے بیٹھتے تو کہتے۔ اللہ پر اس کے بندوں کی طرف سے سلام ہو۔ اور فلاں فلاں شخص پر سلام ہو۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ پر سلام نہ کہو۔ کیونکہ اللہ جل جلالہ خود سلام ہے۔ بلکہ تم میں سے جب کوئی شخص بیٹھے تو یوں کہے۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین فانکم اذا قلتم ذلک اصاب کل عبد صالح فی السماء والارض اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ بعد ازاں اپنی مرضی کے مطابق دعا مانگے گا۔

اَلذِّكْرُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

نماز میں تشہد کے بعد ذکر

۱۳۰۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ أَدْعُو بِهِنَّ فِي صَلَاتِي قَالَ سَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا وَكَبِّرِيهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِيهِ حَاجَتَكِ يَقُلْ نَعَمْ نَعَمْ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ام سلیم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کی یا رسول اللہ مجھے ایسے کلمے بتلائیے جن کے وسیلے سے میں دعا کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دس مرتبہ سبحان اللہ کہو۔ پھر دس بار الحمد للہ کہو بعد ازاں دس دفعہ اللہ اکبر کہو۔ اس کے بعد دعا کیجیے اللہ اپنی حاجت اللہ سے طلب کرو۔ اللہ جل جلالہ فرمائے گا ہاں ہاں (قبول فرمائے گا)

بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الذِّكْرِ

دعا ماثورہ کا بیان

۱۳۰۳ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس

جَالِسًا وَرَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَكَعَ وَسَجَدَ وَتَشَهَّدَ دَعَا فَقَالَ فِي دُعَائِهِ - اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ إِنِّي أَسْأَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَتَدْرُونَ بِمَا دَعَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى -

میں حاضر تھا۔ اور ایک شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا تھا جب وہ رکوع، سجود اور تشہد سے فارغ ہوا تو دعا مانگنے لگا۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ إِنِّي أَسْأَلُكَ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے دریافت کیا کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس شخص نے کن کلمات سے دعا کی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اس شخص نے اللہ جل جلالہ کو اس کے اسم اعظم سے پکارا۔ جب اللہ تعالیٰ کو اس نام سے پکارا جائے تو وہ قبول فرماتا ہے۔ اور جب کوئی اللہ کا یہ نام لے کر مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔!

۱۳۰۴ **عَنْ** مُحْصِنِ بْنِ الْأَدْرَعِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَجُلٌ قَدْ قَضَى صَلٰوتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَكَ ثَلٰثًا۔

سیدنا حضرت محصن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے۔ ایک شخص نماز پڑھ کر تشہد میں تھا۔ اسنے میں کہنے لگا! اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ ارشاد فرمایا یہ شخص بخش دیا گیا ہے

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ

دعا کی ایک اور قسم

۱۳۰۵ **عَنْ** أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلٰوتِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

امیر المومنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؓ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ مجھے ایک ایسی دعا سکھائیے جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ تم کہو۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ

۱۳۰۷ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَاَنَا اُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُوْلَ فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

۱۳۰۷ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ

دُعا کی ایک اور قسم

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تو پھر ہر نماز میں کہا کیجئے۔ رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

سیدنا حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ارشاد فرماتے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ الخ یعنی اے پروردگار! میں ہر کام میں تجھ سے استقلال اور ثابت قدمی اور عزم بالجزم اور تجھ سے تیری نعمت پر شکر تیری حسن عبادت اور تجھ سے دل اور زبان کی سچائی بہتری ہر اس چیز کی جس کو تو جانتا ہے اور تجھ سے تیری پناہ ہر چیز کی برائی سے جسے تو جانتا ہے۔ اور تیری اس چیز سے مغفرت اور بخشش چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔

نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۳۰۸ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلٰوةً فَاَوْجَزَ فِيْهَا فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ اَوْ اَوْجَزْتَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَمَّا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَسَاَلَهٗ عَنِ الدَّعْوَةِ فَذَكَرَ اَنَّهٗ كَانَ فِيْهَا فَلَمَّا اَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَ

دُعا کی ایک اور قسم

حضرت عطاء بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو آپ نے مختصر نماز پڑھائی بعض لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے ہلکی یا مختصر نماز ادا کی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے باوجود کہ میں نے اپنی نماز میں بعض دعائیں پڑھیں جنہیں میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جب آپ کھڑے ہوئے تو ایک شخص آپ کے پیچھے گئے عطاء کی روایت ہے باپ تھے لیکن انہوں نے اپنا نام پوشیدہ رکھا اور انہوں نے آپ سے وہ دعا یاد کر لی پھر واپس آئے اور لوگوں کو بتایا کہ وہ دعا یہ تھی۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم غیب اور تیری قدرت کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جو تجھے مخلوقات پر ہے۔ تو جب تک میرے

تَوَفَّنِيْ إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ
اَللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ يَعْنِيْ فِي
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ
فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ
فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَأَسْأَلُكَ نَعِيْمًا
لَّا يَنْفَدُ وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ
وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَ
أَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ
وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِكَ
وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ
مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ
اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيْمَانِ
وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ۔

لیے زندگی کو اچھا اور بہتر سمجھے تجھے زندہ رکھ اور میرے لیے موت کو بہتر سمجھے تجھے ڈر اللہ میں تجھ سے ظاہر اور باطن میں تیرا خوف مانگتا ہوں اور تجھ سے حکمت سے لبریز سچی بات خوشی اور غصی ہر دو حالتوں میں طلب کرتا ہوں میں تجھ سے فقر اور غنی دونوں حالتوں میں درمیانی راہ کا سوال کرتا ہوں۔ اور تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو۔ اور اس آنکھ کی ٹھنڈک کو جو ختم نہ ہو۔ اور تیرے فیصلے پر تیری رضامندی کا طالب ہوں۔ اور موت کے بعد تجھ سے پہلی راحت اور آسائش کا سوال کرتا ہوں اور رب جلیل کو دیکھنے کے لیے تجھ سے لذت طلب کرتا ہوں۔ اور تیری بارگاہ عظیم میں حاضری اور ملاقات کے شوق کا طلب گار ہوں۔ اور اے اللہ میں اس مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں جس پر صبر نہ ہو سکے۔ اور اس فساد سے جو انسان کو گمراہ کر دے۔ اے اللہ ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ فرما اور ہمیں گمراہوں کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

۱۳۰۹ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ صَلّٰى عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ بِالْقَوْمِ صَلٰوةً أَخَفَّهَا فَكَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوْهَا فَقَالَ أَلَمْ أُتِمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ قَالُوْا بَلٰى قَالَ أَمَا إِنِّيْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدُعَاءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهِ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَائِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ۔

حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے عمار بن یاسر نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھائی اور ہلکی پڑھائی تو انہوں نے انکار کیا (اتنے ہلکے پڑھنے پر) عمار نے کہا کیا میں نے رکوع اور سجدے کو برابر نہیں ادا کیا انہوں نے کہا کیوں نہیں عمار نے کہا میں نے تو نماز میں وہ دعا پڑھی جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اخیر تک۔

بَابُ التَّعَوُّذِ فِي الصَّلٰوةِ

دوران نماز اللہ کی پناہ طلب کرنا

۱۳۱۰ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ حَدِّثِيْنِيْ بِشَيْءٍ كَانَ رَسُوْلُ

سیدنا حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا بِهٖ فِيْ صَلٰوتِهٖ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

مجھے وہ دعا بتایئے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھتے تھے۔ آپؓ نے فرمایا: اچھا! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری برائی سے اس کام میں جو میں نے کیا ہے اور اس کام میں جو میں نے نہیں کیا۔

نَوْعٌ اٰخَرُ

تعوّذ کی ایک اور قسم

۱۳۱۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةً بَعْدُ اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قبر کے عذاب کے متعلق پوچھا۔ تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عذاب قبر حق ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بعد ازاں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو آپؐ نے عذاب قبر سے پناہ مانگی!

۱۳۱۲ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا فرمایا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (ترجمہ یعنی اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں! اور موت و زندگی کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ گناہ کے کام اور قرض سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ ایک شخص نے کہا کیا وجہ ہے کہ آپؐ ہمیشہ قرض سے پناہ مانگتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جب آدمی مقروض ہو جاتا ہے تو وہ جھوٹ بولتے لگتا ہے۔ وعدہ خلافی کرتا ہے!

نوٹ: چونکہ قرض لینا گناہ کا ذریعہ، وجہ اور سبب ہے۔ اس لیے اس سے اللہ کی پناہ طلب کی گئی۔!

۱۳۱۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں تشہد پڑھے تو وہ چار چیزوں جہنم، عذاب قبر، زندگی اور موت کی آزمائش اور دجال کے

وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ثُمَّ يَدْعُو لِنَفْسِهِ مَا بَدَا لَهُ

عذاب، چار چیزوں سے پناہ مانگے۔ پھر اپنے لیے جو مناسب خیال کرے وہ طلب کرے!

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

تشہد کے بعد ذکر کی ایک اور قسم

۱۳۱۴ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے بعد یہ فرماتے تھے احسن الکلام کلام اللہ، واحسن الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

بَابُ تَطْفِيفِ الصَّلَاةِ

نماز کو کم کرنا

۱۳۱۵ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي فَطَفَّفَ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مُنْذُ كَمْ تُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَاةَ قَالَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ مَا صَلَّيْتَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَوْ مُتَّ وَأَنْتَ تُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَاةَ مُتَّ عَلَى غَيْرِ فِطْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ وَيُتِمُّ وَيُحْسِنُ۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے نماز کم پڑھی آپؓ نے اس سے دریافت فرمایا کہ نماز میں کتنے دنوں سے کمی کرتا ہے اس نے عرض کیا چالیس سال، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو نے چالیس سالوں سے نماز نہیں پڑھی اور اگر تو ایسی نماز پڑھتے فوت ہو گیا تو کسی اور دین پر فوت ہوگا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر نہیں پھر فرمایا کہ ایک شخص نماز میں تخفیف کرتا ہے اور رکوع سجود پورا اور اچھی طرح ادا کرتا ہے

نوٹ: نماز میں اختصار کی دو صورتیں ہیں: تخفیف، دوسرا تطفیف، تخفیف یہ ہے کہ رکوع سجود اور قیام کو اچھی طرح ادا کیا جائے۔ اور طویل سورتوں کی تلاوت کرنے کی بجائے مختصر سورتیں یا آیات تلاوت کی جائیں۔ اس میں کوئی کراہت نہیں اور ایک تطفیف ہے یعنی رکوع سجود اور واجب کو واجب اور ضروری قدر سے کم کرنا۔ دونوں سجدوں کے درمیان اچھی طرح نہ ٹھہرنا۔ اسی طرح رکوع کے بعد اچھی طرح کھڑا نہ ہونا یہ نماز میں چوری ممنوع اور مذموم ہے۔

بَابُ أَقَلِّ مَا تُجْزِئُ بِهِ الصَّلَاةُ

نماز کے لیے کم از کم شرط کیا ہے

۱۳۱۶ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَمِّ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَنَحْنُ لَا نَشْعُرُ فَلَمَّا قَضَى أَقْبَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؓ نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے چچا سے سنا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شامل اور شریک تھے۔ آپؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور اس نے نماز پڑھی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ رہے تھے۔ لیکن ہم

ثُمَّ اَقْبَلَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لَہُ الرَّجُلُ وَالَّذِیْ اَکْرَمَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ جَہَدْتُّ فَعَلِّمْنِیْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ تُرِیْدُ الصَّلٰوۃَ فَتَوَضَّاْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَکَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ ثُمَّ ارْکَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِکَ حَتّٰی تَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِکَ۔

اِسے نہیں جانتے تھے۔ جب وہ نماز پڑھ چکا تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا جاؤ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ لوٹ گیا اور نماز پڑھی پھر آیا رسول اللہ کے پاس اور سلام کہا۔ آپ نے فرمایا واپس جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی ——— اسی طرح دو یا تین دفعہ فرمایا۔ اس شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت بخشی میں تھک گیا ہوں مجھے ارشاد فرمائیے کہ میں نماز کس طرح پڑھوں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تو نماز پڑھنے کھڑا ہو۔ تو پہلے اچھی طرح وضو کرو۔ بعد ازاں قبلہ کی طرف رخ کر اور تکبیر کہو۔ پھر قرآن مجید کی تلاوت کرو اور پھر اطمینان سے رکوع کرو۔ بعد ازاں سر اٹھاؤ حتیٰ کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان سے سجدہ کرو پھر ——— یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر سکون و اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ اور بعد ازاں نماز میں اسی طرح کیا کرو۔

۱۲۱۷ عَنْ عَلِیِّ بْنِ یَحْیٰی بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِکٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَمِّ لَہُ بَدْرِیٍّ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْمُقُہُ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَرَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ لَہُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ لَہُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتَابَ لَقَدْ جَہَدْتُّ وَعَرَصْتُ نَفْسِیْ وَعَلِّمْنِیْ قَالَ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تُصَلِّیَ فَتَمَضَّاْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَکَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ اُمَّ الْقُرْاٰنِ وَکَرْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ

سیدنا حضرت علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے اپنے والد سے سنا آپ نے اپنے چچا سے سنا۔ جو بدری تھے کہ میں حضور پر نور کی خدمت اقدس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اسی دوران ایک شخص نے آکر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر اس نے حاضر ہو کر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نماز پڑھتا ہوا ملاحظہ فرما رہے تھے۔ آپ نے سلام کا جواب فرمایا اور بعد ازاں فرمایا جاؤ اور نماز پڑھو تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ لوٹ گیا اور نماز پڑھی پھر آیا اور آپ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا جاؤ نماز پڑھو تو نے نماز نہیں پڑھی جب تیسری یا چوتھی دفعہ ایسا ہوا تو اس شخص نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی میں تھک گیا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے بتائیں اور سکھائیں آپ نے ارشاد فرمایا۔ جب تو نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو اچھی طرح وضو کرو۔ بعد ازاں قبلہ کی طرف رخ کر اور

حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ فَإِذَا أَتْمَمْتَ صَلَاتَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هٰذَا فَإِنَّمَا تَنْقُصُهُ مِنْ صَلَاتِكَ۔

تکبیر کہو پھر قرآن مجید کی تلاوت کیجیے اور پھر اچھی طرح رکوع اطمینان سے کرو۔ پھر اپنا سر اٹھاؤ اور اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ اور بعد ازاں اطمینان سے سجدہ کرو پھر سر اٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر اطمینان سے سجدہ کرو اور پھر سر اٹھاؤ اگر تو نے نماز میں اس طرح کیا تو تیری نماز مکمل ہوئی۔ اور اگر تو نے کمی کی تو نماز گھٹائی۔

۱۳۱۸ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا۔

سیدنا حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا اے ام المومنین! مجھے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے بارے میں ارشاد فرمایئے آپؓ نے فرمایا۔ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے تھے۔ جب اللہ چاہتا تو آپؐ کو اٹھاتا۔ آپؐ مسواک اور وضو فرماتے اور آٹھ رکعتیں نماز ادا فرماتے۔ اور ان میں فقط آٹھویں رکعت کے بعد تشریف فرما ہوتے پھر آپؐ بیٹھ کر اللہ کی یاد کرتے دعا فرماتے اور سلام پھیرتے اس قدر آواز سے کہ ہمیں سنائی دیتا تھا۔

بَابُ السَّلَامِ

سلام کا بیان

۱۳۱۹ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے۔

۱۳۲۰ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ۔

سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں اور بائیں طرف سے دیکھتے اور سلام پھیرتے وقت آپؐ کے رخسار کی چمک اور سفیدی دائیں طرف سے معلوم ہوتی۔

بَابُ مَوْضِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السَّلَامِ

سلام پھیرتے وقت دونوں ہاتھ کہاں رکھے جائیں

۱۳۲۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی۔

خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَاَشَارَ
بِيَدِهٖ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ فَقَالَ
مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ
بِاَيْدِيْهِمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ
الْخَيْلِ الشُّمْسِ اَمَا يَكْفِيْ
اَنْ يَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ
ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ عَنْ
يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

سے ہے، کہ جب ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو کہتے السلام علیکم، السلام علیکم۔ اس حدیث شریف کے راوی حضرت مسعر نے فرمایا کہ ہم ہاتھ سے دائیں اور بائیں طرف اشارہ کرتے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو نماز میں اپنے ہاتھ اس طرح ہلاتے ہیں جیسے کہ یہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ کیا تم میں سے ہر شخص کو یہ کافی نہیں کہ وہ اپنا ہاتھ ران پر رہنے دے، اور اپنی زبان سے بھائی کو دائیں اور بائیں سلام کہے۔

كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى الْيَمِيْنِ

دائیں طرف سلام کرتے وقت کیا کہے

۱۳۲۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُوْدٍ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ وَرَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو تکبیر فرماتے دیکھا اور آپ جھکتے اٹھتے کھڑے ہوتے اور بیٹھتے تھے۔ اور دائیں بائیں سلام پھیرتے وقت کہتے تھے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتیٰ کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آتی اور میں نے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی ایسے کرتے دیکھا۔

۱۳۲۳ عَنْ وَاسِعِ ابْنِ حَبَّانَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا وَضَعَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا رَفَعَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَسَارِهٖ

سیدنا حضرت واسع بن حبان رضی اللہ عنہ سے مروی آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے پوچھا۔ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا کہ جب حضورؐ جھکتے تو آپ اللہ اکبر فرماتے۔ اور جب اٹھتے تو بھی اللہ اکبر فرماتے۔ آخر میں دائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے

كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى الشِّمَالِ

بائیں طرف سلام پھیرتے وقت کیا کہے

۱۳۲۴ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت واسع بن حبان سے مروی ہے کہ میں ابن عمرؓ سے حضورؐ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے تکبیر کا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَتْ قَالَ فَذَكَرَ التَّكْبِيرَ وَذَكَرَ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَنْ يَسَارِهِ

۱۳۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ خَدِّهِ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

۱۳۲۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ

۱۳۲۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ مِنْ هٰهُنَا بَيَاضُ خَدِّهِ مِنْ هٰهُنَا

۱۳۲۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ عَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ

اَلسَّلَامُ بِالْيَدَيْنِ

۱۳۲۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِأَيْدِينَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا

ذکر کیا اور کہا کہ حضور علیہ السلام دائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے اور بائیں طرف السلام علیکم فرماتے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں گویا کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف اس طرح سلام پھیرتے تھے۔ کہ آپ کے رخ انور کی سفیدی دکھائی دیتی تھی اسی طرح حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بائیں طرف سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دکھائی دیتی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے اور کہتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ کے گال کی سفیدی ادھر سے اور ادھر سے نظر آتی۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرتے اور فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار انور کی سفیدی نظر آتی پھر آپ بائیں طرف سلام پھیرتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی کہ آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی۔

سلام کے وقت ہاتھوں سے اشارہ کرنا

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی جب ہم سلام پھیرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور کہتے السلام علیکم۔ السلام علیکم۔ آپ نے ہماری طرف ملاحظہ

بِالْكُمْ تُشِيرُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَذْنَابِ خَيْلٍ شُمْسٍ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا يُومِي بِيَدِهِ.

فرمایا اور پوچھا تمہاری کیا کیفیت ہے کہ تم ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو گویا وہ شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح ہیں جب تم میں سے کوئی شخص سلام کرے تو وہ اپنے ساتھی شخص کی طرف دیکھے لیکن ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

سَلَامُ الْمَأْمُومِ حِينَ يُسَلِّمُ الْإِمَامُ

جب امام سلام کرے تو اس وقت مقتدی بھی سلام کرے

۱۲۳۰ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كُنْتُ أُصَلِّي بِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَّ السُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي فَوَدِدْتُ أَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ بَعْدَمَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَحْبَبْتُ أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ.

سیدنا حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کیا کرتا تھا ایک دفعہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میری بینائی نے مجھے جواب دے دیا ہے اور راستے میں ندیاں نالے مجھے میری قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے آنے سے روکتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ حضور میرے گھر تشریف لائیں اور کسی جگہ نماز پڑھائیں۔ تاکہ میں اسے مسجد بنالوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ان شاء اللہ آؤں گا۔ صبح کے وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ سورج بلند ہو گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ میں نے اجازت دے دی۔ آپ نے تشریف نہ رکھی اور پوچھا تم کہاں چاہتے ہو اپنے گھر میں جا کر میں نماز پڑھوں میں نے ایک ایسی جگہ کے متعلق عرض کیا جہاں میں نماز پڑھنا چاہتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی آپ نے نماز ادا فرمائی اور ہم نے آپ نے سلام پھیر دیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ سلام پھیرا۔

باب

السُّجُودُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز پڑھ کر سجدہ کرنا

۱۲۳۱ عَنْ عُرْوَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا

حضرت عروہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے فارغ ہو کر فجر ہونے تک گیارہ رکعت نماز ادا فرماتے ان میں سے ایک رکعت وتر کی ہوتی۔ اور تمہارا کوئی پچاس آیت تلاوت کرنے

يَقُمْ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحَدِيثِ مُخْتَصَرٌ۔

کے وقت کے برابر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے اور تم میں سے ایک دوسرے سے جلدی پڑھ سکتا ہے یہ حدیث بڑی حدیث سے مختصر ہے!

مولف کی تشریح کے مطابق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سجدہ مبارک نماز کے بعد معلوم ہوتا ہے۔

سَجْدَةُ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

سلام پھیرنے اور بات چیت کر لینے کے بعد سجدہ کرنا

۱۳۲۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ ثُمَّ تَكَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا بعد ازاں گفتگو فرمائی، اس کے بعد سہو کے دو سجدے فرمائے!

اَلسَّلَامُ بَعْدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

سجدہ سہو کے بعد سلام پھیرنا

۱۳۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فِي السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

۱۳۲۳ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ الْخِرْبَاقُ أَنَقَصْتَ ثَلَاثًا فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي كَانَتْ بَقِيَّةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا، خرباق (جسے ذوالیدین کہا جاتا ہے) نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تین رکعتیں ادا فرمائی! آپ نے جو رکعت باقی تھی اسے پڑھا، پھر آپ نے سہو کے دو سجدے کیے۔ بعد ازاں آپ نے سلام پھیرا!

جَلْسَةُ الْإِمَامِ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْانْصِرَافِ

سلام پھیرنے کے بعد امام کتنی دیر بیٹھے

۱۳۲۵ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ وَرَكْعَتَهُ فَاعْتِدَالَهُ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فَسَجْدَتَهُ فَجِلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتَهُ فَجِلْسَتَهُ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْانْصِرَافِ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو نہایت توجہ سے دیکھا تو آپ کا نماز میں کھڑا ہونا، رکوع کرکے کھڑا ہونا، بعد ازاں سجدہ کرنا، پھر سجدہ کرکے بیٹھنا، اس کے بعد دوسرا سجدہ اور پھر سلام پھیر کر بیٹھنا

قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ۔

تقریباً سب برابر تھا۔

۱۳۳۶ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النِّسَاءَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں عورتیں سلام پھیر کر ہی نماز سے چلی جاتیں۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم وہیں تشریف فرما رہتے اور سب مرد بیٹھے رہتے۔ جب تک اللہ جل جلالہ کو منظور ہوتا۔ پھر جب آپ تشریف لے جانے لگتے تو مرد بھی چلے جاتے۔

نوٹ: حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس انتظار میں تشریف رکھتے کہ عورتیں چلی جائیں تاکہ عورتوں اور مردوں کا اختلاط نہ ہو۔

اَلْاِنْحِرَافُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

سلام پھیرنے کے بعد فوراً چلا جانا

۱۳۳۷ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا صَلّٰى انْحَرَفَ

سیدنا حضرت یزید بن الاسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کی۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہی تشریف لے گئے۔

اَلتَّكْبِيْرُ بَعْدَ تَسْلِيْمِ الْاِمَامِ

امام کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا

۱۳۳۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا كُنْتُ اَعْلَمُ انْقِضَآءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تکبیر ہوتی تو اس وقت مجھے معلوم ہوتا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ختم ہو گئی ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِقِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَاتِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ مِنَ الصَّلٰوةِ

نماز کے سلام پھیرنے کے بعد معوذات پڑھنا

۱۳۳۹ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ الْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد مجھے معوذات پڑھنے کا حکم فرمایا۔

اَلْاِسْتِغْفَارُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

سلام پھیرنے کے بعد استغفار پڑھنا

۱۳۴۰ عَنْ ثَوْبَانَ وَمَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے سے مروی ہے کہ حضور

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے تو آپ تین دفعہ استغفار پڑھتے پھر فرماتے اے اللہ تو برائی اور عیب سے سلامت ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے اے بزرگی اور عزت والے تو بہت بڑی برکت والا ہے۔

اَلذِّكْرُ بَعْدَ الْاِسْتِغْفَارِ

استغفار کے بعد ذکر کرنا

۱۳۴۱ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو ارشاد فرماتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذالجلال والاکرام

اَلذِّكْرُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

سلام کے بعد کون سی دعا پڑھی جائے

۱۳۴۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ اَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو فرماتے لا الٰہ الا اللہ اکیلا ہے اللہ کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی تعریف بجا ہے اور اللہ جل جلالہ ہر بات پر قادر ہے۔ اور گناہوں سے بچاؤ اور عبادت کی طاقت اللہ جل جلالہ کی امداد ہی سے ہے ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے مگر صرف اللہ کی اور فقط اللہ جل جلالہ ہی نعمت فضل اور اچھی تعریف کے لائق ہے اور اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہم اللہ جل جلالہ کی خالص عبادت کرتے ہیں اگرچہ کافر برا مانیں۔

عَدَدُ التَّهْلِيْلِ وَالذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

سلام کے بعد تہلیل اور اللہ کا ذکر کرنا

۱۳۴۳ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُهَلِّلُ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ اِبْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ

سیدنا حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد تہلیل اس طرح فرماتے لا الٰہ الا اللہ اکیلا ہے اللہ کا کوئی شریک۔ اور فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کلمات کو نماز کے بعد پڑھتے تھے۔

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الْقَوْلِ عِنْدَ انْقِضَاءِ الصَّلٰوةِ

۱۳۲۴ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

۱۳۲۵ عَنْ وَرَّادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ دُبُرَ الصَّلٰوةِ إِذَا سَلَّمَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

كَمْ مَرَّةً يَقُولُ ذٰلِكَ

۱۳۲۶ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مَخَافَةَ صَرَّابٍ۔

نماز کے بعد دعا کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب حضرت وراد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے وہ دعا تحریر کر بھیجو جو آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، آپ نے فرمایا کہ جب حضور نماز پڑھ چکتے تو فرماتے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ آخر تک، یعنی اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی سلطنت ہے اور اس کی تعریف زیبا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ جو تو عنایت فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک دے، اسے کوئی دینے والا نہیں، اور مال دار کو اس کا مال تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتا۔

سیدنا حضرت وراد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ بن ابی سفیان کو لکھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے بعد سلام پھیرتے تو آپ فرماتے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ آخر تک!

یہ دعا کتنی دفعہ پڑھے

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب حضرت وراد رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ میرے پاس وہ دعا لکھ بھیجیے جو آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب لکھا، میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے آپ نماز پڑھ کر ارشاد فرماتے تھے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ آخر

ف: آپ یہ تین دفعہ فرماتے تھے!

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۱۳۲۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا أَوْ صَلَّى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَأَلَتْهُ عَائِشَةُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَتْ إِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابَعًا عَلَيْهِنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنْ تَكَلَّمَ بِغَيْرِ ذَلِكَ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ.

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۱۳۲۸ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَتْ إِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ فَقُلْتُ كَذَبْتِ فَقَالَتْ بَلَى وَإِنَّا لَنَقْرِضُ مِنْهُ الْجِلْدَ وَالثَّوْبَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَدِ ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ مَا هَذَا فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَتْ صَدَقَتْ فَمَا صَلَّى بَعْدَ يَوْمِئِذٍ صَلَاةً إِلَّا قَالَ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ رَبِّ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ أَعِذْنِي مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الِانْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

۱۳۲۹ عَنْ مَرْوَانَ أَنَّ كَعْبًا حَلَفَ لَهُ

سلام کے بعد ذکر کی ایک اور قسم

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے یا نماز ادا فرماتے تو آپ چند کلمے ارشاد فرماتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے یہ کلمات دریافت کیے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر وہ شخص نیک بات کرتا ہے تو یہ کلمے قیامت تک مہر کی طرح اس کے دل پر قائم رہیں گے! اور اگر کسی اور طرح کی بات کرتا ہے تو وہ باتیں ان کا کفارہ ہو جاتی ہیں وہ کلمات یہ ہیں۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

سلام کے بعد دعا کی ایک اور قسم

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ عذاب قبر پیشاب لگنے سے ہوتا ہے میں نے کہا تو جھوٹ بولتی ہے۔ اس نے کہا نہیں سچ ہے، ہمیں حکم ہے کہ اگر کھال یا کپڑے میں پیشاب لگ جائے تو اسے کاٹ کر الگ کر دیں۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے تشریف لے گئے۔ ہم اونچی آواز سے گفتگو کر رہے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جو یہودی عورت نے کہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ سچ کہتی ہے۔ بعد ازاں اس بات کے بعد حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ارشاد فرماتے۔ اے جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار مجھے جہنم کی آگ اور قبر کے عذاب سے محفوظ رکھ!

نماز پڑھنے کے بعد ایک اور طرح کی دعا

مروان سے مروی ہے

بِاللّٰهِ الَّذِیْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰی اِنَّا لَنَجِدُهٗ فِی التَّوْرٰىةِ اَنَّ دَاوٗدَ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ فِیْ عِصْمَةِ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْهَا مَعَاشِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ عَطَاءٌ فَحَدَّثَنِیْ كَعْبٌ اَنَّ صُهَیْبًا حَدَّثَهٗ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ۔

اَلتَّعَوُّذُ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ

۱۳۵۰ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ اَبِیْ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ فَقَالَ اَیْ اَیْ بُنَیَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُهُنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔

عَدَدُ التَّسْبِیْحِ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ

۱۳۵۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا یُحْصِیْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُمَا یَسِیْرٌ وَمَنْ

کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے آسمانی کتاب کی موجودگی میں قسم اٹھائی۔ اس پالنہار و پروردگار کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے دریا کو چیر دیا۔ ہم نے تورات میں دیکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو آپ یہ دعا کرتے تھے

اے اللہ! دین جس سے میرا بچاؤ ہے، اسے درست فرما دے۔ اور میری دنیا جس میں میرا رزق ہے اسے درست فرما دے۔ اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضامندی کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے تو کوئی دینے والا نہیں ہے۔ اور مال دار کا مال تیرے نزدیک کسی کام نہ آئے گا۔ مروان نے کہا کہ مجھ سے کعب نے بیان کیا حضرت صہیب نے ان سے بیان کیا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرما چکتے تو آپ یہ کلمات ارشاد فرماتے۔

نماز کے آخر میں تعوّذ

سیدنا حضرت مسلم ابن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میرے والد نماز کے بعد کہتے تھے:

اللھم انی اعوذ بک من الکفر والفقر وعذاب القبر

میں نے بھی نماز کے بعد ایسا کہنا شروع کر دیا میرے باپ نے مجھے پوچھا اے بیٹے تو نے یہ کلمات کہاں سے سیکھے میں نے بتایا آپ سے ہی۔ آپ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد انہیں کہا کرتے تھے۔

سلام کے بعد تسبیح کی تعداد

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دو عادتیں ایسی ہیں جنہیں اگر مسلمان اپنائے تو وہ

يَحْمَدُ بِهِمَا فَلِيلٌ فَقَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ
يُسَبِّحُ اللهَ أَحَدُكُمْ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَوٰةٍ
عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا
فَهِيَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ وَأَلْفٌ
وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهُنَّ
بِيَدِهِ فَإِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ أَوْ
مَضْجَعِهِ يُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ
ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهِيَ
مِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيُّكُمْ
يَعْمَلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بِأَلْفَيْنِ وَخَمْسِمِائَةِ
سَيِّئَةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ لَا يُحْصِيهَا
فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ وَهُوَ
فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ
كَذَا أَوْ يَأْتِيهِ عِنْدَ مَنَامِهِ فَيُنَوِّمُهُ

نَوْعٌ آخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ

۱۳۵۲ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ
قَائِلُهُنَّ يُسَبِّحُ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَوٰةٍ ثَلَاثًا
وَثَلَاثِينَ وَيَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُكَبِّرُهُ
أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ.

نَوْعٌ آخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ

۱۳۵۳ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ

جنت میں داخل ہوگا اور وہ بہت آسان ہیں۔ لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پانچ نمازوں کے بعد ہر ایک تم میں سے دس بار سبحان اللہ کہے اور دس بار الحمد للہ کہے اور دس بار اللہ اکبر کہے۔ تو سب ملا کر زبان پر ڈیڑھ سو کلمے ہوئے اور پندرہ سو ہوئے میزان میں۔ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو انگلیوں پر ان کلمات کو جمع فرماتے دیکھا اور تم میں سے جب کوئی شخص اپنے بچھونے پر سونے لگے تو تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے چونتیس بار اللہ اکبر کہے تو زبان پر کل یہ کلمے ہوئے اور میزان میں ایک ہزار۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کون ایسا شخص ہے جو دن میں ڈیڑھ ہزار سے زائد گناہ کرتا ہے جب اتنے گناہ زیادہ کرے تو تب تو اس کے گناہ سے اس کی نیکیاں نہیں بڑھ سکتیں مگر وہ نیکیوں میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دو خصلتوں کا اختیار کرنا کیوں مشکل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ شیطان نماز میں آکر کہتا ہے۔ فلاں بات یاد کر فلاں معاملہ پر غور کر۔ اسی طرح سوتے وقت آتا ہے اور سلا دیتا ہے۔

تسبیح کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نماز کے کئی پاکیزہ کلمات ایسے ہیں جن کا کہنے والا ناامید اور محروم نہیں ہوتا۔ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ۔

تسبیح کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی

دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيَحْمَدُوا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيُكَبِّرُوا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاَتَى رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ مَنَامِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوْا دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدُوْا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اجْعَلُوْهَا كَذٰلِكَ۔

۱۳۵۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا رَاٰى فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ وَقِيْلَ لَهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ اُمِرْتُمْ يَعْنِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نُّسَبِّحَ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنَحْمَدَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنُكَبِّرَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ مِائَةٌ قَالَ سَبِّحُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاحْمَدُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَكَبِّرُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَهَلِّلُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ فَتِلْكَ مِائَةٌ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْعَلُوْا كَمَا قَالَ الْاَنْصَارِيُّ۔

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيْحِ

تسبیح کی ایک اور قسم

۱۳۵۵ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ مَا زِلْتِ عَلٰى حَالِكِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ

سے ہے۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنے کا حکم صادر فرمایا گیا۔ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی خواب میں اگر کسی نے کہا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہنے تینتیس بار الحمد للہ کہنے اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنے کا حکم فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا ہاں۔ اس انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں، تو تم ہر ایک کلمے کو تینتیس تینتیس بار کہو پچیس بار لا الٰہ الا اللہ کہو۔ صبح کے وقت انہوں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپؐ نے ارشاد فرمایا ایسے ہی کیجئے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے خواب میں خواب دیکھنے والے کی طرح دیکھا۔ کسی نے دریافت کیا، تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حکم فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا ہمیں تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنے کا حکم فرمایا ہے اور کل ۱۰۰ سو ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ ۲۵ بار سبحان اللہ کہو، ۲۵ بار الحمد للہ اور ۲۵ بار اللہ اکبر اور ۲۵ بار لا الٰہ الا اللہ کہا کہ یہ سو کلمے ہوئے اس شخص نے صبح کے وقت حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں خواب بیان کیا۔ آپؐ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا۔ ایسے ہی کرو جیسے اس انصاری شخص نے بیان کیا ہے۔

تسبیح کی ایک اور قسم

حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم آپؓ کے پاس سے گزرے دیکھا تو آپؓ مسجد میں بیٹھی ہوئی دعا مانگ رہی تھیں۔ پھر آپؐ دوپہر کو ادھر تشریف لائے۔ اور ان سے پوچھا کیا تم اب تک اسی حال میں ہو؟ انہوں نے

خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ رِضْنَهٗ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

۱۳۵۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْاَغْنِيَاءَ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ اَمْوَالٌ يَتَصَدَّقُوْنَ بِهَا وَيُعْتِقُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَشْرًا فَاِنَّكُمْ تُدْرِكُوْنَ بِذٰلِكَ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ مَنْ بَعْدَكُمْ۔

نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۳۵۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ فِيْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ وَّهَلَّلَ مِائَةَ تَهْلِيْلَةٍ غُفِرَتْ ذُنُوْبُهٗ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

عَقْدُ التَّسْبِيْحِ

۱۳۵۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ۔

عرض کیا ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہیں پڑھنے کے لیے چند کلمے بتاتا ہوں انہیں کہا کرو۔ تین دفعہ سبحان اللہ عَدَدَ خَلْقِهٖ تین دفعہ سبحان اللہ رضی نفسہٖ تین دفعہ سبحان اللہ زنۃ عرشہٖ تین دفعہ سبحان اللہ ومداد کلماتہٖ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ غریب عوام حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ امیر لوگ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزہ رکھتے ہیں اس پر مزید یہ کہ وہ اپنے مال سے صدقہ دیتے ہیں اور غلام آزاد کرتے ہیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم نماز کے بعد ۳۳ تینتیس بار سبحان اللہ، ۳۳ تینتیس بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر اور دس دفعہ لا الٰہ الا اللہ کہا کرو تم زیادہ درجات رکھنے والے لوگوں کے مساوی اور برابر ہو جاؤ گے اور تم اپنے بعد والے لوگوں سے بڑھ جاؤ گے!

دُعا کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص نماز فجر کے بعد سو دفعہ سبحان اللہ اور سو دفعہ لا الٰہ الا اللہ کہے تو اس کے گناہ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں معاف کر دیے جائیں گے!

تسبیح کا شمار کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو انگلیوں پر تسبیح کو شمار کرتے دیکھا!

تَرْكُ مَسْحِ الْجَبْهَةِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۱۲۵۹ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّذِي فِي وَسْطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ مِنْ حِينَ يَمْضِي عِشْرُونَ لَيْلَةً وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ يَرْجِعُ إِلَى مَسْكَنِهِ وَيَرْجِعُ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ ثُمَّ إِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَرَ فِيهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أُجَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هَذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ وَقَدْ أُرِيتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ نُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُبْتَلٌّ مِنْ مَاءٍ وَطِينٍ.

بَابُ قُعُودِ الْإِمَامِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۱۲۶۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

۱۲۶۱ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ كُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سلام کے بعد منہ نہ پونچھنا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ جب بیسویں رات گزر چکتی اور اکیسویں رات آتی تو اپنے گھر میں تشریف لاتے اور جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اعتکاف فرماتے وہ بھی اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے! پھر ایک ماہ میں جس رات لوٹ آتے تھے، ٹھہرے رہے اور لوگوں کو خطبہ سنایا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ سنایا۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ میں اس عشرے میں اعتکاف کیا کرتا تھا، اب مجھے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا زیادہ ثواب معلوم ہوا تو جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے۔ وہ میرے ساتھ ٹھہرا رہے۔ اور میں نے شب قدر کو دیکھا بعد ازاں بھلا دیا گیا سو اب تم اسے آخری عشرے میں ہر طاق راتوں میں سے کسی ایک رات میں ڈھونڈو، اور میں نے اس رات کو کیچڑ میں سجدہ کرتے دیکھا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس رات پانی ٹپکا اور جس جگہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نماز ادا فرماتے۔ وہیں پانی ٹپکا۔ میں نے دیکھا کہ حضور سرور کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا فرما چکے تھے۔ اور آپ کا روئے مبارک پانی اور مٹی سے تر تھا۔

سلام کے بعد امام کا اس جگہ بیٹھنا جس جگہ نماز پڑھی ہے!

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ چکتے تو سورج بلند ہونے تک نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھے رہتے

سیدنا حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ سے پوچھا۔ کیا آپ حضور

وَمَسْرُوقٌ قَالَ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَعْلُوَ الشَّمْسُ فَيَتَحَدَّثُ أَصْحَابُهُ يَذْكُرُونَ حَدِيثَ الْجَاهِلِيَّةِ وَيَنْشُدُونَ الشِّعْرَ وَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ.

علیہ السلام کے پاس بیٹھا کرتے تھے آپ نے فرمایا ہاں (کرتے تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر پڑھتے تو آپ اسی جگہ سورج بلند ہونے تک تشریف فرما رہتے پھر آپ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے گفتگو فرماتے اور وہ زمانہ جاہلیت کا ذکر کرتے۔ شعر پڑھتے اور ہنستے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تبسم فرماتے۔

بَابُ الْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوةِ

نماز پڑھ کر منہ کس طرف پھیرا جائے

۱۳۶۳ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَيْفَ أَنْصَرِفُ إِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَمِينِي أَوْ عَنْ يَسَارِي قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ.

سیدنا حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ جب میں نماز پڑھ چکوں تو کس طرف منہ پھیروں؟ دائیں یا بائیں جانب؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے تو اکثر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں جانب رُخ انور پھیرتے دیکھا ہے۔

۱۳۶۴ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْءًا يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ انْصِرَافِهِ عَنْ يَسَارِهِ.

سیدنا حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے اوپر شیطان کا حصہ نہ لگائے (شمار) یہ کہ جب نماز سے فارغ ہو تو دائیں طرف چلے حالانکہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بائیں طرف جاتے دیکھا ہے۔

۱۳۶۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا قَاعِدًا وَيُصَلِّي حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا وَيَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کھڑے ہو کر پانی پیتے تھے۔ اور بیٹھے ہوئے بھی تو دونوں حالت اور ان کے علاوہ نماز ادا فرماتے تھے۔ اور یہ کہ آپ نماز کے بعد دائیں اور بائیں طرف پھرتے تھے۔

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِي يَنْصَرِفُ فِيهِ النِّسَاءُ مِنَ الصَّلٰوةِ

عورتیں نماز سے کب فارغ ہوں

۱۳۶۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَكَانَ إِذَا سَلَّمَ انْصَرَفْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عورتیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تو واپس

فَلَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ ۔

چلی جائیں۔ اور انہوں نے چادریں لپیٹی ہوئی ہوتی ہیں۔ اندھیرے سے پہچانی نہ جا سکتیں۔

نوٹ: اہل سنت کے نزدیک عورتوں کا مسجد میں آنا ممنوع ہے۔ یہ حکم سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے لگایا تھا۔ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دور میں ہوتے تو آپ بھی ایسا ہی کرتے اور عورتوں مردوں کا اختلاط آپ بھی روک دینے کا حکم فرماتے مجتہد اعظم اور ام المومنین کے ان ارشادات عالیہ سے معلوم ہوا کہ عورت مسجد میں نہیں جا سکتی۔ کیونکہ اس کا معنی ہی پردہ ہے۔ اور خصوصاً زمانہ خدا میں!

اسلام فتنہ اور بے حیائی کے ہر اس راستے کو روکنا اور سدباب کرنا چاہتا ہے جس سے معاشرے میں فساد پھیلے۔ اگر کسی لگدر میں عورتیں مسجد میں جائیں تو یہ حکم بعد میں منسوخ ہے۔ حضرت ام عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق معروف ہے کہ آپ اپنے خاوند کے منع کرنے کے باوجود مسجد میں جا کر نماز ادا فرماتیں چنانچہ ایک دن صبح سویرے آپ کے خاوند راستے میں کھڑے ہو گئے اور جب آپ نماز پڑھنے کی غرض سے مسجد کو روانہ ہوئیں تو راستے میں آپ کے خاوند نے آپ کو دو تھپڑ مارے آپ نے بے ساختہ پکار اٹھیں انا للہ وانا الیہ راجعون قد فعلت ما فعلت

بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ بِالْانْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

اٹھتے وقت امام سے جلدی اٹھنا ممنوع

۱۳۶۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَبَادَرُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْانْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قُلْنَا مَا رَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی۔ پھر آپ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا۔ میں تمہارا امام ہوں لہٰذا مجھ سے رکوع، سجدے قیام اور نماز سے فارغ ہو کر اٹھنے میں جلدی نہ کرو۔ کیونکہ میں تمہیں آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ پھر فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر تم وہ کچھ دیکھ لو جو میں دیکھتا ہوں تو بہت کم ہنسو، اور رو زیادہ۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کیا عظیم فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے دوزخ اور بہشت کو دیکھا۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ

جو شخص امام کے ساتھ اور اس کے اٹھنے تک نماز میں شریک رہے

۱۳۶۷ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھے اور آپ نے تراویح نہیں

إِنَّ الشَّهْرَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ نَحْوٌ مِنْ ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ كَانَتْ سَادِسَةٌ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ كَانَتِ الرَّابِعَةُ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ وَهِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ أَرْسَلَ إِلَى بَنَاتِهِ وَنِسَائِهِ وَحَشَدَ النَّاسُ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ قَالَ دَاوُدُ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُورُ۔

پڑھائی حتیٰ کہ سات راتیں باقی رہ گئیں اس وقت حضورؐ تہائی رات تک کھڑے ہوئے۔ اور چوبیسویں رات کو کھڑے نہ ہوئے۔ اگلی چھبیسویں رات کو کھڑے ہوئے۔ نصف رات تک۔ ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کاش آپؐ آدھی رات سے بھی زیادہ کھڑے ہوتے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی امام کے ساتھ اس کے فارغ ہونے تک نماز پڑھے تو اسے ساری رات کھڑے رہنے کا ثواب ملے گا۔ بعد ازاں آپؐ پچیسویں رات کو کھڑے نہ ہوئے بعد ازاں جب تین راتیں گزر گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹیوں عورتوں اور تمام لوگوں کی جماعتوں کو کہلا بھیجا اور آپؐ کھڑے ہوئے حتیٰ کہ ہم فلاح کے جاتے رہنے سے ڈرے۔ باقی راتوں میں آپؐ نے قیام نہ فرمایا

حدیث کے روای داؤد بن ہند فرماتے ہیں کہ میں نے ولید سے دریافت کیا کہ فلاح کیا ہے آپؐ نے فرمایا سحری ہے!

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْإِمَامِ فِي تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ

امام کو لوگوں کی گردنیں پھاندنا درست ہے

۱۳۶۸ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ سَرِيعًا حَتَّى تَعَجَّبَ النَّاسُ لِسُرْعَتِهِ فَتَبِعَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَدَخَلَ عَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنِّي ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الْعَصْرِ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَبِيتَ عِنْدَنَا فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں مدینہ منورہ میں نماز عصر پڑھی۔ آپ نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی گردنیں پھاندتے ہوئے چلے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے آپؐ کی جلدی پر تعجب کیا۔ آپؐ کے ساتھ بعض صحابہ کرام بھی شامل ہوئے۔ آپؐ اپنی ایک زوجہ کے پاس تشریف لے گئے۔ پھر نکل کر ارشاد فرمایا۔ مجھے نماز عصر میں خیال آیا کہ سونے یا چاندی کا ایک ٹکڑا میرے پاس تھا۔ مجھے رات اسے اپنے پاس رکھنا برا سمجھا۔ لہٰذا میں نے

بَابُ إِذَا قِيلَ لِلرَّجُلِ هَلْ صَلَّيْتَ هَلْ يَقُولُ لَا

جب کسی شخص سے دریافت کیا جائے کیا تو نماز پڑھ چکا تو وہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے نماز نہیں پڑھی!

۱۳۶۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے

يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے غزوہ خندق کے دن جب سورج غروب ہوا تو کفار کو برا بھلا کہنا شروع کیا۔ اور فرمایا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں عصر کی نماز نہ پڑھ سکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ خدا کی قسم میں نے بھی نماز نہیں پڑھی۔ پھر ہم آپؐ کے ہمراہ بطحان کے مقام پر اترے۔ آپؐ نے وضو فرمایا۔ ہم نے بھی وضو کیا۔ بعد ازاں حضورؐ نے نماز عصر سورج غروب ہونے کے بعد پڑھی پھر مغرب کی نماز پڑھی۔

کتاب التشہد والسلام ختم ہوئی

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

إِيجَابُ الْجُمُعَةِ

کتاب جمعۃ المبارک

نمازِ جمعہ واجب ہے

۱۳۷۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ فَهَدَانَا لَهُ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَعْنِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ. الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہم دنیا میں آخر میں آئے ہیں۔ لیکن قیامت میں دوسروں کے مقابلہ کے برعکس پہلے ہوں گے۔ بات صرف اتنی ہے کہ انہیں ہم سے قبل کتاب عنایت فرمائی گئی۔ اور ہمیں بعد میں۔ یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے عبادت فرض فرمائی تھی۔ مگر اس میں انہوں نے اختلاف کیا۔ اللہ عزوجل نے اس دن جمعہ میں ہمیں ہدایت فرمادی۔ اور باقی امتیں ہمارے تابع ہیں کیونکہ جمعہ یوم آفرینش سے ہے۔ یہود ایک دن اور نصاریٰ دو دن ہمارے بعد ہیں!

۱۳۷۱ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضَلَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سابقہ

الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمَ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمَ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِنَا فَهَدَانَا لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِي هُمْ لَهُ تَبَعٌ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَكَذَلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ

لوگوں کو اللہ عزوجل شانہ نے جمعے سے گمراہ فرمادیا تو یہودیوں نے ہفتے کا دن مقرر کیا۔ اور نصاریٰ نے اتوار کا دن متعین کیا۔ پھر جب اللہ جل شانہ نے ہمیں پیدا فرمایا تو جمعہ کا دن بتایا اب پہلے جمعہ ہوا پھر ہفتہ پھر اتوار اور قیامت کے روز یہودی اور عیسائی ہمارے تابع ہوں گے۔ اور ہم دنیا والوں میں پیچھے ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے یعنی سب مخلوقات سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ

نمازِ جمعہ چھوڑنے کی سزا

۱۳۶۲ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ۔

سیدنا ابوجعد ضمری رضی اللہ عنہ جو صحابی تھے سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز جمعہ تین دفعہ سستی کی وجہ سے ترک کردے اللہ تعالیٰ خیر اور برکت کے قبول کرنے سے اس کے دل پر مہر لگادے گا۔

۱۳۶۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ يَبْلُغَانِ بِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس اور سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آپ منبر کی لکڑیوں پر تھے لوگوں کو نماز جمعہ ترک کرنے سے باز آجانا چاہیئے ورنہ اللہ جل جلالہ ان کے دلوں پر مہر لگادے گا۔ اور وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے!

۱۳۶۴ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نماز جمعہ کے ادا کرنے کو جانا ہر بالغ مرد پر فرض ہے!

بَابُ كَفَّارَةِ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

جو شخص عذر کے بغیر جمعہ چھوڑ دے اس کا کفارہ

۱۳۶۵ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَنِصْفِ دِينَارٍ۔

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص عذر کے بغیر نماز جمعہ چھوڑ دے تو وہ اللہ کی راہ میں ایک دینار دے اور اگر دینار نہ ملے تو وہ آدھا دینار دے

بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۱۴۷۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا.

إِكْثَارُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۱۴۷۷ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ أَيْ يَقُولُونَ قَدْ بَلِيتَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

بَابُ الْأَمْرِ بِالسِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۴۷۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكُ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ

یوم جمعۃ المبارک کی فضیلت

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوا جمعہ کا دن ہے۔ اس دن جناب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔ اسی دن جنت میں داخل فرمائے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے۔

یوم جمعۃ المبارک کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود شریف بھیجنا

سیدنا حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام دنوں سے افضل ترین دن جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دن آپ کی روح قبض ہوئی۔ اسی دن صور پھونکا جائے گا اور لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ لہٰذا اس دن مجھ پر بہت درود شریف بھیجو۔ کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر ہمارا درود کس طرح پیش ہوگا۔ درآنحالیکہ آپ وصال شریف فرما چکے ہوں گے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام فرمایا ہے! اور میں قبر میں زندہ رہوں گا!

جمعۃ المبارک کو مسواک کرنے کا حکم

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعۃ المبارک کو ہر بالغ مرد و عورت کا غسل کرنا مسواک کرنا اور استطاعت کے مطابق خوشبو لگانا واجب ہے ایک

وَقَالَ فِي الطِّيبِ وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ۔

روایت کے مطابق اگرچہ خوشبو رنگ دار بھی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

نوٹ: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ افضل اور بہتر خوش بو وہ ہے جس میں رنگ نہ ہو۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے روز غسل کا حکم

۱۳۷۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص نماز جمعہ پڑھنے کے لیے آئے تو وہ غسل کر کے آئے۔

إِيجَابُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کے غسل کا واجب ہونا

۱۳۸۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعۃ المبارک کو ہر بالغ کے لیے غسل کرنا واجب ہے۔

۱۳۸۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ غُسْلُ يَوْمٍ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سات دن میں ہر مسلمان مرد پر ایک دن غسل کرنا ضروری ہے۔ اور وہ یوم جمعۃ المبارک ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کے غسل کی رخصت

۱۳۸۲ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَكُونُونَ الْعَالِيَةَ فَيَحْضُرُونَ الْجُمُعَةَ وَهُمْ وَسْخٌ فَإِذَا أَصَابَهُمُ الرَّوْحُ سَطَعَتْ أَرْوَاحُهُمْ فَيَتَأَذَّى بِهَا النَّاسُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوَلَا تَغْتَسِلُونَ۔

سیدنا حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس غسل کا ذکر کیا آپؓ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں لوگ بدیہ منورہ کے اونچے دیہات میں رہتے تھے۔ وہ جمعے میں گھٹیا اور میلے کچیلے کپڑے پہن کر آتے تھے۔ جب پسینا چلتا تو وہ ان کے بدن کی بدبو اٹھا کر لے جاتی۔ اور لوگوں کو اس وجہ سے تکلیف ہوتی۔ جب اس کا تذکرہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا گیا تو حضور

۱۳۸۳ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ كِتَابًا وَلَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ سَمُرَةَ إِلَّا حَدِيْثَ الْعَقِيْقَةِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے جمعۃ المبارک کے دن اچھی طرح وضو کیا اور اچھی طرح غسل کیا۔ امام نسائی نے فرمایا کہ حضرت حسن نے اس حدیث شریف کو سمرہؓ سے کتابت کے ذریعے نقل کیا کیونکہ حضرت حسنؒ نے سمرہؓ سے عقیقے کی حدیث شریف کے سوا نہیں سنا اور اللہ خوب جانتا ہے

فَضْلُ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

غسل جمعۃ المبارک کی فضیلت

۱۳۸۴ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ غَدَا وَابْتَكَرَ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔

سیدنا حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بروز جمعہ اپنی بیوی سے صحبت کرے (اور) نہلائے اور خود بھی نہائے۔ جلدی جا کر امام کے نزدیک بیٹھے اور بے ہودہ گفتگو نہ کرے تو اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور عبادت کا ثواب ملے گا۔

بَابُ الْهَيْئَةِ لِلْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کے لباس کی کیفیت

۱۳۸۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا أَعْطٰى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدَ مَا قُلْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کپڑوں کا ایک جوڑا فروخت ہوتے دیکھا۔ تو آپؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کتنا اچھا ہوتا کہ آپ اسے خرید لیتے اور جمعہ کے دن اور باہر سے لوگ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوں تو آپ اسے پہنا کریں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت کی نعمتوں میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اسی قسم کے جوڑے پیش کیے گئے۔ آپؐ نے ان میں سے ایک جوڑا سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا

مُشْرِكًا بِمَكَّةَ.

۱۳۸۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكَ وَأَنْ يَمَسَّ مِنَ الطِّيبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے یہ جوڑا پہناتے ہیں۔ حالانکہ آپ نے عطارد کے جوڑے میں جو کچھ کہنا تھا کہہ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے یہ جوڑا آپ کو پہننے کے لیے نہیں دیا ہے۔ تو اس سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا مکہ میں اپنے ایک بھائی کو دے دیا جو مشرک تھا۔

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہر بالغ مسلمان پر غسل جمعہ واجب ہے۔ اسی طرح مسواک کرنا اور اپنی استطاعت کے مطابق خوشبو لگانا بھی واجب ہے

فَضْلُ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کو جانے کی فضیلت

۱۳۸۸ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ.

سیدنا حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص بروز جمعۃ المبارک غسل کرے (اپنی بیوی کو غسل کرائے یعنی صحبت کرے) اور سویرے چلے اور پیدل جائے سوار نہ ہو اور امام کے نزدیک بیٹھے خاموش رہے اور بے ہودہ نہ بکے تو اسے ہر قدم پر ایک نیکی ملے گی۔

بَابُ التَّبْكِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کو جلدی جانے کی فضیلت

۱۳۸۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَكَتَبُوا مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَتِ الْمَلَائِكَةُ الصُّحُفَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَجِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِي

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر بیٹھتے ہیں۔ اور جو شخص نماز جمعہ پڑھنے آتا ہے اس کا نام لکھتے ہیں۔ جب امام خطبہ پڑھنے اٹھتا ہے تو فرشتے کتابیں سمیٹ اور لپیٹ لیتے ہیں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز جمعہ کے لیے سب

بَقَرَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِيْ شَاةً ثُمَّ كَالْمُهْدِيْ بَطَّةً ثُمَّ كَالْمُهْدِيْ دَجَاجَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِيْ بَيْضَةً۔

۱۳۸۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَنَازِلِهِمُ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ فَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ فَالْمُهَجِّرُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِيْ بَدَنَةً ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ كَالْمُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ كَالْمُهْدِيْ كَبْشًا حَتّٰى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ۔

۱۳۹۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَنَازِلِهِمْ فَالنَّاسُ فِيْهِمْ كَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ دَجَاجَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ دَجَاجَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ عُصْفُوْرًا وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ عُصْفُوْرًا وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً۔

سے پہلے آتا ہے۔ وہ ایسا ہے جیسے کسی شخص نے مکہ مکرمہ میں قربانی کے لیے اونٹ بھیجا۔ پھر جیسے کسی نے گائے ارسال کی۔ پھر جیسے کسی شخص نے بکری بھیجی بعد ازاں جیسے کسی شخص نے مرغی بھیجی اور پھر جیسے کسی شخص نے انڈا بھیجا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے لوگوں کو لکھتے ہیں جو پہلے آتا ہے اس کا نام پہلے لکھتے ہیں۔ اور پھر جو بعد میں آتا ہے اس کا نام بعد میں لکھتے ہیں۔ اسی طرح جب امام نکلتا ہے تو کتابیں سمیٹ لی جاتی ہیں اور فرشتے خطبہ سننے لگتے ہیں پھر جو شخص جمعہ کو نماز پر سب سے پہلے آتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے قربانی کے لیے مکہ مکرمہ میں اونٹ بھیجا۔ بعد ازاں اس کے بعد ایسا ہی ہے جیسے کسی شخص نے قربانی کے لیے گائے بھیجی۔ پھر جو اس کے بعد ہے وہ ایسا ہے جیسے کسی شخص نے قربانی کے لیے مینڈھا بھیجا حتی کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغی اور انڈے کا ذکر بھی فرمایا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فرشتے جمعۃ المبارک کے دن مسجد کے دروازوں پر بیٹھتے ہیں۔ اور لوگوں کو ان کے درجوں کے مطابق لکھتے ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی شخص نے قربانی کے لیے مکہ مکرمہ میں اونٹ بھیجا۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک گائے قربانی کے لیے بھیجی اور بعض ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک مرغی قربانی کے لیے بھیجی۔ اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جیسے کسی نے ایک چڑیا قربانی کے لیے ارسال کی اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک انڈا قربانی کے لیے بھیجا۔

وَقْتُ الْجُمُعَةِ

۱۳۹۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّانِیَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَیْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ یَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔

جمعۃ المبارک کا وقت

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعۃ المبارک کے دن غسل جنابت کرے اور جلدی نماز کو آئے تو گویا اس نے قربانی کے لیے ایک اونٹ مکہ مکرمہ بھیجا اور جو شخص دوسری گھڑی میں جائے اس نے گویا ایک گائے قربانی کے لیے بھیجی اور جو شخص تیسری گھڑی میں آئے اس نے گویا ایک بکری ارسال کی۔ اور جو چوتھی گھڑی میں جائے گویا اس نے ایک مرغی بھیجی اور جو پانچویں گھڑی میں جائے اس نے گویا ایک انڈا بھیجا۔ جب امام خطبہ پڑھنے کے لیے نکلتا ہے تو فرشتے آکر خطبہ سنتے ہیں!

۱۳۹۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ اِثْنَا عَشَرَ سَاعَةً لَا یُوْجَدُ عَبْدٌ مُسْلِمٌ یَسْاَلُ اللّٰهَ شَیْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اِیَّاهُ فَالْتَمِسُوْهَا اٰخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جمعۃ المبارک کا دن بارہ ساعتوں پر مشتمل ہے جو بندہ مسلمان اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ جل جلالہ اسے عنایت فرمائے گا! تو اس وقت کو عصر کے بعد آخری ساعت میں تلاش کرو!

نوٹ:۔ چونکہ اس ساعت میں دعا قبول ہوتی ہے۔ دوسری روایت میں اس طرح ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جمعۃ المبارک میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اگر بندہ اس گھڑی اللہ جل جلالہ سے کچھ طلب کرے تو اللہ اسے عنایت فرمائے گا اور اس ساعت میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ ساعت عصر سے غروب تک ہے۔ بعض کے نزدیک جب سے نماز کے لیے تکبیر ہو نماز کی فراغت تک وقت ہے۔ بعض کہتے ہیں جب تک امام نماز سے فارغ ہوتے وقت منبر پر بیٹھے۔ بعض کے نزدیک جمعہ کی آخری گھڑی ہے۔ بعض کہتے کہ زوال کے فوراً بعد وقت ہے۔ بعض کے نزدیک اس کا وقت سایہ کے ایک ہاتھ لمبے بڑھنے تک ہوتا ہے۔ بعض کے نزدیک جمعۃ المبارک کی یہ گھڑی شب قدر کی طرح پوشیدہ ہے۔ بعض کے نزدیک نماز فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ درست اور صحیح ترین یہ ہے۔ کہ وہ ساعت امام کے خطبے کے بیٹھنے سے نماز کی فراغت تک ہے! اللہ و رسولہ اعلم بالصواب۔

۱۳۹۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَعُوْدُ فَنُرِیْحُ نَوَاضِحَنَا

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ پڑھتے پھر جب ہم

قُلْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ قَالَ زَالَتِ الشَّمْسُ.

۱۳۹۴ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ فَيْءٌ نَسْتَظِلُّ بِهِ.

لوٹتے۔ تو ہم اپنے اونٹوں کو آرام دیتے۔ امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کونسا وقت تھا؟ آپ نے فرمایا کہ سورج غروب ہوتے ہی!

سیدنا حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ پڑھتے۔ جب ہم واپس آتے تو دیواروں کا سایہ نہ ہوتا کہ ہم ان کے سایہ میں ٹھہریں!

بَابُ الْأَذَانِ لِلْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کی اذان

۱۳۹۵ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ الْأَذَانَ كَانَ أَوَّلُ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ خِلَافَةُ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ.

سیدنا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے دور اقدس میں پہلے جمعہ کی اذان اس وقت ہوتی، جب امام منبر پر بیٹھتا۔ جب سیدنا حضرت عثمان غنی اللہ عنہ کی خلافت کا وقت آیا اور نمازی زیادہ ہو گئے۔ تو آپ نے بتحریک سنت تیسری اذان کا جمعۃ المبارک کو حکم فرمایا۔ تو مدینہ منورہ میں ایک مقام زوراء پر یہ اذان دی گئی پھر ایسا حکم قائم رہا!

نوٹ:۔ اس اذان کی ابتداء حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر اور عظیم صحابی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوئی۔ کسی صحابی نے اس کا انکار نہیں کیا اور سب صحابہ کرام نے اسے قبول کیا۔ لہٰذا یہ اجماع ہوا اور اجماع شرع میں حجت ہے۔ خصوصاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا اجماع اور جو اجماع کا خیال نہ کریں تب بھی خلفاء راشدین کا فعل سنت ہے۔ کیونکہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے تَمَسَّكُوا بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ

۱۳۹۶ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ إِنَّمَا أَمَرَ بِالنِّدَاءِ الثَّالِثِ عُثْمَانُ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَتَبَاعَدُوا لِيُسْمِعَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ أَذَانٍ وَاحِدٍ وَكَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ

سیدنا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تیسری اذان کا حکم سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب مدینہ منورہ میں نمازی لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت ایک ہی

الإمام۔

۱۲۹۷ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ ثُمَّ كَانَ كَذٰلِكَ فِيْ زَمَنِ أَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

بَابُ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَاءَ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ

۱۲۹۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

مَقَامُ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۲۹۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَسْتَنِدُ إِلٰى جِذْعٍ نَخْلَةٍ مِّنْ سَوَارِيْ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ وَاسْتَوٰى عَلَيْهِ اضْطَرَبَتْ تِلْكَ السَّارِيَةُ كَحَنِيْنِ النَّاقَةِ حَتّٰى تَسَمَّعَهَا أَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتّٰى نَزَلَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَهَا فَسَكَنَتْ۔

اذان کہی۔

سیدنا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس وقت اذان فرماتے جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوتے جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترتے تو تکبیر فرماتے۔ اور سیدنا حضرت ابوبکر اور حضرت فاروقِ اعظم کے دور میں ایسا ہی رہا۔

جب امام خطبہ کے لیے نکل چکا ہو اگر اس وقت کوئی شخص مسجد میں آئے تو کیا وہ سنتیں پڑھے یا نہیں!

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام خطبہ دینے نکل چکا ہو تو جمعۃ المبارک کے روز دو رکعت پڑھ لے!

خطبہ کے لیے امام کے کھڑے ہونے کا مقام

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو کھجور کی لکڑی سے بنے ہوئے ستون کے ساتھ آپ سہارا لیتے۔ جب منبر بن گیا اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چڑھنے لگے تو وہ بے قرار اور بے چین ہو گیا اور اس میں اونٹنی کے رونے کی طرح آواز پیدا ہوئی اور وہ ستون حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کی وجہ سے رونے لگا حتیٰ کہ اس آواز کو سب مسجد والوں نے سنا۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس ستون کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے اسے گلے سے لگایا اور وہ چپ ہو گیا۔

۱۴۰۰ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى هٰذَا يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا۔

سیدنا حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور آپ نے عبدالرحمٰن بن ام الحکم کو دیکھا کہ آپ بیٹھے بیٹھے خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں آپ نے فرمایا دیکھو اس شخص کو کہ بیٹھ کر خطبہ کہہ رہا ہے حالانکہ اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے۔ کہ جس وقت تجارت یا لہو و لعب دیکھتے ہیں تو وہ اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں (اس سے ثابت ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے!)

بَابُ الْفَضْلِ فِي الدُّنُوِّ مِنَ الْإِمَامِ

امام کے قریب ہونے کی فضیلت

۱۴۰۱ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَابْتَكَرَ وَعَدَا وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَأَنْصَتَ ثُمَّ لَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ كَأَجْرِ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔

سیدنا حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نہلائے اور نہائے۔ اور سویرے جائے اور امام کے نزدیک بیٹھے اور خاموش رہے۔ فضول و بے ہودہ باتیں نہ کرے تو اس شخص کو ہر قدم پر ایک برس کے روزوں اور عبادت کا ثواب ملے گا!

النَّهْيِ عَنْ تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

امام جب منبر پر خطبہ پڑھ رہا ہو تو لوگوں کی گردنیں پھاندنا منع ہے

۱۴۰۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَانِبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جمعہ کے دن آپ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دوران اقدس میں ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا آیا آپ نے ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ تم نے لوگوں کو پریشان اور تنگ کیا!

بَابُ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَاءَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور کوئی اس وقت آئے تو نماز پڑھے یا نہیں

۱۴۰۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف رکھتے تھے۔ یہ جمعہ کا دن تھا آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تو نے تحیۃ المسجد یا تحیۃ الوضو کی دو رکعتیں پڑھیں اس نے عرض کی نہیں آپ نے فرمایا پڑھ لیجئے!

بَابُ الْاِنْصَاتِ لِلْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جب خطبہ جمعہ ہو رہا ہو تو خاموش رہے، کسی سے یہ بھی نہ کہے کہ وہ خاموش رہے!

۱۴۰۴ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے ساتھی سے جمعۃ المبارک کے دن کہے کہ خاموش رہ اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو اس نے بھی بے ہودہ اور فضول بات کی۔

نوٹ: چپ رہ کہنا اس لیے بے ہودہ ہے کیونکہ یہ بھی ایک بات ہے۔ البتہ اگر اشارہ سے چپ کرائے تو کوئی قباحت نہیں۔

۱۴۰۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے کہ جب خطبے کے وقت اپنے دوست سے کہے کہ خاموش رہ۔ تو تو نے بھی بے ہودہ اور فضول کیا۔

بَابُ فَضْلِ الْاِنْصَاتِ وَتَرْكِ اللَّغْوِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

خاموش رہنے کی فضیلت

۱۴۰۶ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا اُمِرَ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ حَتّٰى يَاْتِیَ الْجُمُعَةَ وَيُنْصِتُ حَتّٰى يَقْضِیَ صَلٰوتَهٗ اِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهٗ مِنَ الْجُمُعَةِ۔

سیدنا حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص حکم کے مطابق جمعۃ المبارک کے دن طہارت کرے بعد ازاں وہ اپنے گھر سے نکلے اور جمعہ کو آئے اور نماز ختم ہونے تک چپ رہے تو اس کے سابقہ جمعہ تک گناہ معاف ہو جائیں گے۔

بَابُ كَيْفَ الْخُطْبَةُ

خطبہ کس طرح پڑھا جائے

۱۴۰۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُعَلِّمُنَا خُطْبَةَ الْحَاجَةِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نکاح وغیرہ کا خطبہ یوں سکھایا۔ الحمد للہ نستعینہ ونستغفرہ۔ آخر تک۔ یعنی سب تعریف اللہ جل جلالہ کی ہے ہم اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں اور ہم اللہ جل جلالہ

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا وَلَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَلَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ۔

کی پناہ مانگتے ہیں۔ اور اپنے دلوں کی برائی سے پناہ مانگتے ہیں جس کو اللہ راہ ہدایت پر لائے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ اور جس شخص کو اللہ عزوجل گمراہ کرے اسے کوئی راہ راست پر لانے والا نہیں۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اور اس بات کی گواہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے مقرب اور خاص بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں! پھر تین آیات پڑھیں!! اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے اور تم فقط اسلام پر ہی مرو۔ اے ایمان والو اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا فرمایا۔ پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا۔ پھر ان دونوں میں تمہارے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں۔ اور اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم مانگتے ہو۔ اور اپنے رشتوں کی قطع تعلقی سے ڈرو۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور مضبوط بات کہو۔

امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منقطع ہے کیونکہ حضرت ابو عبیدہ نے جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ نہ ہی عبدالرحمٰن نے عبداللہ سے سنا۔ نہ ہی عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد وائل بن حجر سے سنا۔

بَابُ حَثِّ الْإِمَامِ فِي خُطْبَتِهِ عَلَى الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

امام کا خطبہ جمعۃ المبارک میں ترغیب غسل دینا

۱۴۰۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ جمعۃ المبارک پڑھا تو ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی شخص خطبہ جمعہ کو جانے لگے تو غسل کرے!

۱۴۰۹ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَشِيطٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ سُنَّةٌ وَقَدْ حَدَّثَنِي بِهِ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ۔

حضرت ابراہیم بن نشیط نے ابن شہاب سے پوچھا جمعہ کے دن غسل کرنے کو کہا انہوں نے سنت ہے پھر کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منبر پر بیان کیا۔

۱۴۱۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا جو شخص تم میں سے جمعہ کے لیے آوے وہ غسل کرے۔

بَابُ حَثِّ الْاِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ خُطْبَتِهٖ

امام کا جمعۃ المبارک کے دن لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دینا

۱۴۱۱ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَيْنَةٍ بَذَّةٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَلْقَوْا ثِيَابًا بِهِمْ فَاَعْطَاهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الثَّانِيَةُ جَاءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ قَالَ فَاَلْقٰى اَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ هٰذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِعَيْنَةٍ بَذَّةٍ فَاَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَاَلْقَوْا ثِيَابًا فَاَمَرْتُ لَهٗ مِنْهَا بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْاٰنَ فَاَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَاَلْقٰى اَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَاَنْهَرْتُهٗ وَقُلْتُ خُذْ ثَوْبَكَ ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کو خطبہ پڑھ رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص میلے کچیلے اور پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے حاضر خدمت ہوا آپ نے اس سے پوچھا کیا تم نماز پڑھ چکے۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دو رکعتیں پڑھ لو اور آپ نے لوگوں کو صدقے کی رغبت دلائی۔ لوگوں نے کپڑے ڈالنے شروع کیے۔ آپ نے اس میں سے دو کپڑے اس شخص کو عنایت فرمائے۔ جب دوسرا جمعہ ہوا تو وہ شخص پھر سرکار کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ پڑھ رہے تھے آپ نے لوگوں کو صدقہ دینے کی رغبت دلائی۔ اس شخص نے ان دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا ڈال دیا (وہ صدقہ دینے لگا) حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ابھی اس گزشتہ جمعہ کو تو یہ شخص پھٹے پرانے کپڑوں میں آیا میں نے لوگوں کو صدقہ دینے کا حکم فرمایا جب انہوں نے کپڑے دیے تو میں نے دو کپڑے دیئے۔ یہ پھر آیا لہٰذا میں نے پھر لوگوں کو صدقہ دینے کا حکم دیا۔ تو اس نے خود اپنا ایک کپڑا ڈال دیا۔ آپ نے اسے جھڑک کر فرمایا کہ تو اپنا کپڑا لے جا۔

نوٹ: پہلے جمعہ کو اس شخص کو خطبہ کے دوران صدقہ کے دو کپڑے ملے تھے۔ پھر اس نے کیا دیا ہے۔ اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ انسان جب تک خود محتاج ہو تو پہلے اپنی حاجت رفع کرے اگر پھر کچھ بچے تو صدقہ دے۔

مُخَاطَبَةُ الْإِمَامِ رَعِيَّتَهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ

امام کا منبر پر اپنی رعیت سے مخاطب ہونا

۱۴۱۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ.

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات جمعۃ المبارک کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص حاضر خدمت ہوا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تو نے نماز پڑھ لی۔ اس شخص نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اٹھ کر

۱۴۱۳ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ مَعَهُ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَظِيمَتَيْنِ.

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے کبھی آپ لوگوں سے مخاطب اور متوجہ ہوتے کبھی آپ ان کی طرف دیکھ کر ارشاد فرماتے۔ میرا یہ بیٹا سردار ہے شاید اللہ عزوجل اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ جمعۃ المبارک میں تلاوت قرآن مجید کرنا

۱۴۱۴ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ حَفِظْتُ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

سیدنا حضرت عمارہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی بیٹی (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ میں نے سورۂ ق حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سن کر یاد کی۔ آپ اسے جمعۃ المبارک کے دن منبر پر چڑھ کر تلاوت فرما رہے تھے۔

بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ میں اشارہ کرنا

۱۴۱۵ عَنْ حُصَيْنٍ أَنَّ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ رَأَى عُمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيَّ وَقَدْ رَفَعَ يَدَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَسَبَّهُ حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ وَيُنَادِي عُمَارَةُ الثَّقَفِيُّ وَقَالَ مَا زَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ.

سیدنا حضرت حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت بشر بن مروان نے جمعۃ المبارک کے دن اپنے دونوں ہاتھ منبر پر اٹھائے تو حضرت عمارہ بن رویبہ نے کہا کہ خدا ان ہاتھوں کو برا کرے۔ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس پر زیادہ نہ فرمایا اور آپ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا۔

بَابُ نُزُولِ الْإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ لِحَاجَةٍ وَرُجُوعِهِ إِلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

خطبہ ختم کرنے سے پہلے کسی ضروری کام کے لیے منبر سے اترنا

۱۴۱۶ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ فِيهِمَا فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ كَلَامَهُ فَحَمَلَهُمَا ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هَذَيْنِ يَعْثُرَانِ فِي قَمِيصَيْهِمَا فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ كَلَامِي فَحَمَلْتُهُمَا۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَقْصِيرِ الْخُطْبَةِ

۱۴۱۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ۔

بَابُ كَمْ يَخْطُبُ

۱۴۱۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُهُ يَخْطُبُ إِلَّا قَائِمًا وَيَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَيَخْطُبُ الْخُطْبَةَ الْآخِرَةَ۔

بَابُ الْفَصْلِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِالْجُلُوسِ

۱۴۱۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ۔

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اسی دوران حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور دونوں لال اور سرخ کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اور گرتے سنبھلتے جاتے تھے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے۔ اور خطبہ ختم کر دیا۔ اور آپ نے ان دونوں کو گود میں اٹھایا۔ پھر منبر پر تشریف لے گئے۔ اور فرمایا۔ اللہ جل جلالہ سچ فرماتا ہے تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں۔ میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اپنی اپنی قمیصوں میں گرتے پڑتے آتے ہیں۔ تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا۔ حتیٰ کہ میں نے خطبہ چھوڑ دیا اور انہیں اٹھا لیا۔

مختصر خطبہ پڑھنا مستحب ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الٰہی کثرت سے کرتے اور بے کار باتیں کم کرتے۔ آپ نماز کو طویل فرماتے اور خطبے کو مختصر اور بیواؤں مسکینوں کے ساتھ چلنے اور ان کے کام کر دینے سے نہیں شرماتے تھے۔

جمعۃ المبارک کو کتنا لمبا خطبہ پڑھے

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا۔ میں نے کھڑے ہونے کے سوا خطبہ پڑھتے ہوئے نہ دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے اور دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے۔

دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے کھڑے ہو کر پڑھتے اور دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھتے

بَابُ السُّكُوتِ فِي الْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

جب دو خطبوں کے دوران میں بیٹھے تو خاموش رہے

۱۴۲۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ خُطْبَةً أُخْرَى فَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَدْ كَذَبَ۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعۃ المبارک کے دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے دیکھا پھر آپ بیٹھے لیکن گفتگو نہ فرمائی پھر کھڑے ہوئے اور دوسرا خطبہ ارشاد فرمایا۔ اگر اب تم میں سے کوئی شخص یہ کہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تو اس نے جھوٹ بولا

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرِ فِيهَا

دوسرے خطبے میں تلاوتِ کلام مجید کرنا اور اللہ کا ذکر کرنا

۱۴۲۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَيَقْرَأُ آيَاتٍ وَيُذَكِّرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَصَلَاتُهُ قَصْدًا۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے پھر آپ بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے اور کلام اللہ شریف کی چند آیات تلاوت فرماتے۔ اللہ جل جلالہ کی یاد کرتے۔ اور آپ کا خطبہ درمیانہ ہوتا۔ نماز بھی متوسط اور درمیانی ہوتی۔

اَلْكَلَامُ وَالْقِيَامُ بَعْدَ النُّزُولِ عَنِ الْمِنْبَرِ

منبر سے اتر کر کھڑا رہنا یا کسی سے گفتگو کرنا

۱۴۲۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ فَيَعْرِضُ لَهُ الرَّجُلُ فَيُكَلِّمُهُ فَيَقُومُ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ إِلَى الْمُصَلَّى فَيُصَلِّي۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ کر منبر سے اترتے۔ پھر جو شخص آپ کے سامنے آتا تو آپ اس سے گفتگو کرتے ٹھہرے رہتے۔ جب گفتگو ختم ہو چکتی تو آپ نماز کی جگہ تشریف لا کر نماز ادا فرماتے۔

عَدَدُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعۃ المبارک کی رکعتوں کی تعداد

۱۴۲۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى

سیدنا حضرت عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ

قَالَ قَالَ عُمَرُ صَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عُمَرَ۔

سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جمعہ کی دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر کی بھی دو رکعتیں ہیں نیز عید الاضحیٰ کی بھی دو رکعتیں ہیں (اور سفر کے علاوہ) نماز سفر کی بھی دو رکعتیں ہیں۔ اور یہ سب پوری اور مکمل ہیں ان میں کوئی کمی نہیں یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی معلوم ہوا۔ امام نسائی فرماتے ہیں ابو لیلیٰ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔

اَلْقِرَاءَةُ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ

نمازِ جمعۃ المبارک میں سورۂ جمعہ اور منافقون کی تلاوت کرنا

۴۲۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ وَفِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ الْجُمُعَةَ وَالْمُنَافِقِيْنَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جمعہ میں فجر کی نماز میں الم السجدہ اور ہل اتی علی الانسان اور جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور منافقون تلاوت فرماتے!

اَلْقِرَاءَةُ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

نمازِ جمعۃ المبارک میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھنا

۴۲۵ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ تلاوت فرماتے!

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فِي الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

نمازِ جمعہ میں حضرت نعمان بن بشیر کی قرأت کا اختلاف

۴۲۶ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ سَاَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى آخِرِ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کے روز سورۂ جمعہ کے بعد کونسی سورت تلاوت فرماتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہل اتاک حدیث الغاشیہ!

۴۲۷ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ

سیدنا حضرت حبیب بن سالم رضی اللہ عنہ نے

بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فَيَقْرَأُ بِهِمَا فِيْهِمَا جَمِيْعًا.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ وھل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے کبھی نماز عید اور جمعہ اکٹھے آجاتے اور آپ دونوں میں انہی سورتوں کی تلاوت فرماتے۔

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

جس نے امام کے ساتھ جمعہ کی ایک رکعت پالی اس نے جمعہ پالیا

۴۲۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پائے اس نے جمعہ پالیا۔

عَدَدُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ

جمعہ کے بعد مسجد میں کتنی رکعتیں پڑھے

۴۲۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے جب کوئی شخص جمعہ پڑھ لے تو اس کے بعد سنتوں کی چار رکعتیں پڑھے۔

صَلٰوةُ الْاِمَامِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کے بعد امام نماز کہاں

۴۳۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب تک اپنے گھر میں واپس تشریف نہ لاتے۔ آپ جمعہ کے بعد نماز ادا نہ فرماتے۔ وہاں دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۴۳۱ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ.

حضرت سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعتیں گھر میں پڑھا کرتے۔

بَابُ اِطَالَةِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کے بعد دو رکعتیں طویل کرنا

۴۳۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ يُطِيْلُ فِيْهِمَا وَيَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ آپ جمعہ کے بعد دو رکعتیں طویل فرماتے اور فرماتے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے ہی کرتے۔

ذِكْرُ السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهِ الدُّعَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک میں اس ساعت کا بیان جس میں دعا قبول ہوتی ہے

۱۴۳۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الطُّورَ فَوَجَدْتُ بِهِ كَعْبًا فَمَكَثْتُ أَنَا وَهُوَ يَوْمًا أَحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحَدِّثُنِي عَنِ التَّوْرَاةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ يَمُوتُ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ تُصْبِحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُسِيخَةً حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا ابْنَ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَقَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ يَوْمٌ فِي كُلِّ سَنَةٍ فَقُلْتُ بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيتُ بَصْرَةَ بْنَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ جِئْتَ فَقُلْتُ مِنَ الطُّورِ فَقَالَ لَوْ لَقِيتُكَ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَهُ لَمْ تَرْتَحِلْ إِلَيْهِ قُلْتُ لَكِنِّي لَوْ لَقِيتُكَ قَبْلَ أَنْ آتِيَهُ لَمْ أَرْتَحِلْ إِلَيْهِ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُعْمَلُ الْمَطِيُّ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَقُلْتُ لَوْ رَأَيْتَنِي خَرَجْتُ إِلَى الطُّورِ فَلَقِيتُ كَعْبًا فَمَكَثْتُ أَنَا وَهُوَ يَوْمًا أُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں کوہِ طور پر گیا، جہاں مجھے بہت بڑے عالم حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ ملے۔ میں اور کعب ایک دن اکٹھے رہے۔ میں نے آپ سے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث بیان کیں، اور انہوں نے مجھ سے تورات کی باتیں..... بیان کیں میں نے ان سے کہا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا سب دنوں میں جن میں سورج نکلا جمعۃ المبارک کا دن بہترین ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن آپ بہشت میں داخل فرمائے گئے۔ اسی دن آپ کی توبہ قبول ہوئی۔ اسی دن آپ کا وصال شریف ہوا۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ روئے زمین پر انسان کے سوا کوئی جاندار ایسا نہیں جو جمعۃ المبارک کے دن صبح کو سورج نکلنے تک قیامت کے ڈر سے کان نہ لگائے رکھتا ہو اور جمعۃ المبارک میں ایک ایسی گھڑی ہے جو اگر کسی مسلمان کو نماز میں مل جائے اور وہ اس گھڑی میں اللہ جل جلالہ سے کچھ مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور دے گا۔ کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا دن سال میں ایک دفعہ ضرور آتا ہے۔ میں نے کہا یہ ساعت جمعہ میں آتی ہے۔ پھر کعب نے توراۃ پڑھ کر دیکھا تو فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ یہ گھڑی ہر جمعۃ المبارک کو ہوتی ہے اس کے بعد میں کوہِ طور سے اترا نکلا۔ مجھے بصرہ میں ابی بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ ملے۔ آپ نے دریافت کیا۔ آپ کہاں سے تشریف لا رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا طور سے آپ نے فرمایا اگر آپ مجھے طور پر جانے سے پہلے ملتے تو وہاں نہ جاتے، میں نے پوچھا کیوں بھئی؟ آپ نے بتایا کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحَدِّثُنِي عَنِ التَّوْرَاةِ
فَقُلْتُ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ
يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ
تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ تُوُفِّيَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ
مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ تُصْبِحُ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُصِيخَةً حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّ فِيهِ سَاعَةً
لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ
يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ كَعْبٌ
ذٰلِكَ يَوْمٌ فِي كُلِّ سَنَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ سَلَامٍ صَدَقْتَ كَعْبٌ قُلْتُ ثُمَّ قَرَأَ
كَعْبٌ فَقَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ صَدَقْتَ كَعْبٌ ثُمَّ إِنِّي لَا أَعْلَمُ
تِلْكَ السَّاعَةَ فَقُلْتُ يَا أَخِي حَدِّثْنِي
بِهَا قَالَ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ فَقُلْتُ أَلَيْسَ قَدْ
سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا يُصَادِفُهَا مُؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ
وَلَيْسَتْ تِلْكَ السَّاعَةَ صَلَاةٌ قَالَ أَلَيْسَ
قَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى وَجَلَسَ يَنْتَظِرُ
الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى تَأْتِيَهُ الصَّلَاةُ
الَّتِي تَلِيهَا قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهُوَ كَذٰلِكَ۔

کو ارشاد فرماتے سُنا ہے کہ تین مساجد کے سوا کسی مسجد کی طرف سفر نہ کیا جائے۔ ایک مسجد حرام دوسری میری مسجد اور تیسری مسجد بیت المقدس! بعد ازاں میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے کہا کاش آپ نے مجھے طور جاتے ہوئے دیکھا ہوتا میں وہاں کعب سے ملا۔ اور ایک دن میں اور آپ ساتھ رہے۔ میں نے ان سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کیں۔ اور آپ نے تورات شریف کے مسائل بتائے۔ میں نے کہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جن دنوں میں سورج نکلا ان میں بہترین جمعۃ المبارک کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن آپ اترے گئے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی گئی اسی دن آپ کا وصال شریف ہوا۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ زمین پر کوئی ایسا جانور نہیں جو قیامت کے ڈر سے جمعۃ المبارک کے دن کان نہ لگائے ہوئے ہو سورج نکلنے تک۔ آدمی کے سوا وہ غافل ہے اور باقی سب ہوشیار ہیں۔ جمعۃ المبارک میں ایک ایسی گھڑی ہے جو جس مسلمان کو نماز میں مل جائے اور وہ اللہ جل جلالہ سے کچھ مانگے تو اللہ اسے ضرور عنایت فرمائے گا۔ حضرت کعب نے فرمایا ایسا دن ہر سال میں ایک دفعہ ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضرت کعب نے غلط کہا۔ میں نے کہا پھر کعب نے پڑھ کر دیکھا تو فرمایا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ بے شک ایسا ہی ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا میں تجھے وہ گھڑی بتاتا ہوں میں نے کہا بتائیے مجھے وہ ساعت بتا دیں۔ انہوں نے کہا جمعہ کے دن کی آخری ساعت ہے میں نے پوچھا کیا تم نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو نہیں سنا جس میں آپ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان اس گھڑی کو نماز میں پائے اور یہ وقت نماز پڑھنے کا نہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم سے نہیں سُنا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص نماز پڑھ کر دوسری نماز کی انتظار میں بیٹھا رہے۔ وہ نمازی ہی میں شمار ہوگا۔ حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت آجائے ابن نے کہا کیوں نہیں سُنا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس نماز کی مراد اب یہی ہے کہ وہ نماز کی انتظار میں بیٹھا رہے گویا وہ نماز ہی میں ہے۔

۱۴۳۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعۃ المبارک میں ایک ایسی گھڑی ہے۔ کہ اگر کوئی مسلمان اسے پاکر اللہ جل جلالہ سے کچھ مانگے تو اللہ اس کو عطا فرمادیگا

۱۴۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قُلْنَا يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جمعۃ المبارک میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر مسلمان اسے نماز میں کھڑا ہوا پائے پھر اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ جل جلالہ اسے ضرور عنایت فرمائے گا۔ ہم نے کہا حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ ساعت بہت قلیل ہے اور آپ اپنی انگلی کو چھنگلیا پر رکھ کر اشارہ فرماتے اگر درمیان میں رکھا تو یہ اس امر کا مظہر ہے کہ یہ ساعت جمعۃ المبارک کے درمیان میں ہے۔ اور یہ چھنگلیا پر رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ گھڑی آخری دن میں ہے!

اٰخِرُ كِتَابِ الْجُمُعَةِ
کتاب جمعۃ المبارک ختم ہوئی۔

كِتَابُ تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نماز قصر کرنے کی کتاب

۱۴۳۶ عَنْ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ

سیدنا حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے کہ اگر تمہیں کافروں کے فساد سے ڈر ہو تو تمہیں نماز کم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (اس سے ثابت ہوا کہ قصر سب ہی چاہیئے جب خوف ہو)

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ۔

تو لوگ امن اور حفاظت میں ہیں۔ تو انہیں سفر میں قصر نہیں کرنی چاہیئے۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں نے بھی تعجب کیا اور میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا۔ قصر اللہ کا صدقہ ہے۔ جو تمہیں اللہ نے دیا ہے۔ لہٰذا تم اللہ کل جلالہ کا صدقہ قبول کرو۔

نوٹ:۔ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ جل جلالہ کے فضل اور عنایت سے ہر سفر میں قصر ضروری ہے۔ اور ضروری نہیں کہ جہاں خوف ہو وہاں ہی قصر کیا جائے۔!

۱۴۳۷ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِنَّا نَجِدُ صَلٰوةَ الْحَضَرِ وَصَلٰوةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْاٰنِ وَلَا نَجِدُ صَلٰوةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ اَخِي اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بَعَثَ اِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا وَاِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَاَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

سیدنا حضرت امیہ بن عبداللہ بن خالد رضی اللہ عنہ نے جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم حضر اور خوف کی نماز قرآن مجید میں پاتے ہیں۔ لیکن نماز سفر نہیں پاتے۔ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بھائی کے بیٹے اللہ جل جلالہ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت ہمارے پاس بھیجا جب ہم کچھ نہ جانتے تھے۔ پھر جیسا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ایسے ہم بھی کیا کرتے تھے (اور آپ نے ہر سفر میں قصر فرمایا۔ پس ہمیں بھی کرنا چاہیئے۔!)

۱۴۳۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَا يَخَافُ اِلَّا رَبَّهُ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے راستے میں آپ کو خدا کے سوا کسی کا ڈر نہ تھا اور آپ دو رکعتیں ادا فرماتے۔ یعنی قصر کرتے۔!

۱۴۳۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ لَا نَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ نُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان سفر کرتے تھے وہاں اللہ جل جلالہ کے سوا کسی کا ڈر نہ تھا۔ مگر ہم دو رکعتیں ادا کرتے تھے۔

۱۴۴۰ عَنِ ابْنِ السَّمْطِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُصَلِّي بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ

سیدنا حضرت ابن السمط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے سیدنا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ سے تین میل دور ذوالحلیفہ کے مقام پر دو

أَنَا أُصَلِّي كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

رکعتیں پڑھتے دیکھا ہیں نے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں ویسے ہی کرتا ہوں جیسے میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ کو کرتے دیکھا ہے۔

۱۴۴۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي بِقَصْرٍ حَتَّى رَجَعَ فَأَقَامَ بِهَا عَشْرًا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ گیا۔ آپ جب تک وہاں رہے، قصر فرماتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ واپس تشریف لائے اور آپ وہاں دس دن تک قیام پذیر رہے۔

۱۴۴۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں دو رکعتیں ادا کیں۔ اور جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت عمر کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں، اللہ جل جلالہ ان دونوں سے راضی ہو۔

۱۴۴۳ عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَالْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَالنَّحْرِ رَكْعَتَانِ وَالسَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ نماز جمعہ کی دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر کی دو رکعتیں ہیں اور عید الاضحیٰ کی دو رکعتیں ہیں اور سفر کی دو رکعتیں ہیں۔ اور یہ سب مکمل ہیں ان میں کمی نہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا ہی ارشاد پاک ہے (یعنی ایسا نہیں کہ پوری چار رکعتیں ہوں اور قصر سے دو رکعتیں بلکہ فقط دو ہی رکعتیں ہیں اور چار پڑھنا درست نہیں)۔

۱۴۴۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَصَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَاةُ الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کے مطابق حضر کی چار رکعتیں فرض ہوئیں اور سفر کی دو رکعتیں اور خوف کی صرف ایک رکعت ہے

نوٹ: یعنی امام کے ہمراہ ایک رکعت اور ایک رکعت اکیلے۔

۱۴۴۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اللہ جل جلالہ نے تمہارے پیغمبر کی زبان پر حضر میں چار رکعتیں، سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت فرض کی ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ بِمَكَّةَ

۴۴۶ عَنْ مُوسٰى وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ أُصَلِّي بِمَكَّةَ إِذَا نَزَلْتُ فَإِنْ صَلَّيْتُ فِي جَمَاعَةٍ قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۴۷ عَنْ مُوسٰى بْنِ سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ تَأْمُرُنِي الصَّلَاةُ فِي جَمَاعَةٍ أَنَا فِي الْبَطْحَاءِ مَا تَرٰى أَنْ أُصَلِّيَ قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

۴۴۸ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَمْنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرُهُ رَكْعَتَيْنِ۔

۴۴۹ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَكْثَرَ مَا كَانَ النَّاسُ وَآمَنَهُ رَكْعَتَيْنِ۔

۴۵۰ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ۔

---

۴۵۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ بِمِنًى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ۔

مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے مکہ میں قصر کرنا

سیدنا حضرت موسیٰ بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اگر میں مکہ مکرمہ میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھوں تو کتنی رکعتیں پڑھوں آپ نے فرمایا دو رکعتیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

سیدنا حضرت موسیٰ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا حضرت ابن عباس سے دریافت کیا جب میں بطحاء میں ہوتا ہوں تو جماعت قضا ہوتی ہے تو میں کتنی رکعتیں نماز پڑھوں آپ نے فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھنا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

منیٰ میں قصر کرنے کا باب

سیدنا حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں حالانکہ لوگ کافی تعداد میں تھے اور ہر طرح کا امن تھا۔

سیدنا حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں کافی لوگوں کی موجودگی اور حالت امن میں دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جناب حضرت ابوبکر حضرت فاروق اعظم اور سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان حضرات کی خلافت کی ابتداء میں منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۴۵۲ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ صَلّٰى عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعًا فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ فَقَالَ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھیں۔ اس کی اطلاع سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ہوئی۔ آپ نے فرمایا میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں

۱۴۵۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِيْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں، اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۴۵۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا أَبُوْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا عُمَرُ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا عُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ ابتدائے خلافت میں سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بھی دو رکعتیں پڑھیں۔

نوٹ: مکہ میں چونکہ نیت اقامت کرتے تھے۔ اور بعض کے نزدیک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہاں نکاح کر لیا تھا

المقام الذی یقصر بمثلہ الصلوٰۃ

کتنے دنوں کی اقامت تک قصر کرنا چاہیئے

۱۴۵۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا قُلْتُ هَلْ أَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ نَعَمْ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ گئے۔ تو آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ ہم واپس آ گئے۔ ابو اسحاق نے فرمایا۔ کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کہ کیا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں کچھ دنوں تک قیام فرمایا تو انہوں نے کہا ہاں ہم وہاں دس دن ٹھہرے

۱۴۵۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ بِمَكَّةَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پندرہ دن

خَمْسَ عَشْرَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ

۱۴۵۷ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا۔

۱۴۵۸ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا۔

۱۴۵۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اعْتَمَرَتْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ حَتَّى إِذَا قَدِمَتْ مَكَّةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَصَرْتَ وَأَتْمَمْتُ وَأَفْطَرْتَ وَصُمْتُ قَالَ أَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ وَمَا عَابَ عَلَيَّ۔

تَرْكُ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

نمازِ سفر میں نفل ادا کرنا

۱۴۶۰ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلِّي قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا فَقِيلَ لَهُ مَا هٰذَا قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

تک مکہ مکرمہ میں قیام پذیر رہے اور آپ وہاں نماز قصر ہی پڑھتے تھے۔

سیدنا حضرت علاءؓ بن حضرمی سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مکہ مکرمہ سے ہجرت کر چکا ہو وہ حج کے ارکان پورے کر کے تین دن تک رہے۔

سیدنا حضرت علاءؓ بن حضرمی سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ہجرت کر چکا ہو وہ حج کے ارکان پورے کر کے مکہ مکرمہ میں تین دن تک ٹھہرے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپؓ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ ادا کیا۔ آپؓ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تشریف لے گئیں تو عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ میں نے نماز میں قصر بھی کیا اور نماز پوری بھی پڑھی افطار بھی کیا اور روزے بھی رکھے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ تم نے بہت اچھا کیا اور مجھ پر کوئی عیب نہیں۔

سیدنا حضرت وبرہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب حضرت عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں دو رکعت فرض سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ نہ آپؓ فرض سے پہلے سنت ادا فرماتے نہ فرض کے بعد۔ ایک شخص نے دریافت کیا۔ ایسا کیوں ہے؟ آپؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کرتے دیکھا ہے۔

۱۴۹۱ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى خُبَائِهِ فَرَأَى قَوْمًا يُسَبِّحُونَ قَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتْمَمْتُ صَلَاتِي أَوْ لَسَبَّحْتُ لَأَتْمَمْتُهَا صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كَذَلِكَ۔

سیدنا حضرت حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سفر میں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا۔ آپ نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ اپنے ڈیرے میں تشریف لے گئے۔ وہاں لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور دریافت فرمایا کہ یہ لوگ کیا کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ نفل پڑھ رہے ہیں سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ اگر میں فرض سے پہلے یا بعد نفل پڑھنے والا ہوتا تو قصر کرنے کی بجائے فرض ہی پورا کرتا۔ میں حضور کے ساتھ آپ کے وصال تک اور پھر حضرت ابوبکر جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا۔ انھوں نے بھی ایسا ہی کیا۔

نوٹ: سفر میں مطلق نفل نماز پڑھنا سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے۔ اس کے علاوہ کئی احادیث شریفہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے۔

كِتَابُ الْكُسُوفِ۔

گہن کا بیان

۱۴۹۲ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سورج اور چاند اللہ جل شانہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کے مرنے یا زندہ رہنے کی وجہ سے ان میں گہن نہیں لگتا لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان سے ڈراتا ہے۔

التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَالدُّعَاءُ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ

جب سورج گرہن ہو تو تسبیح و تکبیر کہنا اور دعا مانگنا

۱۴۹۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَرْمِي بِأَسْهُمٍ لِي بِالْمَدِينَةِ إِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَجَمَعْتُ أَسْهُمِي وَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ مَا أَحْدَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں مدینہ منورہ میں اپنے تیروں سے کھیل رہا تھا اسی دوران سورج گرہن ہو گیا۔ میں نے اپنے تیروں کو جمع کیا اور سوچا کہ دیکھوں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے بارے میں کیا نئی بات ارشاد فرمائی ہے۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس

فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُو حَتَّى حَسَرَ عَنْهَا فَقَالَ شَرَّتْ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

اَلْاَمْرُ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ۔

۱۴۶۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا۔

اَلْاَمْرُ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ كُسُوْفِ الْقَمَرِ

۱۴۶۵ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ الْكُسُوْفِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ

۱۴۶۶ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ۔

۱۴۶۷ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَوَثَبَ بِثَوْبِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

میں آپؐ کی پچھلی طرف سے حاضر ہوا آپ سجدہ میں تھے اور تسبیح و تکبیر ارشاد فرما رہے تھے نیز حضورؐ دعا فرما رہے تھے حتیٰ کہ سورج صاف اور واضح ہو گیا پھر حضورؐ پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے دو رکعتیں پڑھیں اور چار سجدے فرمائے

جب سورج گرہن ہو تو نماز پڑھنے کا حکم

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند میں گرہن کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو!

چاند گرہن کے وقت نماز کا حکم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند کو کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گہن نہیں لگتا یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے دو نشانیاں ہیں جب تم ان کو دیکھو تو نماز پڑھو!

جب سورج گرہن ہو تو سورج کے صاف ہونے تک نماز پڑھنا

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ جل شانہٗ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اور ان میں کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گہن نہیں لگتا جب تم ان میں گہن دیکھو تو سورج صاف ہونے تک نماز پڑھو!

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ اسی دوران سورج کو گرہن لگا۔ آپؐ

حَتَّى انْجَلَتْ

بَابُ الْأَمْرِ بِالنِّدَاءِ لِصَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

۱۴۶۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي أَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعْنَ وَاصْطَفَفْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

بَابُ الصُّفُوْفِ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

۱۴۶۹ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ وَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَكَعَ رَكْعَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ۔

كَيْفَ صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ

۱۴۷۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى لِكُسُوْفِ الشَّمْسِ فَمَا فِي رَكْعَةٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَهُنَّ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

جلدی اٹھے اور اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے دو رکعتیں ادا فرمائیں حتیٰ کہ سورج صاف ہو گیا۔

سورج گرہن کی نماز کے لیے لوگوں کو بلانے کا حکم

سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں سورج گرہن ہوا۔ آپ نے ایک بلانے والے کو حکم فرمایا۔ اس نے پکارا کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ! سب لوگ اکٹھے ہو گئے اور صفیں باندھیں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع اور چار سجدوں میں دو رکعتیں پڑھیں۔

سورج گرہن کی نماز میں صفیں باندھنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورج گرہن ہوا آپ مسجد کی طرف نکلے اور کھڑے ہو کر تکبیر فرمائی۔ سب لوگوں نے آپ کی اقتداء میں صفیں باندھیں۔ آپ نے چار رکوع اور چار سجدے فرمائے۔ سورج صاف ہو گیا۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے۔

گرہن کی نماز کس طرح پڑھی جائے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز میں آٹھ رکوع فرمائے اور چار سجدے کیے۔ حضرت عطاؒ نے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت فرمایا۔

۱۴۷۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى فِي كُسُوْفٍ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ الْاُخْرٰى مِثْلَهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز پڑھائی تو قرأت فرمائی۔ بعد ازاں رکوع کیا پھر قرأت فرمائی پھر رکوع فرمایا۔ پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی اور رکوع فرمایا۔ پھر سجدہ فرمایا۔ اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

سورج گرہن میں سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک اور طرح کی روایت

۱۴۷۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس روز سورج گرہن ہوا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے فرمائے

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

نماز سورج گرہن کی ایک اور قسم

۱۴۷۳ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ اُصَدِّقُ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يُرِيْدُ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَامًا شَدِيْدًا يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ انْتَهٰى ثُمَّ سَجَدَ حَتّٰى اَنَّ رِجَالًا يَوْمَئِذٍ يُغْشٰى عَلَيْهِمْ حَتّٰى اَنَّ سِجَالَ الْمَاءِ لَتُصَبُّ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا قَامَ جَعَلَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَاسْمَعُوا اللّٰهَ وَاذْكُرُوْهُ وَادْعُوْهُ حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ لَقَدْ دَنَتْ مِنِّيْ الْجَنَّةُ حَتّٰى قُلْتُ اَىْ رَبِّ وَاَنَا فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ وَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنْ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُكُمْ بِهِمَا فَاِذَا كَسَفَا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَنْجَلِيَا۔

سیدنا حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے آپ نے فرمایا۔ مجھے اس شخص نے حدیث شریف بیان کی جسے میں سچا جانتا ہوں۔ میرا گمان ہے کہ ان کی مراد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں سورج گرہن ہوا۔ آپ لوگوں کو لے کر بڑی دیر تک کھڑے رہے۔ آپ کھڑے ہوتے پھر رکوع فرماتے۔ پھر کھڑے ہوتے پھر رکوع فرماتے۔ پھر کھڑے ہوتے پھر رکوع فرماتے۔ پھر کھڑے ہوتے پھر رکوع فرماتے۔ آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور ہر رکعت میں تین رکوع فرمائے۔ آپ نے تیسرے رکوع کے بعد سجدہ فرمایا حتی کہ بعض لوگوں کو بے ہوشی آگئی۔ اور ان پر پانی کے ڈول کھڑے کھڑے ڈالے گئے۔ جب آپ رکوع فرماتے تو ارشاد فرماتے۔ اللہ اکبر اور جب سر اٹھاتے تو ارشاد فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ۔

۱۴۷۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ قُلْتُ لِمُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا شَكَّ وَلَا مِرْيَةَ۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ رکوع کیے چار سجدے۔ فرمائے۔ پھر میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو کہا کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس میں کوئی شک اور شبہ نہیں ہے۔

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْهُ عَنْ عَائِشَةَ

سورج گرہن کی نماز کی حضرت عائشہؓ سے ایک اور روایت

۱۴۷۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ كُمْ سَجَدَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں سورج گرہن ہوا آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر فرمائی لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بنالی۔ آپ نے پہلے طویل قراءت فرمائی۔ بعد ازاں تکبیر کہی اور رکوع فرمایا۔ ایک طویل رکوع پھر سر اٹھایا اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد پھر کھڑے ہوئے اور قراءت شروع فرمائی تو ایک لمبی چوڑی قراءت کی۔ پہلی سے کچھ کم۔ پھر تکبیر فرمائی اور لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم۔ پھر فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ الخ پھر سجدہ کیا۔ بعد ازاں دوسری رکعت میں ایسا ہی کیا تو آپ نے چار رکوع کیے اور چار سجدے۔ اور سورج آپ کے فارغ ہونے سے پہلے صاف ہو گیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ سنایا۔ پہلے اللہ کو جس طرح لائق ہے ایسے ہی اس کی تکبیر کہی۔ بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا سورج

هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ تَعَالَى لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا حَتَّى يُفَرِّجَ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُمُونِي أَرَدْتُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا ابْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ۔

۱۴۷۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُودِيَ الصَّلَاةُ جَامِعَةً فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

۱۴۷۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ وَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ

اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان میں گہن کسی شخص کی موت اور زیست سے نہیں لگتا بلکہ جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تم سے اسے دور کر دے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا میں نے اس جگہ سب چیزیں دیکھ لیں جن کے متعلق تمہارے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے۔ تم نے دیکھا کہ میں نے چاہا جنت کے پھلوں میں سے ایک گچھا توڑ لوں جب تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا اور میں نے دیکھا کہ جہنم کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو توڑ رہا ہے جب کہ تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹ گیا۔ اور میں نے اس میں ابن لحی کو دیکھا جس نے سب سے پہلے سائبہ نکالا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا تو آواز دی گئی کہ نماز باجماعت ہوگی۔ لوگ جمع ہوئے اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور اس میں چار رکوع اور چار سجدے فرمائے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا آپ نے نماز پڑھائی اور کافی دیر تک کھڑے رہے۔ بعد ازاں کافی دیر تک رکوع فرمایا۔ پھر بڑی دیر تک کھڑے ہوئے اور قیام کو لمبا کیا جو پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا اور رکوع کو لمبا کیا لیکن پہلے کی نسبت آپ نے رکوع کم فرمایا پھر آپ نے سر مبارک اٹھا کر سجدہ فرمایا اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج صاف ہو گیا۔ آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا۔ جس میں اللہ جل جلالہ کی تعریف بیان فرمائی ثناء بیان کی۔ پھر فرمایا۔ سورج اور چاند دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان میں کسی کی موت اور زیست کے لیے گہن نہیں لگتا۔ جب تم دیکھو کہ انہیں گہن لگا ہے تو اللہ جل جلالہ سے دعا مانگو تکبیر کہو اور صدقہ دو۔ پھر

فَادْعُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبِّرُوا وَقَصِّرُوا وَأَوْتِرُوا ثُمَّ
قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ
مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ
قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔

۴۴۸۔ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْهَا
فَقَالَتْ أَجَارَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَتْ
عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ يُعَذَّبُونَ
فِي الْقُبُورِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَخَسَفَ
الشَّمْسُ فَخَرَجْنَا إِلَى الْحُجْرَةِ فَجَاءَتْ إِلَيْنَا
نِسْوَةٌ فَأَقْبَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَذَلِكَ ضَحْوَةً فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ
رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ
دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ دُونَ رُكُوعِهِ
ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ
فَصَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّ رُكُوعَهُ
وَقِيَامَهُ دُونَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ
سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ
قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ إِنَّ
النَّاسَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ فِتْنَةَ
الدَّجَّالِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ كُنَّا نَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ
بَعْدَ ذَلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۴۴۹۔ عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ جَاءَتْ عَجُوزٌ يَهُودِيَّةٌ
تَسْأَلُنِي فَقَالَتْ أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ

فرمایا۔ اے امت محمدیہ! اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت
والا نہیں۔ اس بات پر کہ اس کا غلام یا اس کی لونڈی زنا
کرے۔ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم
اگر تمہیں اتنا علم ہو جتنا مجھے علم ہوا تو تم بہت کم ہنسو اور
بہت زیادہ رویا کرو۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت آپ کے پاس آئی
اور کہنے لگی اللہ عزوجل تمہیں عذاب قبر سے بچائے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا لوگوں کو قبر میں بھی عذاب
ہوگا! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
میں عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور کہیں باہر تشریف لے گئے!
اسی دوران سورج کو گہن لگا۔ ہم سب حجرے میں چلے
آئے اور عورتیں ہمارے پاس جمع ہو گئیں۔ جب سورج
ایک پہر چڑھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے آپ کافی دیر تک کھڑے رہے اور پھر ایک
طویل رکوع فرمایا۔ پھر آپ نے سر اٹھایا اور آپ کھڑے
رہے۔ لیکن پہلے کی نسبت کچھ کم پھر رکوع فرمایا پہلے رکوع سے کم۔ پھر اس
آپ نے سجدہ فرمایا۔ اور پھر دوسری رکعت کے لیے
آپ کھڑے ہوئے اس میں بھی ایسا ہی کیا۔ لیکن پہلے
رکعت کی نسبت اس کا رکوع اور سجود کچھ کم تھا۔ پھر آپ
نے سجدہ فرمایا۔ اور سورج صاف ہو گیا۔ جب آپ نماز
سے فارغ ہوئے تو آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اور
ارشاد فرمایا لوگ قبر میں ایسے آزمائے جائیں گے۔ جیسے
دجال کی موجودگی میں آزمائے جائیں گے۔ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اس دن سے ہم سنتے
تھے کہ آپ عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے!

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی
ہے کہ میرے پاس ایک یہودی عورت آئی اور کہنے
لگی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے! جب

الْقَبْرِ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُورِ فَقَالَ عَائِذًا بِاللّٰهِ فَرَكِبَ مُرْكَبًا يَعْنِي فَانْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَكُنْتُ بَيْنَ الْحُجَرِ مَعَ نِسْوَةٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرْكَبِهِ فَأَتَى مُصَلَّاهُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا أَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ أَيْسَرَ مِنْ رُكُوعِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ أَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ أَيْسَرَ مِنْ رُكُوعِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ أَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْأَوَّلِ فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۴۸۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي كُسُوفٍ فِي سَنَةٍ مَرَّتَيْنِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ

۱۴۸۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوا يَخِرُّونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا لوگوں کو قبر میں بھی عذاب ہوگا آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی پناہ۔ بعد ازاں آپ سوار ہو گئے اور سورج کو گہن لگا۔ میں حجروں کے درمیان ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اس دوران حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترے اور نماز پڑھنے کی جگہ تشریف لے گئے! آپ نے لوگوں کے ہمراہ نماز پڑھنا شروع کی۔ تو آپ کافی دیر تک کھڑے رہے۔ پھر طویل رکوع فرمایا پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور کافی دیر تک کھڑے رہے پھر کافی دیر تک رکوع فرمایا پھر کھڑے ہو گئے بڑی دیر تک پھر سجدہ فرمایا طویل پھر کافی دیر تک کھڑے ہو گئے مگر پہلی رکعت سے کم پھر رکوع فرمایا پھر سر اٹھایا اور قیام کیا پہلے قیام سے کم پھر رکوع کیا پہلے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور قیام کیا پہلے قیام سے کم۔ تو کل چار رکوع اور چار سجدے ہو گئے اتنے میں سورج صاف ہو گیا آپ نے ارشاد فرمایا۔ قبر میں بھی تمہاری اسی طرح آزمائش ہوگی۔ جیسے دجال کے سامنے آزمائش ہوگی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عذاب قبر سے پناہ مانگتے سنا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام زمزم کے قریب سورج گہن کی نماز پڑھی۔ اس میں آپ نے چار رکوع اور چار سجدے فرمائے!

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں سورج گرہن ہوا۔ آپ نے سخت گرمی کے دوران صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہمراہ نماز ادا فرمائی۔ آپ بڑی دیر تک کھڑے رہے۔ حتیٰ کہ لوگ گرنے لگے۔ بعد ازاں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی دیر تک رکوع فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے کافی دیر تک سر اٹھائے رکھا۔ بعد ازاں کافی دیر تک رکوع میں رہے پھر کافی

ذٰلِكَ فَجَعَلَ يَتَقَدَّمُ ثُمَّ جَعَلَ يَتَأَخَّرُ
كَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ
كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
لَا يَخْسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عُظَمَاءِ
فَإِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُرِيهِمَا
فَإِذَا انْخَسَفَتْ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ

دیر تک سر مبارک اٹھائے رکھا پھر آپ نے دوسجدے فرمائے اور پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔ آپ آگے بڑھتے پھر پیچھے ہٹتے ساری نماز میں چار رکوع تھے اور کل چار سجدے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ چاند اور سورج کو گہن نہیں لگتا مگر صرف کسی بڑے آدمی کے مرنے کے وقت حالانکہ ان دونوں کا گہن اللہ جل شانہٗ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب ایسا ہو تو نماز پڑھیے حتیٰ کہ سورج اور چاند صاف ہو جائے۔

نَوْعٌ آخَرُ

گہن کی ایک اور قسم کی نماز

۱۴۸۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَسَفَتِ
الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَنُودِيَ الصَّلَاةُ جَامِعَةً فَصَلّٰى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ
رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ
وَسَجْدَةً قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعَتْ رُكُوعًا
قَطُّ وَلَا سَجَدَتْ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ
قَالَهُ مُحَمَّدُ بْنُ جُحَيْرٍ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں سورج کو گہن لگا۔ آپ نے حکم فرمایا اعلان کیا گیا کہ نماز کی جماعت ہوگی۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ دو رکوع اور ایک سجدہ فرمایا۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر دو رکوع اور ایک سجدہ فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کبھی اتنا طویل رکوع نہیں کیا اور نہ کبھی اس سے لمبا سجدہ کیا۔ (حضرت امام نسائی نے فرمایا۔ اس حدیث پاک کو مروان نے معاویہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایات کیا اور محمد بن جحیر نے اس کی مخالفت کی۔ جیسا کہ ابن جحیر کی روایت مذکور ہوئی ہے۔

۱۴۸۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ
الشَّمْسُ فَذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَذَكَرَ رَكْعَتَيْنِ
وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَّى عَنِ الشَّمْسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا سَجَدَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُجُودًا وَلَا رَكَعَ رُكُوعًا
هٰذَا مِنْهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سورج میں گہن لگا۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں دو رکوع فرمائے۔ اور دو سجدے، پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع فرمائے۔ اور دو سجدے۔ پھر سورج صاف ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی سجدہ اور رکوع اس سے زیادہ طویل نہیں کیا۔

۱۴۸۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا مَا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى
عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

ثُمَّ قَامَ وَأَمَرَ فَنُودِيَ أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَقَامَ فَقَالَ الْقِيَامَ فِي صَلَاتِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَبَسْتُ قَدْرَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ مِثْلَ مَا قَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ ثُمَّ رَكَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجَدَ ثُمَّ جَلَسَ وَجُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ۔

سے زمانہ پاک میں سورج گرہن ہوا۔ آپ نے وضو فرمایا اور حکم فرمایا تو اعلان کیا گیا کہ نماز جماعت سے ہونے والی ہے۔ بعد ازاں آپ کھڑے ہوئے اور نماز میں دیر تک کھڑے رہے۔ میں نے خیال کیا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ کی تلاوت فرمائی ہوگی۔ پھر رکوع فرمایا تو آپ دیر تک رکوع میں رہے۔ بعد ازاں سمع اللہ لمن حمدہ فرمایا۔ اور اتنی ہی دیر آپ کھڑے رہے۔ آپ نے سجدہ نہیں فرمایا۔ پھر رکوع فرمایا۔ بعد ازاں سجدے میں گئے۔ بعد ازاں کھڑے ہو کر ایسا ہی کیا۔ یعنی دو رکوع فرمائے۔ پھر سجدہ فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے تشریف رکھی۔ تو سورج صاف ہو گیا تھا۔

نَوْعٌ آخَرُ

نماز گرہن کی ایک اور قسم

۱۴۸۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَامَ الَّذِينَ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا فَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَجَدَ فَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ قَامَ رَأْسَهُ وَجَلَسَ فَطَالَ الْجُلُوسَ ثُمَّ سَجَدَ فَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالْجُلُوسِ فَجَعَلَ يَنْفُخُ فِي آخِرِ سُجُودِهِ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَيَبْكِي وَيَقُولُ لَمْ تَعِدْنِي فِي هَذَا وَأَنَا فِيهِمْ لَمْ تَعِدْنِي فِي هَذَا وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں سورج گرہن ہوا۔ حضور نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ کے ہمراہ جو لوگ تھے وہ بھی کھڑے ہو گئے۔ آپ کافی دیر تک کھڑے رہے پھر آپ نے کافی دیر تک رکوع فرمایا پھر سر مبارک اٹھایا پھر کافی دیر تک سجدہ فرمایا بعد ازاں آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور طویل جلسہ استراحت کیا پھر ایک اور سجدہ کیا پھر سر مبارک اٹھایا اور آپ کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی کیا جیسے آپ نے پہلی رکعت میں کیا تھا۔ یعنی قیام، رکوع، سجود اور جلوس کافی طویل فرمائے پھر دوسری رکعت کے آخر میں آپ اپنے اور رونے لگے۔ آپ ارشاد فرماتے تھے۔ کہ اللہ تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں فرمایا۔ حالانکہ میں ان لوگوں میں موجود ہوں۔ یعنی اللہ عزوجل جلالہ کے ارشاد کے مطابق کہ ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم۔ تو نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا۔ اور ہم تجھ سے بخشش کے طلب گار ہیں۔ جب آپ نے سر مبارک اٹھایا تو سورج صاف

ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفَ أَحَدِهِمَا فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ أُدْنِيَتِ الْجَنَّةُ مِنِّي حَتَّى لَوْ بَسَطْتُ يَدِي لَتَنَاوَلْتُ مِنْ ثَمَرِهَا وَلَقَدْ أُدْنِيَتِ النَّارُ مِنِّي حَتَّى لَقَدْ جَعَلْتُ أَتَّقِيهَا خَشْيَةَ أَنْ تَغْشَاكُمْ حَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ حِمْيَرَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ فَلَا فِي أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ سَقَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا تَنْهَشُهَا إِذَا انْتَهَلَتْ فَرَقًا وَكُنْتُ تَنْهَشُ أَيَّتُهَا وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ أَعْنِي الْعَصَا ذَاتَ الشُّعْبَتَيْنِ فِي النَّارِ وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ الَّذِي كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ مُتَعَلِّقًا عَلَى مِحْجَنِهِ فِي النَّارِ يَقُولُ أَنَا سَارِقُ الْمِحْجَنِ۔

ہو چکا تھا۔ اس وقت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ لہٰذا آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان فرمائی اور لوگوں سے ارشاد فرمایا سنو اور جان لو اللہ جل جلالہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم دیکھو ان میں کسی ایک کو گہن لگے تو اللہ کی یاد کے لیے دوڑو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، کہ جنت مجھ سے اتنی قریب کر دی گئی کہ اگر میں ہاتھ پھیلاتا تو اس کے چند خوشے لے لیتا اور جہنم مجھ سے اتنی نزدیک ہو گئی کہ میں ڈرنے لگا کہیں مجھے ڈھانپ نہ لے اس میں میں نے حمیر قبیلہ کی عورت کو دیکھا۔ جسے بلی کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا۔ اس نے بلی کو باندھ دیا تھا۔ پھر نہ چھوڑا کہ وہ کیڑے مکوڑے کھانے لگے۔ اسے نہ کھانا دیا نہ پانی، حتیٰ کہ وہ مر گئی۔ میں نے دیکھا کہ وہ بلی اس عورت کو نوچ رہی ہے جب وہ اس کے آگے آتی۔ اور جب وہ پیچھے سے آتی تو اس کی سرین کو نوچتی۔ اور میں نے اس میں بنی وعدع کے ایک شخص کو دیکھا جو بتیاں چرانے والے کو دیکھا وہ ایک دو سروں والی لکڑی سے مار کر دھکیل دیا جاتا۔ اور میں نے اس میں ایک خمیدہ لکڑی والے شخص کو دیکھا جو حاجیوں کا مال و دولت چرایا کرتا تھا۔ اگر کسی شخص کو معلوم ہو گیا۔ تو وہ کہتا میری لکڑی میں اٹک گیا ورنہ وہ اسے بھگا لے جاتا۔ اور وہ لکڑی پر ٹیک لگائے ہوئے کہتا تھا کہ میں چور ہوں۔

۱۴۸۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلَّى النَّاسَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں سورج گرہن ہوا۔ آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی آپ نے بڑی دیر تک قیام کیا پھر بڑی تک رکوع کیا اور پھر کافی دیر تک قیام فرمایا۔ لیکن پہلے قیام کی نسبت کم بعد ازاں کافی دیر تک رکوع فرمایا۔ مگر پہلے سے کم۔ پھر کافی دیر تک سجدہ فرمایا۔ پھر سر اٹھایا اور کافی دیر تک

وَهُوَ دُوْنَ السُّجُوْدِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يَفْصِلُ فِيْهِمَا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

سجدہ کیا لیکن پہلے سجدے سے کم۔ بعد ازاں آپ کھڑے ہو گئے۔ اور دو رکوع فرمائے۔ ان میں ایسا ہی کیا۔ پھر دو سجدے فرمائے۔ ان میں بھی ایسا ہی کیا حتیٰ کہ آپ نماز سے فارغ ہوئے، پھر فرمایا۔ سورج اور چاند اللہ جل جلالہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان میں کسی کی موت اور زندگی سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ جل جلالہ کی یاد اور نماز کے لیے دوڑو۔

نَوْعٌ اٰخَرُ

نماز گہن کی ایک اور قسم

۱۴۸۷ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عِبَادِ بْنِ الْعَبْدِيِّ وَمِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَنَّهٗ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْمًا لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ فَذَكَرَ فِيْ خُطْبَتِهٖ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ بَيْنَمَا اَنَا يَوْمًا وَغُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ نَرْمِيْ غَرَضَيْنِ لَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيْدَ رُمْحَيْنِ اَوْ اَطْوَلَ نَا فِيْ حَيْنِ الْفَاطِرِ مِنَ الْاُفُقِ اَسْوَدَّتْ فَقَالَ اَحَدُنَا لِصَاحِبِهٖ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰهِ لَيَحْدُثَنَّ شَاْنُ هٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُمَّتِهٖ حَدَثًا قَالَ فَذَهَبْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَوَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ قَالَ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلّٰى فَقَامَ كَاَطْوَلِ قِيَامٍ مَّا قَامَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ كَاَطْوَلِ رُكُوْعٍ مَّا رَكَعَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَاَطْوَلِ سُجُوْدٍ مَّا سَجَدَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَافَقَ تَجَلِّيَ الشَّمْسِ سُجُوْدَهٗ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَشَهِدَ

سیدنا حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی رضی اللہ عنہ جو بصرہ کے رہنے والے تھے سے مروی ہے۔ آپ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے ایک دن خطبہ سنا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث شریف بیان فرمائی اور فرمایا کہ ایک دن میں اور ایک انصاری لڑکا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں تیر کا نشانہ لگا رہے تھے۔ جب سورج دیکھنے والے کی نظر میں دو یا تین نیزوں کے برابر بلند ہوا تو یک لخت سیاہ ہو گیا ہم نے ایک دوسرے سے کہا چلو مسجد کو آفتاب کی یہ صورت حال حضور علیہ السلام کی امت کے لیے نئی شان پیدا کرے گی ہم مسجد کی طرف چلے اور حضور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لوگوں کی طرف نکلتے ہوئے ملے آپ آگے بڑھے اور نماز ادا فرمائی تو آپ اتنی دیر میں کھڑے رہے۔ جیسے کہ کسی اور نماز میں نہ کھڑے ہوئے تھے ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے۔ پھر آپ نے اتنا طویل رکوع فرمایا۔ جتنا کسی اور نماز میں لمبا رکوع نہیں فرمایا تھا ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی۔ بعد ازاں آپ نے سجدہ فرمایا اور اتنا طویل سجدہ اور کسی نماز میں نہیں کیا تھا۔ ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی۔ بعد ازاں دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔ جب آپ دوسری رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھے تو سورج صاف ہو گیا تھا آپ

أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَشَهِدَ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهُ مُخْتَصَرٌ۔

سنے سلام پھیرا اللہ جل شانہٗ کی تعریف اور ثناء بیان فرمائی۔ اور اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ اور میں اللہ کا بندہ ہوں۔

نَوْعٌ آخَرُ

نمازِ گرہن کی ایک اور قسم

۱۴۸۸ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَزِعًا حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّيْ بِنَا حَتّٰى انْجَلَتْ فَلَمَّا انْجَلَتْ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُوْنَ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِنَ الْعُظَمَاءِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ إِذَا بَدَا لَهُ شَيْءٌ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا كَأَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں سورج گرہن ہوا۔ آپ گھبرا کر اپنا کپڑا سنبھالتے ہوئے باہر تشریف لائے حتیٰ کہ آپ مسجد میں پہنچے اور ہمارے ساتھ برابر نماز ادا فرماتے رہے۔ حتیٰ کہ سورج صاف ہو گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ سورج اور چاند میں گہن صرف کسی بڑے شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے ہی لگتا ہے۔ ایسا نہیں ہے سورج اور چاند میں گہن کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں لگتا وہ تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں بے شک جب اللہ جل شانہٗ اپنی مخلوق پر تجلی فرماتا ہے تو وہ اس کی تابعدار ہو جاتی ہے۔ جب تم ایسا دیکھو تو فرض نماز کی طرح نماز نفل پڑھو۔ جو تم نے کبھی پڑھی ہو۔

۱۴۸۹ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ إِذْ ذَاكَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَهُمَا فَرَأَى أَنْ قَدْ رَأَيْنَاهُ انْجَلَى فَسَبَّحَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَصَلُّوْا كَأَحْدَثِ صَلٰوةٍ تُكْتَبُوْنَهَا صَلَّيْتُمُوْهَا۔

سیدنا حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں تھے تو سورج گرہن ہوا۔ آپ گھبرا کر اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے اٹھے۔ آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ لیکن طویل پڑھیں۔ پھر آپ کی نماز سے فراغت اور سورج گرہن کا ذکر ہونا بیک وقت ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ جل شانہٗ کی حمد و ثنا بیان فرمائی۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا سورج اور چاند اللہ جل جلالہٗ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور ان میں کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا جب تم ان میں گہن دیکھو تو جو نفل فرض نماز پڑھی ہو اسی طرح نماز پڑھو۔

۱۴۹۰ عَنْ قَبِيْصَةَ الْهِلَالِيِّ إِنَّ الشَّمْسَ انْخَسَفَتْ فَصَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سورج گرہن ہوا تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلٰكِنَّهُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحْدِثُ فِيْ خَلْقِهٖ مَا شَاءَ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا تَجَلّٰى لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهٖ خَشَعَ لَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يُفَرِّجَ اللّٰهُ اَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْرًا۔

سے دو رکعتیں ادا فرمائیں حتیٰ کہ سورج صاف ہو گیا۔ پھر فرمایا سورج اور چاند میں کسی شخص کی وفات کے لیے گہن نہیں لگتا۔ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے دو چیزیں ہیں۔ بے شک اللہ جل جلالہ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں میں جو چاہتا ہے نئی بات پیدا فرما دیتا ہے۔ اور اللہ جل جلالہ جب کسی چیز پر اپنی تجلی فرماتا ہے۔ تو وہ شے اس کی تابعداری کرتی ہے۔ جب سورج یا چاند گہن ہو تو نماز پڑھو۔ حتیٰ کہ گرہن دور ہو جائے۔ یا اللہ کوئی نئی شے پیدا فرمائے۔

۱۴۹۱ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَانْكَسَرَ فَصَلُّوْا كَاَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب سورج اور چاند میں گہن لگے تو تم نئے فرض کی طرح نماز ادا کرو۔

۱۴۹۲ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلٰوتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کے وقت نماز ادا فرمائی۔ جیسے ہم رکوع اور سجود کیساتھ نماز پڑھتے تھے۔

۱۴۹۳ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا اِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى حَتّٰى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِّنْ عُظَمَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ يُحْدِثُ اللّٰهُ فِيْ خَلْقِهٖ مَا يَشَاءُ فَاِذَا انْخَسَفَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ اَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْرًا۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن جلدی کرتے ہوئے مسجد میں تشریف لائے۔ اس وقت سورج گہن تھا۔ آپ نے نماز ادا فرمائی۔ حتیٰ کہ سورج صاف ہو گیا۔ پھر فرمایا۔ جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ سورج اور چاند میں گہن صرف زمین کے بڑے آدمیوں میں سے کسی بڑے آدمی کی وفات کے وقت ہی لگتا ہے۔ حالانکہ سورج اور چاند میں کسی کے مرنے اور جینے سے گہن نہیں لگتا۔ لیکن وہ دونوں اللہ کی مخلوق میں سے دو مخلوق ہیں۔ اور اللہ جو چاہتا ہے۔ اپنی مخلوق میں نئی چیز پیدا فرما دیتا ہے پھر ان دونوں میں سے گہن لگے نماز پڑھو حتیٰ کہ صاف ہو جائے۔ یا اللہ جل شانہ کوئی

۱۴۹۴ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْكَشَفَتْ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ يُخَوِّفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ وَذٰلِكَ أَنَّ ابْنًا لَهُ مَاتَ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ نَاسٌ فِي ذٰلِكَ۔

۱۴۹۵ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلَاتِكُمْ هٰذِهِ وَذَكَرَ كُسُوفَ الشَّمْسِ۔

قَدْرُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

۱۴۹۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَالَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا

بات پیدا فرمادے۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ اسی دوران سورج کو گہن لگا۔ آپ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ یہاں تک آپ مسجد میں پہنچے اور لوگ دوڑ کر جمع ہو گئے۔ آپ نے ہمارے ساتھ سورج گرہن دور ہونے تک دو رکعت نماز ادا فرمائی جب سورج صاف ہو گیا تو فرمایا سورج اور چاند اللہ جل شانہٗ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کی وجہ سے اللہ جل شانہٗ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ ان میں کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ گہن دور ہو جائے۔ یہ آپ نے اس لیے ارشاد فرمایا کہ گہن کے روز آپ کے صاحبزادے کا انتقال ہوا اور لوگوں نے خیال کیا کہ ان کے انتقال کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں تمہاری نماز کی طرح دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

سورج گرہن میں قرأت کا اندازہ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب سورج گرہن ہوا تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور آپ کے ساتھ دوسرے لوگوں نے بھی نماز پڑھی۔ آپ کافی دیر تک سورۃ البقرہ کی تلاوت کے اندازے تک کھڑے رہے اندازاً آپ نے ایک طویل رکوع فرمایا۔ پھر سر مبارک اٹھایا۔ پھر بڑی دیر تک کھڑے رہے۔ لیکن آپ کا یہ قیام پہلے کی نسبت کم تھا۔ بعد ازاں ایک لمبا رکوع فرمایا لیکن پہلے کی نسبت کم۔ پھر سجدہ فرمایا۔ پھر طویل قیام فرمایا،

وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ اَوْ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَا كَلْتُمْ مِنْهُ بَقِيَّةَ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

مگر قیام اول سے کم پھر طویل کا حکم فرمایا مگر رکوع اول سے کم پھر سر اٹھایا اور طویل قیام کیا، مگر پہلے سے کم پھر بسا رکوع کیا مگر پہلے سے کم اور پھر سجدہ کیا۔ بعد ازاں آپ نماز سے فارغ ہوئے۔ تو سورج گرہن دور ہو گیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا سورج گرہن اللہ جل شانہٗ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان میں کسی کی وفات اور زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ جل شانہٗ کو یاد کرو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو اپنی جگہ سے بڑھ کر کوئی چیز لیتے ہوئے دیکھا۔ بعد ازاں ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے تشریف لے آئے۔ آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا یا مجھے جنت دکھائی گئی۔ میں نے اس میں سے جنت کے میوے کا ایک خوشہ لینا چاہا۔ اگر میں اسے لے لیتا تو جب تک یہ دنیا قائم ہے تم کھایا کرتے۔ پھر مجھے جہنم دکھائی گئی۔ میں نے آج تک ایسی بھیانک چیز نہیں دیکھی۔ اور میں نے اس میں بہت سی عورتوں کو دیکھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان کی ناشکری کی وجہ سے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ اللہ جل شانہٗ کی ناشکری کرنے کی وجہ سے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ خاوند کی نافرمانی کرتی ہیں، اور اس کی احسان فراموش ہوتی ہیں۔ اگر تم عورت کے ساتھ ساری عمر انصاف کرو۔ بعد ازاں وہ تمہاری کوئی ایک بات بری دیکھے۔ تو کہنے لگتی ہے کہ میں نے تم سے کبھی خیر خواہی اور بھلائی حاصل نہیں کی۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا

۱۴۹۷ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ

حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف میں چار رکوع اور چار سجدے،

وَجَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

فرمائے۔ اور دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت فرمائی۔ جب آپ رکوع سے سر مبارک اٹھاتے۔ تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فرماتے۔

تَرْكُ الْجَهْرِ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ

سورج گرہن کی نماز میں قرأت بلند آواز سے نہ کرنا

۱۴۹۸ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز پڑھائی اور ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے۔

بَابُ الْقَوْلِ فِي السُّجُودِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نمازِ گرہن کے سجدے میں کیا کہا جائے

۱۴۹۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ كَبَّرَ فَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَطَالَ قَالَ سُجُودُهُ وَاحِدَةٌ قَالَ فِي السُّجُودِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَجَعَلَ يَبْكِي فِي سُجُودِهِ وَيَنْفُخُ وَيَقُولُ رَبِّ لَمْ تَعِدْنِي فِي هٰذَا وَأَنَا أَسْتَغْفِرُكَ لَمْ تَعِدْنِي فِي هٰذَا وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتَّى لَوْ مَدَدْتُ يَدَيَّ تَنَاوَلْتُ مِنْ قُطُوفِهَا وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَجَعَلْتُ أَنْفُخُ خَشْيَةَ أَنْ يَغْشَاكُمْ حَرُّهَا وَرَأَيْتُ فِيهَا سَارِقَ بَدَنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِيهَا أَخَا بَنِي دُعْدُعٍ سَارِقَ الْحَجِيجِ فَإِذَا فَطِنَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں سورج گرہن ہوا۔ آپ نے نماز پڑھائی تو ایک طویل قیام فرمایا۔ بعد ازاں ایک تسبیح کہی فرمایا۔ پھر اپنا سر مبارک اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے جریر نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے سجدہ بھی طویل فرمایا اور آپ سجدے میں رونے لگے۔ حتیٰ کہ آپ اونچی آواز سے سانس لینے لگے۔ آپ فرماتے تھے۔ اے اللہ! مجھے اس عذاب سے کیوں ڈراتا ہے میں حضرت طلب کرتا ہوں مجھے کیوں ڈراتا ہے۔ اور میں ان میں موجود ہوں اب آپ نماز ادا فرما چکے تو ارشاد فرمایا میری خدمت میں جنت پیش کی گئی۔ اگر میں ہاتھ بڑھاتا تو اس کے خوشے توڑ لیتا۔ اور میرے سامنے جہنم لائی گئی میں اسے پھونکیں مارنے لگا۔ اس خوف سے کہ اس کی گرمی تمہیں دُھاپ نہ دے۔ اور میں نے اس میں اپنے اونٹ کے چور کو دیکھا اور بنی دعدع کے بھائی کو جو حج کرنے والے لوگوں کا مال و متاع چوری کیا کرتا تھا۔ جب کوئی چوری کا

لَهُ قَالَ هٰذَا عَمَلُ الْمُجْمِنِ وَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً طَوِيلَةً سَوْدَاءَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ وَأَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا انْكَسَفَتْ إِحْدَاهُمَا أَوْ قَالَ فَعَلَ أَحَدُهُمَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

چیز دیکھی تو کہا کہ یہ میری لکڑی میں خود بخود لٹک کر آگئی (میں نے نہیں پھینکا) اور میں نے اس میں ایک طویل سیاہ رنگ کی عورت دیکھی۔ جو بلی کی وجہ سے عذاب یافتہ تھی۔ اور اس نے بلی کو باندھا تھا۔ بعد ازاں نہ تو اس نے بلی کو کھانا دیا اور نہ ہی پینا اور نہ ہی اسے آزاد کیا تاکہ وہ کیڑے مکوڑے کھا لے۔ یہاں تک کہ وہ مر گئی بے شک سورج اور چاند میں کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ لیکن وہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب ان میں سے کسی کو گہن لگے۔ تو تم اللہ کی یاد کے لیے دوڑو۔

بَابُ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نماز گہن میں تشہد پڑھنا اور سلام پھیرنا

۱۵۰۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْ سُنَّةِ صَلَاةِ الْكُسُوفِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامًا طَوِيلًا فَنَادَى أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا مِثْلَ رُكُوعِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ فَقَرَأَ

حضرت عبدالرحمن بن نمیر نے حضرت ابن شہاب زہری سے دریافت فرمایا کہ نماز گہن کس طرح ادا کی جائے آپ نے فرمایا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ رضی اللہ عنہا فرما رہی تھیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں سورج کو گہن لگا تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم فرمایا۔ اس نے لوگوں میں اعلان کیا کہ نماز باجماعت ادا کی جائے گی۔ لوگ جمع ہو گئے اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ پہلے آپ نے تکبیر ارشاد فرمائی۔ بعد ازاں ایک لمبی قرأت فرمائی۔ پھر تکبیر فرمائی اور ایک طویل رکوع قیام کی طرح یا اس سے بھی بڑا کیا۔ بعد ازاں آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا۔ اور ارشاد فرمایا۔ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ بعد ازاں آپ نے ایک لمبی قرأت فرمائی لیکن یہ قرأت پہلی قرأت سے کچھ کم تھی۔ پھر تکبیر فرماتے ہوئے ایک لمبا رکوع فرمایا۔ لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور ارشاد فرمایا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ سَجَدَ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ أَدْنَى مِنَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ فِيهِمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ بِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّهُمَا خَسَفَتَا بِهِ أَوْ أَحَدُهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِذِكْرِ الصَّلَاةِ۔

پھر تکبیر فرمائی اور لمبا سجدہ کیا۔ رکوع کے برابر یا اس سے بڑا۔ بعد ازاں تکبیر کہی اور سر اٹھایا پھر تکبیر کہی اور سجدہ فرمایا پھر تکبیر کہی پھر آپ نے تکبیر فرماتے ہوئے کھڑے ہوئے اور ایک طویل قرأت فرمائی۔ لیکن یہ سابقہ اور پہلی قرأت سے کم تھی۔ پھر تکبیر فرمائی اور ایک طویل رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر تکبیر فرماتے ہوئے سر مبارک اٹھایا اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرمایا۔ پھر تکبیر فرمائی اور سجدہ کیا۔ لیکن یہ سجدہ پہلے سجدے سے کم تھا۔ بعد ازاں تشہد پڑھا اور سلام پھیر کر آپ کھڑے ہو گئے۔ اور اللہ جل جلالہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی پھر فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گہن نہیں گہناتے وہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب ان میں سے کسی ایک کو گہن لگے تو نماز کے لیے اللہ کی طرف دوڑو۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوفِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز گہن پڑھائی تو آپ کافی دیر تک کھڑے رہے پھر ایک طویل رکوع فرمایا پھر آپ نے سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا پھر ایک بار رکوع کیا پھر سر اٹھایا۔ بڑی دیر تک سجدہ فرمایا۔ بعد ازاں سر اٹھایا اور پھر آپ نے لمبا سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور طویل قیام کیا۔ بعد ازاں کافی دیر تک رکوع فرمایا۔ پھر سر اٹھایا اور طویل قیام فرمایا پھر لمبا رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھایا اور پھر طویل سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا۔ پھر لمبا سجدہ کیا پھر سر اٹھایا۔ نماز سے فارغ ہوئے۔

بَابُ الْقُعُودِ عَلَى الْمِنْبَرِ بَعْدَ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نماز گہن کے بعد منبر پر بیٹھنا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُبَكِّرًا فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجَ إِلَى الْحُجْرَةِ فَاجْتَمَعَ إِلَيْنَا نِسَاؤُهُ وَأَقْبَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لے جانے کو نکلے۔ اسی دوران سورج گرہن ہوا۔ آپ حجرے میں واپس آ گئے۔ اور عورتیں ہمارے پاس جمع ہو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ ضُحًى فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ دُوْنَ رُكُوْعِهِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّ قِيَامَهُ وَرُكُوْعَهُ دُوْنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِيْمَا يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ فَذَكَرَ۔

بَابُ كَيْفَ الْخُطْبَةُ فِي الْكُسُوْفِ

۱۴۰۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَاَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ وَقَدْ جُلِّيَ مِنَ الشَّمْسِ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَكْسِفَانِ

ہو گئیں۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت سورج ایک پہر چڑھا تھا۔ آپ کافی دیر تک کھڑے رہے بعد ازاں ایک طویل رکوع فرمایا پھر سر مبارک اٹھایا اور کھڑے رہے لیکن پہلے قیام سے کم۔ بعد ازاں رکوع فرمایا لیکن پہلے رکوع سے کم، پھر سجدہ فرمایا۔ اور اس کے بعد آپ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اور ایسا ہی کیا۔ مگر اس میں رکوع اور قیام پہلی رکعت کی نسبت کم فرمائے۔ بعد ازاں آپ نے سجدہ فرمایا اور سورج صاف ہو گیا۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ دوسری باتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ قبروں میں لوگوں کی آزمائش ہو گی۔ جیسے دجال کے سامنے آزمائش ہو گی۔ سابقہ حدیث شریف کی نسبت یہ حدیث پاک مختصر ہے۔

نمازِ گہن میں خطبہ کیسے پڑھا جائے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں سورج گہن ہوا آپ نے کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی۔ تو آپ نے کافی دیر تک قیام فرمایا۔ اور کافی دیر تک رکوع فرمایا۔ پھر آپ نے سر اٹھا کر طویل قیام فرمایا۔ لیکن یہ قیام پہلے قیام سے مختصر تھا۔ پھر ایک طویل رکوع فرمایا۔ لیکن یہ پہلے رکوع کی نسبت مختصر تھا پھر سجدہ کیا پھر سر اٹھایا اور طویل قیام کیا۔ مگر قیام اوّل سے کم پھر طویل رکوع کیا۔ مگر رکوع اوّل سے کم۔ پھر سر مبارک اٹھا کر بڑی دیر تک قیام فرمایا پہلے قیام سے کم۔ بعد ازاں رکوع کافی دیر تک فرمایا۔ لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ فرمایا۔ اور آپ نماز سے فارغ ہوئے۔ اس وقت سورج صاف ہو گیا تھا۔ بعد ازاں لوگوں کو خطبہ سنایا تو اللہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی پھر ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کے مرنے یا

لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔

زندہ ہونے سے نہیں کہتا ہے جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو صدقہ دو اور اللہ عزوجل جلالہ کو یاد کرو اور فرمایا اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! زنا کی اور غلام کے زنا کرنے سے اللہ عزوجل شانہ سے بڑھ کر کسی کو غیرت نہیں۔ اور ارشاد فرمایا۔ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اگر تمہیں اتنا علم ہوتا جتنا کہ مجھے علم ہے۔ تو تم بہت تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے۔

۱۴۰۱ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن میں خطبہ پڑھا، تو ارشاد فرمایا (امابعد) یعنی حمد و ثنا کے بعد۔

نوٹ:۔ اس حدیث شریف میں اس بات کا سبق ہے۔ کہ خطبہ کس طرح پڑھا جائے۔ یعنی پہلے حمد و ثنا بیان فرمائی اور اس کے بعد خطبہ شروع کیا۔

اَلْاَمْرُ بِالدُّعَاءِ فِي الْكُسُوفِ

سورج گرہن میں دعا مانگنے کا حکم

۱۴۰۵ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ يَجُرُّ رِدَاءَهُ مِنَ الْعَجَلَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلُّونَ فَلَمَّا انْجَلَتْ خَطَبَنَا فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفَ أَحَدِهِمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتّٰى يَنْكَشِفَ مَا بِكُمْ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ اسی دوران سورج کو گرہن لگا۔ آپ مسجد کی طرف جلدی میں چادر گھسیٹتے ہوئے چلے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ چلے پڑے نماز کیسی ادا فرمائی جیسے لوگ پڑھتے ہیں۔ جب سورج صاف ہوگیا تو آپ نے ہمیں خطبہ سنایا اور ارشاد فرمایا۔ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ ان میں گرہن کسی کی موت کے سبب نہیں لگتا۔ جب تم دیکھو کہ ان میں سے کسی کو گرہن لگا ہے تو نماز پڑھ کر دعا کرو حتیٰ کہ گرہن اتر جائے۔

اَلْاَمْرُ بِالْاِسْتِغْفَارِ فِي الْكُسُوفِ

سورج گرہن میں استغفار کا حکم

۱۴۰۶ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشٰى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ فَقَامَ حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ

سیدنا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سورج گرہن ہوا تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر قیامت کے خوف سے اٹھے آپ کھڑے

وَسُجُودًا مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاةٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ ۔

ہوئے اور مسجد میں تشریف لائے۔ نماز پڑھی، بہت طویل قیام کیا اور سجود سے اتنے لمبے رکوع اور سجود کسی نماز میں کرتے آپ کو نہیں دیکھا گیا۔ پھر فرمایا یہ وہ نشانیاں ہیں جنہیں اللہ جل جلالہ بھیجتا ہے۔ اور یہ کسی شخص کے مرنے یا جینے کے لیے نہیں ہوتیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بندوں کو ڈرانے کے لیے بھیجتا ہے۔ جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اللہ کی یاد اور اس سے دعا و استغفار کرنے کے لیے لپکو۔

استسقاء کی کتاب

استسقاء کا مطلب پانی طلب کرنا اور بارش کے لیے دعا مانگنا ہے۔ جب بارش نہ برسے اور لوگوں پر تباہی کا خوف ہو تو حاکم اسلام کو چاہیے کہ وہ رعایا کے ساتھ شہر سے باہر دعا اور استغفار کرے۔

مَتٰى يَسْتَسْقِي الْإِمَامُ

امام نمازِ استسقاء پڑھنے کب جائے

۱۵۰۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَجَعَلَ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ نَاحِيَةٍ وَيُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! جانور مر گئے اور راستے بند ہو گئے۔ آپ پانی برسنے کے لیے اللہ سے دعا کیجیے آپ نے دعا فرمائی تو ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک پانی برستا رہا۔ پھر ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مکان گر گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اور جانور مر گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، نالوں اور درختوں پر مینہ برسا! اس وقت مدینہ منورہ سے بادل اس طرح چھٹ گیا۔ جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

نوٹ: حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار معجزات میں سے یہ بھی ایک معجزہ ہے چند معجزات یہ ہیں۔
چاند کا کلیجہ انگلی مبارک اٹھتے ہی شق ہو جاتا ہے۔ اشارہ پاتے ہی سورج الٹے پاؤں لوٹ آتا ہے پیغام

پہنچتے ہی درخت جڑوں پر چلتے ہوئے حاضر خدمت ہوتے ہیں۔ اور نگاہ اٹھتے ہی پتھر پانی پر تیرتے ہوئے بارگاہ نبوی میں حاضر خدمت ہو کر نبوت و رسالت کی گواہی دیتے ہیں جانور سجدہ کرتے ہیں۔ اپنی شکایات پیش کر کے اپنے دکھوں اور دردوں کا مداوا طلب کرتے ہیں۔ غرض کہ اس محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت، عزت و عظمت کی ہر مخلوق معترف ان کے حکم کے سامنے ہر مخلوق کی گردن خم۔ ان کا سکہ حکومت زمین و آسمان میں رواں، ان کی بادشاہت دنیا اور آخرت اور میدان حشر میں جاری و ساری رسول اکرم نبی اعظم اور وزیر اعظم انہی کی ذات بابرکات ہے۔ باقی سب آپ کے امتی اور تابع خلفاء اور نائب ہیں۔

خُرُوجُ الْإِمَامِ إِلَى الْمُصَلَّى لِلِاسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء کے لیے امام کا نکلنا

۱۵۰۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَّبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا غَلَطٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ

سیدنا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جنہیں نے (خواب میں) اذان سنی تھی کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء پڑھنے کے لیے مصلیٰ کی طرف نکلے۔ آپ نے اپنا رخ انور قبلہ کی طرف فرمایا۔ چادر کو الٹا اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ابو عبدالرحمٰن امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ سفیان بن عیینہ کی غلطی ہے۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جنہیں خواب میں اذان سکھائی گئی وہ عبداللہ بن زید بن عبد ربہ ہیں۔ اور اس حدیث کے راوی عبداللہ بن زید ابن عاصم مازنی ہیں۔

بَابُ الْحَالِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهَا إِذَا خَرَجَ

امام کو کون سی مستحب حالت میں نکلنا چاہیے

۱۵۰۹ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي فُلَانٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَخَشِّعًا مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا فَلَمْ يَخْطُبْ نَحْوَ خُطْبَتِكُمْ هٰذِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

سیدنا حضرت اسحاق بن کنانہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ مجھے فلاں صاحب نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا یہ پوچھنے کے لیے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کس طرح ادا فرماتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی کرتے ہوئے نماز استسقاء کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں تضرع اور عجز و رحم کے لیے آرائش اور زیبائش کے بغیر تشریف لے گئے۔ پھر آپ نے تمہاری طرح خطبہ نہیں پڑھا۔ اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

۱۵۱۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ رَسُولَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ

مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک سیاہ چادر اوڑھے ہوئے نمازِ استسقاء ادا فرمانے کے لیے تشریف لائے۔

بَابُ جُلُوْسِ الْاِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ لِلْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء میں امام کا منبر پر بیٹھنا

۱۵۱۱ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا فَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنْ لَّمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي فِي الْعِيْدَيْنِ۔

حضرت اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کس طرح ادا فرماتے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی تضرع اور زاری سے نمازِ استسقاء کے لیے تشریف لاتے۔ اور آپ نے زینت و آرائش نہیں فرمائی تھی۔ پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ لیکن تمہاری طرح آپ نے خطبہ ارشاد نہیں فرمایا بلکہ آپ مسلسل دعا اور عاجزی فرماتے اور تکبیر فرماتے رہے۔ اور آپ نے نمازِ عیدین کی طرح دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

تَحْوِيْلُ الْاِمَامِ ظَهْرَهٗ اِلَى النَّاسِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

جب امام نمازِ استسقاء میں دعا مانگے تو وہ لوگوں کی طرف اپنی پشت کرے

۱۵۱۲ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ اَنَّ عَمَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ فَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَحَوَّلَ لِلنَّاسِ ظَهْرَهٗ وَدَعَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَرَأَ فِيْهِمَا۔

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت فرماتے ہیں کہ وہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نمازِ استسقاء پڑھنے کے لیے نکلے۔ آپ نے چادر الٹی اور اپنی پیٹھ لوگوں کی طرف پھیر دی۔ دعا فرمائی اور پھر دو رکعتیں پڑھیں ان میں بلند آواز سے قرأت فرمائی

تَقْلِيْبُ الْاِمَامِ الرِّدَاءَ عِنْدَ الْاِسْتِسْقَاءِ

استسقاء کے وقت امام کا چادر الٹنا

۱۵۱۳ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَّبَ رِدَاءَهٗ۔

حضرت عباد بن تمیم سے روایت ہے انہوں نے اپنے چچا سے سنا (عبداللہ بن زید بن عاصم) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے نکلے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور چادر کو الٹ دیا اس طرح کہ داہنا کونا اس کا بائیں مونڈھے پر کیا اور بایاں اس کا داہنے مونڈھے پر کیا جیسے ابوداؤد کی روایت ہے مقصود اس سے فال نیک ہے کہ فصل کی حالت بھی اسی طرح الٹ جاوے گی قحط اور گرانی کے بدلے بارش اور ارزانی ہوگی

مَتٰى يُحَوِّلُ الْإِمَامُ رِدَاءَهُ

۱۵۱۴ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ أَنَّ عَمَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

امام اپنی چادر کب الٹے

سیدنا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپؐ نے پانی کے لیے دعا فرمائی اور جب قبلہ رخ ہوئے تو آپؐ نے چادر الٹی۔

رَافِعُ الْإِمَامِ يَدَيْهِ

۱۵۱۵ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَّبَ الرِّدَاءَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ۔

نمازِ استسقاء میں امام کا دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؐ نے اپنے چچا عبداللہ بن زیدؓ سے سنا کہ آپؐ نے حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ رخ ہوتے چادر الٹتے اور دونوں ہاتھ مبارک اٹھاتے دیکھا۔

كَيْفَ يَرْفَعُ

۱۵۱۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔

ہاتھ کس طرح اٹھائے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے سوا کسی دعا میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔ آپؐ اپنے دستِ مبارک یہاں تک اٹھاتے کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

نوٹ: حضرت امام نوویؒ اس حدیث شریف کی تاویل فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دستِ مبارک صرف نمازِ استسقاء میں اس قدر زیادہ بلند فرماتے۔ کیونکہ دوسری دعاؤں میں بھی ہاتھ اٹھانا آپ سے ثابت ہے

۱۵۱۷ عَنْ أَبِي الْعَلَّامِ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَحْجَارَ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِيْ وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُوْ۔

حضرت ابوالعلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپؐ نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو احجارِ زیتونہ کے مقام احجار الزیت میں دیکھا اور آپ اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے ہوئے تھے۔

۱۵۱۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم جمعۃ المبارک کے دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے۔ اتنے میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول

انْقَطَعَ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَأَجْدَبَ الْبِلَادُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا فَوَاللّٰهِ مَا نَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ حَتَّى أَوْسَعَنَا مَطَرًا وَأَطْبَقَتْ ذٰلِكَ أُقِيمَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَالَ رَجُلٌ لَا أَدْرِي هُوَ الَّذِي قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقِ لَنَا أَمْ لَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ انْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْأَمْوَالُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُمْسِكَ عَنَّا الْمَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَلٰكِنْ عَلَى الْجِبَالِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَتَمَزَّقَ السَّحَابُ حَتَّى مَا نَرَى مِنْهُ شَيْئًا۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستے بند ہو گئے اور اونٹ مر گئے اور شہروں میں قحط پڑ گیا۔ آپ اللہ جل شانہٗ سے دعا فرمائیے کہ وہ پانی برسائے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اپنے دونوں ہاتھ منہ کے سامنے اٹھائے اور ارشاد فرمایا۔ اے اللہ ہمیں پانی پلا۔ تو خدا کی قسم آپ منبر سے نیچے نہ اترے تھے۔ کہ پانی زور کا برسا۔ اور پانی ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک برستا رہا۔ بعد ازاں ایک اور شخص (جس کے متعلق مجھے اچھی طرح یاد نہیں کہ یہ وہ ہی تھا جس نے عرض کیا تھا یا رسول اللہ دعا فرمائیے۔ کہ اللہ جل شانہٗ پانی برسائے یا کوئی اور شخص تھا) نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ راستے مسدود ہو گئے اور پانی کی شدت و کثرت سے جانور مر گئے تو دعا فرمائیے کہ اللہ جل شانہٗ پانی کو روک دے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ ہمارے ارد گرد درختوں، پہاڑوں پر مینہ برسا لیکن ہم پر نہ برسا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ خدا کی قسم حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تھا کہ بادل پھٹ گیا حتی کہ ہمیں دکھائی نہ دیا۔

ذِكْرُ الدُّعَاءِ

نمازِ استسقاء کی دعا

۱۵۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ ہمیں باران رحمت سے سرفراز فرما۔

۱۵۲۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا قَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ أَنَسٌ وَايْمُ اللّٰهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِنْ سَحَابٍ قَالَ فَأَنْشَأَتْ سَحَابَةً فَانْتَشَرَتْ ثُمَّ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اسی دوران لوگ کھڑے ہوئے اور چلانے اور کہنے یا نبی اللہ پانی ٹھہر گیا ہے اور جانور مر گئے ہیں۔ تو آپ پانی برسنے کے لیے اللہ سے دعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا۔ اے اللہ ہمیں پانی سے سرفراز فرما اور مزید فرمایا۔ خدا کی قسم اس وقت ہمیں آسمان

أَنَّهَا أُمْطِرَتْ وَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى وَانْصَرَفَ النَّاسُ فَلَمْ تَزَلْ تَمْطُرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَأَنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ۔

میں ابر کا کوئی ٹکڑا بھی نظر نہ آتا تھا۔ اتنے میں بادل کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور وہ پھیل گیا۔ بعد ازاں پانی برسنے لگا۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے۔ نماز سے فارغ ہو کر پڑھے پھر دوسرے جمعہ تک مینہ برستا رہا۔ جب دوسرے جمعہ المبارک کو آپ منبر پر خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ تو لوگ زور زور سے چلا کر کہنے لگے۔ یا نبی اللہ گھر مکان گر گئے اور پانی کی شدت و کثرت سے راستے مسدود ہو گئے اللہ جل شانہ سے دعا فرمائیے کہ پانی رک جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا پھر آپ نے دعا فرمائی اے اللہ ہمارے اردگرد برسے اور ہم پر نہ برسے، آپ کا یہ ارشاد فرمانا تھا کہ بادل مدینہ منورہ سے پھٹ گیا تو بادل مدینہ منورہ کے اردگرد برستا تھا۔ لیکن مدینہ میں ایک قطرہ بھی نہ پڑتا تھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ منورہ کو دیکھا کہ اس پر بادل اس طرح تھا جیسے ٹوپی سر پر ہو۔

۱۵۲۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا وَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يُغِيثَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَغِثْنَا اللَّهُمَّ أَغِثْنَا قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابَةٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ فَطَلَعَتْ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ خَلْفَنَا فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ وَأَمْطَرَتْ قَالَ أَنَسٌ فَلَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص مسجد میں حاضر ہوا۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ وہ کھڑے کھڑے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ مر گئے اور راستے بند ہو گئے تو آپ دعا فرمائیے کہ اللہ جل شانہ ہم پر پانی برسا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر فرمایا یا اللہ ہم پر پانی برسا۔ یا اللہ ہم پر پانی برسا۔ انس کہتے ہیں خدا کی قسم ہمیں آسمان میں کہیں بادل کا ٹکڑا معلوم نہ ہوتا تھا اور نہ ہمارے اور (مدینہ منورہ کے درمیان) پہاڑ سلع کے درمیان کوئی اوٹ حائل تھی۔ یکلخت ڈھال کی طرح وہاں سے بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا۔ اور آسمان کے درمیان میں آکر پھیل گیا اور برسنے لگا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم اس دن۔ سے ہم نے ایک ہفتے تک سورج کو نہ دیکھا۔ دوسرے جمعہ کو ایک شخص اسی دروازے سے آیا۔ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھ رہے تھے۔ وہ سامنے آکر

قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُمْسِكَهَا عَنَّا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْقَلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ فَقَالَ شَرِيكٌ سَأَلْتُ أَنَسًا أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ قَالَ لَا۔

کھڑا ہوا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانور مر گئے اور راستے مسدود ہو گئے تو اللہ جل شانہ سے دعا فرمائیے کہ بارش تھم جائے۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھا کر دعا فرمائی۔ اے اللہ ہمارے ارد گرد برسے اور ہم پر نہ برسے۔ یا اللہ ٹیلوں، اونچی اور نیچی جگہ پر برسے آپ کا یہ ارشاد فرمانا تھا۔ کہ بادل پھٹ گیا اور ہم چلتے ہوئے دھوپ میں نکلے شریک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کہ کیا یہ وہی پہلا شخص تھا آپ نے جواب فرمایا نہیں۔

بَابُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الدُّعَاءِ

استسقاء میں دعا کے بعد نماز پڑھنا

۱۵۲۱ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَتَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللّٰهَ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ فِي الْحَدِيثِ وَقَرَأَ فِيهِمَا۔

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید سے سنا جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء پڑھنے تشریف لے گئے تو آپ کی پشت مبارک لوگوں کی طرف تھی۔ اور آپ قبلہ رخ ہو کر دعا فرماتے تھے۔ آپ نے چادر الٹی اور پھر دو رکعتیں نماز ادا فرمائی ابن ابی ذئب نے کہا کہ ایک حدیث کے مطابق دونوں رکعتوں میں قرأت کی

كَمْ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کی رکعتیں

۱۵۲۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء پڑھنے تشریف لائے۔ تو آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ اور اپنا رخ انور قبلہ کی طرف کیا۔

كَيْفَ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کس طرح پڑھی جائے

۱۵۲۳ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي أَمِيرٌ مِنَ الْأُمَرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْاِسْتِسْقَاءِ

حضرت اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ نے فرمایا۔ کہ مجھے امیروں میں سے ایک امیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ میں نماز استسقاء

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَسْأَلَنِي خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ

کے متعلق معلوم کر لیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ اس شخص نے عمدہ کپڑوں نہ مجھ سے دریافت کیا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی اور زاری اور جھکتے ہوئے زیب و زینت کے بغیر تشریف لائے۔ پھر آپ نے نماز عید کی طرح دو رکعتیں ادا فرمائیں اور تمہاری طرح خطبہ ارشاد نہ فرمایا۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء میں بلند آواز قرأت کرنا

۱۵۲۵ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقٰى وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ۔

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید سے روایت فرماتے ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء پڑھنے کے لیے تشریف لائے آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور ان میں بلند آواز سے قرأت فرمائی۔

اَلْقَوْلُ عِنْدَ الْمَطَرِ

بارش برستے وقت کیا کہا جائے

۱۵۲۶ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا مُطِرَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا نَافِعًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب بارش برستی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے۔ اے اللہ اسے زور سے بارش برسا، اور اسے سود مند بنا۔

كَرَاهِيَةُ الْاِسْتِمْطَارِ بِالْكَوْكَبِ

ستاروں کی گردش سے بارش برسنے کا غلط عقیدہ

۱۵۲۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَنْعَمْتُ عَلٰى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ الْكَوْكَبُ وَبِالْكَوْكَبِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے۔ جب میں اپنے بندوں پر کچھ نعمت نازل فرماتا ہوں تو اس کا انکار کرتے ہوئے ایک فرقہ کہتا ہے۔ فلاں ستارے سے ایسا کیا یا فلاں ستارے سے ایسا ہوا۔

۱۵۲۸ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ مُطِرَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت زید بن خالد جہنی سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں

وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا اَنْعَمْتُ عَلٰى عِبَادِيْ مِنْ نِعْمَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَحَمِدَنِيْ عَلٰى سُقْيَايَ فَذَاكَ الَّذِيْ اٰمَنَ بِيْ وَكَفَرَ بِالْكَوْكَبِ وَمَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَاكَ الَّذِيْ كَفَرَ بِيْ وَاٰمَنَ بِالْكَوْكَبِ۔

۱۵۲۹ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَمْطَرَ عَنْ عِبَادِهٖ خَمْسَ سِنِيْنَ ثُمَّ اَرْسَلَهُ لَاَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سُقِيْنَا بِنَوْءِ الْمَجْدَحِ۔

مَسْئَلَةُ الْاِمَامِ رَفْعُ الْمَطَرِ اِذَا خَافَ ضَرَرَهٗ

جب بہت زیادہ بارش ہو اور نقصان کا اندیشہ ہو تو اسے بند کرنے کے لیے امام کا کرنا

۱۵۳۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَحِطَ الْمَطَرُ عَامًا فَقَامَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَحِطَ الْمَطَرُ وَاجْدَبَتِ الْاَرْضُ وَهَلَكَ الْمَالُ قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ سَحَابَةً فَمَدَّ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ يَسْتَسْقِي اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَمَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ حَتّٰى اَهَمَّ الشَّابَّ الْقَرِيْبَ الدَّارِ الرُّجُوْعُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَدَامَتْ جُمُعَةً فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الَّتِيْ تَلِيْهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

یعنی برسا۔ آپ نے اس کی صبح کو ارشاد فرمایا۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ رات کو تمہارے پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ اس نے ارشاد فرمایا۔ جب میں اپنے بندوں پر کوئی نعمت نازل فرماتا ہوں۔ تو بعض لوگ اس کا انکار کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کے نکلنے کی وجہ سے مینہ برسا۔ پھر جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور بارش برسنے پر میرا شکریہ ادا کیا۔ تو وہ میرا مسلمان ہے اور ستارے کا کافر اور جس نے کہا کہ فلاں فلاں ستارے کے نکلنے یا ڈوبنے کی وجہ سے مجھ پر پانی برسا۔ وہ میرا منکر اور ستارے پر ایمان لانے والا ہے۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر اللہ جل شانہ پانچ سال تک اپنے بندوں سے بارش کو روک رکھے پھر برسائے تو تب بھی ایک گروہ کافر رہے گا اور وہ کہے گا کہ ہم پر پانی مجدح ستارے کی وجہ سے برسا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سال اس کی بارش تو بعض مسلمان جمعۃ المبارک کے دن حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! پانی ٹھہر گیا ہے۔ اور زمین پر سبزہ باقی نہیں رہا جانور اور مال نہ ملنے کی وجہ سے جانور مر گئے ہیں۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک اٹھائے جب کہ آسمان پر بادل کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو خوب لمبا فرمایا۔ حتی کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہ سے بارش کی دعا فرما رہے تھے بعد ازاں جب ہم نماز جمعہ سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ

فَهَدَمَتِ الْبُيُوتَ وَاحْتَبَسَ الرُّكْبَانُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا مِنْ عَجَلَةِ ابْنِ آدَمَ وَقَالَ بِيَدَيْهِ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَكَشَّطَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ۔

رَفْعُ الْإِمَامِ يَدَيْهِ عِنْدَ إِمْسَاكِ مَسْأَلَةِ الْمَطَرِ

۱۵۲۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ سَحَابٌ أَمْثَالُ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ حَتَّى الْجُمُعَةَ الْأُخْرَى فَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ

جس نوجوان کا گھر نزدیک تھا اس کا اپنے گھر جانا مشکل ہو گیا۔ ایک ہفتے تک مسلسل مینہ برستا رہا جب دوسرا جمعۃ المبارک آیا تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مکان گر گئے اور سواروں کا چلنا ناممکن ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کے جلدی گھبرانے پر تبسم فرمایا۔ اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا یا اللہ ہمارے ارد گرد برسے اور ہم پر نہ برسے؛ اس وقت مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گیا۔

جب مینہ برسنا ختم ہو تو امام اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرے

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں لوگوں پر قحط پڑا تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کے دن منبر پر تشریف فرما ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، ایک اعرابی نے اٹھ کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جانور مر گئے اور بچے بھوکے ہو گئے تو اللہ جل شانہ سے دعا فرمایئے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اپنے دونوں دست مبارک اٹھائے۔ اس وقت آسمان میں بادل کا ایک ٹکڑا بھی دکھائی نہ دیتا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک نیچے نہیں فرمائے تھے۔ کہ پہاڑوں کی طرح بادل بلند ہو گئے پھر آپ منبر پر سے اترنے نہ پائے تھے۔ کہ بارش کا پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک پر گرنے لگا۔ پھر اس سارے دن بارش برستی رہی۔ اور دوسرے دن بھی جمعۃ المبارک تک حتی کہ وہی اعرابی یا ایک دوسرا اٹھ کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ

حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهٖ إِلَى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتّٰى تَفَرَّجَتْ عَامَّةُ الْمَدِيْنَةِ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِّنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا أَخْبَرَ بِالْجَوْدِ۔

اٰخِرُ كِتَابِ الْاِسْتِسْقَاءِ وَلِلّٰهِ الْمِنَّةُ

كِتَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف کا بیان

۱۵۲۲ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ وَمَعَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا فَوَصَفَ فَقَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِطَائِفَةٍ رَكْعَةً صَفَّ خَلْفَهٗ وَطَائِفَةٌ أُخْرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ تَلِيْهِ رَكْعَةً ثُمَّ نَكَصَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَقَامِ أُولٰئِكَ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً۔

۱۵۲۳ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

صلی اللہ علیہ وسلم مکان گر پڑے اور جانور ڈوب گئے آپ آپ اللہ جل شانہٗ سے دعا فرمایئے (کہ بارش تھم جائے) حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اپنے دونوں دستِ مبارک اٹھائے اور ارشاد فرمایا۔ اے اللہ ہمارے اردگرد برسے اور ہمارے اوپر نہ برسے۔ پھر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرف بادل کو اشارہ فرمایا وہ اس طرف سے پھٹ گیا حتی کہ مدینہ منورہ ایک گڑھے کی مثل ہو گیا۔ نالوں میں پانی بہنے لگا۔ پھر جو شخص کسی طرف سے آیا۔ اس نے بیان کیا کہ ہمارے ہاں بارش ہو رہی ہے

(خدا کا شکر ہے کہ کتاب الاستسقاء ختم ہوئی!)

حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم طبرستان میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے۔ اور ہمارے ساتھ حذیفہ بن الیمان بھی تھے حضرت سعیدؓ نے پوچھا کہ تم میں سے کسی شخص نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ خوف پڑھی ہے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! میں نے پھر آپؓ سے بیان کیا تو کہا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف اس طرح ادا فرمائی (کہ آپؐ نے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا) بعد ازاں آپؐ نے ایک حصے کے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائی جس نے آپؐ کے پیچھے صف باندھی اور دوسرا حلقہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا۔ پھر آپؐ نے دوسرے حصے کے ساتھ صف باندھی اور یہ حصہ اس سابقہ لشکر کی جگہ پر چلا گیا۔

حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ہم حضرت سعید بن عاص کے ساتھ طبرستان کے مقام پر تھے۔ آپؓ نے پوچھا کہ تم میں سے کس نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا فَقَامَ حُذَيْفَةُ وَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِي الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوْا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے حذیفہؓ نے فرمایا میں نے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ کی اقتداء میں دو صفوں نے نماز پڑھی۔ ایک صف دشمن کے سامنے رہی اور ایک صف ان کے پیچھے۔ پھر جو صف حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے تھی۔ اس کے ساتھ آپ نے ایک رکعت نماز پڑھی۔ اس کے بعد وہ لوگ دشمن کے سامنے چلے گئے۔ اور دشمن کے سامنے والے آئے تو ان کے ساتھ ایک رکعت نماز پڑھی پھر کسی شخص نے نماز قضا نہیں پڑھی

۱۵۳۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ صَلٰوةِ حُذَيْفَةَ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرح حضور سرور دو عالم سے خوف کی نماز بیان فرمائی۔

۱۵۳۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اللہ جل جلالہ نے حضر میں تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس پر چار رکعتیں فرض فرمائیں، سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں صرف ایک رکعت۔

۱۵۳۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِذِيْ قَرَدٍ وَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِي الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْ خَلْفَهُ رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَكَانِ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوْا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے قریب ایک مقام ذی قرد پر نماز پڑھائی۔ اور لوگوں نے آپ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں باندھیں۔ ایک صف دشمن کے سامنے رہی۔ اور دوسری صف دشمن کے سامنے رہی۔ بعد ازاں جو صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھی۔ اس کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھائی بعد ازاں وہ صف اس کی جگہ چلی گئی اور دوسری صف آئی آپ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی اور کسی کی قضا نہ فرمائی۔

۱۵۳۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَصَفَّ وَكَبَّرُوْا ثُمَّ رَكَعَ وَمَا كَمَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ اور لوگ بھی حضور پر نور صلی

النَّاسُ فَنَهَضَ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا ثُمَّ قَامَ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَتَأَخَّرَ الَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ وَسَجَدُوا لِأَنْفُسِهِمْ وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَرَكَعُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدُوا وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلَاةٍ يَكْبُرُونَ وَلَكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

---

۴۲۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَانَتْ صَلَاةُ الْخَوْفِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ كَصَلَاةِ أَحَرَاسِكُمْ هَؤُلَاءِ أَيُّ مَرَّةٍ خَلْفَ أَئِمَّتِكُمْ قَالَ لَا بَلْ كَانَتْ عُقْبًا قَامَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ وَهُمْ جَمِيعًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامُوا مَعَهُ جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوا مَعَهُ جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَ مَعَهُ الَّذِينَ كَانُوا قِيَامًا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَلَمَّا جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِمْ سَجَدَ الَّذِينَ كَانُوا قِيَامًا مَا لَا نَفْسِهِمْ ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّسْلِيمِ

اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی۔ انہوں نے بھی تکبیر کہی۔ بعد ازاں حضور نے رکوع فرمایا اور بعض لوگوں نے رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اور انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ اس کے بعد آپ دوسری رکعت پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ اور جن لوگوں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا تھا وہ پیچھے ہٹ کر اپنے بھائیوں کی حفاظت کرنے لگے۔ دوسرے لوگ آئے۔ انہوں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع اور سجدہ کیا۔ اور سب لوگ نماز میں تکبیر کہہ رہے تھے لیکن وہ ایک دوسرے کی حفاظت کرتے رہے پھر سب نے بیک وقت سلام پھیرا۔

۴۲۸ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نمازِ خوف کے صرف دو سجدے ہی تھے جیسے آج کل تمہارے محافظ تمہارے اماموں کے پیچھے پڑھتے ہیں مگر وہ آگے پیچھے ہوتے اس طرح کہ پہلے ایک گروہ بلکہ سب لوگ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ پھر ایک گروہ نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا۔ بعد ازاں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے۔ اور سب لوگ آپ کے ساتھ اٹھے۔ آپ نے رکوع فرمایا۔ تو سب نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ فرمایا تو ان لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ جو پہلے کھڑے رہے۔ اور جو لوگ پہلے سجدہ کر چکے تھے۔ اب کھڑے ہوئے جب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو وہ بھی بیٹھے جنہوں نے آخر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا۔ اس کے بعد سب لوگ بیٹھ گئے۔ اس کے بعد حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سلام پھیرا

۱۵۳۹ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهٗ وَصَفًّا مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَصَلّٰی بِالَّذِیْنَ یَلُوْنَهٗ رَکْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ اُولٰٓئِكَ فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَةً ثُمَّ قَامُوْا فَقَضَوْا رَکْعَةً رَکْعَةً۔

سیدنا حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ الخوف پڑھائی تو ایک صف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑی ہوئی۔ اور ایک صف دشمن کے آمنے سامنے تھی آپ نے ایک رکعت ادا فرمائی اور پھر وہ لوگ چلے گئے اب کی بار دشمن کے سامنے والے لوگ آئے۔ ان کے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائی پھر سب لوگ اٹھے اور ہر ایک نے ایک رکعت ادا کی۔

۱۵۴۰ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهٗ وَطَائِفَةً وَجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰی بِالَّذِیْنَ مَعَهٗ رَکْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وَجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰی فَصَلّٰی بِهِمُ الرَّکْعَةَ الَّتِیْ بَقِیَتْ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ۔

حضرت صالح بن خوات نے اس شخص سے روایت کیا ہے جس نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذات الرقاع کے غزوہ میں نماز خوف پڑھی تھی اس طرح کہ سب سے پہلے ایک گروہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف باندھی۔ اور ایک گروہ دشمن کے سامنے رہا۔ آپ نے ایک رکعت ان لوگوں کے ساتھ پڑھی۔ جو آپ کے پیچھے تھے۔ پھر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے۔ اور وہ لوگ دوسری رکعت پڑھ کر فارغ ہو گئے اور دشمن کے سامنے جا کر صف باندھی! اب دوسرا گروہ آیا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہمراہ صف باندھی۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما رہے۔ اور ان لوگوں نے دوسری رکعت پڑھی اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا!

۱۵۴۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِاِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ رَکْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰی مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْطَلَقُوْا فَقَامُوْا مَقَامَ اُولٰٓئِكَ وَجَاءَ اُولٰٓئِكَ فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَةً اُخْرٰی ثُمَّ سَلَّمَ عَلَیْهِمْ فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَکْعَةً وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَکْعَتَهُمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا۔ پھر وہ چلے گئے اور ان کی جگہ کھڑے ہوئے اور دوسرا گروہ آیا اس کے ساتھ ایک رکعت پڑھی۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سب پر سلام پھیرا اور ہر ایک گروہ اپنی اپنی رکعت پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا!

۱۵۴۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ وَصَافَفْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مِنَّا مَعَهُ وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَكَانُوْا مَكَانَ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَرَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ۔

۱۵۴۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَنَّهُ صَلّٰى صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّ خَلْفَهُ طَائِفَةٌ مِنَّا وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَأَقْبَلُوْا عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَصَلّٰى لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ۔

۱۵۴۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَامَ فَكَبَّرَ فَصَفَّ خَلْفَهُ طَائِفَةٌ مِنَّا وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے۔ کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد میں جہاد کیا۔ ہم دشمن کے برابر کھڑے ہوئے۔ اور اس کے سامنے صفیں باندھیں۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ تو ہم پہلے گروہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوا۔ ایک گروہ دشمن کے سامنے رُخ کیے رہا۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے۔ پھر وہ گروہ دوسرے گروہ کی جگہ چلا گیا۔ جن لوگوں نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ اور وہ گروہ آیا اس کے ساتھ بھی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے بعد ازاں آپ نے سلام پھیرا۔ اس کے بعد ہر مسلمان نے اٹھ کر ایک رکوع اور دو سجدے کیے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی آپ نے فرمایا کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی اور ہم میں سے ایک گروہ نے حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی۔ اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا۔ آپ نے پہلے اس گروہ کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے۔ پھر وہ دشمن کے سامنے چلے گئے اور دوسرا گروہ آیا اس نے بھی حضور علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے ایسا ہی کیا۔ بعد ازاں آپ نے سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد دونوں گروہوں میں سے ہر شخص نے کھڑے ہو کر اپنے لیے ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کیے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف ادا فرمائی۔ آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر فرمائی اور ہم میں سے ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا ہوا، دوسری جماعت دشمن کے آمنے سامنے رہی۔ تو سرورِ دو عالم صلی

رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَلَمْ يُسَلِّمُوا وَاَقْبَلُوا عَلَى الْعَدُوِّ فَصَفُّوا مَكَانَهُمْ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَفُّوا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ بْنُ السُّنِّيِّ الزُّهْرِيُّ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا مِنْهُ اِبْنُ عُمَرَ سَجْدَتَيْنِ وَلَمْ يُتِمَّ هٰذَا مِنْهُ۔

اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے پھر پہلا گروہ چلا گیا لیکن اس نے سلام نہیں پھیرا اور دشمن کے سامنے کھڑا ہو کر صف باندھی۔ دشمن کے سامنے کھڑا ہونے والا دوسرا گروہ آیا۔ اس نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی۔ آپ نے ایک رکوع اور دو سجدے اس کے ساتھ فرمائے۔ بعد ازاں حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا کیوں کہ حضور کے دو رکوع اور چار سجدے مکمل ہو گئے تھے۔ اس کے بعد دونوں گروہوں کے لوگ کھڑے ہوئے۔ اور ہر ایک نے اپنے لیے ایک ایک رکوع اور دو دو سجدے کیے۔ امام نسائی کے مطابق امام ابوبکر بن السنی نے فرمایا کہ یہ حدیث منقطع ہے۔ کیوں کہ ابن شہاب زہری نے سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فقط دو احادیث سماعت فرمائیں اور یہ حدیث نہیں سنی!

۱۵۲۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهٖ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَّعَهٗ وَطَائِفَةٌ بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوْا وَجَآءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دن صلوٰۃ الخوف پڑھی تو ایک گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوا۔ اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا۔ پھر جو گروہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس کے ساتھ آپ نے ایک رکعت ادا فرمائی۔ بعد ازاں وہ گروہ روانہ ہو گیا۔ اور دوسرا گروہ آیا۔ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ پھر ہر ایک گروہ نے باقی ماندہ رکعت ادا کی۔

۱۵۲۶ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ نَعَمْ فَقَالَ مَتٰى قَالَ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَقَامَتْ مَعَهٗ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ اُخْرٰى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظُهُوْرُهُمْ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوْا جَمِيْعًا الَّذِيْنَ

مروان بن حکم سے مروی ہے۔ اس نے سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کیا آپ نے حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نمازِ خوف ادا کی ہے۔ جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! پوچھا کب۔ کہا جس سال نجد کی جنگ ہوئی تھی تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہوا۔ اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا۔ ان کی پشت قبلہ کی طرف تھیں۔ آپ نے تکبیر

مَعَهُمُ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ الْعَدُوَّ وَتَمَّ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَاحِدَةً وَرَكَعَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ وَالْآخَرُوْنَ قِيَامٌ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ مَعَهُ فَذَهَبُوْا اِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوْهُمْ وَاَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلَةَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَامُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً اُخْرٰى وَرَكَعُوْا مَعَهُ وَسَجَدَ وَسَجَدُوْا مَعَهُ ثُمَّ اَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلَةَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَمَنْ مَعَهُ ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوْا جَمِيْعًا فَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ۔

۱۵۴۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلًا بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَحَاصَرَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ صَلٰوةً هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اَبْنَائِهِمْ وَنِسَائِهِمْ بِكَرُوْا اَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ ثُمَّ مِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّقْسِمَ اَصْحَابَهُ بِصَفَّيْنِ فَيُصَلِّيْ بِطَائِفَةٍ مِّنْهُمْ وَطَائِفَةٌ مُّقْبِلُوْنَ عَلٰى

فرمائی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب لوگوں نے تکبیر کہی جو آپ کے ساتھ تھے۔ اور جو دشمن کے مقابلہ میں گئے تھے۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس گروہ نے رکوع کیا جو آپ کے پیچھے کھڑا تھا بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو آپ کے ہمراہ اس گروہ نے سجدہ کیا جو آپ کے پیچھے تھا۔ اور دوسرا گروہ دشمن کے بالمقابل کھڑا رہا۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ وہ گروہ کھڑا ہوگیا جو آپ کے پیچھے تھا۔ بعد ازاں وہ گروہ دشمن کے سامنے چلا گیا اور دشمن کے سامنے والا گروہ آیا انہوں نے رکوع اور سجدہ کیا۔ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کھڑے رہے جس طرح پہلے تھے سب وہ رکوع اور سجود کر کے کھڑے ہوئے۔ تو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کا رکوع فرمایا۔ اور آپ کے صحابہ کرام نے بھی آپ کے ہمراہ رکوع فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے سجدہ فرمایا اور صحابہ کرام نے بھی سجدہ فرمایا۔ پھر دشمن کے سامنے والا گروہ آیا۔ انہوں نے رکوع اور سجود کیا۔ اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما رہے۔ اور آپ کے ساتھ والے لوگ بھی بیٹھے تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔ اور دیگر سب لوگوں نے بھی سلام پھیرا۔ پس حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دو رکعتیں ہوئیں اور سب لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کو گھیرے ہوئے ضجنان اور عسفان کے درمیان اترے تو کافروں نے کہا کہ یہ لوگ نماز کو اپنی اولاد اور بیویوں سے زیادہ چاہتے ہیں۔ لہٰذا تم سب لوگ تیار ہو۔ پھر ایک ہی دفعہ ان پر حملہ آور ہو۔ تو سیدنا حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام

عَدُوِّهِمْ وَقَدْ اَخَذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يَتَاَخَّرُوْنَ وَلَا يَنْصَرِفُوْنَ وَتَقَدَّمَ اُولٰئِكَ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ رَكْعَةً تَكُوْنُ لَهُمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ

تشریف لائے۔ اور کہا کہ اپنے اصحاب کے دو گروہ کرو آپ نے ایک گروہ کے ہمراہ نماز پڑھی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے اپنے دفاع کیلئے ہتھیار سنبھالے کھڑا ہوا۔ ایک رکعت پڑھنے کے بعد وہ گروہ چلا گیا اور دوسرا گروہ آیا۔ آپ نے ان کے ہمراہ ایک رکعت ادا فرمائی۔ تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ اور ان لوگوں کی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ایک رکعت ہوئی اور انہوں نے ایک ایک رکعت الگ ادا کی۔

۱۵۴۸ اَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَفٌّ خَلْفَهُ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى قَامُوْا فِيْ مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَقَامُوْا مَقَامَ هٰؤُلَاءِ وَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِهٰؤُلَاءِ رَكْعَةٌ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صلوٰۃ الخوف پڑھائی تو ایک صف آپ کے سامنے کھڑی ہوئی اور ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوئی پہلے آپ نے اس صف کے ساتھ نماز پڑھی جو پیچھے تھی۔ اور دو سجدے فرمائے پھر وہ لوگ آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہو گئے۔ یعنی ان لوگوں کی جگہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھے اور دوسرے لوگ آکر آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے آپ نے ان کے ہمراہ ایک رکعت ادا فرمائی۔ دو سجدے فرمائے۔ پھر سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو اور ان حضرات کی ایک ایک رکعت ہوئی۔

۱۵۴۹ اَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتْ خَلْفَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْطَلَقُوْا فَقَامُوْا مَقَامَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ كَانُوْا فِيْ وَجْهِ الْعَدُوِّ وَجَاءَتْ تِلْكَ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ نجد میں تھے۔ بعد ازاں نماز کھڑی ہوئی۔ تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ اور ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا ہوا۔ اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں۔ جو لوگ پیچھے تھے۔ ان کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا اور دو سجدے فرمائے۔ بعد ازاں وہ لوگ چلے گئے۔ اور ان لوگوں

الطَّائِفَةُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَّسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ فَسَلَّمَ الَّذِيْنَ خَلْفَهٗ وَسَلَّمَ اُولٰٓئِكَ۔

کی جگہ کھڑے ہوئے جو دشمن کے سامنے تھے۔ اور دوسرا گروہ آیا۔ اس کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے۔ پھر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔ اور آپ کے پیچھے والے اور دشمن کے سامنے والے لوگوں نے بھی سلام پھیرا۔

۱۵۵۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقُمْنَا خَلْفَهٗ صَفَّيْنِ فَاَحْرَمَ وَاَحْرَمْنَا وَبَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا مَعَهٗ وَرَكَعَ وَرَكَعْنَا وَرَفَعَ وَرَفَعْنَا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَسَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِيْ حِيْنَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ ثُمَّ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِيْ حِيْنَ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَمْكِنَتِهِمْ ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَلُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْاٰخَرُ فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِهِمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فِيْ مَقَامِ الْاٰخَرِيْنَ وَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا ثُمَّ رَفَعَ وَرَفَعْنَا فَلَمَّا انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَسَجَدَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامًا فَلَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صلوٰۃ الخوف میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے۔ دو صفیں بنائیں۔ دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان میں حائل تھا۔ تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی اور ہم نے بھی تکبیر کہی۔ بعد ازاں آپ نے رکوع فرمایا۔ ہم نے بھی رکوع کیا۔ پھر حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا۔ تو ہم نے بھی سر اٹھایا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کو جھکے تو سجدہ فرمایا۔ اور آپ کے نزدیک ترین صف میں لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ اور جب تک حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے نزدیک والی صف سجدے سے سر نہ اٹھایا۔ دوسری صف کھڑی رہی۔ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا۔ تو دوسری صف نے اپنی جگہ پر سجدہ کیا۔ پھر وہ صف حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تھی وہ پیچھے ہٹ گئی۔ اور پچھلی صف آگے آ گئی اور ان کی جگہ لیتے ہوئے اس جگہ کھڑی ہوئی۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا۔ ہم نے بھی رکوع کیا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا۔ ہم نے بھی اٹھایا۔ جب شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کے لیے جھکے تو آپ کے نزدیک والے لوگوں نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے۔ جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے نزدیک والے لوگوں نے سر مبارک اٹھایا۔ تو دوسرے لوگوں نے سجدہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔

۱۵۵۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ مَكَانَهُمُ الَّذِي كَانُوا فِيهِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ فَرَكَعَ فَرَكَعْنَا جَمِيعًا فَرَفَعَ فَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا سَجَدُوا وَجَلَسُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ مَكَانَهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ صَنَعَ كَمَا يَصْنَعُ أُمَرَاؤُكُمْ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم کھجوروں کے درختوں میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان میں تھا تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی تو دیگر لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ جب آپ نے رکوع فرمایا تو سب دوسرے لوگوں نے بھی رکوع فرمایا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ فرمایا اور آپ کے ساتھ اس صف نے بھی سجدہ کیا۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھی۔ دوسرے حضرات حفاظت کرتے ہوئے کھڑے رہے۔ جب وہ سجدہ کر کے اٹھے تو دوسروں نے سجدہ کیا۔ جس جگہ کھڑے تھے۔ پھر وہ حضرات ان کی جگہ پر آ گئے۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب لوگوں نے رکوع کیا۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو سب نے سر اٹھایا۔ پھر سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی قریبی صف نے سجدہ کیا۔ دوسرے لوگ حفاظت کرتے ہوئے کھڑے رہے۔ جب وہ سجدہ کر کے بیٹھ گئے۔ تو دوسروں نے اپنی جگہ پر سجدہ کیا۔ بعد ازاں آپ نے سلام پھیرا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جیسے تمہارے امیر ان دنوں کرتے ہیں۔

۱۵۵۲ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَصَافُّ الْعَدُوِّ بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُمْ لَهُمْ صَلَاةً بَعْدَ هٰذِهِ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَصَفَّهُمْ صَفَّيْنِ خَلْفَهُ فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مقام عسفان میں دشمن کے آمنے سامنے تھے۔ اور مشرکین کے لیڈر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (جو ابھی تک ایمان نہ لائے تھے) بھی ان کے سامنے تھے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر ادا فرمائی۔ مشرکین نے کہا اس کے بعد ان کی ایک نماز ہے جسے وہ اپنی ماں اور اولاد سے بھی زیادہ چاہتے ہیں۔ پھر حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھی۔ تو آپ کے لوگوں کی دو صفیں اپنے پیچھے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا فَلَمَّا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْآخَرُونَ فَلَمَّا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ مِنَ السُّجُودِ سَجَدَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِسُجُودِهِمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي مَقَامِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَكَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا فَلَمَّا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ مِنَ الرُّكُوعِ سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْآخَرُونَ فَلَمَّا فَرَغُوا مِنْ سُجُودِهِمْ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔

۱۵۵۳ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لَقَدْ أَصَبْنَا الْيَوْمَ غِرَّةً وَلَقَدْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ غَفْلَةً فَنَزَلَتْ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَامَتْ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِرْقَةٌ يَحْرُسُونَهُ فَكَبَّرَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ وَالَّذِينَ يَحْرُسُونَهُمْ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَالَّذِينَ يَحْرُسُونَهُمْ ثُمَّ سَجَدَ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَتَأَخَّرَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَتَقَدَّمَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا

لیکن پہلے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا۔ تو سب نے آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر جب سر اٹھایا تو آپ کے نزدیک والی صف نے سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے جب انہوں نے سجدہ سے سر اٹھایا تو دوسرے لوگوں نے جو ان کے پیچھے تھے سجدہ اس رکوع کے بعد کیا۔ جو حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا۔ پھر اگلی صف پیچھے چلی گئی۔ اور پچھلی صف آگے آگئی اور ہر شخص اپنی قریبی جگہ کھڑا ہوا۔ اس کے بعد حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب نے رکوع کیا۔ پھر جب سب نے سر رکوع سے اٹھایا تو قریبی صف نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے۔ جب وہ سجدے سے فارغ ہوئے تو دوسرے لوگوں نے سجدہ کیا۔ بعد ازاں حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب پر سلام پھیرا۔

حضرت ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مقام عسفان میں حضور علیہ السلام کے ساتھ تھے آپ نے نماز ظہر ادا فرمائی۔ اس وقت خالد بن ولید مشرکوں کے سردار تھے مشرکوں نے کہا کہ ہم نے ان مسلمانوں کی غفلت کا وقت (نماز کا) پالیا۔ تو وہاں ہی ظہر و عصر کے درمیان نماز خوف کی آیت کریمہ نازل ہوئی حضور علیہ السلام نے نماز عصر پڑھائی تو ہم دو گروہ بن گئے ایک دشمن کے مقابل اور ایک حضور علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھی جب حضور علیہ السلام نے تکبیر کہی تو سب نے تکبیر کہی یعنی دشمن کے سامنے کھڑے ہونے والوں نے بھی اور حضور علیہ السلام کے ساتھ کھڑے ہونے والوں نے بھی پھر آپ نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا پھر جب آپ نے سجدہ کیا۔ تو پاس والوں نے سجدہ کیا۔ اور وہ سجدہ کر کے پیچھے ہٹ گئے اور پیچھے والے آگے چلے گئے! پھر انہوں نے سجدہ کیا اس کے بعد حضور علیہ السلام کھڑے

ثُمَّ قَامَ فَكَبَّرَ بِهِمْ جَمِيعًا ثُمَّ ثَنَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ وَبِالَّذِينَ يَحْرُسُونَهُمْ ثُمَّ سَجَدَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ ثُمَّ تَأَخَّرُوا فَقَامُوا فِي مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ وَتَقَدَّمَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَكَانَتْ لِكُلِّهِمْ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ مَعَ إِمَامِهِمْ وَصَلَّى مَرَّةً بِأَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ۔

(قریب والے بھی اور بعد والے بھی) پھر پاس والوں نے سجدہ کیا اور پیچھے ہٹ کر اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہو گئے اور پیچھے والوں نے آگے بڑھ کر سجدہ کیا۔ پھر آپ نے سلام پھیرا تو ہر ایک کی دو دو رکعتیں ہو گئیں اور ایک دفعہ آپ نے بنی سلیم کی زمین پر نماز خوف پڑھی۔

۱۵۵۴ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْقَوْمِ فِي الْخَوْفِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى بِالْقَوْمِ الْآخَرِينَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ہمراہ صلوٰۃ الخوف میں دو رکعتیں ادا فرمائیں اور بعد ازاں سلام پھیر دیا۔ پھر آپ نے دوسرے لوگوں کے ہمراہ دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر سلام پھیرا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چار اور دوسرے لوگوں نے دو رکعتیں ادا کیں۔

۱۵۵۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِطَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى بِآخَرِينَ أَيْضًا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی ایک جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور بعد ازاں سلام پھیرا۔ پھر آپ نے دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا

۱۵۵۶ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ قِبَلَ الْعَدُوِّ وَوُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيُكَبِّرُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ وَيَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ يَعْنِي أُولَئِكَ فَيُكَبِّرُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهُ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَكُونُونَ رَكْعَةً رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت سہل ابن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صلوٰۃ الخوف میں امام قبلہ رُخ ہو کر کھڑا ہو۔ مسلمانوں کی ایک جماعت امام کے ساتھ کھڑی ہو ایک اور گروہ دشمن کے بالمقابل کھڑا ہو۔ پہلے امام ایک رکعت پڑھے (بعد ازاں امام کھڑا رہے گا) اور دوسرے لوگ اکیلے اکیلے ایک رکوع اور دو سجدے کر کے چلے جائیں اور دشمن کی جگہ والے گروہ کی جگہ کھڑے ہوں۔ دوسرا گروہ آئے اور ان کے ساتھ امام ایک رکوع اور دو سجدے کرے۔ تو امام کی دوسری رکعت ہو گی اور اس گروہ کی پہلی رکعت تو بعد میں وہ اپنے لیے ایک رکوع اور دو دو سجدے مزید کر لیں۔

۱۵۵۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وُجُوهُهُمْ قِبَلَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامُوا مَقَامَ الْآخَرِينَ وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۵۴۸ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ وَالَّذِينَ جَاءُوا بَعْدَهُ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَلِهٰؤُلَاءِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ.

آخر كتاب صلاة الخوف

كِتَابُ صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ

۱۵۴۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِأَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَانِ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ كَانَ لَكُمْ يَوْمَانِ تَلْعَبُونَ فِيهِمَا وَقَدْ أَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحٰى.

مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے، اپنے صحابہ کرام کے ساتھ صلوٰۃ الخوف پڑھی، تو ایک گروہ نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کے ساتھ دو رکعتیں ادا فرمائیں وہ روانہ ہو گیا۔ اور دوسرے گروہ کی جگہ کھڑا ہو گیا۔ اور دوسری جماعت آئی۔ اس کے ساتھ آپ صلی علیہ وسلم نے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور پھر سلام پھیر دیا۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کے ساتھ صلوٰۃ الخوف پڑھی، جو آپ کے پیچھے تھا۔ دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر جو جماعت آئی۔ اس کے ساتھ دو رکعتیں ادا فرمائیں تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی چار اور ان لوگوں کی دو رکعتیں ہوئیں۔

۔ کتاب صلوٰۃ الخوف ختم ہوئی۔

نمازِ عیدین کی کتاب

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اہلِ جاہلیت کے لوگوں کے سال میں دو دن ایسے مقرر تھے جن میں وہ کھیل تماشہ کیا کرتے جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے دو دن ایسے مقرر تھے جن میں تم لوگ کھیلتے تھے۔ اب اللہ جل شانہ نے تمہیں اس سے بہتر دو دن عنایت فرمائے ہیں۔ ایک عید الفطر کا دن اور دوسرا عید الاضحیٰ کا دن۔

اَلْخُرُوْجُ اِلَى الْعِيْدَيْنِ مِنَ الْغَدِ

۱۵۶۰ عَنْ اَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَّهٗ اَنَّ قَوْمًا رَاَوُا الْهِلَالَ فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُّفْطِرُوْا جَمِيْعًا اِذَا تَمَّ النَّهَارُ وَاَنْ يَّخْرُجُوْا اِلَى الْعِيْدِ مِنَ الْغَدِ۔

نماز عید کے لیئے دوسرے دن جانا

سیدنا حضرت ابوعمیر بن انس رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا سے سُنا کہ بعض لوگوں نے عید کا چاند دیکھا۔ تو وہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت سورج کافی نکل آیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ توڑنے اور دوسرے دن نمازِ عید کے لیئے نکلنے کا حکم فرمایا۔

خُرُوْجُ الْعَوَاتِقِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ

۱۵۶۱ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ لَا تَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَتْ بِاَبِيْ فَقُلْتُ اَسَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَتْ نَعَمْ بِاَبِيْ قَالَ لِيَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ وَلْيَشْهَدْنَ الْعِيْدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلْيَعْتَزِلِ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى۔

نوجوان اور پردہ نشین عورتوں کی نمازِ عیدین کو روانگی

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نقل کرتیں۔ تو فرماتیں میرے باپ آپ پر فدا ہوں۔ میں نے پوچھا کیا آپ نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں میرے باپ آپ پر فدا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔ نوجوان، پردہ دار اور حیض والی عورتیں نماز کے لیئے نکلیں، عید گاہ میں حاضر ہوں۔ اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔ لیکن حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے الگ رہیں

اِعْتِزَالُ الْحُيَّضِ مُصَلَّى النَّاسِ

۱۵۶۲ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ لَقِيْتُ اُمَّ عَطِيَّةَ فَقُلْتُ لَهَا هَلْ سَمِعْتِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ اِذَا ذَكَرَتْهُ قَالَتْ بِاَبِيْ قَالَ اَخْرِجُوا الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ يَعْنِي الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلْيَعْتَزِلِ الْحُيَّضُ مُصَلَّى النَّاسِ۔

حائضہ عورتوں کا عید گاہ میں نہ جانا

حضرت محمد سے مروی ہے۔ کہ میں ام عطیہ سے ملا۔ اور ان سے دریافت کیا، کیا آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے جب وہ آپ کا ذکر کرتیں تو ارشاد فرماتیں۔ آپ پر میرے باپ قربان ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا نوجوان اور پردہ دار عورتوں کو نکالو کہ وہ نیکی کے کام میں حاضر ہوں اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں اور حائضہ عورتوں کو عید سے جُدا رہنا چاہیئے

بَابُ الزِّينَةِ فِي الْعِيدَيْنِ

دونوں عیدوں میں زیب و زینت کرنا

۱۵۶۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ يَالسُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ابْتَعْ هٰذِهِ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوَفْدِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ وَإِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْهَا وَاقْضِ بِهَا حَاجَتَكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضرت عمر نے بازار میں ایک موٹا ریشمی کپڑا فروخت ہوتے دیکھا۔ آپ نے اسے لے لیا اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا اور عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسے خرید لیجیے۔ اور عید الفطر و عید الاضحیٰ میں جب دوسرے علاقوں کے لوگ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوں تو اس سے آرائش و زیبائش فرمایا کیجیے۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ تو اس شخص کا لباس ہے۔ جس کا دنیا و آخرت میں علم اور فضیلت سے کچھ حصہ نہیں۔ یہ سن کر سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ٹھہرے رہے جب تک اللہ کو منظور ہوا۔ بعد ازاں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے باریک ریشمی کپڑے کا ایک جبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو عطا کیا۔ جسے آپ لے کر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔ پھر آپ نے یہ جبہ مجھے ارسال فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے بیچ کر اپنے کام میں لاؤ۔

اَلصَّلٰوةُ قَبْلَ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ

عید کے دن امام سے پہلے نماز ادا کرنا

۱۵۶۴ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ أَنَّ عَلِيًّا اسْتَخْلَفَ أَبَا مَسْعُودٍ عَلَى النَّاسِ فَخَرَجَ يَوْمَ عِيدٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُصَلِّيَ قَبْلَ الْإِمَامِ۔

سیدنا حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کو لوگوں کا خلیفہ بنایا۔ آپ عید کے دن نکلے تو فرمایا اے لوگو! امام سے پہلے نماز پڑھنا سنت نہیں ہے۔

تَرْكُ الْأَذَانِ لِلْعِيدَيْنِ

عیدین میں اذان نہ کہنا

۱۵۶۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي عِيدٍ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عید خطبے سے قبل اذان اور تکبیر کہے بغیر پڑھی۔

الْخُطْبَةُ يَوْمَ الْعِيدِ

عید المبارک کے دن خطبہ پڑھنا

۱۵۶۶ عَنِ الشَّعْبِيِّ يَقُولُ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عِنْدَ سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ فَلَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تُوفِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد کے ایک ستون کے پاس حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بقر عید کے دن خطبہ پڑھا تو ارشاد فرمایا ہمیں سب سے پہلے آج نماز پڑھنی چاہیئے اور بعد ازاں قربانی کرنی چاہیئے۔ جو شخص ایسا کرے اس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا اس نے گھر والوں کے لیئے ذبح کیا۔ تو حضرت ابو بردہ بن نیار نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس چھ ماہ کا ایک دنبہ ہے جو ایک سال کے دنبہ سے بہتر ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسے ذبح کر دو لیکن تمہارے بعد کسی اور کا ایسا کرنا درست نہ ہوگا۔

نوٹ: بھیڑ بکری کے جذعہ کا مطلب یہ ہے کہ اس کی عمر چھ ماہ ہو اور اسے ساتواں ماہ شروع ہو۔ مسنہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ پورے ایک سال کا ہو۔ اور دوسرے سال میں اس کی عمر کی ابتداء ہو۔

بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

خطبے سے پہلے نمازِ عیدین پڑھنا

۱۵۶۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما كَانُوا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے ادا فرماتے تھے۔

صلوۃ العیدین الی العنزۃ

۱۵۶۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ الْعَنَزَةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى يَرْكُزُهَا فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا۔

میدان میں سترے کے لیئے برچھی گاڑ کر نمازِ عید ادا کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں برچھی نکالتے آپ اسے میدان میں سترہ کے لیئے گاڑتے اور اس کے سامنے نماز ادا فرماتے۔

عدد صلوۃ العیدین

۱۵۶۹ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ صَلٰوةُ الْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نمازِ عیدین کی رکعتیں

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ کہ نماز عید الاضحیٰ کی دو رکعتیں ہیں۔ اور عید الفطر کی دو، مسافر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں۔ اور نماز جمعہ کی دو رکعتیں اور یہ سب پوری ہیں، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کے مطابق ان میں قصر نہیں ہے۔

باب القراءۃ فی العیدین بق واقتربت

۱۵۷۰ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ يَوْمَ عِيْدٍ فَسَاَلَ وَاقِدَ اللَّيْثِيَّ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ بِقٓ وَاقْتَرَبَتْ۔

عیدین میں سورۂ قاف اور اقربت الساعۃ پڑھنا

سیدنا حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عید کے دن باہر تشریف لائے تو آپ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کون سی سورت پڑھتے تھے؟ آپ نے ارشاد فرمایا سورۂ قاف۔ اور سورۂ اقربت الساعۃ والشق القمر۔

باب القراءۃ فی العیدین بسبح اسم ربک الاعلی وھل اتاک حدیث الغاشیۃ

۱۵۷۱ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَ

نمازِ عیدین میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھنا

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عیدین اور جمعہ المبارک میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے۔ کبھی عید اور جمعہ ایک ہی روز ہوتا تو

رُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا۔

آپ دونوں نمازوں میں ان سورتوں کی تلاوت فرماتے!

بَابُ الْخُطْبَةِ فِي الْعِيدَيْنِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

دونوں عیدوں میں بعد از نماز خطبہ

۱۵۷۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَشْهَدُ إِنِّي شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں موجود تھا۔ آپ نے پہلے نماز پڑھی اور بعد ازاں خطبہ پڑھا۔

۱۵۷۳ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے دن نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔

التَّخْيِيرُ بَيْنَ الْجُلُوسِ فِي الْخُطْبَةِ لِلْعِيدَيْنِ

دونوں عیدوں میں خطبہ سننے کے لیے بیٹھنا

۱۵۷۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ السَّائِبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِيدَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْصَرِفَ فَلْيَنْصَرِفْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُقِيمَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيُقِمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید پڑھی اور اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ جس کا دل چاہے وہ خطبہ سننے کے لیے بیٹھا رہے اور جو شخص جانا چاہے وہ چلا جائے!

الزِّينَةُ لِلْخُطْبَةِ

خطبہ کے لیے خوش پوشی

۱۵۷۵ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ۔

سیدنا حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سبز رنگ کی دو چادریں پہنے ہوئے تھے۔

الْخُطْبَةُ عَلَى الْبَعِيرِ

اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ دینا

۱۵۷۶ عَنْ أَبِي كَاهِلٍ الْأَحْسِنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى نَاقَةٍ وَحَبَشِيٌّ آخِذٌ بِخِطَامِ النَّاقَةِ۔

سیدنا حضرت ابوکاہل احسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا اور ایک حبشی اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے تھا!

قیام الامام فی الخطبۃ

۱۵۷۷ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً ثُمَّ يَقُومُ۔

قیام الامام فی الخطبۃ

متوکا علی انسان

۱۵۷۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ ثُمَّ مَالَ وَمَعْنَى إِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ حَثَّهُنَّ عَلَى طَاعَتِهِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سَفِلَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ لِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ فَجَعَلْنَ يَنْزِعْنَ قَلَائِدَهُنَّ وَأَقْرِطَتَهُنَّ وَخَوَاتِيمَهُنَّ يَقْذِفْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ يَتَصَدَّقْنَ

کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا

سیدنا حضرت سماک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے؟ آپ نے فرمایا حضور سرور کائنات کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر آپ بیٹھ جاتے اور بعد ازاں پھر کھڑے ہوتے۔

خطبہ پڑھتے وقت کسی آدمی کا سہارا لینا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نماز عید میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ موجود تھا۔ آپ نے اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا فرمائی۔ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما چکے تو آپ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور اللہ جل شانہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی۔ آپ نے لوگوں کو نصیحت فرمائی۔ اور آخرت یاد دلائی۔ اور انہیں اللہ کی اطاعت کی رغبت دلائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے حتی کہ آپ عورتوں کے پاس تشریف لائے اور سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اللہ سے ڈرنے کا حکم فرمایا۔ انہیں نصیحت اور وعظ فرمایا آخرت یاد دلائی اور اللہ جل شانہ کی حمد فرمائی۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اللہ جل شانہ کی اطاعت کی رغبت دلائی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ اے عورتو! صدقہ دو، کیوں کہ بہت سی عورتیں جہنم کا ایندھن ہوں گی! ادنیٰ عورتوں میں سے ایک کالے گالوں والی عورت نے پوچھا یا رسول اللہ کیوں ایسے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیونکہ یہ شکوہ اور گلہ زیادہ کرتی ہیں، خاوند کی

یہ۔

اِسْتِقْبَالُ الْاِمَامِ النَّاسَ بِوَجْهِهٖ فِی الْخُطْبَةِ

۱۵۷۹ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ الْاَضْحٰی اِلَی الْمُصَلّٰی فَیُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَاِذَا جَلَسَ فِی الثَّانِیَةِ وَسَلَّمَ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهٖ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ وَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ یُرِیْدُ اَنْ یَّبْعَثَ بَعْثًا ذَكَرَهٗ لِلنَّاسِ وَاِلَّا اَمَرَ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ قَالَ تَصَدَّقُوْا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكَانَ مِنْ اَكْثَرِ مَنْ یَّتَصَدَّقُ

اَلْاِنْصَاتُ لِلْخُطْبَةِ

۱۵۸۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

كَیْفَ الْخُطْبَةُ

۱۵۸۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ بَعْدَ اَنْ یُّثْنِیَ عَلَیْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ یَقُوْلُ مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ اَنَّ اَصْدَقَ الْحَدِیْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ الْهَدْیِ هَدْیُ

جلد اوّل

ناشکری کرتی ہیں۔ عورتوں نے یہ سن کر اپنے کچھ زیور اتار دیئے اور انہیں صدقہ کر دیا

امام کا خطبہ میں لوگوں کی طرف منہ کرنا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ میں تشریف لے جاکر لوگوں کے ساتھ نماز ادا فرماتے۔ جب آپ دوسری رکعت میں بیٹھ کر سلام پھیرتے تو کھڑے ہو جاتے اور اپنا رُخ انور عوام کی طرف فرماتے اور سب لوگ بیٹھے رہتے۔ پھر اگر آپ کہیں جہاد بھیجنا ارسال فرمانا چاہتے تو آپ لوگوں سے بیان فرماتے دیگر ضروری امور کا حکم ارشاد فرماتے۔ جو کچھ ارشاد فرماتے صدقہ دینے کا حکم ارشاد فرماتے۔ عورتیں زیادہ صدقہ دیا کرتیں۔

خطبہ کے وقت کسی کو خاموش کرانا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش رہو اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تو نے ایک فضول بات کہی

خطبہ کس طرح پڑھا جائے

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں ارشاد فرماتے۔ ہم اللہ جل شانہٗ کی اس طرح حمد و تعریف کرتے ہیں جس طرح کہ وہ تعریف و حمد کے لائق ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے۔ جسے اللہ جل شانہٗ راہ ہدایت دکھائے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ اور جسے گمراہ فرمائے اسے کوئی راہ ہدایت دینے والا نہیں۔

مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ ثُمَّ يَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ نَذِيرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ أَوْ عَلَيَّ وَأَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ۔

بے شک سب سے زیادہ سچی کتاب قرآن مجید ہے۔ اور سب طریقوں سے افضل اور بہتر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ اور بدترین بات بدعات سیئہ ہیں اور ہر نئی بات بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح قریب اور نزدیک ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کا ذکر فرماتے تو آپ کے دونوں گال مبارک سرخ ہو جاتے۔ آپ کی آواز مبارک بلند ہوتی اور غصہ زیادہ ہو جاتا۔ جیسے کوئی لشکر کا ڈرانے والا کہتا ہے۔ کہ تمہیں دشمن صبح کو شب خون مارے گا یا شام کو۔ جو شخص مال و جائیداد چھوڑ جائے تو وہ ترکہ اس کے حقیقی وارثوں کے لیے ہے۔ اور جو شخص اپنے پیچھے قرض چھوڑ کر مرے یا ایسے بچے چھوڑ جائے جو کمزور ہوں تو وہ میرے ذمے ہے اور میں ان کے جملہ امور کا کفیل ہوں اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کا سب سے زیادہ حق دار ہوں۔

بدعت ایسے بہت سے اعمال ہیں جو قرون اولیٰ کے بعد حادث ہونے کے باوجود کارِ ثواب ہیں۔ اس لیے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ من سن فی الاسلام سنۃ فعمل بہا العبد کتب لہ مثل اجر من عمل بہ (مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۴۱)

ترجمہ جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے۔ پس اس پر عمل کیا گیا تو اسے عمل کرنے والے کی مثل ثواب حاصل ہوگا۔ امام نووی اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں۔ خواہ یہ طریقہ از سر نو ایجاد کیا گیا ہو یا اس سے قبل شرع میں اس کی نظیر موجود تھی (نووی جلد ۲ صفحہ ۳۴۱) اور اسے بدعت نہ کہا جائے گا کیوں کہ کل بدعۃ ضلالۃ عام مخصوص البعض ہے اور محدثین کرام نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ (فتاویٰ عبدالحی جلد ۲ صفحہ ۱۲۸)

چنانچہ دلائل کے طور پر مندرجہ ذیل امور ذہن نشین رہیں!

(۱) وفاء الوفاء جلد ۱ صفحہ ۲۷۲ میں علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا کہ مسجد شریف کی محراب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے دور میں نہ تھی۔ بلکہ سب سے پہلے اسے عمر ابن عبدالعزیز نے بنوایا۔ (فتاویٰ عبدالحی جلد ۱ صفحہ ۱۰۸، سطر ۳۱)

(۲) بوقت ملاقات مصافحہ سنت ہے۔ اور بوقت رخصت مصافحہ کرنا کسی حدیث سے ثابت نہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بوقت رخصت مصافحہ کرتے تھے (فتاویٰ عبدالحی جلد ۲، صفحہ ۲۳، سطر ۳)

(۳) ایک شہر کی متعدد مساجد میں جواز جمعہ کسی صحابی یا تابعی سے ثابت نہیں۔ (ایضاً جلد ۱ صفحہ ۲۱۱، سطر ۱۷)

(۴) بناء مدارس کا مروجہ طریقہ بدعت ہے۔ (ایضاً جلد ۳، صفحہ ۴۳۹)
(۵) اہل سنت والجماعت مذہب حقہ کا نام ابوالحسن اشعری متوفی ۳۲۴ھ اور متوفی ۳۲۰ھ کے زمانہ میں ہوا۔ (شرح عقائد صفحہ ۳۰، سطر ۵)
(۶) سیوطی نے اوائل میں ذکر فرمایا کہ سب سے پہلے اذان کے لیے منبر کو سلیم نے بنوایا اور یہ اس سے قبل نہ تھا (مختار از شامی جلد ۱، صفحہ ۳۶۲) چنانچہ موجودہ دور میں شعائر الٰہی کو بدعت قرار دینا ایک شرم ناک زیادتی ہے اور اگر ان معترض موحدوں کے بقول ہر بدعت حرام قرار پائے تو بقول قاضی شاء اللہ پانی پتی زندگی اور جینا دوبھر اور محال ہو جائے گا
لہٰذا بدعت کی دو قسمیں ہیں۔ بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ۔ بدعت حسنہ وہ نیا کام جو کسی سنت کے خلاف نہ ہو! جیسے نئے نئے کھانے، پریس میں قرآن اور دینی کتب کا چھپوانا اور بدعت سیئہ جو کسی سنت کے خلاف ہو یا سنت کو مٹانے والی ہو۔!

عوام کو خطبہ میں امام کا صدقہ کی ترغیب

جَمْعُ الْاِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۵۸۲ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيْدِ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَخْطُبُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّخْطُبَ ثُمَّ يَاْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَكُوْنُ اَكْثَرُ مَنْ يَّتَصَدَّقُ النِّسَاءُ فَاِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ اَوْ اَرَادَ اَنْ يَّبْعَثَ بَعْثًا تَكَلَّمَ وَاِلَّا رَجَعَ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم عید السبارک کے دن نکلتے تو آپ دو رکعتیں ادا فرما کر خطبہ پڑھتے بعد ازاں صدقہ دینے کا حکم فرماتے۔ تو سب سے زیادہ عورتیں صدقہ دیا کرتیں۔ اگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ضروری کام ہوتا یا مجاہدین کا لشکر کہیں روانہ کرنا ہوتا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما دیتے یا واپس تشریف لے آتے۔

۱۵۸۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ اَدُّوْا زَكٰوةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُوْمُوْا اِلٰى اِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بصرے میں خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا کہ اپنے روزوں کی زکوٰۃ دو۔ یہ سن کر حاضرین ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے جناب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا یہاں مدینہ منورہ والوں میں سے کون کون سے لوگ موجود ہیں۔ اٹھو اور اپنے بھائیوں کو تعلیم دو۔ کیونکہ وہ نہیں جانتے۔ بلاشبہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹے بڑے آزاد، غلام اور مرد عورت پر دو سیر گندم اور چار سیر کھجور یا جو صدقہ فطر فرض فرمائے ہیں۔!

۱۵۸۴ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ۔ فَقَالَ أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلٰوةِ عَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَأَكَلْتُ وَأَطْعَمْتُ أَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تَجْزِيْ عَنِّيْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربانی کے دن ہمیں نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا تو ارشاد فرمایا جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے، ہماری طرح قربانی کرے، اس نے درست کیا اور جو شخص نماز سے قبل قربانی کرے تو وہ گوشت کی بلا ثواب بکری ہے جناب حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ کی قسم میں نے قربانی نماز کے لیے جانے سے پہلے کر لی اور میں نے اسے کھانے پینے کا دن خیال کیا۔ لہٰذا میں نے جلدی کی۔ میں نے خود اور اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلایا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ بکری تو گوشت کی ہوئی۔ جناب ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرے پاس تو چھ ماہ کا ایک دنبہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا وہ میری طرف سے قربانی کرنے کے لیے کافی ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہاں، اور تیرے سوا کسی دوسرے شخص کو کافی نہ ہوگا۔

اَلْقَصْدُ فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ درمیانہ پڑھنا

۱۵۸۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی اور خطبہ بھی نہ زیادہ لمبا اور نہ ہی زیادہ مختصر ہوتا۔

اَلْجُلُوْسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَالسُّكُوْتُ فِيْهِمَا

دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھ کر خاموش رہنا

۱۵۸۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ فَلَا يَتَكَلَّمُ فِيْهِمَا ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ خُطْبَةً أُخْرٰى فَمَنْ حَدَّثَكَ

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے دیکھا۔ بعد ازاں آپ بیٹھ گئے اور کوئی بات نہ فرمائی۔ پھر کھڑے ہو کر

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ قَاعِدًا فَلَا تُصَدِّقْهُ۔

دوسرا خطبہ ارشاد فرمایا۔ اب اگر کوئی شخص تجھے یہ کہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ تو اسے نہ مان!

القراءة في الخطبة الثانية والذكر فيها

دوسرے خطبے میں تلاوت قرآن مجید اور ذکر الٰہی کرنا

۱۵۸۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَيَقْرَأُ آيَاتٍ وَيُذَكِّرُ اللهَ وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَصَلَوٰتُهُ قَصْدًا۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر آپ بیٹھتے بعد ازاں پھر کھڑے ہوتے۔ اور کلام اللہ کی کچھ آیات تلاوت فرماتے اللہ کی یاد کرتے۔ آپ کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا۔ اور نماز بھی درمیانی!

نزول الإمام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة

خطبہ ختم ہونے سے قبل امام کا منبر سے اترنا

۱۵۸۸ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ إِذْ أَقْبَلَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ وَحَمَلَهُمَا فَقَالَ صَدَقَ اللهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هٰذَيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فِي قَمِيصَيْهِمَا فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّىٰ نَزَلْتُ فَحَمَلْتُهُمَا۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اسی دوران حضرت امام حسن حسین علیہما السلام تشریف لائے اور وہ دوڑ سرخ کرتے پہنے ہوئے چلتے اور گرتے سنبھلتے جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے اور دونوں کو اپنی گود میں اٹھا لیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہ نے سچ فرمایا کہ تمہارے مال اور اولاد آزمائش ہیں میں نے ان دونوں کو اپنی قمیصوں میں گرتے سنبھلتے آتے دیکھا تو میں بے قرار ہو گیا حتیٰ کہ منبر سے نیچے اترا اور انہیں اٹھا لیا۔

سیدین جلیلین شہیدین عظیمین حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

حضرت امام حسنؓ حضرت امام ابو محمد حسن ابن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ آپ ائمہ اثنا عشریہ میں امام دوم ہیں آپ کی کنیت ابو محمد لقب تقی و سید عمر سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سبط اکبر ہے۔ آپ کو ریحانۃ الرسول اور آخر الخلفاء بھی کہتے ہیں۔ آپ کی ولادت بمقام مدینہ منورہ ۱۵ رمضان

المبارک ۴ ہجری کی شب میں مدینہ طیبہ کے مقام پر ہوئی۔ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام حسن رکھا اور ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا، بال مُنڈا کے اور حکم دیا گیا کہ بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی جائے۔ بخاری شریف کی روایت کے مطابق قبلہ حسن و جمال سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی کو وہ مشابہت صورت حاصل نہ تھی جو سیدنا حضرت امام حسن کو حاصل تھی۔ آپ سے پہلے حسن کسی کا نام نہیں رکھا گیا۔ یہ حسنی نام سب سے پہلے آپ کو عنایت ہوا۔ بخاری شریف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ حسن اور حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔ ترمذی شریف کی حدیث پاک ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ حضرت امام حسن علم و وقار، حشمت و جاہ، جود و کرم، زہد و طاعت میں بلند پایہ ہیں۔ ایک ایک آدمی کو آپ ایک ایک لاکھ عطیہ مرحمت فرماتے تھے۔ آپ نے پچیس حج پاپیادہ فرمائے۔ اور کوتل سواریاں آپ کے ہمراہ ہوتی تھی مگر آپ کی تواضع اور اخلاص و ادب کا اقتضا تھا کہ آپ حج پاپیادہ فرماتے۔ آپ کا کلام بہت شیریں تھا۔ اہل مجلس چاہتے تھے کہ آپ گفتگو ختم نہ فرمائیں۔

حضرت امام حسین سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ۵ شعبان ۴ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام حسین اور شبیر رکھا۔ آپ کی کنیت عبداللہ اور لقب سبطِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ریحانۃ الرسول ہے اور آپ کے برادر معظم کی طرح آپ کو بھی حضور نے جوانوں کا سردار اور اپنا فرزند بنایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے ساتھ کمال محبت و رأفت تھی۔ جنتی نوجوانوں کے سردار کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ راہِ خدا میں اپنی جوانی میں راہی جنت ہوئے حضرت امام حسین کریمین ان کے سردار ہیں۔ اور جوان کسی شخص کو لحاظ اس کی نوعمری کے بھی کہا جاتا ہے۔ اور بلحاظ شفقت بزرگانہ کے بھی کہ آدمی کی عمر کتنی ہو۔ اس کے بزرگ اسے جوان بلکہ لڑکا لگ کہتے ہیں۔ شیخ اور بوڑھا نہیں کہتے۔ اسی طرح شجاعت و جوانمردی پر بھی لفظ جوان کا اطلاق ہوتا ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عمر شریف اگرچہ وقت وصال پچاس سے زائد تھی۔ مگر شجاعت جواں مردی اور شفقت پدری کے لحاظ سے آپ کو جوان فرمایا گیا۔ اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ انبیاء کرام اور خلفائے راشدین کے سوا مامین جلیلین تمام اہل جنت کے سردار ہیں۔ کیونکہ جوانانِ جنت سے مراد تمام اہل جنت ہیں۔

وَعَظَ الْإِمَامُ النِّسَاءَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْخُطْبَةِ وَحَثَّهُنَّ عَلَى الصَّدَقَةِ

خطبہ پڑھ کر عورتوں کو نصیحت کرنا اور انہیں صدقہ دینے کی رغبت دلانا

۱۵۵۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِيْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِيْ مِنْ صِغَرِهِ أَتَى الْعَلَمَ الَّذِيْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ کیا آپ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز عید پڑھنے گئے تھے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں! اور اگر میرا درجہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نہ ہوتا تو میں آپ کے ساتھ

عِنْدَ اِ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُهْوِيْ بِيَدِهَا اِلٰى يَعْنِيْ حَلْقِهَا تُلْقِيْ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ۔

عورتوں کے پاس تشریف لائے۔ انہیں وعظ اور نصیحت فرمائی۔ اور انہیں صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ عورتوں نے اپنے گلے کی طرف اشارہ کیا اور وہ اسے بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالتی تھیں۔ یعنی اپنے زیور اتار اتار کر دینا شروع کیے

اَلصَّلٰوةُ قَبْلَ الْعِيْدَيْنِ وَبَعْدَهَا

نماز عید سے قبل یا بعد نماز نہ پڑھنا

۱۵۹۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لیے تشریف لائے تو آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ اور اس سے پہلے یا بعد کوئی نماز ادا نہ فرمائی

ذَبْحُ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيْدِ بِعَدَدِ مَا يَذْبَحُ

امام عید کے دن کتنی قربانیاں دے

۱۵۹۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ اَضْحٰى وَاَنْكَفَاَ اِلٰى كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے دن ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دو سیاہ اور سفید مینڈھوں کی طرف تشریف لے گئے۔ اور انہیں ذبح فرمایا۔

۱۵۹۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ اَوْ يَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں قربانی فرمایا کرتے تھے

اِجْتِمَاعُ الْعِيْدَيْنِ وَشُهُوْدُهُمَا

نماز عید اور جمعۃ المبارک ایک ہی دن پڑھیں تو کیا کرنا چاہیئے

۱۵۹۳ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيْدَيْنِ

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیۃ تلاوت

يُسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْجُمُعَةُ وَالْعِيدُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا فِي الصَّلَاتَيْنِ

فرماتے ہیں اگر جمعۃ المبارک اور عید ایک ہی دن پڑھتے تو آپ دونوں نمازوں میں یہی سورتیں تلاوت فرماتے۔ اگر جمعہ اور عید ایک ہی دن پڑیں تو جمعہ پڑھنے میں اختیار

الرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ لِشُهُودِ الْعِيدِ

سیدنا حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا۔ کیا آپ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ، عیدین کی نماز پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا ہاں! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز سویرے ادا فرمائی بعد ازاں آپ نے جمعۃ المبارک کے متعلق فرمایا کہ جس شخص کا جی چاہے آئے جس کا جی چاہے نہ آئے۔

۱۵۹۴ عَنْ مُعَاوِيَةَ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ قَالَ نَعَمْ صَلَّى الْعِيدَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ۔

۱۵۹۵ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَأَخَّرَ الْخُرُوجَ حَتَّى تَعَالَى النَّهَارُ ثُمَّ خَرَجَ يَخْطُبُ فَأَطَالَ الْخُطْبَةَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ لِلنَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْجُمُعَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَصَابَ السُّنَّةَ۔

سیدنا حضرت وہب بن کیسان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ پاک میں جمعۃ اور عید ایک ہی دن پڑھیں آپ نے تشریف لانے میں دیر فرمائی۔ جب دن چڑھ گیا تو خطبہ ارشاد فرمانے نکلے اور طویل خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر آپ نے اتر کر نماز پڑھی۔ اس دن جمعۃ المبارک کی نماز ادا نہیں فرمائی۔ لوگوں نے سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا یہ درست اور سنت کے مطابق ہے۔

ضَرْبُ الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيدِ

عید سعید کے روز خوشی دف سے بجانا

۱۵۹۶ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا أَوْ عِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِدُفَّيْنِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَإِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس تشریف لائے جہاں دو لڑکیاں دف (ایک قسم کا باجا) بجا رہی تھیں جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں جھڑکا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے ابوبکر انہیں بجانے دو۔ کیوں کہ ہر ایک قوم کی ایک عید ہے جس میں وہ خوشی کرتے اور گانے بجاتے ہیں۔

اَللَّعِبُ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيْدِ

۱۵۹۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ السُّوْدَانُ يَلْعَبُوْنَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيْدٍ فَدَعَانِيْ لِكَيْمَا أَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ عَاتِقِهِ فَنَاوَلْتُ أَنْظُرُ الَّلهْوَ حَتّٰى كُنْتُ أَنَا الَّتِيْ انْصَرَفْتُ۔

عید کے دن امام کی موجودگی میں کھیل کود

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حبشی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عید کے دن کھیلتے ہوئے آئے تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا میں آپ کے کاندھے پر انہیں دیکھ رہی تھی۔ بعد ازاں مسلسل دیکھتی رہی۔ یہاں تک کہ میرا جی بھر گیا اور میں خود واپس چلی آئی

نوٹ:۔ ایسا تماشہ جس سے جہاد کی قوت اور مجاہدین کو جوش دلانا مقصود ہو مسجد میں درست ہے احادیث پاک میں مذکور کھیل سے مراد کھیل کی کثرت تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ واقعہ بچپن کا ہے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ ابن ام مکتوم کے سامنے حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ کو نکلنے سے منع فرمایا حالانکہ آپ نابینا تھے۔ آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ تم تو اندھی نہیں ہو لہٰذا پردہ ہر حال میں ضروری اور لازم ہے۔

اَللَّعِبُ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْعِيْدِ وَنَظَرُ النِّسَاءِ إِلٰى ذٰلِكَ

۱۵۹۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى أَكُوْنَ أَنَا أَسْأَمُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ۔

۱۵۹۹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُمَرُ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ فَإِنَّمَا هُمْ بَنُوْ أَرْفِدَةَ۔

عید کے دن مسجد میں کھیل کھیلنا اور اسے عورتوں کا دیکھنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ نے مجھے چادر سے چھپا لیا۔ میں مسجد میں کھیلنے والے حبشیوں کو دیکھ رہی تھی یہاں تک کہ میں خود تھک گئی۔ تم ایک کم سن لڑکی کے جو کھیل کود پر دیوانی ہو کھڑے رہنے کا اندازہ خود کر لو۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور بعض حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ آپ انہیں کھیلنے

الرخصة في الاستماع الى الغناء وصرالة في يوم العيد

۱۶۰۰ عن عائشة ان ابا بكر الصديق دخل عليها وعندها جاريتان تضربان بالدف وتغنيان ورسول الله صلى الله عليه وسلم مسجى بثوبه وقال مرة اخرى متسجى بثوبه فكشف عن وجهه فقال دعهما يا ابا بكر انها ايام عيد وهن ايام منى ورسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ بالمدينة

اخر كتاب العيدين

كتاب قيام الليل وتطوع النهار

باب الحث على الصلوة في البيوت والفضل في ذلك

۱۶۰۱ عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا في بيوتكم ولا تتخذوها قبورا

۱۶۰۲ عن زيد بن ثابت ان النبي صلى الله عليه وسلم اتخذ حجرة في المسجد من حصير وصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها ليالي حتى اجتمع اليه الناس ثم فقدوا صوته ليلة فظنوا انه نائم فجعل بعضهم يتنحنح ليخرج اليهم فقال ما زال بكم الذي رأيت من صنيعكم

دیکھیے، یہ کنی اور فدہ ہیں (یعنی حبشی ہیں)

عید سعید کے دن گانے بجانے کی اجازت

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، آپ کے پاس تشریف لے گئے! وہاں جاکر دیکھا تو دو لڑکیاں دف بجا رہی اور گا رہی ہیں اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا لپیٹے ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنا چہرہ مبارک کھولا اور ارشاد فرمایا۔ اے ابوبکر! انہیں گانے بجانے دیجیے۔ کیوں کہ یہ عید کے دن ہیں۔ اور وہ منیٰ کے دن تھے (یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ) اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ان ایام میں مدینہ منورہ میں تھے

"کتاب عیدین ختم شد!"

رات اور دن کے نوافل کی کتاب

نفلی نماز گھروں میں پڑھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نفل نماز اپنے گھروں میں پڑھو اور گھروں کو قبریں نہ بناؤ

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں بوریے کا ایک حجرہ بنایا۔ آپ نے اس میں کئی رات نماز نفل ادا فرمائی حتیٰ کہ مسجد میں کچھ لوگ آپ کے پاس جمع ہونے لگے اور آپ کے پیچھے نماز میں شامل ہونے لگے بعد ازاں ایک رات لوگوں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہ سنی تو انہوں نے خیال فرمایا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ہیں بعض لوگوں،

حَتّٰى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ۔

نے کھانا شروع کیا تاکہ آپ باہر تشریف لائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے تمہارا کام دیکھا اور مجھے اس کے فرض ہونے کا ڈر لگا۔ اگر یہ فرض ہو جاتا تو تم اس کو نہ کر سکتے تھے۔ اے لوگو! نماز نفل اپنے اپنے گھروں میں ادا کرو کیوں کہ آدمی کی بہترین نماز اس کے گھر والی نماز ہے! سوائے فرض نماز کے جو کہ مسجد میں افضل ہے!

۱۶۰۳ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَلَمَّا صَلَّى قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ

سیدنا حضرت کعب ابن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب بنی عبدالاشہل کی مسجد میں پڑھی جب آپ نماز ادا فرما چکے تو لوگوں نے کھڑے ہو کر نفل ادا فرمانا شروع کیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ نمازیں گھروں میں پڑھا کیجئے

بَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ

رات کا قیام

۱۶۰۴ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَلَا أُنَبِّئُكَ بِأَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَائِشَةُ أْتِهَا فَاسْأَلْهَا ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِرَدِّهَا عَلَيْكَ فَأَتَيْتُ عَلَى حَكِيمِ بْنِ الْأَفْلَحِ فَاصْطَحَبْنَا إِلَيْهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِبِهَا إِنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ الشِّيعَتَيْنِ شَيْئًا فَأَبَتْ فِيهِمَا إِلَّا مُضِيًّا فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ مَعِي فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ لِحَسِيبٍ مِنْ هٰذَا مَعَكَ قُلْتُ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَرْحَبًا

سیدنا حضرت سعد ابن ہشام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ابن عباس سے ملا اور ان سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز وتر کے متعلق دریافت فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہیں اس شخص کے متعلق بتاتا ہوں جو ساری زمین والوں کی نسبت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کو زیادہ جانتا ہے حضرت سعد نے فرمایا۔ ہاں! آپ نے فرمایا حضرت عائشہ ہیں۔ ان کے پاس جا کر ان سے دریافت کرو اور آپ جو جواب عنایت فرمائیں مجھے آکر بیان کیجئے! میں حضرت حکیم ابن افلح کے پاس آیا اور انہیں اپنے ساتھ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تک آنے کو کہا آپ نے فرمایا میں ناامید نہ ہو سکوں گا میں نے آپ کو منع کیا تھا کہ آپ ان دو گروہوں کے بارے میں کچھ نہ کہیں لیکن انہوں نے نہ مانا اور فرمایا کہ میں ضرور کہوں گی میں نے آپ کو ضرور ساتھ رہنے کی قسم دی آپ میرے ساتھ

قُلْتُ ابْنُ عَامِرٍ تَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ وَ
قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرًا قَالَ
يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ خُلُقِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَيْسَ تَقْرَأُ
الْقُرْآنَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ
خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ الْقُرْآنَ فَهَمَمْتُ أَنْ
أَقُومَ فَبَدَا لِي قِيَامُ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي
عَنْ قِيَامِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَيْسَ تَقْرَأُ هٰذِهِ
السُّورَةَ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُلْتُ بَلَى
قَالَتْ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ
قِيَامَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هٰذِهِ السُّورَةِ
فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَصْحَابُهُ حَوْلًا حَتَّى انْتَفَخَتْ
أَقْدَامُهُمْ وَأَمْسَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ خَاتِمَتَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا
ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ التَّخْفِيفَ
فِي آخِرِ هٰذِهِ السُّورَةِ فَصَارَ قِيَامُ
اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ إِنْ كَانَ
فَرِيضَةً فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ فَبَدَا
لِي وِتْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ
أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا
نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ
فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا شَاءَ
أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ
وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ

آئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس
گئے۔ آپ سے حضرت حکیم سے دریافت فرمایا کہ تمہارے
ہمراہ یہ کون ہیں؟ میں نے یہ جواب دیا۔ سعد ابن ہشام!
آپ نے پوچھا کون ہشام؟ حکیم نے فرمایا۔ عامر کا بیٹا۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اللہ عامر پر رحم
فرمائے وہ بڑا اچھا آدمی تھا۔ سعد فرماتے ہیں کہ میں نے
عرض کیا اے ام المومنین! مجھے حضور پر نور صلی اللہ
علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ کے متعلق ارشاد فرمایئے۔
آپ نے فرمایا۔ کیا تم قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتے؟
میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ بس حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق مبارک قرآن کے مطابق
تھے۔ میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا۔ بعد ازاں مجھے حضور
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو عبادت کرنا
یاد آیا۔ تو میں نے عرض کیا اے ام المومنین! مجھے حضور
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی عبادت
کے متعلق ارشاد فرمایئے۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے
سورۂ مزمل کی تلاوت نہیں کی؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں
آپ نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے رات کی نماز فرض کی تھی پہلے اس سورۃ میں
(یعنی یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا) تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم
اور آپ کے صحابہ کرام رات کو ایک سال تک کھڑے
رہے حتیٰ کہ ان کے پاؤں سوج گئے۔ اور اللہ نے
اس سورۂ مبارکہ کا اختتام بارہ ماہ تک روک رکھا۔ بعد
ازاں آخر میں آیت تخفیف نازل ہوئی یعنی عَلِمَ اَنْ
سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى۔ اس وقت رات کو کھڑا
ہونا سنت قرار پایا۔ اس سے قبل فرض تھا۔ بعد ازاں
میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو حضور سرور کونین صلی اللہ
علیہ وسلم کی طاق رکعتوں کے متعلق مجھے یاد آیا۔ میں نے
عرض کیا اے ام المومنین! مجھے حضور سرور کونین
صلی اللہ علیہ وسلم کے وتروں کے متعلق ارشاد فرمایئے

لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ
يَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ
يَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا
ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ
بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَةً
تِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا
بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَخَذَ اللَّحْمَ
أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ
جَالِسٌ بَعْدَ مَا سَلَّمَ تِلْكَ
تِسْعُ رَكَعَاتٍ يَا بُنَيَّ وَ كَانَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا صَلَّى الصَّلٰوةَ أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ
عَلَيْهَا وَ كَانَ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ
قِيَامِ اللَّيْلِ نَوْمٌ أَوْ مَرَضٌ أَوْ
وَجَعٌ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ
رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ
كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً
كَامِلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَ لَا صَامَ
شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ
فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ
بِحَدِيثِهَا فَقَالَ صَدَقَتْ أَمَا إِنِّي
لَوْ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا
حَتَّى تُشَافِهَنِي مُشَافَهَةً قَالَ
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَذَا وَقَعَ فِي
الثَّانِي وَ لَا أَدْرِي مِنَ الْخَطَّاءِ
فِي مَوْضِعِ وِتْرِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

آپ نے فرمایا ہم آپ کو وضو کا پانی اور مسواک پیش کرتے تھے۔ پھر جب اللہ عزوجل آپ کو منظور ہوتا تو اللہ آپ بیدار کرتا۔ آپ رات کو اٹھتے مسواک فرمانے کے بعد وضو فرماتے اور آٹھ رکعتیں پڑھتے ان کے درمیان نہ بیٹھتے مگر آخر میں آٹھویں رکعت پڑھ کر بیٹھتے۔ بعد ازاں اللہ کا ذکر فرماتے دعا مانگتے اور سلام پھیرتے اتنی آواز سے جو ہمیں سنائی دیتا۔ سلام پھیرنے کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے۔ اس کے بعد ایک رکعت پڑھتے اور کل گیارہ رکعتیں ادا فرماتے۔ اے میرے بیٹے جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہوئی اور گوشت بڑھ گیا (آپ موٹے بھاری ہو گئے) تو آپ وتر کی سات رکعتیں ادا فرماتے۔ اور دو رکعتیں سلام پھیرنے کے بعد ادا فرماتے۔ کل نو رکعتیں ادا فرمانے لگے۔ اے میرے بیٹے جب بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نفل نماز پڑھتے تو آپ اس کو ہمیشہ پڑھنا چاہتے اور جب رات کو آپ نیند، بیماری یا تکلیف کی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکتے تو آپ دن کو بارہ رکعتیں ادا فرماتے اور مجھے معلوم نہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا قرآن مجید کبھی ایک رات میں پڑھا ہو یا کبھی ساری رات صبح تک عبادت فرمائی ہو۔ یا رمضان کے علاوہ سارے ماہ کے روزے رکھے ہوں۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ میں یہ سن کر جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور انہیں حدیث شریف بیان کی۔ آپ نے فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سچ فرمایا اگر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تو حاضر ہوتا اور آپ کے دہن مبارک سے یہ الفاظ سنتا۔ ابو عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ کتاب میں اسی طرح مذکور ہے۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ کس شخص سے وتروں میں غلطی واقع ہوئی یعنی وتروں کی دو رکعتوں کو بیٹھ کر پڑھنا۔

ثَوَابُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا

جو شخص رمضان المبارک میں ایمان واحتساب سے نماز پڑھے اس کا ثواب

۱۶۰۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص ماہِ رمضان المبارک میں ایمان واحتساب سے عبادت کرے تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیے جائیں گے!

۱۶۰۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رمضان شریف میں ایمان واحتساب کے ساتھ نماز پڑھے اس کے، گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۱۶۰۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَّصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ وَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی۔ آپ کے ساتھ دوسرے لوگوں نے بھی نماز ادا فرمائی۔ بعد ازاں دوسری رات کو بھی نماز پڑھی، اور عوام کافی تھے۔ جب تیسری اور چوتھی رات کو لوگ جمع ہوئے تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو باہر تشریف نہ لائے، صبح کو آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو کچھ تم نے کیا ہے میں نے اسے دیکھا۔ اور میں محض اس لیے باہر نہ نکلا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اور یہ حالت رمضان المبارک میں ہوئی!

۱۶۰۸ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ فَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ آپ راتوں کو تراویح کے لیے کھڑے نہ ہوئے یہاں تک کہ سات راتیں رہ گئیں (یعنی تیئیسویں رات کو) آپ تہائی رات تک کھڑے ہوئے۔ اور بعد ازاں چوبیسویں رات کو کھڑے نہ ہوئے پچیسویں رات کو آپ آدھی رات تک کھڑے ہوئے۔ میں نے آپ کی خدمت

رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ قَالَ اَنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ اللّٰهُ لَهٗ قِيَامَ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا وَلَمْ يَقُمْ حَتّٰى بَقِيَ ثَلٰثٌ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَ جَمَعَ اَهْلَهٗ وَ نِسَائَهٗ حَتّٰى تَخَوَّفْنَا اَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ۔

اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کاش آپ باقی رات بھی اسی طرح ہمارے ہمراہ نماز ادا فرماتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص نماز کے پیچھے امام کے ہمراہ اس کے فارغ ہونے تک کھڑا رہے، تو اللہ جل جلالہٗ اس کے لیے ساری رات کا ثواب لکھے گا

بعد ازاں آپ چھبیسویں رات کو کھڑے نہ ہوئے۔ حتی کہ جب تین راتیں رہ گئیں تو ستائیسویں رات کو کھڑے ہوئے۔ آپ نے اپنے خاندان والوں اور ازواج مطہرات کو جمع فرمایا۔ اس دن ہمیں سحری کے فوت ہونے کا اندیشہ ہوا۔

۱۶۰۹ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ قُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهٗ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قُمْنَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ لَّا نُدْرِكَ الْفَلَاحَ وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَ السَّحُوْرَ

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم تیئیسویں رات کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے تہائی رات تک پھر پچیسویں رات کو آدھی رات تک کھڑے ہوئے بعد ازاں ستائیسویں رات کو کھڑے ہوئے۔ یہاں تک کہ ہمیں سحری کے فوت ہونے کا اندیشہ ہوا۔

فوائد: یہ قیام لیلۃ القدر کے تلاش کرنے کے لیے تھا جو خیر من الف شہر ہزار ماہ سے بہتر ہے۔ اس حدیث شریف سے رمضان المبارک کی تراویح عموماً اور آخری عشرے کی طاق راتوں میں نفلی عبادت کے قیام کی خصوصی فضیلت موجود ہے

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِيْ قِيَامِ اللَّيْلِ

قیام اللیل کی ترغیب

۱۶۱۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَامَ اَحَدُكُمْ عَقَدَ الشَّيْطَانُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ لَيْلٌ طَوِيْلٌ اَيْ اَرْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ اُخْرٰى فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ كُلُّهَا فَيُصْبِحُ طَيِّبَ النَّفْسِ نَشِيْطًا وَ اِلَّا اَصْبَحَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص سوتا ہے تو اس کے سر پر شیطان تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر ایک گرہ پر کہتا ہے کہ رات لمبی ہے، اور تو سوتا رہے۔ بعد ازاں اگر وہ جاگتا رہا اور شیطان کا کہنا نہ مانا اور اللہ کی یاد کی۔ تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب وہ وضو کرتا ہے۔ تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں۔ اور صبح کو خوش مزاج و چست ہوتا ہے

خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔

۱۶۱۱ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتّٰى أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ أُذُنَيْهِ۔

رہتا ہے۔ دگر وہ منحوس اور سست رہتا ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ایسے شخص کا تذکرہ کیا گیا جو رات سوتے سوتے حتی کہ صبح تک سوتا رہا آپ نے ارشاد فرمایا شیطان نے اس کے کانوں میں پیشاب کر دیا (کہ شیطان نے اس پر لعنت ڈال دی ہے تبھی تو یہ نیند سے بیدار نہیں ہوتا)

۱۶۱۲ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فُلَانًا نَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ بِالْبَارِحَةِ حَتّٰى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ بَالَ فِيْ أُذُنَيْهِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں فلاں شخص رات کو نماز سے پہلے سو گیا۔ یہاں تک صبح ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ شیطان نے اس کے کانوں میں پیشاب کر دیا

۱۶۱۳ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى ثُمَّ أَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ ثُمَّ أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى وَإِنْ أَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ اس پر رحم فرمائے جو شخص رات کو جاگے پھر نماز پڑھے اور بعد ازاں اپنی بیوی کو بھی جگائے تاکہ وہ بھی نماز پڑھے اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی چھڑک دے۔ اور اللہ جل شانہ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھے نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے تاکہ وہ نماز پڑھے اگر یہ تسلیم نہ کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑک دیا جائے۔

۱۶۱۴ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ فَقَالَ أَلَا تُصَلُّوْنَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُوْلُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رات کے وقت یاد فرمایا۔ اور پوچھا کہ آپ نے تہجد کی نماز نہیں پڑھنی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جانیں اللہ جل جلالہ کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ جب وہ چاہے گا ہمیں اٹھا دے گا یہ سن کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے۔ جب میں نے یہ کہا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پیٹھ پھیرے تشریف لے جا رہے تھے اور ران پر ہاتھ مار کر ارشاد فرماتے۔ وَكَانَ الْإِنْسَانُ

أَكْثَرُ شَيْءٍ جَدَلًا - یعنی انسان سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے!

۱۶۱۵ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى فَاطِمَةَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَيْقَظَنَا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ فَلَمْ يَسْمَعْ لَنَا حِسًّا فَرَجَعَ إِلَيْنَا فَأَيْقَظَنَا فَقَالَ قُومَا فَصَلِّيَا قَالَ فَجَلَسْتُ وَأَنَا أَعْرُكُ عَيْنَيَّ وَأَقُولُ أَنَا وَاللهِ لَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كُتِبَ عَلَيْنَا إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللهِ فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا قَالَ فَوَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ وَيَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِهِ مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَنَا وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا -

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم رات کو میرے اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ہمیں نماز کے لیے جگایا۔ بعد ازاں آپ اپنے گھر واپس تشریف لے گئے۔ اور آپ نے کافی دیر تک نماز ادا فرمائی لیکن ہماری آواز نہ سن سکے کیونکہ ہم تو لیٹ کر سو رہے تھے۔ بعد ازاں آپ دوبارہ تشریف لائے۔ اور ہمیں جگایا نیز ارشاد فرمایا اٹھو اور نماز پڑھو۔ میں اٹھ بیٹھا اور آنکھیں ملتا رہا، اور کہہ رہا تھا خدا کی قسم اللہ نے جس قدر ہماری قسمت میں نماز لکھی ہے ہم اتنی ہی پڑھیں گے اور ہماری جانیں اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور اگر اُسے منظور ہوا تو ہمیں اٹھا دے گا۔ یہ سن کر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے۔ اور آپ اپنا ہاتھ ران پر مار کر ارشاد فرماتے تھے۔ ہم اس قدر نماز پڑھیں گے جتنی اللہ نے ہماری قسمت میں لکھی ہے۔ انسان سب سے زیادہ جھگڑالو واقع ہوا ہے۔!

علمِ تقدیر

تضاد قدر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آ سکتے۔ ان میں زیادہ غور و فکر کرنا سبب ہلاکت ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما اس مسئلہ میں غور و فکر کرنے سے منع فرما گئے ہیں۔ ماد شما کس گنتی میں! آسان سمجھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پتھر اور دوسرے جمادات کی طرح بے حس و حرکت پیدا نہیں فرمایا بلکہ اسے ایک نوع کا اختیار بخشا ہے۔ کہ وہ ایک کام چاہے تو کرے اور اگر نہ چاہے تو نہ کرے۔ اس کے ساتھ اسے عقل بھی دی گئی ہے تاکہ وہ برے بھلے کی تمیز کر سکے۔ اور ہر قسم کے سامان اور اسباب مہیا فرما دیے گئے ہیں کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اس قسم کے اسباب مہیا ہو جاتے ہیں۔ اور اسی بنا پر اس کا مؤاخذہ و احتساب ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو بالکل مجبور یا مختار سمجھنا دونوں گمراہی کے ضمن میں آتے ہیں۔ نیز برا کام کر کے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مشیت الٰہی کے سپرد کرنا بہت بری بات ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے اسے من جانب اللہ قرار دے اور انسان سے جو برائی سرزد ہو اسے شامتِ نفس تصور کرے۔

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

۱۶۱۶ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ۔

۱۶۱۷ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَاَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ الْمُحَرَّمُ اَرْسَلَهُ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ۔

رات کو نماز پڑھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ رمضان المبارک کے ماہ کے بعد روزے رکھنے کے لیے افضل ترین مہینہ محرم الحرام کا ہے۔ اور فرض نمازوں کے بعد رات کی نماز (تہجد) سب سے زیادہ افضل ہے۔

سیدنا حضرت حمید ابن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرض کے بعد رات کی نماز افضل ترین ہے اور روزوں کے لیے رمضان المبارک کے بعد محرم الحرام فضیلت رکھتا ہے۔ حضرت شعبہ بن حجاج نے اس حدیث شریف کو مرسل فرمایا۔

فَضْلُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فِي السَّفَرِ

۱۶۱۸ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْقَابِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِيْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهٖ نَزَلُوْا فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْا اٰيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يَفْتَحَ اللّٰهُ لَهٗ۔

سفر میں تہجد پڑھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اللہ جل شانہٗ تین اشخاص سے محبت فرماتا ہے۔ ایک تو وہ شخص جو ایک قوم کا تھا۔ اس قوم کے پاس ایک سائل آیا اور ان سے اللہ کے واسطے سوال کیا اور رشتے ناطے کی وجہ سے سوال نہ کیا جو اس کے اور ان کے درمیان تھا پھر اس قوم نے اسے محروم رکھا اور وہ خاموشی سے رخصت ہو گیا۔ اور چھپا کر اس شخص کو دے آیا جسے اللہ یا اس شخص کے سوا جسے دیا گیا ہے کوئی نہیں جانتا۔ ایک وہ شخص جو ایک قوم میں تھا۔ وہ ساری رات سفر کرتے رہے جب انہیں سب سے زیادہ اچھا نیند اور سونا معلوم ہوا تو وہ اتر پڑے اور سو رہے مگر وہ شخص اللہ سے دعا کرتا ہوا کھڑا رہا اور اس کے سامنے عاجزی و انکساری کرتا ہوا اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہوا یعنی نفل پڑھتا ہوا۔ اور ایک وہ شخص جو لشکر میں تھا جب اس کا مقابلہ دشمن سے ہوا تو لوگ دوڑ پڑے مگر وہ سینہ تانے کھڑا رہا یہاں تک کہ وہ شہید ہوا یا غازی ہوا۔

وَقْتُ الْقِيَامِ

۱۶۱۹ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ فَأَيُّ اللَّيْلِ كَانَ يَقُومُ قَالَتْ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔

رات کو نفل پڑھنے کا وقت

سیدنا حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا کام زیادہ پسند ہوتا۔ آپ نے فرمایا کہ جو کام ہمیشہ ہو۔ میں نے دریافت کیا کہ حضور رات کو کس وقت اٹھتے تھے؟ آپ نے فرمایا۔ جب مرغ اذان دیتا ہے!

بَابُ ذِكْرِ مَا يُسْتَفْتَحُ بِهِ الْقِيَامُ

۱۶۲۰ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيُهَلِّلُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

رات کو اٹھ کر سب سے پہلے کیا کرے؟

سیدنا حضرت عاصم ابن حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز کس دعا سے شروع فرماتے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو نے مجھ سے وہ بات پوچھی جو آج تک کسی نے نہیں پوچھی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس تکبیر اللہ اکبر کہتے پھر دس دفعہ الحمد للہ فرماتے۔ پھر دس دفعہ سبحان اللہ فرماتے پھر دس بار لا الٰہ الا اللہ فرماتے۔ بعد ازاں دس دفعہ استغفار فرماتے اور دعا فرماتے اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے میری مغفرت فرما، مجھے روزی عنایت فرما اور مجھے تندرست رکھ۔ میں قیامت کے دن کی تنگی سے اللہ جل شانہٗ کی پناہ مانگتا ہوں!

۱۶۲۱ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْهَوِيَّ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ...

سیدنا حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں رات کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے نزدیک سوتا تھا جب میں سنتا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھتے تو دیر تک ارشاد فرماتے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

۱۶۲۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب رات

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ (ثُمَّ ذَكَرَ قُتَيْبَةُ كَلِمَةً مَعْنَاهَا) وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

۱۶۲۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِيْمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهِ

کو تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ ارشاد فرماتے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ آخر تک ترجمہ: اے اللہ تجھی کو حمد زیبا ہے تو ہی زمینوں اور آسمانوں کا نور ہے اور جو کچھ ان میں ہے تجھی کو تعریف لائق ہے تو ہی زمینوں اور آسمانوں کا قائم رکھنے والا ہے اور جو کچھ ان میں ہے تجھی کو تعریف لائق ہے تو ہی زمینوں اور آسمانوں کا بادشاہ ہے اور جو کچھ ان میں ہے اور تجھی کو تعریف لائق ہے تو سچا ہے تیرا وعدہ، جنت، دوزخ، قیامت، نبی محمد سب سچے ہیں۔ میں نے تیرے لیے سر تسلیم خم کر دیا۔ تجھی پر بھروسا کیا۔ اور تجھ پر ایمان و یقین لایا تیرے ہی لیے جھگڑا اور تیری ہی طرف فیصلے کے لیے آیا، اے اللہ! میرے سابقہ اور آئندہ اور کھلے چھپے گناہوں کو بخش دے۔ تو ہی آگے ہے اور تو ہی پیچھے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ کے سوا کسی میں نہ اور طاقت نہیں۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ ایک رات اپنی خالہ جان ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس مہمان ٹھہرے تو آپ نے بیان فرمایا کہ میں بچھونے کے عرض میں لیٹا جب کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا اس کی لمبائی میں لیٹیں۔ جب آدھی رات ہوئی، یا اس سے پہلے یا بعد کے کسی وقت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور بیٹھ کر اپنے دست مبارک سے نیند کو دور کرنے لگے۔ پھر سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت فرمائی

پھر آپ ایک لٹکتی مشک کی طرف تشریف لے گئے۔ اور اس میں سے پانی لے کر اچھی طرح وضو فرمایا۔ بعد ازاں کھڑے ہو کر نماز ادا فرمانے لگے۔ جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بھی کھڑے ہو کر ایسے ہی وضو

فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِيْ وَ أَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

کیا۔ پھر میں نزدیک آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہوا آپ نے اپنا داہنا دست مبارک میرے سر پر رکھا اور میرا دائیاں کان پکڑ کر ملنے لگے۔ بعد ازاں آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر دو دو، پھر دو دو، پھر دو دو رکعتیں، پھر دو دو رکعتیں، پھر دو دو رکعتیں پڑھیں۔ بعد ازاں وتر ادا فرمائے اور لیٹے رہے۔ حتیٰ کہ مؤذن نماز فجر کے لیے بلانے کو آیا۔ اس وقت آپ نے فجر کی ہلکی دو سنتیں ادا فرمائیں۔

بَابُ مَا يَفْعَلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ مِنَ السِّوَاكِ

رات کو اُٹھتے وقت کیا کرنا چاہیے

۱۶۲۴ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو آپ مسواک سے منہ ملتے۔

۱۶۲۵ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام جب رات کو اٹھتے تو مسواک سے اپنا منہ ملتے۔

۱۶۲۶ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالسِّوَاكِ إِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہمیں رات کو سو کر صبح اٹھتے وقت مسواک کرنے کا حکم فرمایا گیا۔

۱۶۲۷ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ إِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ أَنْ نَشُوْصَ أَفْوَاهَنَا بِالسِّوَاكِ۔

سیدنا حضرت شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں حکم فرمایا گیا کہ جب ہم رات کو سو کر اٹھیں تو اپنے منہ مسواک سے صاف کریں۔

بِأَيِّ شَيْءٍ يَسْتَفْتِحُ صَلٰوتَهُ بِاللَّيْلِ

رات کی نماز کس دُعا سے شروع کی جائے

۱۶۲۸ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ

سیدنا حضرت سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز کس دُعا سے ابتداء فرماتے۔ آپ نے فرمایا

اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَ اِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

آپ جب رات کو اٹھ کر نماز کی ابتداء فرماتے تو یہ پڑھتے اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ الخ یعنی اے مالک جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل زمین و آسمان کے پیدا فرمانے والے اے غائب اور حاضر کے جاننے والے تو اپنے بندوں کا فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اے اللہ جس بات میں اختلاف ہے مجھے تو اس میں حق بتا دے بے شک تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ پر گامزن فرما دیتا ہے۔

۱۶۲۹ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَ اَنَا فِيْ سَفَرٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَرْمُقَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةٍ حَتّٰى اَرٰى فِعْلَهٗ فَلَمَّا صَلّٰى صَلٰوةَ الْعِشَآءِ وَهِيَ الْعَتَمَةُ اضْطَجَعَ هُوَيْنًا مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِي الْاُفُقِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا حَتّٰى بَلَغَ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ثُمَّ اَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاسْتَنَّ مِنْهُ سِوَاكًا ثُمَّ اَفْرَغَ فِيْ قَدَحٍ مِّنْ اِدَاوَةٍ عِنْدَهٗ مَآءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى حَتّٰى قُلْتُ قَدْ صَلّٰى قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

سیدنا حضرت حمید ابن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کو یہ ارشاد فرماتے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ تو میں نے خیال کیا کہ میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ضرور دیکھوں گا جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء ادا فرما چکے۔ تو آپ کافی دیر تک سوتے رہے۔ بعد ازاں جاگ کر آسمان کے کنارے کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا یعنی اے پروردگار تو نے انہیں فضول پیدا نہیں فرمایا یہاں تک کہ حضور اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ تک پہنچے۔ بعد ازاں آپ اپنے بچھونے کی طرف جھکے، مسواک اٹھائی اور برتن سے ایک پیالے میں پانی نکالا۔ مسواک فرمائی۔ بعد ازاں کھڑے ہو کر نماز ادا فرمانے لگے۔ یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ جتنی دیر حضور آرام فرما رہے تھے۔ اتنی ہی دیر نماز پڑھی۔ بعد ازاں آپ لیٹ رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ آپ اتنی دیر سوئے جتنی دیر نماز پڑھی تھی۔ پھر آپ نے جاگ کر ایسا ہی کیا۔ یعنی مسواک اور نماز۔ اور پہلے ہی کی طرح ارشاد فرمایا۔ آپ نے فجر سے قبل تین دفعہ ایسے ہی فرمایا۔

بَابُ ذِكْرِ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر

۱۶۳۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ اَنْ نَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ اَنْ نَرَاهُ قَائِمًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم رات کو حضور سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتا ہوئے دیکھنا چاہتے تو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے اور جب سوتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو سوتے ہوئے دیکھتے!

۱۶۳۱ عَنْ يَحْيٰى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي الْعَتَمَةَ ثُمَّ يُسَبِّحُ ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَرْقُدُ مِثْلَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ مِنْ نَوْمِهٖ ذٰلِكَ فَيُصَلِّي مِثْلَ مَا نَامَ وَصَلٰوتُهٗ تِلْكَ الْاٰخِرَةُ تَكُوْنُ اِلَى الْفَجْرِ۔

سیدنا حضرت یحییٰ ابن مملک رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ نے بتایا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء ادا فرما کے پھر اذکار کرتے بعد ازاں سنتیں پڑھتے پھر اس کے بعد جتنی دیر اللہ کو منظور ہوتا آپ نماز پڑھتے پھر سو رہتے پھر جاگ کر نماز ادا فرماتے اور وہ آخری دیر تک جتنی دیر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سویا ہوتا اور آخری نماز، نمازِ فجر ہوتی۔

۱۶۳۲ عَنْ يَحْيٰى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ صَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلٰوتُهٗ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ لَهٗ قِرَاءَتَهٗ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسِّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

سیدنا حضرت یحییٰ بن مملک رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام اللہ پڑھنے اور نماز کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا تمہیں معلوم نہیں حضور جیسی نماز تم نہیں پڑھ سکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے پھر سوتے جتنی دیر اپنے نماز پڑھی پھر جتنی دیر سوئے اتنی نماز پڑھتے پھر سوتے جتنی دیر نماز پڑھی صبح تک پھر قرأت کو بیان کیا تو وہ ساری ایک ایک حرف الگ الگ تھی۔

نوٹ: عبادات و مبرات کے ساتھ آرام اور راحت بھی ضروری ہے۔ کیونکہ اسلام میں رہبانیت نہیں۔ بلکہ دنیوی معاملات اور رزق کے لیے جد و جہد میں اگر نیت نیک ہو تو وہ بھی عبادت شمار ہوتی ہے۔

ذِكْرُ صَلٰوةِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاللَّيْلِ

سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کی رات کی نماز

۱۶۳۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَعْنِي يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ۔

اللہ عزوجل سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ جل شانہ کو تمام روزوں سے حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ زیادہ پسند ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے اور اللہ کو سب نمازوں میں سے زیادہ پسند جناب داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔ آپ آدھی رات تک آرام فرماتے۔ بعد ازاں تہائی رات نماز پڑھتے پھر چھٹے حصہ میں سوتے۔

ذِكْرُ صَلَاةِ نَبِيِّ اللّٰهِ مُوسَى كَلِيمِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز کا ذکر

۱۶۲۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُتِيتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ معراج کی رات میں حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کے لال ٹیلے کے پاس پہنچا۔ آپ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے۔

۱۶۲۵ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُتِيتُ عَلَى مُوسَى عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ هٰذَا أَوْلَى بِالصَّوَابِ عِنْدَنَا مِنْ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ خَالِدٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں جناب کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس سرخ ٹیلے کے نزدیک حاضر ہوا۔ آپ کھڑے ہوئے نماز ادا فرما رہے تھے۔

امام نسائی فرماتے ہیں۔ کہ پہلی روایت کی نسبت یہ روایت صحیح ہے اور آپ دلیل یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ کلیم اللہ سے پہلے آسمان پر ملے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ دونوں ملاقات قبر میں ہوئی ہو۔ بعد ازاں چھٹے آسمان پر کثیب احمر بیت المقدس سے ایک منزل میں ایک جگہ کا نام ہے جہاں حضرت کلیم اللہ کا مزار پر انوار ہے۔

۱۶۲۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى قَبْرِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں حضرت کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار پر انوار کے نزدیک سے گزرا اور آپ نماز ادا فرما رہے تھے۔

۱۶۲۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

سیدنا حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ معراج کی رات میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ

وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

وسلام کے نزدیک ہو کر گیا۔ آپ اپنے مزار مبارک میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

۱۶۳۸ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مَرَّ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس رات حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک سے گزرے آپ اپنے مزار پُر انوار میں نماز ادا فرما رہے تھے

۱۶۳۹ عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مَرَّ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ایک صحابی رسول نے بیان فرمایا۔ کہ جس دن حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج فرمائی تو آپ حضرت کلیم اللہ کے پاس سے گزرے وہ اپنے مزار میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

۱۶۴۰ عَنْ أَنَسٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے بعض صحابہ کرام کو ارشاد فرماتے سنا کہ جس رات حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے مزار پُر انوار کے نزدیک سے گزرے اور وہ نماز ادا فرما رہے تھے۔

بَابُ إِحْيَاءِ اللَّيْلِ

رات کو بیدار ہونے کا بیان

۱۶۴۱ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَاقَبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً صَلَّاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا حَتَّى كَانَ مَعَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ جَاءَ خَبَّابٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَقَدْ صَلَّيْتَ اللَّيْلَةَ صَلَاةً مَا رَأَيْتُكَ صَلَّيْتَ نَحْوَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ إِنَّهَا صَلَاةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ

سیدنا حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ جنگ بدر میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ آپ نے ساری رات حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا جب فجر کا وقت نزدیک آیا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرا حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے جا کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ آپ نے اس رات ایسی نماز ادا فرمائی جو اس سے قبل میں نے کبھی پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہاں یہ محبت اور عشیت الٰہی کی نماز ہے۔ اپنے پروردگار سے میں نے اس میں تین باتیں مانگیں۔ دو تو مجھے عنایت فرما دی گئیں۔ اور

وَجَلَّ فِيهَا ثَلٰثَ خِصَالٍ فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَّا يُهْلِكَنَا بِمَا اَهْلَكَ بِهِ الْاُمَمَ قَبْلَنَا فَاَعْطَانِيهَا وَسَاَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَّا يُظْهِرَ عَلَيْنَا عَدُوًّا مِنْ غَيْرِنَا فَاَعْطَانِيهَا وَسَاَلْتُ رَبِّي اَنْ لَّا يَلْبِسَنَا شِيَعًا فَمَنَعَنِيهَا۔

ایک نہ ملی۔ میں نے اپنے پروردگار سے یہ طلب کیا۔ کہ ہمیں ان عذابوں سے دوچار نہ کرے جن سے سابقہ اُمتیں دوچار ہوئیں۔ اسے منظور اور مقبول فرمالیا گیا۔ بعد ازاں میں نے دُعا مانگی کہ ہم پر دشمن مسلط نہ ہو تو مقبول اور منظور ہوا۔ بعد ازاں میں نے تیسری دفعہ یہ دُعا مانگی۔ کہ ہم میں پھوٹ نہ پڑے اور ہم گروہ در گروہ منقسم نہ ہوں۔ تو قبول نہ ہوا۔

نوٹ: اس حدیث شریف میں دشمن کے مسلمانوں پر مسلط نہ ہو سکنے سے مراد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مقدس گروہ ہے۔ یعنی جو آپ کے خیر القرون میں تھے۔ یا مطلب یہ ہوگا کہ تمام مسلمانوں پر دشمن کبھی غلبہ حاصل نہ کر سکے گا یا مفہوم یہ ہوگا۔ کہ جب تک قیامت کی نشانیاں ظاہر نہ ہوں۔ مسلمانوں پر دشمن تسلط حاصل نہ کر سکے گا

؎ ازماست کہ بر ماست

موجودہ دور میں مسلمانوں کی پستی اور زوال کی اہم اور بڑی وجہ ان کی بدعملی اور اسلام خداوندی سے روگردانی ہے۔

؎ جب میں کہتا ہوں یا اللہ! میرا حال دیکھ — حکم ہوتا ہے اپنا نامۂ اعمال دیکھ

اَلْاِخْتِلَافُ عَلٰى عَائِشَةَ فِيْ اِحْيَاءِ اللَّيْلِ

رات کی عبادت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایات میں اختلاف

۱۶۴۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ اَحْيٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَ وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آپہنچتا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو خود بھی عبادت فرماتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔ اور اپنا تہبند مضبوط باندھتے۔

۱۶۴۳ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ اَتَيْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ وَكَانَ لِيْ اَخًا وَّصَدِيْقًا فَقُلْتُ يَا اَبَا عَمْرٍو حَدِّثْنِيْ كَاَحْدَثِ شَيْءٍ حَدَّثَكَ بِهِ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِيْ اٰخِرَهُ۔

سیدنا حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں اپنے بھائی اور دوست حضرت اسود بن یزید کے پاس آیا۔ میں نے آپ سے عرض کیا۔ کہ اے ابو عمرو! مجھے وہ مسئلہ بتلایئے۔ جو آپ کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرور کائنات کی نماز کے متعلق بتایا ہے۔ آپ نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور سرور کونین ابتدائی رات میں آرام فرماتے اور آخری رات میں جاگ کر عبادت فرماتے

۱۶۲۴ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک رات میں قرآن مجید کی تلاوت فرمائی ہو یا ساری رات عبادت فرمائی ہو یا رمضان کے سوا پورا ماہ روزے رکھے ہوں۔

۱۶۲۵ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ فَذَكَرَتْ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس تشریف لے گئے۔ اور وہاں ایک عورت بیٹھی تھی۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ کہ عورت کون ہے؟ حضرت عائشہ نے بتایا کہ یہ فلاں عورت ہے۔ بعد ازاں آپ سے عرض کیا کہ یہ سوتی نہیں اور رات دن نماز پڑھتی ہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ایسا کیوں؟ تمہیں اتنا عمل کرنا چاہیئے جتنی استطاعت ہو۔ خدا کی قسم! اللہ جل شانہ (ثواب دینے سے نہیں تھکے گا) تم عمل کرنے سے اکتا جاؤ گے۔ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ امر منظور تھا جس میں دوام اور ہمیشگی ہوتی۔

نوٹ: حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ خَيْرُ الْأُمُورِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ۔ یعنی بہترین کام ہمیشگی اور دوام سے کیئے جائیں۔ اگرچہ وہ تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی لیئے انسان کو عبادات معاملات اور ہر چیز میں اعتدال سے کام کرنا چاہیے۔ تاکہ طبیعت بھی معتدل رہے۔ اور وہ اس پر ہمیشہ قائم بھی رہے۔

۱۶۲۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى حَبْلًا مَمْدُودًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ فَقَالُوا لِزَيْنَبَ تُصَلِّي فَإِذَا أَتْعَبَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا أَتْعَبَ فَلْيَقْعُدْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے جہاں آپ نے دو ستونوں سے بندھی ہوئی رسی ملاحظہ فرمائی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ رسی کیسی ہے؟ حاضرین نے عرض کیا حضرت زینب رضی اللہ عنہا نماز ادا فرماتی ہیں۔ اور جب آپ تھک جاتی ہیں تو بیٹھنے اور آرام کرنے کی بجائے اس رسی سے لٹک جاتی ہیں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اسے کھول دو اور جب تک دل لگے نماز ادا کرو۔ اور جب تھک جاؤ

تو بیٹھ جاؤ (یعنی آرام کرو)

نوٹ: عبادت اور ریاضت کے بعد آرام اور سکون ضروری ہے یہی اعتدال ہے ورنہ انسان کے بیمار ہو جانے کا خدشہ ہے۔ اور بعد ازاں بالکل عبادت نہ ہو سکے گی۔

۱۶۴۷ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے رہے۔ حتیٰ کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم آگیا کسی نے عرض کیا حضور! اللہ جل شانہٗ نے آپ کے سابقہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت فرما دی ہے (اس کے باوجود آپ اتنی زیادہ عبادت فرماتے ہیں) آپ نے ارشاد فرمایا۔ کیا میں اللہ جل شانہٗ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

نوٹ: مطلب یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے میرے سابقہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت فرما دی ہے۔ اور اس احسانِ عظیم کا شکریہ ادا کرنے کے لیے میں اس قدر زیادہ عبادت کرتا ہوں!

۱۶۴۸ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى تَزِلَّ يَعْنِيْ تَشَقَّقَ قَدَمَاهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے۔ حتیٰ کہ آپ کے پاؤں مبارک پھٹ جاتے۔

كَيْفَ يَفْعَلُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَائِمًا وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ

جب کھڑے ہو کر نماز کی ابتداء کرے تو کس طرح؟ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راویوں کا اختلاف

۱۶۴۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم طویل وقت تک نماز ادا فرماتے جب آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔ تو رکوع بھی کھڑے ہو کر ادا فرماتے۔ اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو آپ رکوع بھی بیٹھے بیٹھے فرماتے۔

۱۶۵۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

قَائِمًا وَ قَاعِدًا فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

کھڑے اور بیٹھے نماز پڑھتے تھے جب کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

۱۶۵۱ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ جَالِسٌ فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَدْ أَوْ هُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھے بیٹھے قرأت کیا کرتے جب ان کی قرأت میں سے تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور ان کو پڑھ کر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے۔

۱۶۵۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى جَالِسًا حَتّٰى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَكَانَ يُصَلِّي وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فَإِذَا غَبَرَ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ رَكَعَ۔

ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ کا سن زیادہ ہو گیا اور طاقت کم ہو گئی اس وقت آپ بیٹھ کر نماز (نفل) پڑھنے لگے تو آپ بیٹھے بیٹھے قرأت کیا کرتے جب تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ان کو پڑھتے پھر رکوع کرتے۔

۱۶۵۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز نوافل میں بیٹھ کر قرأت فرمایا کرتے جب آپ رکوع فرمانا چاہتے۔ تو کھڑے ہو جاتے جتنی دیر تک آدمی چالیس آیات کی تلاوت کرتے

۱۶۵۴ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ أَنَا سَعْدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَتْ رَحِمَ اللّٰهُ أَبَاكَ قُلْتُ أَخْبِرِينِي عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فَكَانَ قُلْتُ أَجَلْ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي

سیدنا حضرت سعد ابن ہشام رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تو تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا سعد ابن ہشام بن عامر آپ نے فرمایا اللہ آپ کے باپ پر رحم فرمائے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق بیان فرمائیں آپ نے بتایا۔ کہ حضور ایسے ایسے کرتے تھے میں نے عرض کیا ہاں ایسا کیا۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت عشاء کی نماز ادا فرماتے۔ پھر اپنے بچھونے پر تشریف لے آتے اور سو رہتے۔ آدھی رات

بِاللَّيْلِ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ يَاْوِيْ اِلٰى
فِرَاشِهٖ فَيَنَامُ فَاِذَا كَانَ جَوْفُ
اللَّيْلِ قَامَ اِلٰى حَاجَتِهٖ وَاِلٰى طَهُوْرِهٖ
فَتَوَضَّاَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيْ
ثِنْتَانِ رَكْعَاتٍ مُخْتَلٌ اِلَيَّ اَنَّهٗ
يُسَوِّيْ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوْعِ
وَالسُّجُوْدِ وَ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ
رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ
جَنْبَهٗ فَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَاٰذَنَهٗ
بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يَّغْفِيَ وَرُبَّمَا يَغْفِيْ
وَ رُبَّمَا شَكَكْتُ اَغْفٰى اَوْلَمْ يَغْفُ
حَتّٰى يُؤْذِنَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ كَانَتْ تِلْكَ
صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتّٰى اَسَنَّ وَلَحُمَ فَكَانَتْ
مِنْ لَحْمِهٖ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ وَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَاْوِيْ
اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ
قَامَ اِلٰى طَهُوْرِهٖ وَ اِلٰى حَاجَتِهٖ
فَتَوَضَّاَ ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيْ
سِتَّ رَكْعَاتٍ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهٗ
يُسَوِّيْ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوْعِ
وَالسُّجُوْدِ ثُمَّ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ
يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَ هُوَ جَالِسٌ ثُمَّ
يَضَعُ جَنْبَهٗ وَ رُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ
فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يَّغْفِيَ
وَرُبَّمَا اَغْفٰى وَ رُبَّمَا شَكَكْتُ اَغْفٰى
اَمْ لَا حَتّٰى يُؤْذِنَهٗ بِالصَّلٰوةِ قَالَتْ فَمَا
زَالَتْ تِلْكَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہونے پر اپنی ضروری حاجات کے لیے اٹھتے اور طہارت
فرماتے۔ بعد ازاں وضو فرماتے۔ اور مسجد میں تشریف لاتے
اور آٹھ رکعتیں ادا فرماتے۔ میرے خیال کے مطابق حضور
سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ان رکعتوں میں قرأت، رکوع اور
سجود کو برابر فرماتے۔ بعد ازاں وتر کی ایک رکعت پڑھتے
پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے اور اپنے پہلو پر لیٹ رہتے۔ اسکے بعد حضرت بلال رضی
اللہ عنہ آپ کو جگاتے۔ کبھی سو جانے سے پہلے اور کبھی سو
جانے کے بعد۔ کبھی مجھے اس بات کا شبہ ہوتا کہ حضور صلی
اللہ علیہ وسلم سوئے ہیں یا کہ نہیں یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ
عنہ آپ کو نماز کے لیے جگا دیتے۔ حضور سرور دو عالم صلی
اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ کی
عمر مبارک زیادہ ہو گئی اور آپ کا جسم مبارک قدرے فربہ ہو گیا
بعد ازاں اللہ نے جو چاہا۔ آپ کے جسم مبارک کے متعلق بیان
فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جتنا کی نماز لوگوں کے
ہمراہ ادا فرماتے۔ بعد ازاں آپ اپنے بچونے پر تشریف
لے آتے جب کہ آدھی رات گزر چکی ہوتی تو حضور سرور کونین
صلی اللہ علیہ وسلم طہارت اور رفع حاجت کو تشریف لے
جاتے۔ اس کے بعد وضو فرماتے اور مسجد میں تشریف لا کر
چھ رکعتیں ادا فرماتے۔ میرے خیال میں حضور انور صلی اللہ
علیہ وسلم کی قرأت، رکوع اور سجدے سب ایک دوسرے
کے مساوی اور برابر ہوتے۔ بعد ازاں حضور صلی اللہ علیہ
وسلم وتر کی ایک رکعت ادا فرماتے۔ پھر دو رکعتیں بیٹھ کر
پڑھتے۔ اور اس کے بعد آپ کروٹ پر ایک جانب
آرام فرما ہوتے۔ تو کبھی سو جانے سے قبل حضرت بلال
رضی اللہ عنہ آپ کو جگاتے۔ اور کبھی سو جانے کے بعد
کبھی کبھار مجھے شک گزرتا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ
وسلم سو گئے ہیں یا کہ نہیں حتیٰ کہ سیدنا حضرت بلال رضی
اللہ عنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو جگا دیتے۔ بعد ازاں
حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہمیشہ اسی طرح ہی

بَابُ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ فِي النَّافِلَةِ

نمازِ نفل بیٹھ کر پڑھنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّلُ مِنْ دَهْرِهِ وَهُوَ صَائِمٌ وَمَا مَاتَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهِ قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ الْاِنْسَانُ وَاِنْ كَانَ يَسِيْرًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ روزہ میں میرے ساتھ نفل پڑھا کرتے اور آپ کی وفات نہ ہوئی یہاں تک کہ فرض کے سوا اکثر آپ کی نماز بیٹھ کر ہوتی اور آپ کو سب سے زیادہ پسند وہ کام تھا جو دوام اور ہمیشگی سے کیا جاتا اگرچہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہوتا۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهِ جَالِسًا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال شریف تک اکثر نماز بیٹھ کر ادا فرماتے مگر آپ فرض نماز کھڑے ہو کر ادا فرماتے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهِ قَاعِدًا اِلَّا الْفَرِيْضَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا اَدْوَمَهُ وَاِنْ قَلَّ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف نہ ہوا یہاں تک کہ آپ فرض نماز کے سوا اکثر بیٹھ کر نماز ادا فرمانے لگے اور آپ کو سب سے زیادہ پسند وہ فعل ہوتا جو ہمیشہ ہوتا خواہ تھوڑا ہی ہوتا۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهِ قَاعِدًا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا دَوَامَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف نہ ہوا حتی کہ آپ کی اکثر نماز بیٹھ کر ہونے لگی۔ مگر آپ فرض نماز کھڑے ہو کر ادا فرماتے اور آپ کو سب سے زیادہ پسند وہ کام تھا جسے آپ ہمیشہ ادا فرماتے، اگرچہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہوتا۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ يُصَلِّيْ كَثِيْرًا مِّنْ صَلٰوتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال شریف تک اکثر نمازوں کو بیٹھ کر ہی ادا فرماتے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا فرماتے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں کہ جب طرح طرح کے بوجھ حوادث کے لوگوں نے آپ کو ضعیف کر دیا۔ تو

النَّاسُ

۱۶۶۱ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي قَاعِدًا يَقْرَأُ السُّورَةَ فَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا۔

آپ بیٹھ کر نماز ادا فرماتے ہیں)

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز ادا فرماتے نہیں دیکھا لیکن وصال شریف سے ایک سال قبل آپ بیٹھ کر نماز ادا فرمانے لگے۔ آپ ایک سورت کو اس قدر ٹھہر ٹھہر کر ادا فرماتے کہ وہ طویل سے طویل ہو جاتی

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْقَائِمِ عَلٰى صَلٰوةِ الْقَاعِدِ

کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی بیٹھ کر نماز پڑھنے والے پر فضیلت

۱۶۶۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقُلْتُ حُدِّثْتُ أَنَّكَ قُلْتَ إِنَّ صَلٰوةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوةِ الْقَائِمِ وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ أَجَلْ وَلٰكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز ادا فرماتے دیکھا۔ تو میں نے دریافت کیا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے نصف ثواب ملتا ہے۔ اس کے باوجود آپ بیٹھ کر نماز ادا فرماتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ بے شک لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں!

نوٹ:۔ انبیاء کرام کے مختلف درجوں میں بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے۔ سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا۔ ان اولوالعزم رسولان عظام میں سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں اور آپ کی امت تمام امتوں سے افضل۔ نیز تمام انبیاء کرام اللہ عزوجل کے حضور عظیم و جاہت اور عزت والے ہیں لیکن اللہ کے نزدیک معاذ اللہ چوڑے چمار کہنا کھلی گستاخی اور کلمہ کفر ہے۔ حضور تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ دوسروں کو فرداً فرداً جو کمالات عطا ہوئے وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہو گئے۔ اس کے علاوہ حضور کو وہ کمالات ملے جن میں کسی کا کچھ حصہ نہیں۔ بلکہ دوسروں کو جو کچھ ملا وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور وسیلے سے ملا۔ لہٰذا یہ امر محال ہے کہ کوئی شخص حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل ہو۔ اور جو شخص کسی صفت خاصہ میں کسی کو حضور کا مثل بتائے، وہ گمراہ ہے یا کافر!

فَضْلُ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ عَلٰى صَلٰوةِ النَّائِمِ

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی لیٹ کر نماز پڑھنے والے پر فضیلت

۱۶۶۳ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الَّذِي يُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَ مَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھے ہوئے نماز نفل پڑھنے والے کے متعلق پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص کھڑے ہو کر نماز ادا کرے تو سب سے بہتر ہے اور جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھے اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی نسبت آدھا ثواب ہے اور جو شخص لیٹ کر نماز پڑھے اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا آدھا ثواب ہے!

كَيْفَ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ

نفل نماز بیٹھ کر کیسے پڑھے

۱۶۶۴ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو چار زانو بیٹھ کر نماز ادا فرماتے دیکھا۔

نسائی: حضرت امام نسائی فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضرت ابو داؤد کے سوا کسی دوسرے شخص نے اس حدیث شریف کو روایت کیا ہو سوائے داؤد صوفی کے اور وہ ثقہ ہے۔ لیکن میں اس حدیث شریف کو غلط سمجھتا ہوں۔ غلطی کی وجہ یہ ہے کہ دوسری روایت میں ہمیشہ دو زانو بیٹھ کر پڑھنا منقول ہے۔ اور شاید حضور کا یہ فعل مقتدی کے بیان جواز کے لئے ایک دو بار ہوا۔

بَابُ كَيْفَ الْقِرَاءَةُ بِاللَّيْلِ

قرأت رات کو کیسے کی جائے

۱۶۶۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ أَيَجْهَرُ أَمْ يُسِرُّ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا أَسَرَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن ابی قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قرأت کیسے فرماتے تھے؟ بلند آواز سے یا آہستہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ دونوں طرح، کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ!

فَضْلُ السِّرِّ عَلَى الْجَهْرِ

۱۶۷۳ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ يَجْهَرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالَّذِیْ يَجْهَرُ بِالصَّدَقَةِ وَالَّذِیْ يُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالَّذِیْ يُسِرُّ بِالصَّدَقَةِ۔

قرأت آہستہ کرنے کی فضیلت

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بلند آواز قرآن مجید کی تلاوت کرے وہ علانیہ صدقہ دینے والے شخص کی طرح ہے اور جو شخص آہستہ پڑھے۔ وہ خاموشی سے صدقہ دینے والے شخص کی طرح ہے۔

بَابُ تَسْوِيَةِ الْقِيَامِ وَالرُّكُوْعِ وَالْقِيَامِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کی نمازمیں قیام رکوع، سجود اور سجدوں کے درمیان میں بیٹھنا سب مساوی برابر کرنا

۱۶۷۴ عَنْ حُذَيْفَةَ رض قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ فَمَضٰى فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَتَيْنِ فَمَضٰى فَقُلْتُ يُصَلِّیْ بِهَا فِیْ رَكْعَةٍ فَمَضٰى فَافْتَتَحَ النِّسَآءَ فَقَرَأَ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ اٰلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَ بِهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا اِذَا مَرَّ بِاٰيَةٍ فِيْهَا تَسْبِيْحٌ سَبَّحَ وَاِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَاَلَ وَاِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَكَانَ قِيَامُهٗ قَرِيْبًا مِّنْ رُكُوْعِهٖ ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰى فَكَانَ سُجُوْدُهٗ قَرِيْبًا مِّنْ رُكُوْعِهٖ۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک رات میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی۔ آپ نے سورۂ بقرہ شروع فرمائی۔ میں خیال کیا کہ آپ سو آیات پر رکوع فرمائیں گے۔ لیکن آپ آگے بڑھ گئے بعد میں میں نے سوچا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دو سو آیات پر رکوع فرمائیں گے۔ آپ آگے بڑھ گئے۔ بعد میں میں نے سوچا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پوری ایک سورت، ایک رکعت میں تلاوت فرمائیں گے۔ آپ آگے پڑھتے رہے۔ اور آپ نے سورۂ النساء شروع کی۔ اس کی تلاوت فرمائی۔ بعد ازاں سورۂ آل عمران شروع کر کے اسے پڑھا اور سب قرأت آپ نے آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر فرمائی جب اللہ جل شانہ کی پاکی کی کوئی آیت شریفہ آئی تو آپ تسبیح فرماتے جب کوئی سوال کی آیت آئی تو مانگتے اور جب پناہ کی آیت آئی تو آپ اللہ سے پناہ مانگتے۔ جب آپ نے رکوع فرمایا۔ تو فرمایا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ اور آپ کا رکوع قیام کے برابر تھا۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فرمایا۔ اور یہ قیام رکوع کے قریب قریب تھا۔ بعد ازاں سجدہ فرما کر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰى فرمانے لگے تو آپ کا سجدہ رکوع کے برابر تھا۔

۱۶۶۸ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَرَكَعَ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا فَمَا صَلَّى إِلَّا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتَّى جَاءَ بِلَالٌ إِلَى الْغَدَاةِ۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے رمضان المبارک میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ آپ نے رکوع فرمایا۔ اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فرماتے رہے۔ اتنی دیر تک جتنی دیر تک کہ آپ کھڑے رہے تھے۔ بعد ازاں آپ بیٹھے۔ تو رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي ارشاد فرماتے رہے۔ قیام کے برابر سجدہ فرمایا۔ تو آپ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى قیام کے برابر فرماتے رہے۔ اسی طرح آپ نے صرف چار رکعتیں صبح تک ادا فرمائیں حتیٰ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے لیے بلانے تشریف لائے!

بَابُ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ

رات کی نماز کیسے پڑھنی چاہیئے

۱۶۶۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ نوافل رات دن کی دو دو رکعتیں ہیں۔

حضرت امام نسائی فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ حدیث خطا ہے!

۱۶۷۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَوَاحِدَةً۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دو دو رکعتیں ہیں۔ جب صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو صرف ایک رکعت پڑھ لے۔ تاکہ سب نماز طاق ہو جائے!

۱۶۷۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب فجر ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک وتر پڑھ لے ایک رکعت کے ساتھ۔

۱۶۷۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يُسْأَلُ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک سنا۔ آپ سے منبر پر رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ دو دو رکعتیں ہیں جب

فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ۔

۱۶۷۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِنْ خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لینی چاہیئے۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا دو دو رکعتیں ہیں۔ ہاں اگر فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو وتر بنالے ایک رکعت کے ساتھ۔

۱۶۷۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ رات کی نفل نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو وتر بنالے ایک رکعت کے ساتھ۔

۱۶۷۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک مسلمان شخص نے دریافت کیا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ رات کی نماز کس طرح ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو وتر بنالے ایک رکعت کے ساتھ۔

۱۶۷۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو وتر بنالے ایک رکعت کے ساتھ۔

۱۶۷۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کس طرح نماز پڑھنی چاہیئے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تجھے فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو وتر بنالے ایک رکعت کے ساتھ۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالْوِتْرِ

وتر پڑھنے کا حکم

۱۶۷۸ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ أَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کی نماز ادا فرمائی،

يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوا فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ۔

بعد ازاں ارشاد فرمایا۔ اے قرآن والو! وتر پڑھو کیوں کہ اللہ عزّ شانہٗ طاق واحد ہے اور طاق کو ہی محبوب رکھتا ہے

۱۶۷۹ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الْمَكْتُوبَةِ وَلَكِنَّهُ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ کہ نماز وتر پانچ وقت کی نماز کی طرح فرض نہیں لیکن وہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

سونے سے قبل نمازِ وتر کی ترغیب

۱۶۸۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ النَّوْمِ عَلَى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ایک تو وتر پڑھ کر سونا۔ ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا۔ تیسرے فجر کو دو رکعت سنّت ادا کرنا۔

۱۶۸۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ الْوِتْرِ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ مجھے میرے خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین باتوں کی نصیحت فرمائی۔ ۱۔ ایک تو اوّل رات میں وتر پڑھ لینا۔ دوسرے فجر کی دو رکعت سنّت ادا کرنا۔ تیسرے ہر ماہ تین دن روزے رکھنا۔

بَابُ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرَيْنِ فِي لَيْلَةٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں دو وتروں سے منع کیا ہے (یعنی دو بار پڑھنے سے)

۱۶۸۲ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ رض قَالَ زَارَنَا أَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمْسَى بِنَا وَقَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَأَوْتَرَ بِنَا ثُمَّ انْحَدَرَ إِلَى مَسْجِدِهِ فَصَلَّى بِأَصْحَابِهِ حَتَّى بَقِيَ الْوِتْرُ ثُمَّ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ أَوْتِرْ بِهِمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ۔

سیدنا حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رمضان المبارک میں ایک دن میرے والد طلق بن علی میرے پاس تشریف لائے تو آپ رضی شام تک وہیں ٹھہرے رہے۔ رات کو نماز پڑھائی اور وتر پڑھے۔ بعد ازاں آپ مسجد میں تشریف لے گئے اور وہاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ جب ایک وتر رہ گیا۔ تو ایک دوسرے شخص کو آگے کھڑا کیا۔ اور وتر پڑھانے کا حکم فرمایا کیونکہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ایک رات میں وتر دو بار نہیں پڑھے جاتے۔

وَقْتُ الْوِتْرِ

۱۶۸۳ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَاِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ اَوْتَرَ ثُمَّ اَتٰى فِرَاشَهٗ فَاِذَا كَانَ لَهٗ حَاجَةٌ اَلَمَّ بِاَهْلِهٖ فَاِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَثَبَ فَاِنْ كَانَ جُنُبًا اَفَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَاِلَّا تَوَضَّاَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

۱۶۸۴ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ وَاَوْسَطِهٖ وَانْتَهٰى وِتْرُهٗ اِلَى السَّحَرِ۔

۱۶۸۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ اٰخِرَ صَلٰوتِهٖ بِاللَّيْلِ وِتْرًا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِذٰلِكَ۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْوِتْرِ قَبْلَ الصُّبْحِ

۱۶۸۶ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ الصُّبْحِ۔

۱۶۸۷ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ الْفَجْرِ۔

وِتر کا وقت

سیدنا حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی شخص نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں سوتے تھے۔ جب سحری کا وقت ہو جاتا، تو آپ اٹھتے، وتر ادا فرماتے۔ بعد ازاں اپنے بستر پر تشریف لے آتے۔ اگر آپ چاہتے تو اپنی بیوی کے پاس تشریف لے جاتے۔ جب اذان کی آواز سنتی تو آپ فوراً اٹھ کھڑے ہوتے۔ اگر آپ کو غسل کی حاجت ہوتی تو آپ غسل فرماتے۔ وگرنہ وضو فرما کر نماز کو تشریف لے جاتے۔

مروق ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے، راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ابتدائی، آخری اور درمیانی حصوں میں وتر پڑھے تھے۔ اور آپ کا وتر صبح تک ختم ہوا۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ جو شخص رات کو نماز پڑھے۔ اسے آخر میں وتر پڑھنے چاہئیں۔ کیوں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی حکم فرمایا ہے۔

صبح کی نماز سے قبل وتر پڑھنے کا حکم

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے وتر کے متعلق پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ وتر کو فجر سے پہلے پڑھو۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وتر نماز فجر سے پہلے پڑھو۔

اَلْوِتْرُ بَعْدَ الْاَذَانِ

فجر کی اذان ہونے کے بعد وتر پڑھنا

۱۶۸۸ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَعَلُوْا يَنْتَظِرُوْنَهٗ فَجَآءَ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اُوْتِرُ قَالَ وَسُئِلَ عَبْدُاللّٰهِ هَلْ بَعْدَ الْاَذَانِ وِتْرٌ قَالَ نَعَمْ وَ بَعْدَ الْاِقَامَةِ وَ حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى۔

سیدنا حضرت ابراہیم بن محمد سے مروی ہے آپ نے اپنے والد ماجد سے سنا۔ آپ حضرت عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں تھے۔ اسی دوران نماز کی تکبیر ہوئی اور لوگ آپ کا انتظار کرنے لگے۔ جب آپ تشریف لائے۔ تو آپ نے فرمایا۔ میں وتر پڑھ رہا تھا۔ آپ سے فرمایا۔ حضرت عبداللہ سے پوچھا گیا کہ اگر فجر کی اذان ہو جائے تو کیا وتر پڑھنے چاہئیں کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ پڑھنا چاہئیں خواہ تکبیر ہی کیوں نہ ہو جائے۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث شریف بیان فرمائی۔ کہ حضور فجر کی نماز سے پہلے سو گئے تھے۔ حتیٰ کہ سورج نکل آیا۔ بعد ازاں آپ نے نماز پڑھی!

بَابُ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر وتر پڑھنا

۱۶۸۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر وتر ادا فرماتے تھے۔

۱۶۹۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض كَانَ يُوْتِرُ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَ يُخْبِرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اونٹ پر وتر پڑھتے اور بیان فرماتے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے!

۱۶۹۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر کی نماز ادا فرماتے۔

بَابُ كَمِ الْوِتْرُ

نماز وتر کی رکعتیں

۱۶۹۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وتر آخری رات میں ایک رکعت ہے۔

۱۶۹۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ وتر آخر رات میں ایک رکعت ہے۔

۱۶۹۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جنگل میں ایک رہنے والے نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ دو دو رکعتیں ہیں اور آخر رات میں وتر ایک رکعت ہے

بَابُ كَيْفَ الْوِتْرُ بِوَاحِدَةٍ

وتر کی ایک رکعت کو کس طرح پڑھا جائے

۱۶۹۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ بِوَاحِدَةٍ تُوْتِرُ بِذٰلِكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تو ختم کرے تو ایک مزید پڑھ لے۔ وہ سب طاق اور وتر ہو جائیں گے۔

۱۶۹۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ وَّاحِدَةٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں اور وتر کی ایک رکعت۔

۱۶۹۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ رات کی دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تم میں سے کسی شخص کو فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک رکعت پڑھ لے تو وہ ایک رکعت ساری رکعتوں کو وتر کر دیگی۔

۱۶۹۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ صَلٰوةُ اللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا خِفْتُمُ الصُّبْحَ فَاَوْتِرُوْا بِوَاحِدَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تمہیں فجر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو وتر کی ایک رکعت ادا کر لو۔

۱۶۹۹ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُّوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات گیارہ رکعتیں ادا فرماتے۔ ان میں ایک رکعت وتر کی ہوتی۔ بعد ازاں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں کروٹ پر لیٹتے۔

بَابُ كَيْفَ الْوِتْرُ بِثَلَاثٍ

وتر کی تین رکعتیں کس طرح پڑھی جائیں

۱۷۰۰ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے

أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهِ عَلَى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.

سروی ہے۔ آپ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں گیارہ رکعتوں سے پہلے کچھ نہیں پڑھتے تھے۔ حضور چار رکعتیں ادا فرماتے۔ جن کی خوبی اور طوالت کے متعلق نہ پوچھئے۔ پھر چار رکعتیں ادا فرماتے جن کی خوبی اور طوالت کے متعلق کچھ نہ پوچھیے بعد ازاں آپ تین رکعتیں ادا فرماتے میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ وتر پڑھنے سے قبل سو جاتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ

۱۶۰۱ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام نہیں پھیرتے تھے۔ یعنی آپ تینوں رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرتے تھے۔

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي الْوِتْرِ

وتر کے بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف میں راویوں کا اختلاف

۱۶۰۲ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِي الْأُولٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ فَإِذَا فَرَغَ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِهِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يُطِيلُ فِي

سیدنا حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں ادا فرماتے آپ پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں قل یا ایھا الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھتے رکوع سے قبل قنوت پڑھتے جب آپ وتر پڑھ چکتے تو تین دفعہ سبحان الملک القدوس فرماتے اور آخر میں بلند آواز سے کہتے۔

اُخِرِهِنَّ الْقُدُوسِ۔

۱۷۰۲ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مِنَ الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

۱۷۰۳ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مِنَ الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَيُسَلِّمُ إِذَا آخِرُ وَيَقُولُ يُسَبِّحُ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلٰثًا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وتروں کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا یہا الکفرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھا کرتے تھے۔

سید حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ تلاوت فرماتے۔ دوسری رکعت میں قل یا یہا الکفرون اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد اور آخر میں سلام پھیرنے اور سلام پھیرنے کے بعد سبحان الملک القدوس تین دفعہ ارشاد فرماتے۔

اَلْاِخْتِلَافُ عَلٰى اَبِيْ اِسْحَاقَ فِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی احادیث میں ابو اسحاق پر راویوں کا اختلاف

۱۷۰۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الْأُولٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَنَفَثَ زُهَيْرٌ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں ادا فرماتے۔ آپ پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ دوسری میں قل یا یہا الکفرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھتے۔ زہیر نے اسے مرفوعاً روایت کیا۔

۱۷۰۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ وتر کی تین رکعتوں میں تین سورتیں تلاوت فرماتے۔ سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا یہا الکفرون اور قل ھو اللہ احد۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى حَبِيْبِ بْنِ ثَابِتٍ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ

حبیب بن ابی ثابت پر راویوں کا اختلاف

۱۷۰۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَنَّ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے آپ نے مسواک فرمائی اس کے بعد دو رکعتیں نماز پڑھ کر

نَامَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَنَّ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى صَلّٰى سِتًّا ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

سو رہے۔ بعد ازاں آپ اٹھے اور مسواک فرمائی اور وضو فرمایا۔ دو دو رکعتیں پڑھیں حتیٰ کہ آپ نے چھ رکعتیں پڑھیں اس کے بعد وتر کی تین رکعتیں پڑھیں اور پھر دو رکعتیں پڑھیں

۱۰۰۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَاكَ وَهُوَ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنْهَا اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَادَ فَنَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ نَفْخَهُ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَاكَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَاكَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَوْتَرَ بِثَلَاثٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں ایک رات حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود تھا۔ آپ نے اٹھ کر وضو فرمایا۔ مسواک فرمائی اور آپ اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے! اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ۔ آخر تک پڑھی پھر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں ادا فرمائیں بعد ازاں آپ سو رہے حتیٰ کہ میں نے حضور انور صلی اللہ وسلم کے سونے کی آواز سنی پھر آپ اٹھ کر وضو فرمایا۔ مسواک کی اور دو رکعتیں پڑھیں پھر سو گئے پھر اٹھے وضو کیا۔ مسواک فرمائی اور آخر میں وتر کی تین رکعتیں پڑھیں

۱۰۰۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے آپ نے مسواک فرمائی پھر حدیث پاک بیان فرمائی۔

۱۰۱۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ خَالَفَهُمْ رُبَيِّنُ مَرَّةَ رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آٹھ رکعتیں نماز ادا فرماتے اور وتر کی تین رکعتیں اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے قبل پڑھتے حضرت عمرو ابن مرہ نے حبیب ابن ابی کی مخالفت فرمائی اور اس حدیث شریف کو یحییٰ بن جزار سے روایت کیا۔ آپ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

۱۰۱۱ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِتِسْعٍ خَالَفَهُ عُمَارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَائِشَةَ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں ادا فرماتے جب آپ کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی۔ اور آپ کو کمزوری لاحق ہو گئی تو آپ نو رکعتیں ادا فرمانے۔ عمارہ بن عمیر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن مرہ کی مخالفت کی۔ آپ نے اس حدیث شریف کو یحییٰ ابن جزار سے روایت کیا۔ آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے۔

۱۷۱۲ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعًا فَلَمَّا أَسَنَّ وَثَقُلَ صَلّٰى سَبْعًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں ادا فرماتے۔ جب آپ کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی۔ اور آپ کا جسم مبارک بھاری ہو گیا۔ تو آپ سات رکعتیں ادا فرمانے لگے۔

بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ أَيُّوْبَ فِي الْوِتْرِ

وتر کے بارے میں حضرت ابو ایوب سے مروی حدیث کے بارے میں زہری پر راویوں کا اختلاف

۱۷۱۳ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ

سیدنا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ وتر واجب ہیں۔ اب جس کا جی چاہے۔ وہ پانچ رکعتیں پڑھے جس کا جی چاہے۔ تین رکعتیں ادا کرے اور جس کا جی چاہے تو وہ ایک رکعت پڑھے۔

۱۷۱۴ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ

ترجمہ وہی ہے اوپر گزرا ہے۔

۱۷۱۵ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ يَقُوْلُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ وتر واجب ہیں۔ جس کا دل چاہے پانچ رکعت پڑھے جس کا دل چاہے تین پڑھے اور جس کا دل چاہے ایک رکعت پڑھے

۱۷۱۶ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ مَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْمٰى إِيْمَاءً

سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جس کا جی چاہے۔ وہ وتر کی سات رکعتیں پڑھے جس کا جی چاہے وتر کی پانچ رکعتیں پڑھے۔ اور جس کا جی چاہے۔ وہ وتر کی تین رکعتیں ادا کرے اور جس کا جی چاہے وہ ایک رکعت پڑھے اور جس کا جی چاہے وہ اشارہ کرے

كَيْفَ الْوِتْرُ بِخَمْسٍ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الْحَكَمِ فِيْ حَدِيْثِ الْوِتْرِ

وتر کی پانچ رکعتیں کس طرح پڑھی جائیں اور وتر کی حدیث پاک میں حکم پر راویوں کا اختلاف کا بیان

۱۷۱۷ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ وَبِسَبْعٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِسَلَامٍ وَلَا بِكَلَامٍ۔

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ اور سات رکعتیں ادا فرماتے اور ان کے درمیان میں سلام نہ پھیرتے نہ ہی گفتگو فرماتے۔

۱۷۱۸ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبْعٍ أَوْ بِخَمْسٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيمٍ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی سات یا پانچ رکعتیں ادا فرماتے اور ان کے درمیان سلام نہ پھیرتے۔

۱۷۱۹ عَنْ مِقْسَمٍ رح قَالَ الْوِتْرُ سَبْعٌ فَلَا أَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ الْحَكَمُ فَحَجَجْتُ فَلَقِيتُ مِقْسَمًا فَقُلْتُ لَهُ عَمَّنْ قَالَ عَنِ الثِّقَةِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ مَيْمُونَةَ۔

سیدنا حضرت مقسم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ وتر کی سات رکعتیں ہیں۔ اور پانچ سے کم نہیں ہیں حکم نے فرمایا میں نے یہ ابراہیم سے بیان کیا آپ نے پوچھا کہ مقسم نے کس سے سنا؟ میں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ بعد ازاں میں حج کو گیا تو میری ملاقات مقسم سے ہوئی اور میں نے آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک معتبر شخص سے سنا اور اس نے حضرت عائشہ صدیقہ اور میمونہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔

۱۷۲۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ رکعتیں ادا فرماتے۔ اور صرف آخر میں ہی تشریف فرما ہوتے

بَابُ كَيْفَ الْوِتْرُ بِسَبْعٍ

وتر کی سات رکعتیں کس طرح پڑھی جائیں؟

۱۷۲۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمُ صَلَّى سَبْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلٰوةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا مُخْتَصَرٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی اور آپ قدرے کمزور ہو گئے۔ تو آپ سات رکعتیں ادا فرماتے تھے اور آپ ان کے آخر میں ہی بیٹھتے تھے۔ آپ دو رکعتیں بیٹھ کر سلام کے بعد پڑھتے۔ اے میرے بیٹے! اس طرح کل نو رکعتیں ہوئیں۔ اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھنا چاہتے تو چاہتے کہ اسے ہمیشہ پڑھیں!

۱۷۲۲ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوْتَرَ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُو ثُمَّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں ادا فرماتے۔ اور آپ آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھتے۔ اس میں اللہ جل شانہ کی تسبیح فرماتے اس کا ذکر کرتے اور

يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ إِلَّا فِي السَّادِسَةِ ثُمَّ يَنْهَضُ فَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي السَّابِعَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

دعا فرماتے۔ بعد ازاں آپ کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے۔ پھر آپ نویں رکعت پڑھتے۔ پھر تشریف فرما ہوتے اور اللہ جل شانہ کی تعریف فرماتے دعا مانگتے اور پھر سلام پھیرتے۔ اس طرح ہمیں سنائی دیتا۔ بعد ازاں آپ دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے۔ جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم بوڑھے ہو گئے اور آپ کو ضعف آگیا۔ تو آپ وتر کی سات رکعتیں پڑھنے لگے۔ اور آپ وتر کی چھٹی رکعت کے بعد فارغ ہوتے۔ بعد ازاں کھڑے ہو جاتے۔ اور سلام نہ پھیرتے۔ پھر ساتویں رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے۔ اور دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے۔

كَيْفَ الْوِتْرُ بِتِسْعٍ

وتر کی نو رکعتیں کس طرح پڑھی جائیں؟

۱۷۲۲ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَنَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو بَيْنَهُنَّ وَلَا يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ وَيَقْعُدُ وَيَذْكُرُ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے تھے۔ جب اللہ کو منظور ہوتا تو وہ آپ کو جگا دیتا۔ رات میں آپ مسواک اور وضو فرماتے اور نو رکعتیں ادا فرماتے۔ اور آپ صرف آٹھویں رکعت پڑھ کر ہی بیٹھتے تھے۔ آپ اللہ کی تعریف فرماتے۔ درود شریف پڑھتے اور دعا فرماتے۔ اور سلام نہ پھیرتے۔ اس کے بعد آپ نویں رکعت ادا فرماتے۔ اور بیٹھ کر اللہ جل شانہ عم نوالہ کی تعریف تحمید فرماتے درود شریف پڑھتے اور دعا مانگتے۔ اس کے بعد آپ اس طرح سلام پھیرتے کہ ہمیں سنائی دیتا۔ اس کے بعد آپ دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے۔

۱۷۲۳ عَنْ مُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ سَعْدَ ابْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ لَمَّا أَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا أَخْبَرَنَا أَنَّهُ أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ أَوْ أَلَا أُنَبِّئُكَ بِأَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ

سیدنا حضرت مرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ہشام ابن عامر رضی اللہ عنہ جب ہمارے ہاں تشریف لائے۔ تو آپ نے بتایا کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے۔ اور آپ سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز وتر کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ قَالَ عَائِشَةُ فَاَتَيْنَاهَا فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا وَدَخَلْنَا فَسَاَلْنَاهَا فَقُلْتُ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّاُ ثُمَّ يُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ فِيْهِنَّ اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهٗ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ فَيَجْلِسُ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهٗ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ فَتِلْكَ تِسْعٌ اَيْ بُنَيَّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا۔

میں تمہیں اس شخص کی حدیث ہی ذکر کروں یا فرمایا تمہیں خبر دوں (راوی) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے بارے میں تمام روئے زمین کے انسانوں سے زیادہ جاننے والا ہو؟ میں نے عرض کیا کون؟ آپ نے بیان فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ اس کے بعد ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے سلام کیا اور اندر گئے ہم نے آپ سے دریافت کیا کہ مجھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے بارے میں ارشاد فرمائیے آپ نے بتایا کہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسواک وضو کا پانی تیار کر رکھ دیتے تھے۔ جب اللہ کو حضور اٹھانا تو وہ آپ کو رات کے وقت اٹھا دیتا۔ آپ مسواک اور وضو فرماتے۔ بعد ازاں نو رکعتیں پڑھتے۔ اور آپ صرف آٹھویں رکعت کے بعد ہی تشریف فرما ہوتے۔ اس کے بعد اللہ جل جلالہ کی تعریف تمجید ذکر اور دعا فرماتے پھر کھڑے ہوتے اور سلام نہ پھیرتے۔ بعد ازاں آپ نویں رکعت پڑھتے۔ اور بیٹھ کر اللہ جل شانہ کی تعریف فرماتے۔ اس کی یاد کرتے۔ اور دعا مانگتے۔ بعد ازاں آپ سلام پھیرتے اس طرح کہ ہمیں سنائی دیتا۔ بعد ازاں دو رکعتیں آپ بیٹھ کر ادا فرماتے۔ اے میرے بیٹے یہ سب گیارہ رکعتیں ہوئیں جب آپ کی عمر زیادہ ہو گئی اور گوشت بڑھ گیا تو آپ نے وتر کی سات رکعتیں پڑھیں اور پھر دو رکعتیں سلام کے بعد بیٹھ کر ادا فرمائیں۔ میرے بیٹے اس طرح حضور کی کل نو رکعتیں ہوئیں۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھنا چاہتے تو آپ اس کو ہمیشہ پڑھنا چاہتے۔

۱۷۲۵ عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا ضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں ادا فرماتے پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے۔ بعد ازاں جب آپ ضعیف ہو گئے تو وتر کی سات رکعتیں پڑھنے لگے اور پھر دو بیٹھ کر ادا فرماتے۔

۱۷۲۶ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعٍ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں ادا فرماتے اور دو بیٹھ کر ادا فرماتے۔

۱۷۲۷ عَنْ سَعْدٍ رض بْنِ هِشَامٍ اَنَّهٗ وَلَدَا

حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ وَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَ هُوَ جَالِسٌ۔

کہ آپ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آٹھ رکعتیں ادا فرماتے۔ اور نویں رکعت سے انہیں طاق کرتے۔ اس کے بعد آپ دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے۔

۱۷۲۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں ادا فرماتے۔

بَابُ كَيْفَ الْوِتْرُ بِاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً

وتر کی گیارہ رکعتیں کس طرح پڑھی جائیں

۱۷۲۹ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں ادا فرماتے۔ ان میں سے ایک وتر کی ہوتی۔ بعد ازاں آپ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔

بَابُ الْوِتْرِ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

وتر کی تیرہ رکعتیں پڑھنا

۱۷۳۰ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبُرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تیرہ رکعتیں ادا فرماتے۔ جب آپ کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی اور آپ ضعیف ہو گئے تو آپ وتر کی سات رکعتیں پڑھتے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْوِتْرِ

وتر میں کلام مجید کی کتنی آیات پڑھی جائیں

۱۷۳۱ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ اَنَّ اَبَا مُوْسٰى كَانَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَةً اَوْتَرَ بِهَا يَقْرَأُ فِيْهَا بِمِائَةِ اٰيَةٍ مِنَ النِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ مَا اَلَوْتُ اَنْ اَضَعَ قَدَمَيَّ حَيْثُ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَمَيْهِ وَاَنْ اَقْرَاَ بِمَا قَرَاَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان میں تھے۔ آپ نے عشاء کی دو رکعتیں ادا فرمائیں اور اس کے بعد کھڑے ہوئے اور وتر کی ایک رکعت پڑھی جس میں سورۂ نساء کی سو آیات پڑھیں۔ بعد ازاں فرمایا کہ میں نے اس امر میں کوتاہی نہیں کی کہ اپنے قدم اس مقام پر رکھوں جس جگہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدم مبارک رکھے ہیں۔ اور وہ کچھ پڑھوں جو حضور

وَسَلَّمَ۔

نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الْوِتْرِ

۱۴۳۲ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

۱۴۳۳ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

۱۴۳۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

۱۴۳۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَكَانَ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالثَّالِثَةِ

۱۴۳۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ وَيَرْفَعُ بِسُبْحَانِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ صَوْتَهٗ بِالثَّالِثَةِ۔

۱۴۳۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ

پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت فرمایا ہے۔

وتر میں قرأت کی ایک اور قسم

سیدنا حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یا ایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرماتے، فراغت جب آپ سلام پھیرتے تو تین دفعہ سبحان الملک القدوس ارشاد فرماتے۔

سیدنا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یا ایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرماتے۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ۔ قل یا ایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرمائی۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یا ایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرماتے اور سلام کے بعد تین دفعہ سبحان الملک القدوس فرماتے۔ اور تیسری دفعہ بلند آواز سے ارشاد فرماتے۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم تہجد وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ۔ قل یا ایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرماتے اور آپ سلام کے بعد ارشاد فرماتے سبحان الملک القدوس اور تیسری دفعہ سبحان الملک القدوس بلند آواز سے ارشاد فرماتے۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں

اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَكَانَ اِذَا سَلَّمَ وَفَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا يَقُوْلُ فِي الثَّالِثَةِ۔

سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد کی تلاوت فرماتے، اور جب آپ سلام پھیر کر فارغ ہوتے تو آپ تین دفعہ سبحان الملک القدوس پڑھتے اور تیسری دفعہ بلند فرماتے۔

۱۷۳۸ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد کی تلاوت فرماتے۔

۱۷۳۹ عَنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

سیدنا حضرت ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ آپ نے اپنے والد سے سنا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد کی تلاوت فرماتے، جب نماز سے فارغ ہوتے تو سبحان الملک القدوس تین بار کہتے۔

۱۷۴۰ عَنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

حضرت ابن ابزیٰ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے

۱۷۴۱ عن ابن ابزی سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد رواہ عطاء بن السائب عن سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزی عن ابیہ۔

۱۷۴۲ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے۔

۱۷۴۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے، جب آپ فارغ ہوتے تو تین دفعہ سبحان الملک القدوس ارشاد فرماتے۔

۱۷۴۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ قل یا ایہا الکفرون

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَّيَمُدُّ فِي الثَّالِثَةِ۔

اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرماتے جب آپ فارغ ہوتے تو تین دفعہ سبحان الملک القدوس ارشاد فرماتے اور تیسری دفعہ بلند آواز سے فرماتے۔

۱۴۴۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں سبح اسم ربک الاعلیٰ تلاوت فرماتے۔

۱۴۴۶ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم کی تلاوت فرماتے۔

۱۴۴۷ عَنْ عِمْرَانَ رض بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَاَ رَجُلٌ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَنْ قَرَاَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر ادا فرمائی۔ ایک شخص نے سبح اسم ربک الاعلیٰ کی تلاوت فرمائی۔ جب آپ نماز ادا فرما چکے تو آپ نے دریافت فرمایا۔ کہ سبح اسم ربک الاعلیٰ کی تلاوت کس نے کی ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ایسے معلوم ہوا گویا کوئی شخص مجھ سے قرآن چھین رہا ہے۔

بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْوِتْرِ

وتر میں دعا کا بیان

۱۴۴۸ عَنِ الْحَسَنِ رض عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِي الْوِتْرِ فِي الْقُنُوْتِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَ عَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَ تَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ

سیدنا حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند کلمات سکھائے۔ اور میں انہیں وتر کے قنوت میں پڑھتا ہوں اللھم اھدنی فیمن ھدیت آخر تک۔ یعنی اے اللہ مجھے ان لوگوں کی راہ دکھا جنہیں تو نے راہ ہدایت بخشی۔ اور مجھے ان لوگوں کے ساتھ تندرست رکھ۔ جنہیں تو نے تندرست رکھا اور میری ان لوگوں کے ساتھ حفاظت فرما جن کی تو نے حفاظت فرمائی۔ اور جو کچھ تو نے مجھے عنایت فرمایا ہے مجھے اس میں برکت عطا فرما۔ اور مجھے اس برائی سے بچا جو کچھ تو نے مقدر فرمایا ہے۔ جو تجھ سے دوستی رکھے وہ رسوا نہیں ہوتا تو بہت برکت

تَعَالَيْتَ۔

۱۷۴۹ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فِي الْوِتْرِ قَالَ قُلْ۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ۔

ولا اور رفعت بلند ہے۔

سیدنا حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ وتر میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ کلمات سکھائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو کہہ:

اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ الخ

۱۷۵۰ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ آخِرِ وِتْرِهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وتر کے آخر میں

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ الخ

پڑھتے تھے یعنی اے اللہ! میں تیرے غصے سے تیری رضا طلب کرتا ہوں۔ اور تیرے عقاب سے تیرے معافی کی پناہ کا طالب ہوں۔ اور تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری تعریف نہیں کر سکتا۔ جیسا ہے ویسے تو نے اپنی تعریف آپ فرمائی۔

تَرْكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ فِي الْوِتْرِ

وتر میں دعا قنوت پڑھتے وقت ہاتھ نہ اٹھانا

۱۷۵۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِثَابِتٍ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ قُلْتُ سَمِعْتَهُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین بارش کی دعا کے سوا اپنے دست مبارک کسی دوسری دعا میں بلند نہ فرماتے۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ثابت سے دریافت کیا کیا آپ نے یہ حدیث شریف حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ آپ نے فرمایا۔ سبحان اللہ! میں نے پوچھا سنی ہے۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ!

نوٹ: آپ نے تعجب سے فرمایا یعنی حدیث پاک سنی کیونکر اس حدیث شریف میں ہاتھوں کا اٹھانا ثابت نہیں۔ لیکن دیگر احادیث شریفہ سے ہاتھ کا اٹھانا اور دعاؤں میں بھی آیا ہے۔

بَابُ قَدْرِ السُّجْدَةِ بَعْدَ الْوِتْرِ

نماز وتر پڑھنے کے بعد سجدہ کرنے کی مقدار

۱۷۵۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ حَتَّى يَفْجُرَ بِاللَّيْلِ يُوْتِرُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْجُدُ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ آيَةً۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر فجر تک سوا فجر کی دو سنتوں کے گیارہ رکعتیں ادا فرماتے اور آپ اتنی دیر سجدہ فرماتے۔ جتنی دیر تم میں سے کوئی شخص پچاس آیات شریفہ کی تلاوت کرے۔

اَلتَّسْبِيْحُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوِتْرِ

نمازِ وتر سے فارغ ہو کر تسبیح کہنا

۱۷۴۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَيَقُوْلُ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد تلاوت فرماتے اور سلام فرمانے کے بعد تین دفعہ بلند آواز سے سبحان الملک القدوس ارشاد فرماتے۔

۱۷۴۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَيَقُوْلُ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزی سے روایت ہے۔ کہ حضور علیہ السلام وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ۔ قل یا ایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے سلام کے بعد تین دفعہ بآواز بلند سبحان الملک القدوس پڑھتے۔

۱۷۴۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنْصَرِفَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ وقل یا ایھا الکفرون ... اور قل ھو اللہ احد تلاوت فرماتے۔ جب آپ اٹھنے کا ارادہ فرماتے۔ تو تین دفعہ سبحان الملک القدوس ارشاد فرماتے اور تیسری دفعہ اونچی آواز سے ارشاد فرماتے۔

۱۷۴۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ صَوْتَهٗ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَرْفَعُ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، قل یا ایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرماتے جب آپ سلام پھیرتے تو تین دفعہ سبحان الملک القدوس ارشاد فرماتے۔ تیسری دفعہ بلند آواز سے ارشاد فرماتے لمبا کھینچتے

۱۷۴۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، قل یا ایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرماتے۔ اور اس سے فارغ ہو کر آپ سبحان الملک القدوس فرماتے۔

۱۷۴۸ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ (دراقطنی، الحدیث)

بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَوٰتَيْنِ الْوِتْرِ بَيْنَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

وتر اور فجر کی دو سنتوں کے درمیان نفل پڑھنا جائز

۱۷۵۹ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ رَكْعَاتٍ قَائِمًا يُوْتِرُ فِيْهَا وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَسَجَدَ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ بَعْدَ الْوِتْرِ فَإِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ الصُّبْحِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں ادا فرماتے جن میں سے نو رکعتیں کھڑے ہو کر پڑھتے۔ ان میں وتر بھی ادا فرماتے جب آپ رکوع فرمانے لگتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور ایسا وتر کے بعد کرتے اور پھر جب صبح کی اذان سنتے تو دو ہلکی پھلکی رکعتیں یعنی فجر کی سنتیں ادا فرماتے۔

اَلْمُحَافَظَةُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

نمازِ فجر کی سنتوں کی تاکید!

۱۷۶۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

۱۷۶۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ۔

۱۷۶۲ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے قبل کی چار رکعتوں اور فجر سے پہلے دو رکعتوں کو کبھی نہ چھوڑتے تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتوں اور فجر سے پہلے دو رکعتوں کو کبھی نہ چھوڑتے تھے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے افضل اور بہتر ہیں۔

وَقْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو سنتوں کا وقت

۱۷۶۳ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

۱۷۶۴ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جس وقت فجر کی اذان ہوتی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز پر جانے سے قبل ہلکی پھلکی دو رکعتیں ادا فرماتے۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب فجر کی روشنی ظاہر ہوتی۔ تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ

صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ۔

وسلم دو رکعتیں ادا فرماتے

اَلْاِضْطِجَاعُ بَعْدَ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ عَلَی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ

نماز فجر کی سنتیں پڑھ کر دائیں طرف لیٹنا

۱۶۶۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَکَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاُوْلٰی مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بَعْدَ اَنْ یَّتَبَیَّنَ الْفَجْرُ ثُمَّ یَضْطَجِعُ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مؤذن جب فجر کی پہلی اذان دے کر چپ ہو جاتا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر دو ہلکی پھلکی رکعتیں فرض سے پہلے ادا فرماتے۔ لیکن فجر کی روشنی ہو جانے کے بعد پھر آپ دائیں پہلو پر لیٹتے

بَابُ ذَمِّ مَنْ تَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ

رات کو عبادت شروع کر کے پھر ترک کر دینے والے کی مذمت

۱۶۶۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَکُنْ مِثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ اللَّیْلَ فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ فلاں شخص کی طرح مت ہو جاؤ۔ وہ پہلے رات کو عبادت کرتا تھا اور بعد ازاں ترک کر دی۔

۱۶۶۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَکُنْ یَا عَبْدَ اللّٰهِ مِثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ اللَّیْلَ فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح مت بنو جو رات کو پہلے عبادت کیا کرتا تھا اور پھر اس نے عبادت چھوڑ دی۔

بَابُ وَقْتِ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ

فجر کی دو رکعتوں کا وقت

۱۶۶۸ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو سنتیں ہلکی پھلکی ادا فرماتے تھے

۱۶۶۹ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ بَیْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کی اذان اور تکبیر کے درمیان دو ہلکی پھلکی رکعتیں ادا فرماتے۔

۱۶۷۰ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بَیْنَ النِّدَاءِ وَالصَّلٰوةِ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اذان اور نماز کے درمیان ہلکی رکعتیں پڑھتے

۱۷۷۱ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بَیْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَۃِ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی اذان اور تکبیر کے درمیان دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے۔

۱۷۷۲ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ بَیْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَۃِ مِنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام فجر کی اذان و تکبیر کے درمیان دو ہلکی رکعتیں پڑھتے۔

۱۷۷۳ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الصُّبْحِ رَکْعَتَیْنِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صبح سے قبل دو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

۱۷۷۴ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا نُوْدِیَ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فجر کی اذان ہوتی تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پہلے دو سجدے فرماتے!

۱۷۷۵ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَکَتَ الْمُؤَذِّنُ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب موذن اذان دے کر خاموش ہو جاتا تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دو ہلکی رکعتیں ادا فرماتے!

۱۷۷۶ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَکَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْاَذَانِ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوۃُ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ موذن جب اذان فجر دے کر خاموش ہو جاتا۔ اور نماز پڑھنے کے لیے جاتا۔ تو جماعت کھڑی ہونے سے قبل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے۔

۱۷۷۷ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْفَجْرِ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم فجر شروع ہونے سے قبل دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے!

۱۷۷۸ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب فجر نمودار ہوتی تو حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۱۷۷۹ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا یُصَلِّیْ اِلَّا رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب فجر نمودار ہوتی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم صرف دو ہلکی پھلکی رکعتیں ہی ادا فرماتے۔

۱۷۸۰ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا نُوْدِیَ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ رَکَعَ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ اِلَی الصَّلٰوۃِ

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روی ہے کہ جب فجر کی اذان ہوتی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جماعت کھڑی ہونے سے پہلے دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۱۷۸۱ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ذٰلِكَ بَعْدَمَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب فجر نمودار ہو جاتی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر سے قبل دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۱۷۸۲ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فجر کی روشنی معلوم ہو جاتی تو دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۷۸۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فجر کے وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اذان اور اقامت کے درمیان دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے

۱۷۸۴ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوْتِرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ حضور تیرہ رکعتیں ادا فرماتے۔ آپ پہلے آٹھ رکعتیں پڑھتے بعد ازاں وتر پڑھتے۔ پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔ جب رکوع فرمانے لگتے تو کھڑے ہو جاتے۔ اور اذان و اقامت کے درمیان دو رکعتیں ادا فرماتے۔ یہ آپ کی نماز فجر ہے۔

۱۷۸۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتیں اذان سن کر پڑھتے۔ اور ان میں تخفیف فرماتے۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے۔

۱۷۸۶ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ وَاَصْحَابَهُ الْحَضْرَمِيَّ ذُكِرَ عِنْدَهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَتَوَسَّدُ الْقُرْاٰنَ۔

سیدنا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تمیم داری کا تذکرہ کیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ رات بھر قرآن کی تلاوت کر کے اپنے سر کو تکیہ پر نہیں رکھتے! واللہ ورسولہ اعلم!

تیوسد (تکیہ لگانا) کا معنی یہ ہے کہ وہ ساری رات عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور سوتے نہیں!

بَابُ مَنْ كَانَ لَهُ صَلٰوةٌ بِاللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَلَيْهَا النَّوْمُ

ایک شخص رات کو تہجد پڑھتا ہو اور ایک رات کو نیند کی وجہ سے نہ پڑھ سکے۔!

۱۷۸۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِءٍ تَكُوْنُ لَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلٰوةً بِاللَّيْلِ فَغَلَبَهٗ عَلَيْهَا نَوْمٌ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ صَلٰوتِهٖ وَ كَانَ نَوْمُهٗ صَدَقَةً عَلَيْهِ۔

ارشاد فرمایا۔ جو شخص رات کو نماز پڑھتا ہو اور بعد ازاں نیند کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تو اللہ جل جلالہ اسے نماز کا ثواب عنایت فرمائے گا۔ اور اس کی نیند اس کے لیے صدقہ ہو جائے گی!

۱۷۸۸۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ صَلٰوةٌ صَلَّاهَا مِنَ اللَّيْلِ فَنَامَ عَنْهَا كَانَ ذٰلِكَ صَدَقَةً تَصَدَّقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَكُتِبَ لَهٗ اَجْرَ صَلٰوتِهٖ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رات کو کوئی نماز ادا کرتا ہو۔ پھر سو جانے کی وجہ سے نماز ادا نہ کر سکے تو اللہ جل جلالہ کا اس کے لیے صدقہ ہو جائیگا۔ اور اس کے لیے نماز کا ثواب لکھا جائیگا۔

۱۷۸۹۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ نے بعد ازاں ایسے ہی ارشاد فرمایا۔ جیسے اوپر گزرا۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ

امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف کی سند میں ابو جعفر رازی حدیث شریف میں قوی نہیں۔

بَابُ مَنْ اَتٰى فِرَاشَهٗ وَهُوَ يَنْوِي الْقِيَامَ فَنَامَ

ایک شخص اپنے بستر پر آیا اور وہ رات کو اٹھنے کی نیت رکھتا تھا لیکن سو جانے سے اٹھ نہ سکا!

۱۷۹۰۔ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰى فِرَاشَهٗ وَهُوَ يَنْوِي اَنْ يَقُوْمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهٗ حَتّٰى اَصْبَحَ كُتِبَ لَهٗ مَا نَوٰى وَ كَانَ نَوْمُهٗ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ خَالَفَهٗ سُفْيَانُ

سیدنا حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بستر پر سونے کے لیے آئے لیکن اس کی نیت رات کو اٹھنے اور نماز پڑھنے کی ہو۔ بعد ازاں وہ صبح تک سو جائے تو اسے نیت کا ثواب ملے گا! اور اس کا سونا اس کے پروردگار کے نزدیک اس کے لیے صدقہ ہوگا

۱۷۹۱۔ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ اَبِي الدَّرْدَاءِ مَرْفُوْعًا

امام نسائی فرماتے ہیں۔ کہ حضرت سفیان ثوری نے حبیب ابن ابی ثابت کی مخالفت کی۔ اور اسے حضرت ابو الدرداء سے روایت کیا۔ یہ آپ کا قول تھا۔ حضور کا ارشاد نہ تھا۔

بَابُ كَمْ يُصَلِّي مَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوةٍ أَوْ مَنَعَهُ وَجَعٌ

اگر کوئی شخص نیند یا علالت کی وجہ سے رات کو نماز نہ پڑھ سکے تو وہ دن کے وقت کتنی رکعتیں ادا کرے۔

۱۷۹۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ ذٰلِكَ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نیند یا علالت کے باعث نماز ادا نہ فرما سکتے تو آپ دن کو بارہ رکعتیں ادا فرماتے۔

بَابُ مَتٰى يَقْضِي مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ

جو شخص رات کو اپنا وظیفہ نہ پڑھ سکے، تو وہ دن کے وقت کیسے پڑھے!

۱۷۹۳ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص رات کو اپنے وظائف پورے یا اس میں سے کچھ نہ پڑھ سکے اور سو جائے بعد ازاں وہ فجر کی نماز سے ظہر تک اسے پڑھ لے تو گویا اس کو رات کے پڑھنے کی طرح ثواب ملا۔

۱۷۹۴ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ قَالَ جُزْئِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ إِلٰى صَلٰوةِ الظُّهْرِ فَكَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص اپنے وظیفے یا رات کے ایک حصے سے سو جائے۔ بعد ازاں اسے صبح کی نماز سے ظہر تک ادا کرے تو اسے رات کی طرح ثواب ملے گا۔

۱۷۹۵ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ فَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَهُ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ إِلٰى صَلٰوةِ الظُّهْرِ فَإِنَّهُ لَمْ يَفُتْهُ أَوْ كَأَنَّهُ أَدْرَكَهُ۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ جس شخص کے رات کے نوافل و عبادات ادا نہ ہو سکیں بعد ازاں وہ انہیں سورج کے ڈھلنے سے ظہر کے وقت تک ادا کرے تو گویا اس نے عبادات کا وہ وقت پالیا۔

۱۷۹۶ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَنْ فَاتَهُ وِرْدُهُ مِنَ اللَّيْلِ

سیدنا حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی رات کی عبادات قضا ہو جائیں

فَلْيُقِمْ أَكُنْ فِي صَلٰوةٍ قَبْلَ الظُّهْرِ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ صَلٰوةَ اللَّيْلِ۔

بعد ازاں وہ اسے ظہر سے قبل ادا کرے تو اسے رات کی عبادات کے برابر ثواب ملے گا۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ صَلّٰى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ

فرض نمازوں کے سوا دن رات میں بارہ رکعتیں ادا کرنے کا ثواب

۱۷۹۷۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دن رات میں بارہ رکعتوں کو ہمیشگی سے ادا کرے۔ وہ جنت میں جائے گا (وہ بارہ رکعتیں) چار رکعتیں ظہر سے قبل، دو رکعتیں ظہر سے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے قبل ہیں۔

۱۷۹۸۔ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ثَابَرَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہمیشہ بارہ رکعتیں ادا کرے، اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے گھر بنا دے گا چار رکعتیں ظہر سے پہلے۔ دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔

۱۷۹۹۔ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَكَعَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جو شخص دن رات میں فرض نماز کے سوا بارہ رکعتیں ادا کرے۔ تو اللہ جل شانہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔

۱۸۰۰۔ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَمَا بَلَغَكَ فِي ذٰلِكَ قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ حَدَّثَتْ عَنْبَسَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَكَعَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ سِوَى

سیدنا حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا۔ کہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ آپ جمعہ سے قبل بارہ رکعتیں ادا فرماتے ہیں، اس کے متعلق آپ نے کیا سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ام حبیبہ کو عنبسہ بن ابی سفیان سے بیان فرماتے سنا۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو

الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ عَزَّوَجَلَّ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۰۱ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۰۲ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قَدِمْتُ الطَّائِفَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَرَاَيْتُ مِنْهُ جَزَعًا فَقُلْتُ اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ فَقَالَ اَخْبَرَتْنِيْ اُخْتِيْ اُمُّ حَبِيْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالنَّهَارِ اَوْ بِاللَّيْلِ بَنَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۰۳ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَتْ مَنْ صَلّٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِيْ يَوْمٍ فَصَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ۔

۱۸۰۴ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَنْ صَلّٰى بَنَى لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

۱۸۰۵ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَثِنْتَيْنِ بَعْدَهَا وَاثْنَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَثِنْتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ۔

نفل فرض کے سوا رات اور دن میں بارہ رکعتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا گھر تعمیر فرمائے گا۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ ارشاد فرماتے تھے۔ جو شخص ایک دن میں بارہ رکعتیں ادا کرے اللہ جل شانہٗ جنت میں اس کے لیے ایک گھر تعمیر فرما دے گا۔

سیدنا حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں طائف میں گیا۔ تو حضرت عنبسہ ابن ابی سفیان کو قریب المرگ پایا۔ اور میں نے آپ کو بے قرار دیکھا۔ میں نے دریافت کیا کہ آپ تو اچھے آدمی ہیں آپ نے فرمایا کہ مجھے میری بہن ام حبیبہ نے بتایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص دن یا رات کو بارہ رکعتیں ادا کرے اللہ جل شانہٗ جنت میں اس کا گھر تعمیر فرما دے گا۔

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص دن میں بارہ رکعتیں پڑھے چار ظہر سے قبل، دو اس کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے قبل تو اللہ جل شانہٗ اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر فرمائے گا۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص بارہ رکعتیں پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے ایک گھر تعمیر فرمائے گا۔ چار ظہر سے قبل، دو ظہر کے بعد اور دو عصر سے پہلے، دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص بارہ رکعتیں ادا کرے اللہ جل شانہٗ اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر فرما دے گا۔ چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو عصر سے پہلے، دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے،

۱۸۰۶ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلّٰى فِى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوْبَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے فرض نمازوں کے علاوہ رات دن میں بارہ رکعتیں پڑھیں اس نے اپنا گھر جنت میں تعمیر کیا چار ظہر سے پہلے نوافل کے بعد دو مغرب کے بعد اور دو عشاء سے پہلے

۱۸۰۷ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى فِى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِىَ لَهُ بَيْتٌ فِى الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے فرض کے سوا رات دن میں بارہ رکعتیں پڑھیں۔ اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر فرمایا جائے گا

۱۸۰۸ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلّٰى فِى لَيْلٍ وَنَهَارٍ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوْبَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ جس شخص نے رات دن بارہ رکعتیں فرض کے علاوہ پڑھیں اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے گھر بنا دے گا

۱۸۰۹ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلّٰى فِى يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اثْنَتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوْبَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ عَزَّوَجَلَّ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ جو شخص رات دن میں فرض کے علاوہ بارہ رکعتیں پڑھے اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا

۱۸۱۰ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّهُ مَنْ صَلّٰى فِى يَوْمٍ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِىَ لَهُ بَيْتٌ فِى الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک رات دن میں بارہ رکعتیں پڑھے فرض کے علاوہ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے ایک گھر بنائے گا۔

۱۸۱۱ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِى يَوْمٍ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيْضَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ اَوْ بُنِىَ لَهُ بَيْتٌ فِى الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک دن میں بارہ رکعتیں فرض کے علاوہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے گھر بنائے گا یا اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر فرمایا جائے گا

۱۸۱۲ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِى يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص یکسوئی دن میں بارہ رکعتیں پڑھے اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر فرمایا جائے گا

۱۸۱۳ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلّٰى فِى يَوْمٍ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِىَ لَهُ بَيْتٌ فِى الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص فرضوں کے علاوہ دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھے گا۔ اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا

۱۸۱۴ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى فِى يَوْمٍ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص

رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

فرض کے سوا ایک دن میں بارہ رکعتیں پڑھے۔ اس کے لیے اللہ جل شانہ جنت میں ایک گھر تعمیر فرمائے گا۔

۱۸۱۵ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ لَمَّا نُزِلَ بِعَنْبَسَةَ جَعَلَ يَتَصَوَّرُ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ رَكَعَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَحْمَهُ عَلَى النَّارِ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ۔

سیدنا حضرت حسان ابن عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضرت عنبسہ کی وفات نزدیک آئی تو آپ بے قرار تھے۔ لوگوں نے آپ کو تلقین کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے اور چار ظہر کے بعد، اللہ جل شانہ اس کے گوشت پر جہنم حرام فرما دے گا۔ جب سے میں نے سنا اس دن سے میں نے انہیں نہیں چھوڑا۔

۱۸۱۶ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَبِيبَهَا أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهَا قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَلَا تَمَسُّ النَّارُ جِلْدَهُ أَبَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ آپ کے حبیب محمد سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے ارشاد فرمایا۔ جو مسلمان شخص چار رکعتیں ظہر کے بعد پڑھے تو اگر اللہ چاہے تو جہنم کی آگ اس کے بدن سے کبھی نہ لگے گی۔

۱۸۱۷ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّارِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے اور چار رکعتیں ظہر کے بعد اللہ جل شانہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام فرما دے گا۔

۱۸۱۸ عن ام حبيبة قال مروان وكان سيء الرأي فيّ عَلَيْهِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَتُرَى بِذَلِكَ بَأْسًا لَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيَّ وَلَا أَعْلَمُهُ شَابَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَتْ مَنْ رَكَعَ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَحْمُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَنْبَسَةَ شَيْئًا۔

(ترجمہ اوپر گزر چکا ہے)

۱۸۱۹ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ لَمَّا نُزِلَ بِهِ الْمَوْتُ أَخَذَهُ أَمْرٌ شَدِيدٌ فَقَالَ حَدَّثَتْنِي أُخْتِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللهُ تَعَالَى

حضرت محمد ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب آپ کی موت کا وقت نزدیک آیا تو آپ بے چین ہو گئے آپ نے فرمایا۔ مجھ سے ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے حدیث شریف بیان فرمائی۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ظہر سے قبل چار رکعتوں اور بعد کی چار رکعتوں کی حفاظت کرے تو اللہ

عَلَى النَّارِ۔

۱۸۲۰ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعًا بَعْدَهَا لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ

اخر کتاب الصلوٰۃ

جس شخص نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور اس کے بعد چار رکعتیں پڑھیں اس جسم کو آگ نہ چھوئے گی

نماز کی کتاب ختم شد

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

کتاب الجنائز

بَابُ تَمَنِّي الْمَوْتِ

موت کی خواہش کا بیان

۱۸۲۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ اَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے کیوں کہ اگر وہ صالح ہوگا تو شاید اور زیادہ نیکی کرے۔ اور اگر بد ہے تو شاید بدی سے توبہ کرے۔ زندگی بہر حال اس کے لیے بہتر ہے۔

۱۸۲۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ اَنْ يَّعِيْشَ يَزْدَادُ خَيْرًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے کیوں کہ تم میں سے اگر کوئی شخص صالح اور نیک ہے۔ تو وہ شاید زندہ رہے اور نیکی زیادہ کرے اور یہ اس کے لیے بہتر ہوا اور اگر گناہ گار ہے تو شاید توبہ کرے۔

۱۸۲۳ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَلٰكِنْ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا اس مصیبت کی وجہ سے نہ کرے جو اسے دنیا میں پہنچی لیکن اسے دعا یوں کرنی چاہیے اے اللہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو۔ اور اس وقت موت کرنا جب کہ میرے لیے مرنا افضل اور بہتر ہو۔

۱۸۲۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا يَتَمَنَّى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ بِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا الْمَوْتَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا خبردار تم میں سے کوئی بھی دنیا کی تکالیف سے گھبرا کر موت کی تمنا نہ کرے اور اگر موت کی خواہش کرنا ہو تو یوں دعا کرے کہ۔

اے اللہ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے تو مجھے

كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي

زندہ رکھ اور جب مرنا بہتر ہو تو مجھے مار دے!

اَلدُّعَاءُ بِالْمَوْتِ

۱۸۲۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوا بِالْمَوْتِ وَلَا تَتَمَنَّوْهُ فَمَنْ كَانَ دَاعِيًا لَا بُدَّ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي

۱۸۲۶ عَنْ قَيْسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى فِي بَطْنِهِ سَبْعًا وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ۔

مَوت کی دُعا کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ موت کے لیے دُعا کی خواہش نہ کرو اگر دُعا کرنا ضروری ہو تو یوں کہو۔ یا اللہ جب تک میرے لیے زندگی اور جینا بہتر ہے مجھے زندہ رکھ۔ اور جب میرے لیے مرنا بہتر ہو تو مجھے موت دیدے۔

سیدنا حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ نے اپنے شکم مبارک میں سات داغ لگوائے۔ آپ فرمانے لگے اگر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع نہ فرمایا ہوتا تو میں (اس) درد کی شدت اور تکلیف کی وجہ سے موت کی دُعا کرتا۔

كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ

۱۸۲۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ۔

مَوت کا ذکر بکثرت کرنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ موت کو بکثرت یاد کرو کیونکہ یہ لذتوں کو مٹانے اور کاٹنے والی ہے۔

نوٹ: اس کا مطلب یہ ہے کہ موت کی وجہ سے انسان برائیوں سے بچتا، اور نیکیوں کی طرف راغب ہوتا ہے کہ گناہوں سے تائب ہوتا ہے اور اس طرح التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ کا مصداق ہو جاتا ہے۔ پھر یہ کہ وقت فکر دائم کی عادت جاتی رہے گی اور اگر اچانک کوئی رنج و خوف ہوا تو ہلاکت کا خوف ہے۔ لہٰذا انسان کے لیے خوشی اور رنج دونوں ضروری ہیں۔ تیسرے یہ کہ موت کی یاد اکثر تفکرات کو مٹاتی ہے۔ اور دنیوی رنج و غم افلاس و تنگ دستی رشک و حسد وغیرہ کو دور کرنے کی وجہ ہوتی ہے!

؎ غم جوانی کو جگا دیتا ہے لطفِ خواب سے
سازِ بیداری ہوتا ہے اسی مضراب سے

۱۸۲۸ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے

يَقُوْلُ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ لَمَّا مَاتَ أَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَقُوْلُ قَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ وَأَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً فَأَعْقَبَنِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سنا جب تم ایسے بیمار شخص کے نزدیک آؤ جو قریب المرگ ہو تو اس کے لیے مغفرت اور بخشش کی دعا کرو۔ کیوں کہ تمہاری دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ جب میرے خاوند ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا کہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہو اے اللہ ہمیں اور ابوسلمہ کو بخش دے۔ اور اس کے بعد ہمیں اس سے بہتر عنایت فرما۔ تو اللہ نے اس کے بعد مجھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں دیا۔

بَابُ تَلْقِيْنِ الْمَيِّتِ

میت کو تلقین کرنا

۱۸۱۱ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے مرنے والے کو لا الٰہ الا اللہ سکھاؤ۔

نوٹ: یعنی کلمہ طیبہ کو اس وقت پڑھو تاکہ وہ بھی سن کر پڑھنے لگے۔

۱۸۱۲ عَنْ عَائِشَةَ رضا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ مرنے والے کو لا الٰہ الا اللہ سکھاؤ۔

بَابُ عَلَامَةِ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ

مسلمان کی موت کی نشانی

۱۸۱۳ عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْتُ الْمُؤْمِنِ عَرَقُ الْجَبِيْنِ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کی موت پیشانی کے پسینے سے ہوتی ہے۔

نوٹ: مقصد یہ ہے کہ مسلمان پر مرتے وقت اس قدر شدت ہوتی ہے کہ اس کے ماتھے پر پسینہ آجاتا ہے۔ اور دنیا میں اس کے گناہ مٹانے کے لیے یہ بھی ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ وہ اللہ کے پاس گناہوں سے محفوظ و مصئون ہو کر جائے۔

۱۸۱۴ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ مسلمان کی موت کے وقت اس کی پیشانی پہ پسینہ ہوتا ہے۔

شِدَّةُ الْمَوْتِ

موت کی سختی

۱۸۱۵ عَنْ عَائِشَةَ رضا قَالَتْ مَاتَ رَسُوْلُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي وَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم۔

مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو میں دیکھ رہی تھی، جو کہ میرے سینہ اور حلق کے درمیان تھا۔ اب میں کسی شخص کے لیے موت کو برا نہیں سمجھتی۔ جب سے میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

نوٹ: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ موت کی سختی برائی کی دلیل نہیں بلکہ بہتر افضل اور باعث ترقی درجات و بخشش و مغفرت ہے۔

اَلْمَوْتُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ

پیر کے دن موت کا آنا

۱۸۳۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ الْخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَشَفَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَرْتَدَّ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ أَمْكِثُوا وَأَلْقَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ مِنَ الْخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَذٰلِكَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آخری بار حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی جب آپ نے پردہ اٹھایا۔ اور لوگ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف باندھے ہوئے کھڑے تھے۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنا چاہا، آپ نے اپنی جگہ پر کھڑے رہنے کا اشارہ فرمایا اور پردہ ڈال دیا۔ اور اسی دن کے آخری حصہ میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور یہ سوموار کا دن تھا۔

اَلْمَوْتُ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ

وطن کے سوا کسی اور جگہ فوت ہونے کی فضیلت

۱۸۳۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قَالُوا وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهٖ إِلَى مُنْقَطَعِ أَثَرِهٖ فِي الْجَنَّةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص جس کی پیدائش مدینہ منورہ میں ہوئی تھی وہاں ہی اس کا وصال ہو گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا۔ افسوس کہ اس کی موت کہیں اور ہوئی ہوتی لوگوں نے عرض کی کیوں یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا مسلمان جب اپنے اصلی وطن کے سوا کسی اور جگہ فوت ہوتا ہے۔ تو جنت میں اسے پیدائش کی جگہ سے لے کر اس کے پاؤں کے آخری نشانات مرنے کی جگہ تک جگہ دی جاتی ہے

نوٹ: قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ یعنی فرمایئے کہ زمین میں سفر کرو۔ اس حدیث شریف سے سیاحت اور غربت کی فضیلت معلوم ہوئی۔ جب کہ وہ برے کام کے لیے نہ ہو۔ بلکہ جہاد اور رزق حلال عزیز کے کمانے کے لیے ہو

بَابُ مَا يُلْقَى بِهِ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْكَرَامَةِ عِنْدَ خُرُوجِ نَفْسِهِ

مرتے وقت مومن کی تکریم کا بیان

۱۸۳۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَضَرَ الْمُؤْمِنَ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُولُونَ اخْرُجِي رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكِ إِلَى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيحِ الْمِسْكِ حَتَّى أَنَّهُ لَيُنَاوَلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ مَا أَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيحَ الَّتِي جَاءَتْكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَيَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْأَلُونَهُ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُولُونَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ كَانَ فِي غَمِّ الدُّنْيَا فَإِذَا قَالَ مَا أَتَاكُمْ قَالُوا ذُهِبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حَضَرَ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُولُونَ اخْرُجِي سَاخِطًا مَسْخُوطًا عَلَيْكِ إِلَى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيحٍ جِيفَةٍ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ الْأَرْضِ فَيَقُولُونَ مَا أَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيحَ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مسلمان کی موت قریب ہوتی ہے۔ تو رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑا لیکر آتے اور کہتے ہیں۔ اے روح! تو راضی خوشی حالت میں اور اس حالت میں کہ اللہ جل شانہٗ بھی تجھ سے راضی ہے نکل۔ تو اللہ کی رحمت اور اس کے رزق سے اپنے پروردگار کی طرف نکل جو ناراض اور غصے نہیں۔ (یہ فرشتے روح سے کہتے ہیں) پھر روح نہایت خوشبودار مشک کی طرح خارج ہوتی اور فرشتے اسے ہاتھ ہاتھ اٹھا کر آسمان کے دروازے پر لے جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ کتنی اچھی خوشبو ہے۔ جو زمین سے آئی ہے۔ بعد ازاں اسے مسلمانوں کی روحوں کے پاس لاتے ہیں وہ اہل شخص سے زیادہ خوش ہوتی ہیں۔ جو تمہیں کسی گئے ہوئے شخص کے آنے سے ہوتی ہے۔ اور اس سے دریافت کرتے ہیں کہ دنیا میں پیچھے رہنے والا فلاں شخص کیسے کام کرتا ہے۔ پھر روحیں کہتی ہیں۔ کہ اسے تو رہنے دو اور اسے چھوڑو وہ تو دنیا کے غم میں تھا یہ روح کہتی ہے۔ کیا وہ شخص تمہارے پاس نہیں تھا۔ روحیں کہتی ہیں کہ وہ دوزخ میں گیا ہوگا اور جب کافر کی موت ہوتی ہے۔ تو عذاب کے فرشتے ایک بورئیے کا ٹکڑا لے آ کر کہتے ہیں (تو اللہ کے عذاب کی طرف نکل) کیونکہ تو اللہ سے ناراض ہے۔ اور اللہ جل جلالہٗ تجھ سے ناراض ہے۔ بعد ازاں وہ روح نکلے ہوئے بدبودار مردار کی طرح نکلتی ہے حتیٰ کہ اسے زمین کے دروازے پر لاتے ہیں تو فرشتے پوچھتے ہیں، کہ یہ کیا بدبو ہے؟ بعد ازاں اسے کافروں کی روحوں میں لے جاتے ہیں۔

فِي مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ

اللہ کی ملاقات چاہنے والا شخص

۱۸۳۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ قَالَ شُرَيْحٌ فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا اِنْ كَانَ كَذٰلِكَ لَقَدْ هَلَكْنَا قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَلٰكِنْ لَيْسَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَتْ قَدْ قَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ بِالَّذِيْ تَذْهَبُ اِلَيْهِ وَلٰكِنْ اِذَا حَضَرَ اَبْصَرَ وَحَضَرَهُ الْبُشْرٰى وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔

۱۸۲۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذَا اَحَبَّ عَبْدِيْ لِقَائِيْ اَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَاِذَا كَرِهَ لِقَائِيْ كَرِهْتُ لِقَاءَهٗ۔

ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی ملاقات چاہے گا اللہ اس کی ملاقات کو پسند فرمائے گا۔ اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو برا سمجھے اللہ بھی اس کی ملاقات کو برا جانتا ہے۔ شریح فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور عرض کیا اے ام المومنین! سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً ایک حدیث بیان فرمائی ہے۔ اگر اسی طرح ہے تو ہم تمام ہلاک ہو جائیں گے آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا؟ میں نے بتایا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے جو شخص اللہ جل جلالہ سے ملاقات کو پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے۔ اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے اللہ بھی اس کی ملاقات کو برا جانتا ہے۔ لیکن ہم میں سے موت کو ناپسند نہ کرنے والا کوئی شخص بھی نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا۔ بلاشبہ یہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ لیکن آپ جو مطلب سمجھے وہ نہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ جب انسانی ختم ہو جائے اور سینے میں سانس آجائے اور بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ اس وقت جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرمائے گا۔ اور جو شخص اللہ سے نہ ملنا چاہے، اللہ بھی اس سے نہ ملنا چاہے گا۔ موت کی ناخوشی وقت میں مسلمان کو خوشی ہوتی ہے۔ جب کہ کافر غمگین اور ملول ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ جب کوئی بندہ مجھ سے ملاقات چاہتا ہے۔ تو میں بھی اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ اور جب وہ مجھ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ تو میں بھی اسے نہیں ملنا چاہتا۔

۱۸۳۹ عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔

سیدنا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہے گا۔ اللہ بھی اسے ملنا چاہے گا اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند و بُرا جانے گا اللہ بھی اس سے ملاقات کو بُرا جانے گا۔

۱۸۴۰ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔

سیدنا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہے گا۔ اللہ بھی اسے ملنا چاہے گا۔ اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند و بُرا جانے گا اللہ بھی اس سے ملاقات کو بُرا جانے گا۔

۱۸۴۱ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاَحَدُ حَمَلَاتِهٖ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرَاهِيَةُ لِقَاءِ اللّٰهِ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ ذٰلِكَ عِنْدَ مَوْتِهٖ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَمَغْفِرَتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے۔ اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند فرماتا ہے۔ اور اپنی حدیث میں اتنا اضافہ کیا کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ جل جلالہٗ سے ملنا کیسا ہے؟ موت سے ملنا اسے تو ہم میں سے ہر شخص بُرا جانتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ یہ صرف مرتے وقت ہے۔ جب مرتے وقت کسی شخص کو اللہ کی رحمت اور مغفرت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے۔ اور اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے۔ اور جب اسے اللہ کے عذاب کی خبر دی جاتی ہے تو وہ شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ اور اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند فرماتا ہے۔

تَقْبِيْلُ الْمَيِّتِ

میت کو بوسہ دینا

۱۸۴۲ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رض قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے درمیان

۱۸۴۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رض قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ.

بوسہ دیا۔ اور حضورؐ کا وصال شریف ہو چکا تھا۔

یہ ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے (درمیان) بوسہ دیا۔ حالانکہ حضورؐ کا وصال شریف ہو چکا تھا۔

۱۸۴۴ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اَقْبَلَ عَلٰى فَرَسٍ مِنْ مَسْكِنِهٖ بِالسُّنْحِ حَتّٰى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهٖ فَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهٗ فَبَكٰى ثُمَّ قَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ اَبَدًا اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِيْ كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں ایک گھوڑے پر مقام سنح میں اپنے مکان میں تشریف لائے حتیٰ کہ آپ اتر کر مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور کسی سے گفتگو نہیں فرمائی۔ اس کے بعد آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تشریف لے گئے اور اس وقت حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دھاریوں والے کفن شریف میں لپیٹ دیا گیا تھا۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کا چہرہ انور کھولا آپ پر جھک گئے۔ بوسہ دیا اور رونے لگے۔ پھر عرض کی میرے والد آپ پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم! اللہ آپ کی دو موت دوبارہ نہیں فرمائے گا جس موت کا وعدہ تھا وہ ہو چکی۔

نوٹ:۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے۔ کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بالخصوص حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم حیات حقیقی اور جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں۔ اپنی قبروں میں اللہ کا دیا ہوا رزق کھاتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ گونا گوں لذتیں حاصل کرتے ہیں۔ سنتے ہیں دیکھتے ہیں۔ جانتے ہیں اور کلام فرماتے ہیں اور سلام کرنے والوں کو جواب دیتے ہیں۔ چلتے پھرتے اور آتے جاتے ہیں جس طرح چاہتے ہیں تصرفات فرماتے ہیں۔ اپنی امتوں کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ اور مستفیضین کو فیوض و برکات پہنچاتے ہیں۔ اس عالم دنیا میں بھی ان کے ظہور کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ آنکھ والوں نے ان کے جمال جہاں آرا کی بارہا زیارت کی۔ اور ان کے انوار سے مستفیض ہوئے۔ بمرتبہ ہا از دست دہن خاتم النبیین حضور رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کی طرف ہے۔ مختصراً اسے یوں عرض کیا جا سکتا ہے۔

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات الخ

ترجمہ:۔ اور اللہ کی راہ میں قتل کیے جانے والوں کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت کرنے والا بنا کر ارسال کیا ہے۔ آپ اٹھارہ ہزار عالم کے ہر فرد کو ہر آن فیض پہنچا رہے ہیں۔ (۱۲) ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا الخ

ترجمہ:۔ اور اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کو مردہ گمان تک بھی نہ کرو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ

سے انہیں اپنے فضل و کرم سے جو کچھ عنایت فرمایا ہے۔ وہ اس پر راضی اور خوش ہیں۔ ....

قرآن پاک کی ان آیات مقدسہ کے بعد احادیث شریفہ میں حیات انبیاء کے متعلق بعض ارشادات سند مع ترجمہ ذیل ہیں۔

(۱) سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ ابو یعلی فی مسندہ (امام بیہقی حیات الانبیاء)

(۲) حضرت یوسف بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ثابت بنانی کو حمید طویل سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ کیا تمہیں کوئی ایسی حدیث شریف پہنچی ہے۔ کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی قبر میں نماز پڑھتا ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں (البتہ نبیم علیہا) اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں اور اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔

(۳) حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فرشتہ ہے۔ اور وہ میری قبر انور پر کھڑا ہے پس ہر درود شریف پڑھنے والے شخص کا درود وہ فرشتہ مجھے پہنچا دیتا ہے۔

اس قسم کی بے شمار احادیث سے ثابت ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم وفات شریف کے بعد ایسا ہے۔ جیسے حیات مقدسہ میں تھا۔ نیز آپ درود شریف پڑھنے والوں کا نام و نسب روشن صحیفے میں لکھتے ہیں۔ حضور نے شب معراج خود اپنے آپ کو بھی جماعت انبیاء کرام علیہم السلام میں دیکھا۔ حضور نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ السلام کو قبر انور میں کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔ لہٰذا دوسروں کو زندگی بخشنے والا خود بھی مردہ نہیں ہو سکتا۔

تَسْجِيَةُ الْمَيِّتِ

میت کو ڈھانپ دینا۔

۱۸۴۵ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ جِيْءَ بِأَبِيْ يَوْمَ أُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهِ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ جُيِّئَ بِثَوْبٍ فَجَعَلْتُ أُرِيْدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَلَمَّا رُفِعَ سَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ؟ فَقَالُوْا هٰذَا بِنْتُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ فَلِمَ تَبْكِيْ أَوْ فَلِمَ تَبْكِيْ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهٗ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میرے والد کو احد کے دن (کافروں نے آپ کے) اعضاء کاٹ دیئے تھے آپ کی میت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھی گئی آپ پر ایک کپڑا لپیٹا ہوا تھا۔ میں نے اسے کھولنے کا ارادہ کیا۔ لوگوں نے مجھے اس سے منع کیا۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھائے جانے کا حکم فرمایا۔ جب آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تو ایک عورت کے رونے کی آواز سنی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہے۔ لوگوں نے عرض کیا عمرو کی بیٹی یا بہن آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم رو یا نہ روؤ جب تک اسے جنازہ کو اٹھائے جانے تک فرشتے اس پر اپنے پروں سے سایہ کیے رہے!

فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میّت پر رونا کیسا ہے

۱۸۴۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَتْ بِنْتٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَيْرَةُ فَاخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهَا إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ قَصَّ يَدَيْهِ عَلَيْهَا فَقَبَضَتْ وَهِيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ آتَبْكِينَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكِ فَقَالَتْ مَالِي لَا أَبْكِي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَسْتُ أَبْكِي وَلٰكِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ بِخَيْرٍ عَلَى كُلِّ حَالٍ يُنْزَعُ نَفْسُهُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی کم سن بچی جب مرنے کے قریب ہوئی تو آپ نے اسے اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا۔ بعد ازاں اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ دیئے۔ وہ آپ کی موجودگی میں وصال فرمائیں۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے ام ایمن آپ روتی ہیں اور میں آپ کے پاس موجود ہوں۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم روتے ہیں۔ تو میں کیوں نہ روؤں آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں رونا نہیں یہ اللہ کی رحمت ہے اور بعض اوقات رونا اللہ کی طرف سے بندے پر رحم ہے بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کے لیے ہر حال بھلائی ہے۔ اس کی جان دونوں پسلیوں سے نکلتی ہے۔ تاہم وہ اللہ جل جلالہ کا ہر حال شکر گزار رہتا ہے۔

۱۸۴۷ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ فَاطِمَةَ بَكَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ فَقَالَتْ يَا أَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَدْنَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ يَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا تو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا آپ پر رو کر عرض کرنے لگیں۔ اے میرے والد آپ اللہ کے نزدیک ہو گئے۔ اے میرے باپ میں آپ کی موت کی خبر جناب جبرئیل علیہ السلام کے پاس پہنچاتی ہوں۔ اے میرے باپ آپ کا ٹھکانہ جنت الفردوس میں ہے۔

۱۸۴۸ عَنْ جَابِرٍ رض أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِي وَالنَّاسُ يَنْهَوْنِي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِي وَجَعَلَتْ عَمَّتِي تَبْكِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد گرامی غزوہ احد میں شہید ہو گئے۔ تو میں آپ کا منہ کھولتا اور رونا۔ لوگ مجھے منع کرتے اور حضور نے مجھے منع نہ فرمایا۔ میری پھوپھی رونے لگیں۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس پر مت رو۔ کیونکہ فرشتے مسلسل اپنے بازوؤں سے اس پر سایہ کیے رہے۔ حتیٰ

بِهَا جَنْبَهَا حَتَّى رَفَعَتْهُ۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْبُكَاءِ

۱۸۴۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَعُودُ عَبْدَ اللهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ غُلِبْنَا عَلَيْكَ أَبَا الرَّبِيعِ فَصَحَّتِ النِّسَاءُ وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَإِذَا وَجَبَتْ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ قَالُوا وَمَا الْوُجُوبُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ الْمَوْتُ قَالَتِ ابْنَتُهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا فَقَدْ كُنْتَ قَضَيْتَ جِهَازَكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ قَالُوا الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ۔

کہ تم نے اس کو اٹھالیا۔

کو نسا رونا منع ہے

سیدنا حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کو تشریف لائے تو ملاحظہ فرمایا کہ آپ پر بیماری غالب ہے۔ آپ نے انہیں بلند آواز سے پکارا تو انہوں نے جواب نہ دیا۔ آپ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور ارشاد فرمایا۔ اے ابوالربیع! اللہ کے معاملے میں ہم مغلوب ہو گئے ہیں کہ عورتیں چلائیں اور رونا شروع کیا۔ ابن عتیک انہیں خاموش کرانے لگے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں کچھ نہ کہو! جب واجب ہو جائے تو اس وقت کوئی شخص نہ روئے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجوب کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا مر جانا۔ آپ کی بیٹی نے عرض کیا۔ مجھے توقع تھی کہ آپ شہید ہوں گے۔ کیونکہ آپ جہاد کا سامان تیار کر چکے ہیں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے انہیں ان کی نیت کے مطابق ثواب عنایت فرمایا ہے خیال میں شہادت کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا، اللہ کی راہ میں شہید ہونا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قتل فی سبیل اللہ کے سوا شہادت کی سات قسمیں ہیں۔ جو شخص طاعون میں مبتلا ہو کر فوت ہو جائے وہ شہید ہے۔ جو شخص پیٹ کی تکلیف میں فوت ہو وہ شہید ہے۔ جو شخص ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے۔ جو شخص عمارت کے نیچے آکر فوت ہو وہ شہید ہے۔ جو ذات الجنب کے عارضہ سے مرے وہ شہید ہے۔ جل کر مرنے والا شہید ہے۔ جو عورت بچہ جنتے وقت مرے وہ شہید ہے (یا پیدائش کے بعد مرے)

۱۸۴۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَتَى نَعْيُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صِيرِ الْبَابِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَبَكَيْنَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ فَانْهَهُنَّ فَانْطَلَقَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ فَأَبَيْنَ أَنْ يَنْتَهِينَ فَقَالَ انْطَلِقْ فَانْهَهُنَّ فَانْطَلَقَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ فَأَبَيْنَ أَنْ يَنْتَهِينَ قَالَ فَانْطَلِقْ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ لَا أَنْتَ فَعَلْتَ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب حضرت زید بن حارثہ اور جناب جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر آئی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور اس بات پر افسوس و رنج آپ سے معلوم ہوتا تھا میں آپ کو دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہا تھا۔ اسی دوران ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا حضرت جعفر کی گھر والیاں رو رہی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جایئے اور انہیں منع فرمایئے وہ گیا اور اس نے منع کیا۔ بعد ازاں وہ پھر واپس آئے اور فرمایا میں نے منع کیا لیکن وہ عورتیں نہیں مانتیں آپ نے ارشاد فرمایا جایئے اور انہیں منع فرمایئے۔ آپ دوبارہ گئے اور آ کر عرض کیا۔ میں نے انہیں منع کیا اور وہ نہیں مانتیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جایئے اور ان کے منہ پر مٹی ڈالیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ اللہ جل جلالہ اس کی ناک خاک آلودہ کرے اللہ کی قسم تو نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ چھوڑا اور تو ایسا کرنے والا نہیں

ماتم گریہ و بکا اور رنج و غم قرآن و حدیث کی نظر میں

رنج و غم دل کے صدمہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور گریہ و بکا اسی کا نتیجہ ہے۔ غم دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک دنیوی مال و اولاد کا غم دوسرا دین و عقبیٰ کا غم، ان پر ہر دو کے متعلق مولانا شرف الدین بخاری رحمۃ اللہ البادی اپنی فارسی کی معروف کتاب "تام حق" میں فرماتے ہیں۔

غم دین خور کہ غم غم دین است
ہمہ غمہا فرو تر از ین است

غم دنیا مخور کہ بیہود است
ہیچ کس در جہان نیا سود است

پہلی قسم کا غم بھی اگرچہ اضطراری ہوتا ہے۔ اس لیے شرع نے اس پر مواخذہ نہیں فرمایا، مگر پھر بھی صبر کا حکم دیا ہے۔ اور جزع فزع سے منع کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے سیدنا حضرت ابراہیم جب ڈیڑھ برس کی عمر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں فوت ہوئے تو شفقت پدری کے باعث حضور کی آنکھوں سے اشک غم جاری تھے۔ اور آپ فرما رہے تھے "اے ابراہیم تیرے فراق سے میں غمگین ہوں۔ آنکھیں روتی ہیں لیکن میں وہ بات نہیں کہتا جس سے خدا ناراض

حضور انور نے اس کے سوا کوئی کلمہ زبان مبارک سے نہ نکالا۔ سر و سینہ پیٹنا اور واویلا و بین کا تو ذکر ہی کیا، گریہ زاری اور نالہ و بکا سے بھی محترز رہے۔ اولاد کا غم اگرچہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ مگر بتدریج کم اور غیر خاطر ہو جاتا ہے۔ دوسری قسم کا غم اللہ والوں کو ہوتا ہے۔ جو بفحوائے آنکہ "نزد یکاں را بیش بود حیرانی" خوف عقبیٰ سے مغموم ہو جایا کرتے ہیں۔

۱۸۵۱ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مردے کو اس کے گھر کے رونے والوں کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے

۱۸۵۲ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ ذُكِرَ عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ اَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَ عِمْرَانُ قَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے۔ کہ عمران بن حصین کے پاس اس بات کا ذکر ہوا کہ زندوں کے رونے سے مردوں کو عذاب ہوتا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے۔

نوٹ: حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ایک واقعہ سے مخصوص تھا جب کہ یہودی عورت کے رشتہ دار اس پر رو رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو اس پر رو رہے ہیں اور اس پر عذاب ہو رہا ہے۔

۱۸۵۳ قَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ

(ترجمہ گزر چکا)

النِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ

مردے پر چلانا اور اس کے اوصاف بیان کرنا

۱۸۵۴ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ رض قَالَ لَا تَنُوْحُوْا عَلَيَّ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنَحْ عَلَيْهِ. مُخْتَصَرٌ.

سیدنا حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ پر نوحہ نہ کرنا۔ کیوں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر رویا پیٹا نہیں گیا۔ مختصر روایت کی گئی

۱۸۵۵ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ حِيْنَ بَايَعَهُنَّ اَنْ لَّا يَنُحْنَ فَقُلْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نِسَاءً اَسْعَدْنَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَنَسُوْدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِسْعَادَ فِي الْاِسْلَامِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورتوں سے بیعت لی تو آپ نے نوحہ نہ کرنے کا اقرار کرایا۔ عورتوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بعض عورتیں جاہلیت میں رونے پیٹنے میں ہمارے ساتھ شامل تھیں۔ کیا ہم بھی ان کے ساتھ شامل ہوں؟ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! یہ بات اسلام میں ناممکن ہے۔

۱۸۵۶ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَمِيْتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِالنِّيَاحَةِ عَلَيْهِ.

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ مردے کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ جب لوگ اس پر روتے پیٹتے ہیں۔

۱۸۵۷ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِنِيَاحَةِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَرَاَيْتَ رَجُلًا مَاتَ بِخُرَاسَانَ وَنَاحَ اَهْلُهُ عَلَيْهِ هٰهُنَا كَانَ يُعَذَّبُ بِنِيَاحَةِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَبْتَ اَنْتَ.

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مُردے کو اس کے گھر والوں کے چلانے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ ایک شخص نے اعتراض کیا۔ کہ اگر کوئی شخص ایران کے علاقہ خراسان میں فوت ہو اور اس کے گھر والے یہاں نوحہ کریں تو اس کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوگا۔ عمران نے فرمایا۔ کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا اور تو جھوٹ کہتا ہے۔

۱۸۵۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهَلَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرٍ فَقَالَ اِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ لَيُعَذَّبُ وَاِنَّ اَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَاَتْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھول گئے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر گزرے اور ارشاد فرمایا۔ اس قبر پر عذاب ہو رہا ہے۔ اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔ پھر یہ آیت شریفہ پڑھی۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى

نوٹ: یہ آیت شریفہ کا مطلب ہے۔ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ پھر مُردے کو دوسروں کے رونے کی وجہ سے عذاب کیوں ہے اس صورت میں ہے اگر مرنے والا رونے پیٹنے کی وصیت کر جائے وگرنہ یہ وعید کافروں کے لیے ہے حدیث نمبر ۱۸۶۲ میں بیان کیا گیا ہے۔

۱۸۵۹ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ذُكِرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُودِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں ذکر کیا گیا کہ جناب حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مُردے کو زندہ کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے آپ نے جھوٹ نہیں بولا تاہم آپ بھول گئے یا غلطی ہوئی دراصل بات یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک یہودی عورت پر ہوا جس کے رشتہ دار اس پر رو رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کے رشتہ دار اس پر رو رہے ہیں۔ اور اسے عذاب ہو رہا ہے۔

۱۸۹۰ عَنْ عَائِشَةَ رض إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہ کافر کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔

۱۸۹۱ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ رض يَقُولُ لَمَّا هَلَكَتْ أُمُّ أَبَانَ حَضَرْتُ مَعَ النَّاسِ فَجَلَسْتُ بَيْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رض فَبَكَيْنَ النِّسَاءُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَلَا تَنْهَى هٰؤُلَاءِ عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذٰلِكَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ رَأَى رَاكِبًا تَحْتَ شَجَرَةٍ فَقَالَ انْظُرْ مَنِ الرَّاكِبُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ فَأَخْبَرْتُهُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هٰذَا صُهَيْبٌ فَأَمَرَهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِصُهَيْبٍ فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ أَرْسَلَ عُمَرُ فَجَعَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي عِنْدَهُ يَقُولُ وَا أَخَيَاهُ وَا أُخَيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ رض يَا صُهَيْبُ لَا تَبْكِي فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ رض فَقَالَتْ أَمَا وَاللّٰهِ مَا تَعْدُو أَنْ تُحَدِّثَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ كَاذِبَيْنِ مُكَذِّبَيْنِ وَلٰكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ فَإِنَّ تَمَامَ الْخَبَرِ إِنَّمَا يَقُولُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ

سیدنا حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضرت ام ابان رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا۔ تو میں دوسرے لوگوں کے ساتھ موجود تھا۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان میں بیٹھا ہوا تھا اور عورتیں رو رہی تھیں۔ جناب حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ آپ لوگوں کو رونے سے منع نہیں کرتے۔ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسے ہی ارشاد فرماتے تھے۔ میں ایک دفعہ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکلا۔ جب ہم مقام بیداء میں پہنچے تو بعض سواروں کو ایک درخت کے نیچے دیکھا۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ دیکھیے یہ سوار کون کون ہیں؟ میں جا کر دیکھا تو حضرت صہیب اور آپ کے اہل خانہ ہیں۔ میں نے واپس آ کر اطلاع دی کہ وہ آدمی حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور آپ کے گھر والے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو میرے پاس لاؤ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو جناب عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ آپ کے پاس رو کر فرمانے لگے۔ ہائے میرے دوست ہائے میرے بھائی! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے میرے بھائی نہ روئیے۔ کیونکہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ مردے کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی

علیہ
اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سے ذکر کی۔ تو آپ نے فرمایا۔ خدا کی قسم! آپ یہ حدیث شریف عمر کو اور عمر نے دانوں سے روایت
نہیں کرتے لیکن سننے میں غلطی ہوتی ہے۔ اور قرآن میں تمہاری تسلی اور تشفی کے لیے خداوند قدوس کا ارشاد پاک ہے:۔
کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ لیکن حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کافر کو
اس پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے زیادہ عذاب دے گا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

مُردے پر آنسو بہانے کی رخصت

۱۸۶۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ مَاتَ ابْنٌ مِنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ یَبْكِیْنَ عَلَیْهِ فَقَامَ عُمَرُ یَنْهَاهُنَّ وَیَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ یَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَیْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِیْبٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی آل میں سے ایک شخص کا انتقال ہو گیا۔ اور عورتیں اکٹھی ہو کر رونے لگیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ منع کرنے اور وہاں سے انہیں منتشر کرنے کھڑے ہوئے۔ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عمر! چھوڑ دیجئے۔ کیونکہ آنکھیں آنسو بہانے والی، دل رنجیدہ اور موت کا وقت نزدیک ہے

نوٹ:۔ اگر دل کا بخار آنکھوں سے باہر نہ نکلے اور آہستہ آہستہ آنسو نہ بہائے جائیں تو ایک قسم کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا آہستہ آہستہ رونے اور آنسو بہانے کی اجازت ہے!

دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

جاہلیت کی طرح چلانا اور زور زور سے رونا ممنوع

۱۸۶۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِیَّةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو چہرہ پیٹنے والا، گریبان پھاڑنے والا اور جاہلیت کی طرح نوحہ کرنے والا ہم میں سے نہیں!

اَلسَّلْقُ

چلا کر رونا ممنوع

۱۸۶۴ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ رض قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی اَبِیْ مُوْسٰی فَبَكَوْا عَلَیْهِ فَقَالَ اَبَدَأْتُمْ اِیْبَدْءَ كَمَا بَرِئَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ۔

سیدنا حضرت صفوان بن محرز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے۔ اور لوگ رونے لگے آپ نے فرمایا۔ میں تمہیں اس طرح نصیحت کرتا ہوں جیسے ہمیں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی نصیحت میں ہندوؤں کی طرح سر منڈانے، کپڑے پھاڑنے اور چلا کر رونے اور ہم میں سے نہیں!

ضَرْبُ الْخُدُوْدِ

۱۸۶۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ۔

اَلْحَلْقُ

۱۸۶۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ اَوْ اَبِیْ بُرْدَةَ شَکَّ قَالَا لَمَّا ثُقِّلَ اَبُوْ مُوْسٰی اَقْبَلَتْ امْرَاَتُهٗ تَصِیْحُ فَلَا فَاَفَاقَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَا بَرِیْءٌ مِمَّنْ بَرِیْءَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا لَا اَوْکَانَ یُحَدِّثُ بِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَخَرَقَ وَسَلَقَ۔

شَقُّ الْجُیُوْبِ

۱۸۶۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ۔

۱۸۶۸ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّهٗ اُغْمِیَ عَلَیْهِ فَبَکَتْ اُمُّ وَلَدٍ لَهٗ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ لَهَا اَمَا عَلِمْتِ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهَا فَقَالَتْ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ سَلَقَ وَحَلَقَ وَخَرَقَ۔

۱۸۶۹ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

رخساروں کو پیٹنا

سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ گالوں کو پیٹنے والا، گریبان پھاڑنے والا اور جاہلیت کی طرح نعرہ زور سے چیخنے چلانے والا ہم میں سے نہیں ہے۔

مصیبت میں سر منڈانا

حضرت عبدالرحمن بن یزید اور حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی علالت سخت ہوئی تو آپ کی زوجہ چلاتی ہوئی تشریف لائیں جناب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہوش میں آکر ارشاد فرمانے لگے کہ میں اس چیز سے بری ہوں، جس سے حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم بری تھے۔ دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے حدیث شریف بیان کرتے تھے، کہ حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں سر منڈوانے کپڑے پھاڑنے اور چیخ و چلا کر رونے والے شخص سے بری الذمہ ہوں۔

گریبان پھاڑنا ممنوع

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گال پیٹنے والا، گریبان پھاڑنے والا اور جاہلیت کی طرح چلانے والا شخص ہم میں سے نہیں۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ بے ہوش ہوئے تو آپ کی لونڈی رونے لگیں۔ جب آپ کو ہوش آیا۔ تو پوچھا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں جو کچھ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہم نے ان سے دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا آپ نے بتایا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے چیخنے چلانے، سر منڈوانے اور کپڑے پھاڑنے والا شخص ہم میں سے نہیں۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ۔

کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہاں منڈھنے چیخنے چلانے اور کپڑے پھاڑنے والا شخص ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۸۷۰ عَنِ الْقَرَشِيِّ قَالَ لَمَّا ثُقِّلَ أَبُو مُوسَى صَاحَتِ امْرَأَتُهُ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتِ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى ثُمَّ سَكَتَتْ فَقِيلَ لَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ أَيُّ شَيْءٍ قَالَتْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ حَلَقَ أَوْ سَلَقَ أَوْ خَرَقَ۔

قرشی سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سخت علیل ہوئے تو آپ کی زوجہ چلائیں۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا آپ نہیں جانتیں کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا ہے۔ ہاں کیوں نہیں جانتی۔ بعد ازاں خاموش ہو گئیں۔ لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ بے شک حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے بال منڈوانے والے، زور زور سے چلانے والے اور کپڑے پھاڑنے والے شخص پر لعنت فرمائی ہے۔

اَلْاَمْرُ بِالْاِحْتِسَابِ وَالصَّبْرِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

آزمائش و مصیبت میں اجر مانگنا اور صبر کرنا

۱۸۷۱ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ إِنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَأْتِنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذَا؟ قَالَ هٰذِهِ رَحْمَةٌ يَجْعَلُهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے آپ کے پاس پیغام بھیجا کہ ان کا بیٹا قریب المرگ ہے۔ لہٰذا آپ تشریف لائیے۔ آپ نے کہلا بھیجا انہیں یہ سلام کہنا اور کہنا جو کچھ دے اور لے وہ سب اللہ کا مال ہے اور ہر چیز کے لیے اللہ کے ہاں مدت مقرر ہے۔ صبر کرنا اور اللہ سے ثواب مانگنا چاہیے۔ آپ نے پھر قسم دے کر کہلا بھیجا تو آپ تشریف لائے اور آپ حضرت سعد بن عبادہ، حضرت معاذ ابن جبل، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت اور بعض دوسرے حضرات رضی اللہ عنہم کے ساتھ چلے۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ بچہ پیش کیا گیا۔ اس کی سانس اکھڑ رہی تھی۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کی آنکھیں کیوں بھر آئیں؟ تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں انسانوں پر رحم فرماتا ہے۔ جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔

۱۸۶۲ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ صبر حقیقی دراصل صدمہ کی ابتداء میں صبر کرنا ہے اور روپیٹ کر تو سب کو صبر آ ہی جاتا ہے۔

۱۸۶۳ عَنْ ثَابِتٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ اَتُحِبُّهُ فَقَالَ اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهُ فَمَاتَ فَفَقَدَهُ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالَ مَا يَسُرُّكَ اَنْ لَّا تَاْتِيَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَّهُ عِنْدَهُ يَسْعٰى يَفْتَحُ لَكَ۔

سیدنا حضرت قرہ مزنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا۔ کیا تو اسے پسند کرتا ہے؟ اس نے عرض کیا اللہ آپ سے بھی ایسی محبت رکھے جیسے میں اپنے فرزند کو محبوب رکھتا ہوں۔ بعد ازاں وہ لڑکا فوت ہو گیا اور حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے نہ دیکھا۔ آپ نے اس کے والد سے دریافت فرمایا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ بعد ازاں حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے والد کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تو جنت کے جس دروازے پر جائے گا اپنے اس بچے کو پائے گا اور تیرے لیے دروازے کھولنے لپکے گا۔

ثَوَابُ مَنْ صَبَرَ وَاحْتَسَبَ

صبر کرنے والے اور اللہ رب العزت سے اس کا اجر و حساب چاہنے والے کا ثواب

۱۸۶۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ كَتَبَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ يُعَزِّيْهِ بِابْنٍ لَّهُ هٰلَكَ وَذَكَرَ فِيْ كِتَابِهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى لِعَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ اِذَا ذَهَبَ بِصَفِيِّهِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ ثَوَابٌ دُوْنَ الْجَنَّةِ۔

سیدنا حضرت عمرو ابن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کے بچے کی تعزیت میں ایک خط لکھا۔ اور اس خط میں آپ نے یہ لکھا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندۂ مومن کے لیے اور کسی ثواب سے راضی نہیں ہوتا جتنا اس ثواب سے راضی ہوتا ہے۔ جو اس کے لڑکے کو لے جائے بلکہ اسے عنایت فرماتا ہے۔ اور وہ صبر کرتا ہے۔ اور جنت کے سوا کسی دوسرے اجر پر راضی نہیں ہوتا۔

ثَوَابُ مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِّنْ صُلْبِهٖ

۱۸۷۵ عَنْ اَنَسٍ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِّنْ صُلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَامَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اَوِ اثْنَانِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ قَالَتِ الْمَرْاَةُ يَا لَيْتَنِيْ قُلْتُ وَاحِدًا.

جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں اس کا ثواب

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے نطفے سے فوت ہونے والے تین بچوں کے لیے ثواب طلب کرے وہ جنت میں جائے گا۔ ایک عورت نے کھڑے ہو کر عرض کی۔ دو بچوں کے فوت ہونے پر آپ نے ارشاد فرمایا۔ دو بچوں کے ہونے پر بھی عورت نے کہا اے کاش! میں صرف ایک ہی کہتی

مَنْ يُّتَوَفّٰى لَهٗ ثَلٰثَةٌ

۱۸۷۶ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّتَوَفّٰى لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ.

جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر وہ مسلمان، شخص جس کے تین بچے نوجوان ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت اور فضل سے جنت میں داخل فرمائے گا۔

۱۸۷۷ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ بَيْنَهُمَا ثَلٰثَةُ اَوْلَادٍ لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمَا بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ.

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب دو مسلمان ماں باپ کے تین بچے نوجوان ہونے سے قبل فوت ہو جائیں تو اللہ جل شانہٗ اپنی رحمت و فضل سے ان کی مغفرت فرما دے گا۔

۱۸۷۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر وہ مسلمان جس کے تین بچے فوت ہو جائیں۔ اسے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔ ہاں قسم پوری ہونے کے لائق وہ قسم یہ ہے کہ اللہ جل جلالہٗ نے ارشاد فرمایا۔ وان منکم الا واردھا یعنی تم سب کو جہنم پر سے گزرنا ہوگا۔

۱۸۷۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ بَيْنَهُمَا ثَلٰثَةُ اَوْلَادٍ لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ قَالَ يُقَالُ لَهُمْ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُوْنَ حَتّٰى

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب دو مسلمان ماں باپ کے تین بچے بلوغت سے قبل فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و فضل سے انہیں جنت میں لے جائے گا۔ بچے کہیں گے کہ جب تک ہمارے والدین نہ جائیں ہم نہیں

يَدْخُلُ اٰبَاؤُنَا فَيُقَالُ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ۔

جاتے۔ پھر انہیں کہا جائے گا کہ تم اور تمہارے والدین جنت میں داخل ہو جاؤ۔

مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً

جس کے تین بچے فوت ہو چکے ہوں

۱۸۸۰ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَّهَا تَشْتَكِيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَافُ عَلَيْهِ وَقَدْ مَاتَتْ ثَلٰثَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِّنَ النَّارِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک عورت حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ لے کر حاضر ہوئی۔ اور عرض کی کہ حضور مجھے اس کی وفات کا اندیشہ ہے۔ اور اس سے قبل میرے تین بچے فوت ہو چکے ہیں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے جہنم سے بچنے کے لیے مضبوط آڑ بنائی ہے

بَابُ النَّعْيِ

موت کی اطلاع دینا

۱۸۸۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى زَيْدًا وَّجَعْفَرًا قَبْلَ اَنْ يَّجِيْئَ خَبَرُهُمْ فَقَامَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہما کی خبر آنے سے پہلے ان کی موت کی اطلاع دی تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے

۱۸۸۲ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی خبر دی جس دن وہ فوت ہوا اور ارشاد فرمایا اپنے بھائی کے لیے مغفرت اور بخشش کی دعا مانگو۔

۱۸۸۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ بَصُرَ بِامْرَاَةٍ لَا نَظُنُّ اَنَّهُ عَرَفَهَا فَلَمَّا تَوَسَّطَ الطَّرِيْقَ وَقَفَ حَتّٰى انْتَهَتْ اِلَيْهِ فَاِذَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا مَا اَخْرَجَكِ مِنْ بَيْتِكِ يَا فَاطِمَةُ قَالَتْ اَتَيْتُ اَهْلَ هٰذَا الْمَيِّتِ فَتَرَحَّمْتُ اِلَيْهِمْ وَعَزَّيْتُهُمْ بِمُصِيْبَتِهِمْ فَقَالَ لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک دن ہم حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ اسی دوران آپ نے ایک عورت کو دیکھا۔ ہمارے خیال میں آپ نے اسے نہ پہچانا۔ جب آپ راستہ کے درمیان پہنچے تو آپ کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ وہ عورت آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ اس وقت معلوم ہوا کہ وہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ہیں۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے فاطمہ! آپ اپنے گھر سے باہر کیوں نکلیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں اس میت

الْكَعْبَةِ قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ أَكُونَ بَلَغَهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِيْ ذٰلِكَ مَا تَذْكُرُ فَقَالَ لَهَا لَوْ بَلَغَتْهَا مَعَهُمْ مَا رَأَيْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَرَاهَا جَدٌّ أَبِيْكِ۔

کے اہل خانہ کے پاس گئی تھی۔ ان پر دعائے رحمت کی اور ان کی میت کی تعزیت کی۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا آپ ان کے ساتھ قبرستان تک گئی تھیں آپ نے فرمایا! اللہ کی پناہ! میں قبرستان تک کیوں جاتی۔ حالانکہ جو کچھ آپ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا تھا میں اسے سن چکی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اگر تو ان کے ہمراہ قبرستان چلی جاتی۔ تو تو جنت نہ دیکھ سکتی۔ جب تک کہ تمہارے باپ کے دادا نہ دیکھتے!

نوٹ: مصنف نے اس حدیث شریف سے یہ نتیجہ نکالنے کی دلیل دی ہے۔ کہ عورتوں کا قبرستان میں جانا منع ہے!

غُسْلُ الْمَيِّتِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

میت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینا

۱۸۸۲ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتْ إِبْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ۔

حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور علیہ السلام کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے انتقال کیا۔ تو حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ انہیں تین، یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ مناسب سمجھو تو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخری غسل میں تھوڑا سا کافور یا اس قسم کی کوئی چیز ملا دو۔ جب تم غسل سے فارغ ہو تو مجھے اطلاع دو۔ جب ہم فارغ ہو چکے تو ہم نے آپ کی خدمت میں عرض کیا آپ نے اپنا تہبند دے کر ارشاد فرمایا کہ یہ کفن کے نیچے آپ کے بدن پر لپیٹ دو!

غُسْلُ الْمَيِّتِ بِالْحَمِيْمِ

گرم پانی سے غسل دینا

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ تُوُفِّيَ ابْنِيْ فَجَزِعْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لِلَّذِيْ يَغْسِلُهُ لَا تَغْسِلِ ابْنِيْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ فَتَقْتُلَهُ فَانْطَلَقَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهَا فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا قَالَتْ طَالَ عُمْرُهَا فَلَا تَعْلَمُ بِمَرَّةٍ عُمِّرَتْ مَا عُمِّرَتْ۔

حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرا بیٹا فوت ہو گیا۔ اور میں اس پر رونے لگی۔ تو میں نے غسل دینے والے شخص سے کہا کہ میرے بیٹے کو ٹھنڈے پانی سے غسل نہ دو اور اسے نقصان دہ ہے۔ یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت ام قیس کا قول آپ سے بیان کیا۔ آپ نے تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ ام قیس کی عمر طویل ہو انہوں نے کیا ارشاد فرمایا! پھر ہمیں معلوم نہیں کہ کسی عورت کی عمر اتنی زیادہ ہوئی ہو جتنی کہ حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا کی ہوئی (اور یہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے دعا دینے کی وجہ سے تھا)

غُسْلُ رَأْسِ الْمَيِّتِ

۱۸۸۶ عَنْ حَفْصَةَ ؓ تَقُوْلُ حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ أَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَأْسَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ قُلْتُ نَقَضْنَهُ وَجَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ قَالَتْ نَعَمْ۔

میّت کے سر کو دھونا

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم سے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ ان عورتوں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی کے سر مبارک کو تین چوٹیوں پر تقسیم کیا۔ میں نے عرض کیا کہ بالوں کو کھول کر تین چوٹیاں کر دیں۔ آپ نے فرمایا ہاں!

غُسْلُ مَيَامِنِ الْمَيِّتِ وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ

میّت کی دائیں جانب سے شروع کرنا اور وضو کے مقامات کو پہلے دھونا

۱۸۸۷ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ غُسْلِ ابْنَتِهٖ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحب زادی کے غسل میں ارشاد فرمایا کہ پہلے دائیں طرف سے اعضاء اور وضو کے مقامات سے شروع کرو!

غُسْلُ الْمَيِّتِ وِتْرًا

میّت کو طاق بار غسل دینا!

۱۸۸۸ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَاتَتْ إِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حِقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَمَشَطْنَاهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ وَأَلْقَيْنَاهَا مِنْ خَلْفِهَا۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے ہمیں بلا بھیجا اور فرمایا کہ انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیجئے۔ اور انہیں تین، پانچ یا سات دفعہ غسل دو اگر تم مناسب سمجھو اور آخر میں تھوڑا سا کافور لگا دو جب غسل دے چکو تو تم مجھے اطلاع دو! ہم نے فارغ ہو کر آپ کو عرض کیا۔ آپ نے اپنا تہ بند میری طرف پھینک کر ارشاد فرمایا۔ یہ ان کے بدن پر لپیٹ دو اور ان کے بال تین چوٹیاں کر کے ہم نے ان کی پیٹھ کی طرف لٹکا دیں۔

غُسْلُ الْمَيِّتِ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسٍ

پانچ دفعہ سے زائد مرتبہ میت کو غسل دینا

۱۸۸۹ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحب زادی کا انتقال ہوا آپ نے ہمیں بلا بھیجا اور ارشاد فرمایا کہ انہیں تین، پانچ یا

مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ۔ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ۔

غُسْلُ الْمَيِّتِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ

سات دفعہ سے زیادہ مرتبہ میت کو غسل دینا

۱۸۹۰ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ ابْنَةٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا بِغَسْلِهَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ قُلْتُ وِتْرًا قَالَ نَعَمْ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی کا وصال ہو گیا تو آپ نے ہمیں انہیں غسل دینے کا حکم فرمایا۔ تو ارشاد فرمایا کہ انہیں پانچ سات یا اگر مناسب سمجھو تو اس سے زائد بار غسل دو۔ میں نے عرض کیا کیا طاق بار تو ارشاد فرمایا۔ ہاں! اور آخر میں کافور یا اس قسم کی کوئی چیز شامل کر دو جب غسل دے چکو تو مجھے مطلع کر دو۔ جب ہم غسل دے چکے تو آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے اپنا تہہ بند دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ یہ آپ کے بدن پر لپیٹ دو۔

۱۸۹۱ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ

۱۸۹۲ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ ابْنَةٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ فَأَمَرَنَا بِغَسْلِهَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ قَالَتْ قُلْتُ وَتْرًا قَالَ نَعَمْ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ۔

(ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔)

اَلْكَافُوْرُ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ

میت کے غسل میں کافور ملانا

۱۸۹۳ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحب زادی کو غسل دے رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ انہیں تین، پانچ یا مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ اور آخر میں تھوڑا سا کافور ملا دو یا اس قسم کی کوئی اور چیز جب تم غسل دے چکو تو مجھے بھی مطلع کر دو جب

اِلَيْهِنَّ حِقْوَهُ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ قَالَ اَيُّوْبُ وَقَالَتْ حَفْصَةُ اَغْسِلُهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا قَالَ اَوْ قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ مَشَطْنَاهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ۔ وَاجْعَلْنَ رَأْسَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ۔

۱۸۹۴ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ

۱۸۹۵ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ

الْاِشْعَارُ

۱۸۹۶ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ كَانَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَرُمِيَتْ بَنَاتٌ لَّهَا فَلَمْ نَتَمَالَكْ حَتّٰى قُمْنَا قَالَتْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَلَمْ يَزِدْ (ای محمد بن سیرین) عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ لَا اَدْرِيْ اَيُّ بَنَاتِهِ قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُهُ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ اَتُوْمِرُ بِهِ قَالَ لَا اَرَاهُ اِلَّا اَنْ يَّقُوْلَ اَلْقِهَا عَلَيْهِ۔

۱۸۹۷ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ وَاجْعَلْنَ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا

ہم غسل دے چکے تو ہم نے آپ کو عرض کی۔ آپ نے اپنا تہ بند پھینکا اور ارشاد فرمایا۔ یہ انہیں اوڑھا دو۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا۔ انہیں تین یا پانچ یا سات دفعہ غسل دیجئے! ام عطیہ فرماتی ہیں کہ ہم نے ان کے بالوں میں تین چوٹیاں کر دیں۔ ایک روایت کے مطابق ہم نے آپ کے سر کی تین چوٹیاں کر دیں۔

(ترجمہ اوپر گزر چکا)

میت کے کفن کے اندر ازار پہنانا

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ام عطیہ ایک انصاری عورت جلدی کرتی ہوئی بصرے اپنے بیٹے کو دیکھنے کے لیے تشریف لائیں لیکن انہیں نہ دیکھ سکیں تو اس عورت نے ہمیں یہ حدیث شریف بیان کی۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحب زادی کو غسل دے رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ انہیں تین یا پانچ یا اگر مناسب سمجھو تو اس سے زائد بار پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخر میں تھوڑا سا کافور یا کافور کی قسم کی کوئی چیز ملا دو جب غسل دے چکو تو مجھے مطلع کرو جب ہم فارغ ہو چکے تو آپ نے اپنا تہ بند ہماری طرف پھینکا اور ارشاد فرمایا۔ یہ آپ کے بدن پر لپیٹ دو اس سے زیادہ کچھ بیان نہیں فرمایا۔ اور فرمایا مجھے معلوم نہیں کہ حضور اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کون سی صاحب زادی تھیں! میں نے دریافت کیا کہ اشعار سے کیا مراد ہے۔ کیا ازار پہنانا ہی مقصود ہے؟ آپ نے فرمایا میرا خیال ہے۔ یہ کپڑا لپیٹ دینا مراد ہے (آپ نے کفن کے اندر بطور تبرک کپڑا لپیٹ دیا۔)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحب زادی نے انتقال کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ انہیں تین یا پانچ یا اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زائد بار غسل دو! اور بیری وپانی سے دھوؤ۔ اور آخر میں تھوڑا سا کافور یا اس قسم کی کوئی چیز شامل کر لو جب

مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ

تم غسل سے فارغ ہو چکو تو مجھے مطلع کر دینا ہم نے آپ کی خدمت میں عرض کی۔ آپ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینکا اور ارشاد فرمایا یہ اس کے بدن پر لپیٹ دو!

اَلْاَمْرُ بِتَحْسِيْنِ الْكَفَنِ

اچھا کفن دینے کا حکم!

۱۸۹۸ عَنْ جَابِرٍ رض يَقُوْلُ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ مَاتَ فَقُبِرَ لَيْلًا فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَزَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ الْإِنْسَانُ لَيْلًا إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذٰلِكَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَلْقَى أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو آپ نے ایک فوت شدہ صحابی کا ذکر فرمایا۔ جو رات کو ناقص کفن میں دفن کیے گئے۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے رات کو دفن کرنے سے منع فرمایا۔ کیونکہ لوگ نماز کے لیے کم آئیں گے۔ یا کفن کا عیب چھپانے کے لیے۔ مگر جب ضرورت ہو تو اور حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کا وارث ہو تو وہ اسے اچھا کفن دے۔

یعنی صاف اور پورا سنت کے عین مطابق۔ اس میں اسراف اور کمی نہ کرے بلکہ جیسا کہ وہ زندگی میں پہنتا تھا۔ اسی کپڑے کا

اَيُّ الْكَفَنِ خَيْرٌ

کون سا کفن بہتر ہے؟!

۱۸۹۹ عَنْ سَمُرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو۔ کیونکہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور اپنے مُردوں کو انہی میں کفن دیا کرو۔

كَمْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا

۱۹۰۰ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُوْلِيَّةٍ بِيْضٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کے ایک گاؤں سحول کے تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

۱۹۰۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيْضٍ سُحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سحول کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیے گئے جن میں قمیص اور پگڑی نہیں تھی۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ قَوْلَهُمْ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَبُرْدٍ مِنْ يَمَنٍ فَقَالَتْ قَدْ اُتِيَ بِالْبُرْدِ وَلٰكِنَّهُمْ رَدُّوْهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوْهُ فِيْهِ۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کے روئی کے تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ ان میں کرتا اور عمامہ نہ تھا! بعد ازاں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا گیا کہ دو کپڑے اور یمن کی ایک چادر تھی۔ آپ نے فرمایا کہ یمن کی ایک چادر آئی تھی۔ لیکن لوگوں نے اسے واپس کر دیا اور اسے آپ کے کفن میں نہ دیا۔

اَلْقَمِيْصُ فِي الْكَفَنِ

کفن میں قمیص کا ہونا۔

۱۹۰۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ حَتّٰى اُكَفِّنَ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَاَعْطَاهُ قَمِيْصَهُ ثُمَّ قَالَ فَاٰذِنُوْنِيْ اُصَلِّيْ عَلَيْهِ فَجَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ قَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ اَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اِسْتَغْفِرُ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب عبداللہ ابن ابی منافق کی وفات ہوئی۔ تو اس کا بیٹا حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے اپنی قمیص عنایت فرمائیے تاکہ میں اپنے باپ کو اس کا کفن دوں۔ اور آپ اس پر نماز ادا فرمائیں نیز اس کے لیے بخشش طلب فرمائیں۔ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص اسے عنایت فرمائی بعد ازاں ارشاد فرمایا۔ کہ جب تم غسل اور کفن سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا میں نماز پڑھوں گا۔ یہ سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے عرض کیا کہ اللہ جل شانہ نے آپ کو منافقوں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے ان کے لیے بخشش مانگنے یا نہ مانگنے کا اختیار دیا ہے۔ بعد ازاں آپ نے اس پر نماز پڑھی تب اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق یہ آیت شریفہ اتاری! وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ یعنی ان میں سے اگر کوئی شخص فوت ہو جائے تو آپ ان کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور ان کی قبر پر کھڑے نہ ہوں! بعد ازاں حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنا چھوڑ دی!

۱۹۰۳ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ وَقَدْ
وُضِعَ فِي حُفْرَتِهِ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِهِ
فَأُخْرِجَ لَهُ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَأَلْبَسَهُ
قَمِيصَهُ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَاللّٰهُ
أَعْلَمُ۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی (منافق) کی قبر پر تشریف لائے اور وہ قبر میں رکھ دیا گیا تھا۔ آپ کھڑے ہوئے اور حکم فرمایا وہ نکالا گیا اور آپ نے اسے دو گھٹنوں پر بٹھایا۔ بعد ازاں اپنی قمیص پہنائی اور اس کے سر پر اپنا لعاب مبارک ڈالا۔

نوٹ: عبداللہ بن ابی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ایک کرتہ دیا تھا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا کرتہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر احسان کا بدلہ چکانے کے لیے اسے پہنا دیا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے۔

۱۹۰۵ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ وَكَانَ الْعَبَّاسُ
بِالْمَدِينَةِ فَطَلَبَتِ الْأَنْصَارُ ثَوْبًا يُكَفِّنُونَهُ
فَلَمْ يَجِدُوا قَمِيصًا يَصْلُحُ عَلَيْهِ إِلَّا
قَمِيصَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ فَكَسَوْهُ إِيَّاهُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عباس رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں تھے۔ انصار نے آپ کو پہنانے کے لیے ایک کرتہ تلاش کیا۔ مگر ان کے باکل کرتہ نہ ملا۔ عبداللہ بن ابی کا کرتہ صحیح اور درست آیا اور وہی ان کو پہنا دیا۔

۱۹۰۶ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي
وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا
مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ
مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ
نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا
إِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا
غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
نُغَطِّيَ بِهَا رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ
إِذْخِرًا وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ
يَهْدِبُهَا۔

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم نے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ہجرت کی۔ تو ہمارا اجر و ثواب اللہ پر ثابت ہو گیا۔ لیکن ہم میں سے ایک صاحب کی وفات ہو گئی لیکن اس نے اپنے اجر میں سے کچھ نہ کھایا بلکہ سب آخرت میں راہی ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے۔ جو احد کے دن شہید ہوئے اور آپ کے کفن کے لیے ہمیں ایک کملی کے سوا کچھ نہ ملا۔ جب اسے ہم آپ کے سر پر رکھتے تو پاؤں باہر نکل آتے۔ اور جب پاؤں پر رکھتے تو سر باہر نکل آتا۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آپ کا سر چھپانے اور پاؤں پر ایک قسم کی گھاس اذخر ڈالنے کا حکم فرمایا۔ اور ہم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جس کے پھل پکتے ہیں۔ اور وہ ان کو چنتا ہے۔

كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ إِذَا مَاتَ

اگر کوئی محرم شخص فوت ہو جائے تو اسے کس طرح کفن دیا جائے!

۱۹۰۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوا الْمَيِّتَ فِي ثَوْبَيْهِ الَّذِيْنِ اَحْرَمَ فِيْهِمَا وَاغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُحْرِمًا۔

کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میت کو اس کے دو کپڑوں میں جن میں اس نے احرام باندھا تھا۔ میں کفن دو۔ اور اسے پانی و بیری سے غسل دو۔ دو کپڑوں میں کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگاؤ اور اس کا سر نہ ڈھانپو کیونکہ وہ قیامت کے دن احرام کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔

اَلْمِسْكُ

مشک کا بیان

۱۹۰۸ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرِ طِيْبِكُمُ الْمِسْكُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مِثْلَهُ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور سید کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہارا بہترین خوشبو مشک ہے۔ دوسری حدیث شریف حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

اَلْاِذْنُ بِالْجَنَازَةِ

جنازے کا اعلان کرنا

۱۹۰۹ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ خَيْرِ طِيْبِكُمُ الْمِسْكُ

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی خوشبو تمہاری مشک ہے۔

۱۹۱۰ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ سُكَيْنَةَ مَرِضَتْ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُوْ اِلَيْهَا مَاشِيًا وَيَسْاَلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَتْ فَاٰذِنُوْنِيْ فَخَرَجَ بِجَنَازَتِهَا لَيْلًا وَكَرِهُوْا اَنْ يُوْقِظُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِالَّذِيْ كَانَ مِنْهَا فَقَالَ اَلَمْ اٰمُرْكُمْ اَنْ تُؤْذِنُوْنِيْ بِهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهْنَا اَنْ نُوْقِظَكَ لَيْلًا فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلٰى قَبْرِهَا وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔

حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک غریب عورت بیمار ہوئی۔ تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کے مرض کی اطلاع ہوئی حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم عیادت کی بیمار پرسی فرمایا کرتے۔ اور ان کا حال دریافت فرماتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب یہ فوت ہو جائے تو مجھے مطلع کرنا وہ فوت ہو گئی اور اس کا جنازہ رات کو نکلا۔ لوگوں نے رات کے وقت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو جگانا مناسب خیال نہ کیا اور اسے دفن کر دیا جب صبح ہوئی تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا۔ کہ تم مجھے اس کی وفات سے مطلع کرنا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ حضور بے شک آپ نے ہمیں حکم فرمایا تھا لیکن ہم نے آپ کو جگانا مناسب خیال نہ کیا۔ اس کے بعد حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ یہاں تک کہ اس کی قبر پر لوگوں کی صف بنائی اور چار تکبیریں ارشاد فرمائیں۔

اَلسُّرْعَةُ بِالْجَنَازَةِ

جنازے کو جلدی لے جانا

۱۹۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي وَإِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ يَعْنِي السُّوءَ عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ يَا وَيْلَتَى أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِي.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جب نیک آدمی چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے آگے لے چلو مجھے آگے لے چلو اور جب برا شخص چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے ہائے افسوس مجھے کہاں لیے جا رہے ہو

۱۹۱۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَتَى إِلَى أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو، مجھے آگے لے چلو۔ اگر نیک نہ ہو تو کہتا ہے ہائے افسوس تم مجھے کہاں لیے جا رہے ہو ہر شخص والا اس کی آواز سنتا ہے سوائے آدمی کے اگر آدمی اسے سنے تو بے ہوش ہو جائے

۱۹۱۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُنْ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ غَيْرَ ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ.

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جنازے کو جلدی لے چلو اگر نیک ہے تو اس کو نیکی کی طرف لے جاتے ہو جو نیک نہیں ہے تو بد کو جلدی اپنی گردنوں سے اتارو۔

۱۹۱۴ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَدَّمْتُمُوهَا إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ كَانَتْ شَرًّا تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ.

(ترجمہ اوپر گزر چکا)

۱۹۱۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُونُسَ قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَخَرَجَ زِيَادٌ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ السَّرِيرِ فَجَعَلَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَوَالِيهِمْ يَسْتَقْبِلُونَ السَّرِيرَ وَيَمْشُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ وَيَقُولُونَ رُوَيْدًا بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمْ فَكَانُوا يَمْشُونَ وَيْبًا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ لَحِقَنَا أَبُو بَكْرَةَ عَلَى بَغْلَةٍ فَلَمَّا رَأَى الَّذِينَ يَصْنَعُونَ مَا يَصْنَعُونَ عَلَيْهِ سَلَكَ وَأَهْوَى

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن یونس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے جنازے کے ساتھ تھا۔ اور زیاد تخت کے سامنے آگے آگے چل رہے تھے۔ تو حضرت عبدالرحمٰن کے عزیزوں اور رشتہ داروں میں سے چند لوگوں نے تخت کے آگے آگے اپنی ایڑیوں پر چلنا شروع کر دیا۔ اور فرمانے لگے کہ اللہ آپ کو برکت دے۔ تم آہستہ آہستہ چلو۔ تو وہ آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ حتیٰ کہ جب ہم مسجد کے راستے میں تھے۔ تو ابوبکرہ اپنے خچر پر سوار ہو

إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ وَقَالَ خَلُّوا فَوَالَّذِي أَكْرَمَ دَحْيَةَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا لَنَكَادُ نَرْمُلُ بِهَا رَمَلًا فَانْبَسَطَ الْقَوْمُ۔

۱۹۱۶ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا لَنَكَادُ نَرْمُلُ بِهَا رَمَلًا۔

۱۹۱۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّتْ بِكُمْ جَنَازَةٌ فَقُومُوا لَهَا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ۔

۱۹۱۸ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَلْيَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ۔

اَلْاَمْرُ بِالْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

۱۹۱۹ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ۔

۱۹۲۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ

۱۹۲۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَا مَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ جَنَازَةً قَطُّ فَجَلَسَ حَتَّى تُوضَعَ۔

۱۹۲۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ

جب انہوں نے یہ صورت حال دیکھی تو خچر کو ایک طرف سے لے گئے۔ اور اپنے کوڑے سے اشارہ کرتے ہوئے بیٹھنے کو فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو برکت دی اگر تم نے دیکھا ہوتا کہ ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بہت جلدی جنازے کو لے چلتے۔ یہ سن کر لوگ خوش ہو گئے۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم جنازے میں حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمل کیا کرتے تھے۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہارے سامنے جنازہ گزرے تو تم کھڑے ہو جاؤ۔ اور جنازے کے ساتھ جانے والا جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھ دیا جائے نہ بیٹھے۔

حضرت عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جنازہ کو دیکھے اس کے ساتھ نہ چلے تو کھڑا ہے یہاں تک کہ جنازہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے آگے جانے سے پہلے۔

جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا حکم

سیدنا حضرت عامر بن ربیعہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے رہو حتی کہ جنازہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے۔

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے رہو جو شخص ساتھ جائے وہ دیکھے جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے

سیدنا حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف رکھتے ہوئے نہیں دیکھا حتی کہ جنازہ زمین پر رکھ دیا جاتا۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بعض لوگ

فَقَامَ وَقَالَ عَمْرٌو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ۔

۱۹۲۳ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَعَتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَنْ مَعَهٗ فَلَمْ يَزَالُوْا قِيَامًا حَتّٰى نَفَذَتْ۔

اَلْقِيَامُ لِجَنَازَةِ الْمُشْرِكِيْنَ

۱۹۲۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمُرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَقَالَا مُرَّتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهَا يَهُوْدِيَّةٌ فَقَالَ اَلَيْسَتْ نَفْسًا۔

۱۹۲۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هٰذِهٖ جَنَازَةُ يَهُوْدِيَّةٍ فَقَالَ اِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا۔

اَلرُّخْصَةُ فِيْ تَرْكِ الْقِيَامِ

۱۹۲۶ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ فَمُرَّ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامُوْا لَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ مَا هٰذَا فَاَتَوْا اَمْرَ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ اِنَّمَا حَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيَّةٍ وَكَانَ يَعُوْدُ بَعْدَ ذٰلِكَ

ایک جنازہ لے کر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور دوسری روایت میں یوں ہے۔ کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے۔

سیدنا حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک جنازہ نکلا تو آپ کھڑے ہو گئے اور دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب تک وہ جنازہ نکل نہ گیا آپ کھڑے رہے

مشرکوں کے جنازے کے لیے کھڑا ہونا

سیدنا حضرت عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت سہل بن حنیف اور حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما قادسیہ میں تھے۔ ان پر ایک جنازہ گزرا اور وہ کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ بھی اہل زمین کے رہنے والے ہیں (یعنی ذمی) فرمایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ گزرا۔ اور آپ کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے عرض کیا حضور یہ جنازہ یہودی عورت کا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا یہ ایک نفس نہ تھی۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ نکلا حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ ایک یہودی عورت کا جنازہ ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ موت ایک گھبراہٹ ہے۔ جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

جنازے کے لیے کھڑے نہ ہونے کی رخصت

سیدنا حضرت ابو معمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ اسی دوران ایک جنازہ نکلا اور لوگ کھڑے ہو گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا ہے لوگوں نے کہا ابوموسیٰ نے بتایا کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودیہ عورت کے جنازے کو دیکھ کر کھڑے

۱۹۲۷ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ ثُمَّ قَعَدَ

۱۹۲۸ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَمَا قَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَامَ لَهَا ثُمَّ قَعَدَ۔

۱۹۲۹ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَ اَحَدُهُمَا وَقَعَدَ الْاٰخَرُ فَقَالَ الَّذِيْ قَامَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَامَ ؟ قَالَ لَهُ الَّذِيْ جَلَسَ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَسَ۔

۱۹۳۰ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ہو گئے۔ پس اس کے بعد آپ کبھی کھڑے نہ ہوئے۔

سیدنا حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت حسن بن علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ایک جنازہ نکلا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ کھڑے نہ ہوئے۔ حسن نے کہا کیا حضور ایک یہودی کے جنازے کے لیے کھڑے نہیں ہوئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں بعد ازاں جنازے کو دیکھ کر کھڑے نہ ہوئے۔

سیدنا حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت حسن اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے ایک جنازہ نکلا حضرت حسن کھڑے ہو گئے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کھڑے نہ ہوئے حضرت حسن نے پوچھا کیا حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم جنازے کے لیے کھڑے نہیں ہوئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا۔ ہاں کھڑے ہوئے تھے اور بعد ازاں بیٹھ گئے

سیدنا حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما کے سامنے ایک جنازہ نکلا ایک کھڑے ہو گئے اور ایک بیٹھے رہے کھڑے ہونے والے نے دوسرے صاحب سے فرمایا۔ کیا آپ کو معلوم نہیں خدا کی قسم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تھے؟ اور بیٹھنے والے نے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے تھے۔

حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے باپ حضرت محمد باقر سے سنا کہ حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے۔ کہ اسی دوران ایک جنازہ گزرا تو لوگ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جنازہ پار ہو گیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضور سرور کائنات

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيْقِهَا جَالِسًا فَكَرِهَ اَنْ تَعْلُوَ رَاْسَهُ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ۔

صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک یہودی عورت کا جنازہ گزرا۔ آپ راستے میں تشریف فرما تھے۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو گوارا نہ ہوا کہ یہودی کا جنازہ میرے اوپر سے جائے۔ لہٰذا آپ کھڑے ہو گئے۔

۱۹۳۱ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةٍ مَرَّتْ بِهٖ حَتّٰى تَوَارَتْ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

۱۹۳۲ دوسری روایت اس طرح ہے:

قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ حَتّٰى تَوَارَتْ

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ ایک یہودی کے جنازے کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا!

۱۹۳۳ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَقِيْلَ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ اِنَّمَا قُمْنَا لِلْمَلَائِكَةِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ گزرا۔ آپ کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو یہودی کا جنازہ ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہم فرشتوں (کی تکریم) کے لیے کھڑے ہوئے!

اِسْتِرَاحَةُ الْمُؤْمِنِ بِالْمَوْتِ

مسلمان شخص کا موت سے آرام پانا

۱۹۳۴ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ فَقَالُوْا مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَمَا الْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ تَعَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ نکلا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ خود آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا۔ ارشاد گرامی چہ معنی دارد تو آپ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان شخص فوت ہو جاتا ہے۔ تو دنیا کی تکالیف اور صدموں سے چھٹکارا پا جاتا ہے۔ اور جب بدکار مر جاتا ہے تو اس سے انسان اور بستیاں درخت اور جانور آرام پاتے ہیں (کیونکہ وہ انسانوں کو تنگ کیا کرتا اور بستیوں کو ویران کرتا اور درختوں کو کاٹتا اور جانوروں کو ناحق مارتا تھا)

۱۹۳۵ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے!

وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَتْ جَنَازَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَرِيْحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ فَيَسْتَرِيْحُ مِنْ مَصَائِبِ الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا وَأَذَاهَا وَالْفَاجِرُ يَمُوْتُ فَيَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ۔

اس دوران ایک جنازہ نکلا حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا ہے مومن سے پاک مسلمان جب فوت ہو جاتا ہے تو وہ دنیا کی تکالیف، صدموں اور رنجوں سے آرام پاتا ہے۔ اور جب کوئی فاسق فاجر شخص فوت ہو جاتا ہے۔ تو وہ اللہ کے بندوں شہر اور درخت اور جانوروں کو آرام دے جاتا ہے۔

بَابُ الثَّنَاءِ

مُردے کی تعریف کرنا

۱۹۳۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ أُخْرٰى فَأُثْنِيَ عَلَيْهِ شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقُلْتَ وَجَبَتْ فَقَالَ مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک جنازہ نکلا تو لوگوں نے کہا کہ یہ بہت اچھا تھا حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ نکلا۔ لوگوں نے اس کی برائی بیان کی۔ آپ نے فرمایا۔ واجب ہو گئی۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ جب ایک جنازہ گزرا اور لوگوں نے اس کی تعریف کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ واجب ہو گئی پھر دوسرا نکلا لوگوں نے اس کی برائی کی آپ نے فرمایا واجب ہو گئی۔ اس کا کیا سبب ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا جس کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ اور جس شخص کی تم نے برائی بیان کی اس کے لیے دوزخ واجب ہو گئی۔ تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو!

۱۹۳۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِجَنَازَةٍ أُخْرٰى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَقَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَوْلُكَ الْأُوْلٰى وَالْأُخْرٰى وَجَبَتْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي السَّمَاءِ وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ نکلا۔ لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا۔ واجب ہو گئی۔ بعد ازاں دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اس کی برائی بیان کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے پہلے کیا ارشاد فرمایا اور بعد ازاں کیا ارشاد فرمایا۔ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فرشتے آسمان میں اور تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو!!

۱۹۳۸ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰى فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِالْخَيْرِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلٰثَةٌ قَالَ وَثَلٰثَةٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ۔

اَلنَّهْيُ عَنْ ذِكْرِ الْهَلْكٰى اِلَّا بِخَيْرٍ

۱۹۳۹ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَالِكٌ بِسُوْءٍ فَقَالَ لَا تَذْكُرُوْا هَلْكَاكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ۔

اَلنَّهْيُ عَنْ سَبِّ الْاَمْوَاتِ

۱۹۴۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا۔

۱۹۴۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ

سیدنا حضرت ابوالاسود دیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے سے ایک جنازہ گزرا۔ لوگوں نے اس کی تعریف کی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ واجب ہو گئی۔ بعد ازاں، دوسرا جنازہ گزرا، لوگوں نے تعریف کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ واجب ہو گئی۔ پھر تیسرا جنازہ نکلا۔ اور لوگوں نے اس کی برائی بیان کی۔ تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ واجب ہو گئی۔ میں نے عرض کیا کیا چیز واجب ہوئی۔ اے امیر المومنین! آپ نے فرمایا کہ میں نے اس طرح کہا جیسے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس مسلمان کے نیک ہونے کے متعلق چار آدمی گواہی دیں اللہ اس کو جنت میں لے جائے گا ہم نے دریافت کیا اگر تین آدمی گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا تین ہی سہی۔ ہم نے دریافت کیا اگر دو آدمی گواہی دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ خواہ دو ہی ہوں۔

مُردوں کا ذکر صرف نیکی ہی سے کرنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک مرد فاسق کا بدکاری کے ساتھ تذکرہ ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اپنے مردوں کا ذکر مت کرو مگر بھلائی سے۔

مُردوں کو بُرا کہنے کی ممانعت

حضرت عائشہ رض سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا برا مت کہو مُردوں کو، وہ تو پہنچ گئے اپنے عملوں کو۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مُردے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ ایک اس کے رشتہ

فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى ثَالِثٌ عَمَلُهُ۔

دو، دوسرا اس کا مال و دولت، اور تیسرے اعمال، پھر رشتہ دار اور مال و دولت واپس آجاتے ہیں۔ اور ایک اس کا عمل اس کے ساتھ رہتا ہے۔

۱۹۴۲ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں، جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کو جائے۔ دوسرا جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ چلے، تیسرے جب وہ دعوت کرے تو وہ قبول کرے، چوتھا جب وہ ملے تو اسے سلام کرے، پانچواں جب چھینکے تو اس کی چھینک کا جواب دے اور چھٹا حاضر و غائب ہر دو حالتوں میں اس کا خیر خواہ رہے۔

اَلْاَمْرُ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

جنازوں کے ہمراہ چلنے کا حکم

۱۹۴۳ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رض قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَشْيِيْعِ الْجَنَازَةِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِفْشَآءِ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاِتْبَاعِ الْجَنَائِزِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْاِسْتَبْرَقِ۔

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم ارشاد فرمایا۔ اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے۔ ہمیں مریض کی بیمار پرسی، چھینک کا جواب دینے، قسم پوری کرنے، مظلوم کی امداد، سلام کو جاری کرنے، دعوت کو قبول کرنے، جنازوں کے ساتھ جانے کا حکم فرمایا اور سونے کی انگوٹھیاں پہننے، چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے، میاثر، قسی، استبرق اور دیباج حریر پہننے سے منع فرمایا۔

نوٹ: استبرق، حریر اور دیباج ریشمی کپڑے کی معروف اقسام ہیں۔ میاثر حریر کی نوع ہے۔ ایک قسم کا سرخ ریشمی کپڑا اور قسی ایک ریشمی کپڑا ہے جو موضع قس کی طرف منسوب ہے۔

فَضْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً

جنازے کے ساتھ جانے والے شخص کی فضیلت

۱۹۴۴ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رض يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ قِيْرَاطٌ وَمَنْ مَشٰى مَعَ الْجَنَازَةِ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص نماز جنازہ پڑھے جانے تک جنازے کے ساتھ رہے تو اسے ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا

حَتّٰى يُدْفَنَ كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ قِيْرَاطَانِ وَالْقِيْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ۔

اور جو شخص میت کے دفن ہونے تک جنازے کے ساتھ رہے۔ اسے دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ کے مساوی ہوگا۔

۱۹۴۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ فَإِنْ رَاجَعَ قَبْلَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اور دفن ہونے تک اس کے ساتھ رہے۔ اسے دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا اگر وہ اس سے پہلے چلا آئے تو اس کا ثواب ایک قیراط کے برابر ہے۔

مَكَانُ الرَّاكِبِ مِنَ الْجَنَازَةِ

جنازہ کے ساتھ سوار آدمی کی جگہ

۱۹۴۶ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سوار آدمی جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل شخص جہاں چاہے چلے رہے۔ اور چھوٹے بچے پر نماز پڑھی جائے۔

مَكَانُ الْمَاشِيْ مِنَ الْجَنَازَةِ

جنازہ کے ساتھ پیدل آدمی کے چلنے کی جگہ

۱۹۴۷ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سوار آدمی جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے رہے۔ اور بچے پر نماز پڑھی جائے۔

۱۹۴۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ نے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا

۱۹۴۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ يَمْشُوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے حضور علیہ السلام صدیق اکبر، فاروق اعظم اور غنی رضی اللہ عنہم کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

اَلْاَمْرُ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

مُردے پر نماز پڑھنے کا حکم

۱۹۵۰ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَخَاکُمْ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَیْہِ۔

اَلصَّلٰوۃُ عَلَی الصِّبْیَانِ

۱۹۵۱ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِصَبِیٍّ مِّنْ صِبْیَانِ الْاَنْصَارِ یُصَلِّیْ عَلَیْہِ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَقُلْتُ طُوْبٰی لِھٰذَا عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِیْرِ الْجَنَّۃِ لَمْ یَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ یُدْرِکْہُ قَالَ اَوَغَیْرُ ذٰلِکَ یَا عَائِشَۃُ خَلَقَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ الْجَنَّۃَ وَخَلَقَ لَھَا اَھْلًا وَّھُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَائِھِمْ۔

اَلصَّلٰوۃُ عَلَی الْاَطْفَالِ

۱۹۵۲ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ اَنَّہٗ ذَکَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاکِبُ خَلْفَ الْجَنَازَۃِ وَالْمَاشِیْ حَیْثُ شَاءَ مِنْھَا وَالطِّفْلُ یُصَلّٰی عَلَیْہِ۔

اَوْلَادُ الْمُشْرِکِیْنَ

۱۹۵۳ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ۔

۱۹۵۴ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِکِیْنَ

ہے۔ کہ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہارا بھائی فوت ہو گیا ہے اٹھو اور اس پر نماز پڑھو۔

بچوں پر نماز پڑھنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انصار کے ایک بچے کا جنازہ لایا گیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا۔ اس چڑیا کے لیے مبارک ہو۔ یہ جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے جس نے کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ ہی گناہ کی عمر کو پہنچا۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ اس پرندے بھی کچھ کہنا ہے۔ اللہ جل شانہ نے جنت کو پیدا فرمایا اور اس کے لیے لوگ پیدا کیے اور وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے۔ لہٰذا دنیا میں آنے سے قبل اللہ جل جلالہ نے تقرر فرما دیا ہے۔ کہ یہ جنتی ہے یا دوزخی اور جہنم کو پیدا فرمایا اس کے لیے لوگ پیدا کیے اور اپنے آباء و اجداد کی پشتوں میں تھے۔

بچوں پر نماز جنازہ پڑھنا

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل کی جہاں مرضی ہے چلے اور چھوٹے بچے پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔

مشرکین کی اولاد

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کا حال پوچھا گیا کہ وہ جنتی ہیں یا دوزخی تو آپ نے ارشاد فرمایا وہ جو کچھ عمل کرنے والے تھے اللہ اسے خوب اچھی طرح جانتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ السلام سے اولاد مشرکین کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ جنتی

فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِيْنَ۔

۱۹۵۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ خَلَقَهُمُ اللّٰهُ حِيْنَ خَلَقَهُمْ وَهُوَ بِعَمَلِهِمْ مَا كَانُوا عَامِلِيْنَ۔

۱۹۵۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِيْنَ۔

الصَّلٰوةُ عَلَى الشُّهَدَاءِ

۱۹۵۷ عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهٗ ثُمَّ قَالَ اُهَاجِرُ مَعَكَ فَاَوْصٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةٌ غَنِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهٗ فَاَعْطٰى اَصْحَابَهٗ مَا قَسَمَ لَهٗ وَكَانَ يَرْعٰى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوْهُ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا اَنَرْتُ قَسَمَهٗ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهٗ فَجَاءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ قَسَمْتُهٗ لَكَ قَالَ مَا عَلٰى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ وَلٰكِنِّيْ اتَّبَعْتُكَ عَلٰى اَنْ اُرْمٰى اِلٰى هٰهُنَا وَاَشَارَ اِلٰى حَلْقِهٖ بِسَهْمٍ فَاَمُوْتَ فَاَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ اِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ فَلَبِثُوْا قَلِيْلًا ثُمَّ نَهَضُوْا فِيْ قِتَالِ الْعَدُوِّ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ہیں یا جہنمی۔ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ خوب جاننے والا ہے ان کے اعمال کے متعلق ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ جل شانہٗ نے انہیں پیدا فرمایا تو اسے معلوم تھا کہ وہ کونسے عمل کرنے والے تھے۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ کون سے عمل کرنے والے تھے۔ اللہ جل شانہٗ کو اس بات کا اچھی طرح علم تھا

شہداء کی نماز جنازہ

سیدنا حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ دیہات کے رہنے والوں میں سے ایک شخص حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ پر ایمان لایا اور آپ کی اتباع کی پھر کہنے لگا کہ میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق بعض صحابہ کرام کو وصیت فرمائی جب ایک غزوہ میں چند قیدی بطور غنیمت کے حاصل ہوئے تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قیدیوں کو تقسیم فرمایا۔

اور اس شخص کا حصہ بھی متعین فرمایا۔ آپ کے صحابہ کرام نے اس کا حصہ اس کے پاس پہنچایا اور وہ ان حضرات کے سواری کے جانور چرایا کرتا تھا۔ جب وہ اس کا حصہ دیئے گئے تو اس نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ تمہارا حصہ ہے۔ جو حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھے عطا فرمایا ہے۔ اس نے یہ حصہ لے لیا اور اسے لے کر حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے یہ تمہارا حصہ لگایا ہے اس نے عرض کیا کہ میں مال و دولت جمع کرنے کی غرض سے آپ پر ایمان نہیں لایا تھا۔ بلکہ میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْسُنُ قَدْ أَصَابَهُمْ حَيْثُ أَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهُوَ هُوَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ فَصَدَقَهُ ثُمَّ كَفَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُبَّتِهِ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَكَانَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهِ اللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ فَقُتِلَ شَهِيدًا أَنَا شَهِيدٌ عَلَى ذٰلِكَ۔

نے آپ کی رہبری محض اس لیے کی ہے کہ میری اس جگہ حلق پر تیر مارا جائے بعد ازاں میں مروں اور جنت میں جاؤں۔ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو سچے دل سے اللہ کی تصدیق کرے گا تو اللہ بھی تجھے سچا کرے گا بعد ازاں لوگ کچھ دیر کے لیے ٹھہرے رہے۔ اور اس کے بعد دشمن سے جہاد کے لیے اٹھے۔ کچھ عرصہ اسے اٹھائے رہے سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے اسے اس جگہ تیر لگا تھا جہاں اس نے بتایا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا یہ وہی شخص ہے؟ لوگوں نے بتایا ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے عابدین کی جو صفات ارشاد فرمائی تھیں اس نے ان کی عملاً تصدیق کی تو شہادت پاکر مراد پوری ہوئی اور اللہ نے اسے بھی سچا کیا۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے جبے کا کفن اسے مرحمت فرماتے ہوئے اسے آگے رکھا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی اور آپ کی نماز میں سے جتنا لوگوں کو سنائی دے سکا وہ یہ تھا آپ فرماتے تھے اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے تیری راہ میں ہجرت کر کے نکلا اور شہادت پائی میں اس بات پر گواہ ہوں۔

۱۹۵۸ عَنْ عُقْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ۔

سیدنا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک دن حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے باہر تشریف لے گئے اور آپ نے شہدائے احد کی نماز جنازہ پڑھی جس طرح مردے کی پڑھی جاتی ہے۔ بعد ازاں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا میں قیامت میں سے سب سے پہلے اٹھ کر جنت میں داخل ہوں گا اور تم پر گواہ ہوں۔

تَرْكُ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ

شہداء کی نماز جنازہ نہ پڑھنا

۱۹۵۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم احد کے شہداء میں سے دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا فرماتے اور بعد ازاں ارشاد فرماتے ان دونوں میں سے قرآن کریم کو کون زیادہ جاننے والا ہے جب لوگ ایک کی طرف اشارہ کرتے اور اسے قبر میں آگے قبلہ کی جانب کرتے بعد ازاں ارشاد فرماتے میں ان لوگوں پر گواہ

ہوں اور آپ نے انہیں لبہ سمیت دفن کرنے کا حکم فرمایا۔ نہ ہی آپ نے ان پر نماز جنازہ پڑھی اور نہ انہیں غسل دیا

نوٹ:۔ دوسری روایات کے مطابق حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے اُحد کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔!

بَابُ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَرْجُوْمِ

زنا کی حد میں سنگسار ہونے والے پر نماز جنازہ نہ پڑھنا۔

۱۹۶۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ ؟ قَالَ لَا ! قَالَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ ! فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ فَمَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَّلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ قبیلہ اسلم میں سے ایک شخص ماعز اسلمی حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے اس کی طرف سے اپنا رُخ انور پھیر لیا۔ اس نے پھر زنا کا اقرار کیا، آپ نے دوبارہ اپنا چہرہ مبارک اس سے پھیر لیا اس نے پھر زنا کا اقرار کیا اپنے اوپر چار دفعہ گواہی دی۔ اس کے بعد حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ کیا تو پاگل ہے۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کیا تیری شادی ہو چکی ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں! حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے پتھروں سے مار دینے کا حکم فرمایا۔ جب اُسے پتھروں کی تکلیف پہنچی تو وہ بھاگنے لگا۔ لیکن لوگوں نے اسے پکڑ لیا۔ اور اسے پتھروں سے مارا۔ وہ فوت ہو گیا۔ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق اچھے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور اس کی نماز جنازہ آپ نے نہ پڑھی

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْمَرْجُوْمِ

زنا کی حد میں سنگسار کیے جانے والے شخص کی نماز جنازہ!

۱۹۶۱ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ زَنَيْتُ وَهِيَ حُبْلٰى فَدَعَاهَا اِلٰى وَلِيِّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ حضورؐ میں نے زنا کیا ہے! وہ حاملہ تھی حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے سرپرست کے سپرد کیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ بس

وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا فَلَمَّا وَضَعَتْ جَاءَ بِهَا
فَأَمَرَ بِهَا فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ رَجَمَهَا
ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَتُصَلِّي
عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ
تَوْبَةً لَوْ قُسِّمَتْ عَلَى سَبْعِينَ مِنْ
أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ
وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ
بِنَفْسِهَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

کی اچھی طرح دیکھ بھال کرو اور جب بچہ جنے تو اسے میرے پاس
لے کر آؤ۔ جب اس نے بچہ جنا تو حضور سرورِ عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لے کر حاضر ہوا۔ اس نے اپنے
کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لیے اور اسے کاٹوں سے چھپا لیا
(تاکہ وہ رجم کرنے میں نہ کھلیں) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسے پتھر سے مروا ڈالا۔ اور بعد ازاں اس کی نماز جنازہ
پڑھی۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے زنا کیا ہے۔ اس
کے باوجود آپ اس کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں؟ آپ نے
ارشاد فرمایا۔ اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر مدینہ منورہ کے ستر
آدمیوں میں وہ توبہ تقسیم کی جائے۔ تو ان سب کو کافی ہو گی
اور اس سے بہتر کون سی توبہ ہو گی کہ اس نے اپنی جان
کو اللہ کے لیے دے ڈالا!

اَلْاِثْمُ عَلٰی مَنْ یَّحِیْفُ فِیْ وَصِیَّتِہٖ۔

جو شخص وارثوں کے لیے کچھ نہ چھوڑتے ہوئے وصیت میں ظلم کرے اس کی نماز جنازہ پڑھنا

۱۹۶۲ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ
رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ
عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ
فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَغَضِبَ مِنْ ذَلِكَ وَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ
أَنْ لَا أُصَلِّيَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا مَمْلُوكِيهِ
فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ
فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے۔ کہ ایک شخص نے فوت ہوتے وقت اپنے چھ غلاموں
کو آزاد کر دیا۔ اور ان غلاموں کے علاوہ مزید قابلِ تقسیم اور
کوئی مال نہ تھا۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات
سنی تو آپ غصے ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ میں نے اس پر
نماز نہ پڑھنے کا ارادہ کیا ہے۔ بعد ازاں آپ نے اس کے
غلاموں کو بلایا۔ اور ان کے تین حصے کیے! پھر قرعہ ڈالا تو
دو غلاموں کو آزاد فرمایا۔ اور چار کو غلام ہی رہنے دیا۔

نوٹ: یعنی تہائی مال میں اس کی وصیت نافذ کی اور باقی میں باطل کر دی۔

الصَّلٰوةُ عَلٰى مَنْ غَلَّ

۱۹۶۳ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ اَنَّهٗ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهٗ فَوَجَدْنَا فِيْهِ خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُوْدَ مَا يُسَاوِيْ دِرْهَمَيْنِ۔

مالِ غنیمت میں خیانت کرنے والے کی نمازِ جنازہ

سیدنا حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کی خیبر میں وفات ہو گئی تو حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا تم اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھ لو۔ میں نہیں پڑھتا اس نے اللہ کی راہ میں چوری کی جب ہم نے اس کا سامان دیکھا تو یہود کے نگینوں میں سے ایک ایسا نگینہ پایا جس کی قیمت دو درہم بھی نہ تھی۔

الصَّلٰوةُ عَلٰى مَنْ عَلَيْهِ دَيْنٌ

۱۹۶۴ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَاِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ فَقَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

قرض دار شخص کی نمازِ جنازہ

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری صحابی کا جنازہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لایا گیا کہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے آپ نے اپنے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا تم اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھو۔ میں نمازِ جنازہ میں شامل نہ ہوں گا کیونکہ وہ مقروض ہے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ وہ قرض میرے ذمے ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تو اسے ادا کرے گا؟ آپ نے عرض کیا جی ہاں! تب حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی۔

۱۹۶۵ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رض قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تُرِكَ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ عَلَيَّ دَيْنُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ آیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی نمازِ جنازہ ادا فرمائیے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا اس کے ذمے کچھ قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا اس نے ترکہ میں کوئی چیز چھوڑی ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھو۔ ایک انصاری حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ اس کی نمازِ جنازہ ادا فرمائیے اور قرض میرے ذمے رہا تب حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی۔

۱۹۶۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي عَلَى رَجُلٍ عَلَيْهِ دَيْنٌ مَاتَ بِبَيِّنَةٍ فَسَأَلَ أَعَلَيْهِ دَيْنٌ ؟ قَالُوا نَعَمْ عَلَيْهِ دِينَارَانِ قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَى رَسُولِهِ ؟ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ .

۱۹۶۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تُوُفِّيَ الْمُؤْمِنُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ قَالُوا نَعَمْ صَلَّى عَلَيْهِ وَإِنْ قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ .

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم قرض دار شخص کی نماز جنازہ نہ پڑھتے ایک دفعہ آپ کی خدمت اقدس میں ایک جنازہ لایا گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے بتایا جی ہاں اس پر دو دینار قرض ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا حضور وہ دو دینار میں ادا کروں گا پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مال و دولت سے نوازا۔ تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں ہر ایک مسلمان پر اس کی جان سے زیادہ حق دار ہوں جو شخص قرض چھوڑ کر فوت ہو جائے۔ وہ قرض میرے ذمے ہے۔ اور جو مال چھوڑ کر مر جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے!

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی مسلمان فوت ہو جاتا اور اس پر قرض ہوتا، تو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے کیا یہ اپنے قرض کے بقدر جائیداد چھوڑ گیا ہے؟ اگر لوگ جواب دیتے کہ ہاں چھوڑ گیا ہے؟ تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھتے۔ اگر لوگ بتاتے کہ نہیں تو آپ صحابہ کرام سے ارشاد فرماتے کہ تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو جب اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام پر اپنی رحمت کے خزانے کھول دیئے تو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں مسلمانوں پر ان کی جانوں سے زیادہ مہربان ہوں۔ جو شخص قرض دار ہو کر فوت ہو جائے تو وہ قرض میرے ذمے ہے۔ اور جو شخص مال چھوڑ جائے، تو اس کے وارثوں کا ہے!

تَرْكُ الصَّلٰوةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ

خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہ پڑھنا

۱۹۶۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا أُصَلِّي عَلَيْهِ .

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے خودکشی کرتے ہوئے اپنے آپ کو تیر سے مار ڈالا تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا!

۱۹۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسَمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ شَرَّ تُقْطَعُ عَلَى شَيْءٍ حَادٍّ يَقُولُ كَأَنَّهَا حَدِيدَةٌ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر مار ڈالے تو وہ دوزخ میں ہمیشہ اوپر سے نیچے گرتا رہے گا، ہمیشہ اسی میں رہے گا اور جو شخص زہر پی کر اپنے آپ کو مار ڈالے تو دوزخ میں زہر اس کے ہاتھ میں رہے گا اور وہ ہمیشہ اس کو پیتا رہے گا اور جو شخص اپنے آپ کو لوہے سے مار ڈالے راوی فرماتے ہیں اس کے بعد مجھے یاد نہیں یعنی تیز چیز سے تو دوزخ کی آگ میں وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اسے اپنے پیٹ میں مارے گا اور وہ ایک طویل عرصے تک جہنم میں رہے گا۔

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ

منافقین کی نمازِ جنازہ نہ پڑھنا

۱۹۷۰ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولَ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ تُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا أُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ غُفِرَ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةٌ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول منافق مر گیا۔ تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے کے لیے عرض کیا گیا۔ جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور تیار ہو گئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ابن ابی کی نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں جب کہ اس نے فلاں دن ایسی باتیں کہی تھیں اور فلاں فلاں دن ایسی ایسی کفر اور شرک کے متعلق اس کی باتیں گنتا رہا۔ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مسکراہٹ کے بعد ارشاد فرمایا۔ اے عمر! پیچھے ہٹ جاؤ۔ جب میں نے بار بار عرض کیا تو آپ نے فرمایا۔ مجھے منافقین کی نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے کا اختیار ہے۔ اور اگر میں جانوں کہ ستر بار اس کی مغفرت اور بخشش چاہوں تو اس کی مغفرت ہو جائے گی البتہ میں ستر بار سے زائد اس کی بخشش طلب کروں۔ بعد ازاں حضور نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی اور واپس تشریف لائے۔ اس کے تھوڑی ہی دیر بعد سورۂ برأۃ کی یہ دو آیات نازل ہوئیں اور جب ان میں سے کوئی فوت ہو جائے تو آپ ان پر نماز نہ پڑھیں۔ اور اس کی قبر پر کھڑے نہ ہوں کیونکہ

يَعْصِي اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ أَعْلَمُ.

ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا ہے۔ اور وہ حالت فسق میں فوت ہوئے ہیں۔ بعد ازاں میں حضور علیہ السلام پر اپنی اس اندر جرأت پر پشیمان ہوا حالانکہ اللہ و رسول خوب جانتے تھے۔ واللہ و رسولہ اعلم بالصواب!

الصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

نمازِ جنازہ مسجد کے اندر پڑھنا

۱۹۷۱ عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء پر مسجد کے اندر نماز جنازہ پڑھی۔

۱۹۷۲ عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء پر خاص مسجد کے اندر ہی نماز پڑھی!

نوٹ: یہ احادیث ترجمۃً منسوخ ہیں۔ اور مسجد میں نماز جنازہ نہیں پڑھی جا سکتی بخواہ مردہ و نمازی مسجد کے اندر ہوں یا مردہ مسجد کے باہر اور نمازی مسجد کے اندر ہر صورت میں جائز ہیں!

الصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَازَةِ بِاللَّيْلِ

نمازِ جنازہ رات کے وقت پڑھنا

۱۹۷۳ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهٗ قَالَ اشْتَكَتِ امْرَأَةٌ بِالْعَوَالِي مَرِيْضَةً فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ عَنْهَا وَقَالَ إِنْ مَاتَتْ فَلَا تَدْفِنُوْهَا حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَتُوُفِّيَتْ فَجَاءُوْا بِهَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَوَجَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَامَ فَكَرِهُوْا أَنْ يُوْقِظُوْهُ فَصَلَّوْا عَلَيْهَا وَدَفَنُوْهَا بِبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءُوْا فَآذَنُوْهُ فَأَتَاهُمْ فَقَالُوْا قَدْ دُفِنَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ جِئْنَاكَ فَوَجَدْنَاكَ نَائِمًا فَكَرِهْنَا أَنْ نُوْقِظَكَ وَقَالَ فَانْطَلَقُوْا فَانْطَلَقَ يَمْشِيْ وَمَشَوْا مَعَهٗ حَتّٰى أَتَوْا قَبْرَهَا

سیدنا حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اطراف مدینہ کے محلوں میں سے ایک عورت بیمار ہوئی جو غسل اللہ نامی تھی۔ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس کا حال دریافت کرتے۔ آپ نے فرمایا اگر وہ فوت ہو جائے تو میرے نماز جنازہ پڑھنے سے قبل اس کو دفن نہ کرنا۔ وہ فوت ہو گئی تو لوگ عشاء کے بعد اسے مدینہ منورہ لائے۔ حضور کو دیکھا، تو آپ سو گئے تھے۔ صحابہ کرام نے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کو جگانا مناسب نہ سمجھا اور اس کی نماز جنازہ پڑھ کر اسے بقیع میں دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی اور صحابہ کرام آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نے اس کا حال دریافت فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسے تو دفن کر دیا گیا ہے۔ اور ہم آپ

فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفُّوْا وَرَاءَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ اَرْبَعًا۔

کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے لیکن آپ سو رہے تھے ہم نے آپ کو جگانا اچھا خیال نہ کیا۔ یہ سن کر حضور صحابہ کرام کے ساتھ چلے حتیٰ کہ انہوں نے اس غریب عورت کی قبر کی نشاندہی کی۔ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام نے آپ کے پیچھے صف باندھی۔ آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں ارشاد فرمائیں!

اَلصُّفُوْفُ عَلَى الْجَنَازَةِ

نماز جنازہ کی صفیں باندھنا

۱۹۷۴ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ فَقَامَ فَصَفَفْنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْجَنَازَةِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو گیا ہے۔ تم کھڑے ہو اور اس پر نماز پڑھو! بعد ازاں آپ کھڑے ہوئے اور جنازے کی صفوں کی طرح ہماری صفیں بندھوائیں۔ اور اس کی نماز جنازہ پڑھی!

۱۹۷۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ ثُمَّ خَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی کی موت کی خبر اس دن دی جب وہ مرا۔ بعد ازاں آپ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ مصلیٰ کی طرف نکلے۔ ان کی صف بندھوائی اور اس پر نماز پڑھی آپ نے چار تکبیریں کہیں!

۱۹۷۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ لِاَصْحَابِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ فَصَفُّوْا خَلْفَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو مدینہ منورہ میں نجاشی کی موت کی خبر دی۔ صحابہ کرام نے آپ کے پیچھے صف باندھی۔ آپ نے اس پر نماز پڑھی۔ اور چار تکبیریں ارشاد فرمائیں!

۱۹۷۷ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخَاكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ صَفَّيْنِ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا بھائی (نجاشی) فوت ہو گیا کھڑے ہو اور اس کی نماز جنازہ پڑھو! ہم نے اس کی نماز جنازہ کی دو صفیں باندھیں!

۱۹۷۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ يَوْمَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ جس دن حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ.

۱۹۷۹ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَاكُمْ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا نُصَلِّي عَلَى الْمَيِّتِ.

الصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَازَةِ قَائِمًا

۱۹۸۰ عَنْ سَمُرَةَ رض قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فِي وَسَطِهَا.

اِجْتِمَاعُ جَنَازَةِ صَبِيٍّ وَامْرَاَةٍ

۱۹۸۱ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ حَضَرَتْ جَنَازَةُ صَبِيٍّ وَامْرَاَةٍ فَقُدِّمَ الصَّبِيُّ وَمَا يَلِي الْقَوْمَ وَوُضِعَتِ الْمَرْاَةُ وَرَاءَهُ فَصُلِّيَ عَلَيْهِمَا وَفِي الْقَوْمِ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُوْ قَتَادَةَ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ فَسَاَلْتُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوا السُّنَّةُ.

اِجْتِمَاعُ جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

۱۹۸۲ عَنْ نَافِعٍ يَزْعَمُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى عَلٰى تِسْعِ جَنَائِزَ جَمِيْعًا فَجَعَلَ

جلد اوّل

پڑھی رہی دوسری صف میں تھا۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو گیا کھڑے ہو اور اس کی نماز جنازہ پڑھو ہم نے کھڑے ہو کر اس پر صفیں باندھیں۔ جیسے میت پر صفیں باندھتے ہیں۔ اور اس پر اس طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھتے ہیں۔

جنازے پر کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام کعب رضی اللہ عنہا کی نماز پڑھی جن کی وفات حالت نفاس میں ہو گئی تھی حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم اس کی نماز پڑھنے کے لیے اس کی کمر کے سامنے کھڑے ہو گئے۔

لڑکے اور عورت کا ایک ہی جنازہ

سیدنا حضرت عطاء ابن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضرت عمار کے پاس ایک عورت اور ایک لڑکے کا جنازہ لایا گیا۔ تو آپ نے لڑکے کو لوگوں کے نزدیک رکھا۔ اور عورت کو اس کے پیچھے اور دونوں کی نماز جنازہ پڑھی۔ اس وقت حوالی میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا ابن عباس، حضرت ابو قتادہ اور جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم موجود تھے میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہی سنت ہے۔

عورتوں اور مردوں کے جنازے کو ایک ہی جگہ رکھنا

سیدنا حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نو جنازوں کی نماز ایک ہی دفعہ ادا کی

الرِّجَالُ يَلُونَ الْإِمَامَ وَالنِّسَاءُ يَلِينَ الْقِبْلَةَ فَصَفَّهُنَّ صَفًّا وَاحِدًا وَوُضِعَتْ جَنَازَةُ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنٍ لَهَا يُقَالُ لَهُ زَيْدٌ وُضِعَا جَمِيعًا وَالْإِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ وَفِي النَّاسِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو قَتَادَةَ فَوُضِعَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا أَصْغَرَتْ ذَلِكَ فَنَظَرْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي قَتَادَةَ فَقُلْتُ مَا هَذَا مَا تُرَاهِي السُّنَّةُ

آپ نے مردوں کو امام کے قریب کیا اور عورتوں کو قبلہ کے نزدیک، اور ان سب کی ایک صف بنائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی زوجہ اور آپ کے ایک فرزند جنہیں زید کہا جاتا تھا، کا جنازہ ایک ساتھ رکھا گیا۔ اور ان کی نماز جنازہ پڑھانے والے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ تھے۔ اور لوگوں میں سے ممتاز حضرت ابن عمر، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو سعید اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہم تھے۔ اور بچہ امام کے نزدیک تر رکھا گیا۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے اسے بُرا سمجھا تو میں نے حضرت ابن عباس، ابو ہریرہ، ابو سعید اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہم کی طرف سر اٹھا کر دیکھا۔ اور پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسا کرنا سنت ہے۔

۱۹۸۳ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أُمِّ فُلَانٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ فِي وَسَطِهَا

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام کلاں ام کعب کی نماز جنازہ پڑھی جن کی وفات حالت نفاس میں ہوئی تھی۔ آپ ان کے جنازہ کے درمیان میں کھڑے ہوئے

عَدَدُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

جنازے پر کتنی تکبیریں کہی جائیں

۱۹۸۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ وَخَرَجَ بِهِمْ فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی کی وفات کی خبر سنائی۔ ان کے ساتھ مصلی کی طرف نکلے۔ بعد ازاں صف باندھی اور چار تکبیریں ارشاد فرمائیں۔

۱۹۸۵ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ مَرِضَتْ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ شَيْءٍ عِيَادَةً لِلْمَرِيضِ فَقَالَ إِذَا مَاتَتْ فَآذِنُونِي فَمَاتَتْ لَيْلًا فَدَفَنُوهَا وَلَمْ يُعْلِمُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ سَأَلَ عَنْهَا فَقَالُوا كَرِهْنَا

سیدنا حضرت ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ عوالی کے رہنے والوں میں سے ایک عورت بیمار ہوئی اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مریض کی سب سے زیادہ عیادت فرمایا کرتے تھے آپ نے ارشاد فرمایا۔ جب اس کی وفات ہو جائے تو مجھے مطلع کرنا۔ رات کو وہ فوت ہو گئی اور لوگوں نے اسے دفن کر دیا۔ اور حضور احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ دی۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے اس

اَنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَتْ قَبْرَهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ اَرْبَعًا۔

سے متعلق دریافت فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ رات کو ہمیں آپ کا پتہ نہ تھا معلوم نہ ہوا۔ آپ اس کی قبر پر تشریف لائے اور نماز ادا فرمائی۔ اور چار تکبیریں ارشاد فرمائیں

۱۹۸۷ عَنْ اَبِیْ لَیْلٰی اَنَّ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا وَقَالَ كَبَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک جنازے پر نماز پڑھی۔ تو آپ نے پانچ تکبیریں ارشاد فرمائیں اور فرمایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی پانچ تکبیریں ارشاد فرمائیں

بَابُ الدُّعَاءِ

جنازے کی دعا کا بیان

۱۹۸۸ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهٖ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَقِهٖ عَذَابَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ لَّوْ كُنْتُ الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ الْمَيِّتِ۔

سیدنا حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک میت کی نماز جنازہ پڑھی تو میں نے حضور کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا

اے اللہ اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما۔ اسے معاف فرما اور اس کی قبر سے سلامتی رکھ اس کی مہمانی اچھی طرح فرما اور اس کی جگہ کو کشادہ فرما۔ اور اس کے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال۔ اس کو گناہوں کی گرفت سے بچا دے اور اسے گناہوں سے اس طرح پاک اور صاف فرما جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اور اسے دنیا کے گھر کی نسبت اچھے گھر کی طرف بدل دے، اور گھر کے لوگ دنیا والے گھر سے بہتر فرما اور دنیوی بیوی کی نسبت اچھی بیوی اور اسے عذاب قبر اور دوزخ کی آگ سے محفوظ فرما۔ حضرت عوف فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا سن کر میں نے دل میں آرزو کی کہ کاش میں اس میت کی جگہ ہوتا۔

۱۹۸۸ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُ فِيْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهٖ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنَ النَّارِ اَوْ قَالَ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک میت پر پڑھتے ہوئے سنا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ الخ تک۔

۱۹۸۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيعَةَ السُّلَمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا وَمَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ وَالْكَلِمَةُ هُوَ نَاكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ أَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ صَلَاتُهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ وَأَيْنَ عَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ فَلَمَّا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

اصحاب رسول میں سے ایک صحابی سیدنا حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے حضرت عبید بن خالد سلمی کو ارشاد فرماتے سنا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دوسرے کا بھائی بنا دیا۔ ان دونوں میں سے ایک شخص شہید کر دیئے گئے اور دوسرے چند دن کے بعد فوت ہو گئے ہم نے اس کی نماز جنازہ پڑھی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے کون سی دعا مانگی۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم نے اس کے لیے دعا کی یا اللہ اس کو بخش دے یا اللہ اس پر رحم فرما یا اللہ اس کو اپنے ساتھی سے ملا دے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد اس کی نماز کہاں گئی اور اس کا عمل کہاں گیا؟ البتہ دونوں میں اتنا درجہ اتنا فرق ہے جتنا کہ آسمان اور زمین میں فرق ہے۔

نوٹ: دونوں کے جنازوں میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ پھر یہ دونوں ایک جگہ کیسے رہ سکتے ہیں!

۱۹۹۰ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا۔

سیدنا حضرت ابراہیم انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے اپنے باپ سے سنا۔ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نماز جنازہ میں دعا فرماتے یا اللہ ہمارے زندہ، مردہ حاضر اور غائب، مرد و عورت اور چھوٹے بڑے کو بخش دے!

۱۹۹۱ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَجَهَرَ حَتَّى أَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سُنَّةٌ وَحَقٌّ۔

سیدنا حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ نے سورۂ فاتحہ اور ایک سورت بلند آواز سے پڑھی حتیٰ کہ ہم نے سن لیا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ سنت اور حق ہے۔

۱۹۹۲ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ تَقْرَأُ فَقَالَ نَعَمْ إِنَّهُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ۔

سیدنا حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی تو آپ نے سورۂ فاتحہ پڑھتے سنا جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور ان سے دریافت کیا کہ کیا آپ سورت پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں یہ لازمی اور سنت ہے!

۱۹۹۲ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رض قَالَ اَلسُّنَّةُ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْجَنَازَةِ اَنْ یَّقْرَاَ فِی التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ یُکَبِّرُ ثَلٰثًا وَالتَّسْلِیْمُ عِنْدَ الْاٰخِرَةِ۔

۱۹۹۳ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَیْدِ اللّٰهِ بْنِ شَیْبَانَ الْفِهْرِیِّ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ قَیْسٍ الدِّمَشْقِیِّ بِنَحْوِ ذٰلِکَ۔

سیدنا حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ نماز جنازہ میں سنت یہ ہے۔ کہ پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ خفیہ پڑھی جائے بعد ازاں تین تکبیریں کہے اور آخر میں سلام پھیرے

دوسری حدیث میں بھی اسی طرح مروی ہے

فَصْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ مِائَةٌ

جس شخص پر سو آدمی نماز جنازہ پڑھیں

۱۹۹۵ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَیِّتٍ یُصَلِّیْ عَلَیْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوْنَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِائَةً یَشْفَعُوْنَ اِلَّا شُفِّعُوْا فِیْهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس میت پر مسلمانوں کی ایک جماعت نماز جنازہ پڑھے جن کی تعداد سو تک ہو اور اللہ کے ہاں اس کی سفارش کریں تو اللہ جل شانہ اس کی سفارش کو منظور فرمائے گا۔

۱۹۹۶ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمُوْتُ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیُصَلِّیْ عَلَیْهِ اُمَّةٌ مِّنَ النَّاسِ فَیَبْلُغُوْا اَنْ یَّکُوْنُوْا مِائَةً فَیَشْفَعُوْا اِلَّا شُفِّعُوْا فِیْهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر وہ مسلمان شخص جو فوت ہو پھر اس کی نماز جنازہ مسلمانوں کی ایک جماعت ادا کرے جن کی تعداد سو تک پہنچی ہو اور وہ اللہ جل جلالہ کے ہاں اس کی سفارش کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی سفارش کو مقبول و منظور فرمائے گا۔

۱۹۹۷ عَنِ الْحَکَمِ بْنِ فَرُّوْخٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا اَبُو الْمَلِیْحِ عَلٰی جَنَازَةٍ فَظَنَنَّا اَنَّهٗ قَدْ کَبَّرَ فَاَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ وَلْیُحْسِنْ شَفَاعَتُکُمْ قَالَ اَبُو الْمَلِیْحِ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ بُسْرٍ اَحَدُ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَهِیَ مَیْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَخْبَرَنِیْ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَیِّتٍ یُصَلِّیْ عَلَیْهِ اُمَّةٌ مِّنَ

سیدنا حضرت حکم بن فروخ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو الملیح نے ہمارے ساتھ ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھائی ہمیں خیال ہوا کہ آپ تکبیر ارشاد فرما چکے۔ بعد ازاں آپ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا صفوں کو قائم کرو اور تمہاری سفارش اچھی ہو گی۔ ابو الملیح نے فرمایا کہ مجھ سے عبداللہ بن بسیط نے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حدیث شریف بیان فرمائی کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس مردے پر ایک امت نماز پڑھے تو ان

النَّاسِ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ فَسَأَلْتُ أَبَا الْمَلِيحِ عَنِ الْأُمَّةِ فَقَالَ أَرْبَعُونَ .

کی سفارش قبول کی جائے گی حضرت حکم بن فروخ نے فرمایا۔ میں نے ابوالملیح سے دریافت کیا کہ امت میں کتنے آدمی شامل ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا چالیس آدمیوں کو امت کہا جاتا ہے۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ

جنازے پر نماز پڑھنے والے کا ثواب

۱۹۹۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنِ انْتَظَرَهَا حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَالْقِيرَاطَانِ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جنازے پر نماز پڑھے اسے ایک قیراط کی مثل ثواب ملے گا اور جو شخص اس کے دفن ہونے تک انتظار کرے اسے دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قیراط کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔

۱۹۹۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ جَنَازَةً حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز جنازہ ہونے تک جنازے کے ہمراہ رہے اسے ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا۔ اور جو شخص دفن ہونے تک حاضر رہے اسے دو قیراط کا ثواب ملے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو قیراط کیا ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔

۲۰۰۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ احْتِسَابًا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدَفَنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ يُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ مِنَ الْأَجْرِ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے خدا کے لیے اس کی نماز جنازہ پڑھے اور بعد ازاں اسے دفن کرے۔ تو اسے دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور جو شخص نماز پڑھ کر دفن ہونے سے پہلے واپس آئے اسے ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا!

۲۰۰۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَهُ قِيرَاطٌ مِنَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اور بعد ازاں اس پر نماز پڑھے

اَلْاَجْرِ وَمَنْ تَبِعَهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَعَدَ حَتّٰى يُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ مِنَ الْاَجْرِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِّنْهُمَا اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ۔

اور لوٹ آئے تو اسے ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور جو شخص جنازے کے ساتھ جائے پھر اس پر نماز پڑھے، بعد ازاں بیٹھا رہے۔ یہاں تک کہ وہ دفن سے فارغ ہو تو اسے دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور ہر ایک قیراط احد پہاڑ سے بڑا ہے۔!

اَلْجُلُوْسُ قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَةُ

جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا کیسا ہے

۲۰۰۲ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا وَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتّٰى تُوْضَعَ

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم کسی شخص کا جنازہ دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو، جو شخص جنازے کے ساتھ جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ (زمین پر) نہ رکھ دیا جائے۔!

اَلْوُقُوْفُ لِلْجَنَائِزِ

جنازے کے لیے کھڑا ہونا

۲۰۰۳ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ ذَكَرَ الْقِيَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ حَتّٰى تُوْضَعَ فَقَالَ قَامَ بِنَا بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ قِيَامًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنازے کے لیے کھڑے ہونے کو بیان فرمایا جب تک وہ رکھ نہ دیا جائے۔ بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہتے تھے۔ اس کے بعد آپ تشریف رکھنے لگے۔

۲۰۰۴ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا اَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَمَا اَيْنَاهُ قَعَدَ فَقَعَدْنَا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ہم نے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے دیکھا تو ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ اور بیٹھے دیکھا تو ہم بھی بیٹھ گئے!

۲۰۰۵ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں نکلے جب ہم قبر پر پہنچے تو ابھی قبر تیار نہ ہوئی تھی حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے اور ہم اس طرح چپ چاپ بیٹھے تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے تھے!

مُوَارَاةُ الشَّهِيدِ فِي دَمِهِ

۲۰۰۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَتْلَى أُحُدٍ زَمِّلُوهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ كَلْمٌ يُكْلَمُ فِي اللّٰهِ إِلَّا يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدْمَى لَوْنُهُ لَوْنُ الدَّمِ وَرِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ۔

شہید کو اُس کے خون اور زخموں سمیت دفن کرنا

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ سے روایت ہے کہ حضور نے اُحد کے شہداء کے بارے میں فرمایا لپیٹ دو ان کے خونوں میں (یعنی انہی کپڑوں میں زخم لگے ہوئے دفن کر دو) اس لیے کہ کوئی زخم ایسا نہیں ہے جو اللہ کی راہ میں لگا ہے مگر وہ قیامت کے روز آئے گا جیسا ہوا رنگ اس کا خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔

أَيْنَ يُدْفَنُ الشَّهِيدُ

۲۰۰۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيِّصَةَ قَالَ أُصِيبَ رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الطَّائِفِ فَحُمِلَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ يُدْفَنَا حَيْثُ أُصِيبَا وَكَانَ ابْنُ مُحَيِّصَةَ وُلِدَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۰۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُرَدُّوا إِلَى مَصَارِعِهِمْ وَكَانُوا قَدْ نُقِلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ۔

۲۰۰۹ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ادْفِنُوا الْقَتْلَى فِي مَصَارِعِهِمْ۔

شہید کہاں پر دفن کیا جائے

سیدنا حضرت عبداللہ بن محیصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ طائف کی جنگ میں دو مسلمان شہید ہوئے۔ لوگ ان کی لاشیں حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا لائے آپ نے انہیں اس جگہ دفن کرنے کا حکم صادر فرمایا جہاں وہ شہید کیے گئے تھے (اس حدیث شریف کے راوی جناب عبداللہ بن محیصہ رضی اللہ عنہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیدا ہوئے)

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے شہدائے اُحد کو ان کے جائے شہادت پر لے جانے کا حکم فرمایا۔ انہیں مدینہ منورہ منتقل کر دیا گیا تھا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لڑائی میں شہید ہونے والوں کو ان کی جائے شہادت پر دفن کرو۔

بَابُ مُوَارَاةِ الْمُشْرِكِ

۲۰۱۰ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ فَمَنْ يُوَارِيهِ قَالَ اذْهَبْ فَوَارِ أَبَاكَ وَلَا تُحْدِثَنَّ حَدَثًا حَتَّى تَأْتِيَنِي فَوَارَيْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ فَأَمَرَنِي فَاغْتَسَلْتُ وَدَعَا لِي وَذَكَرَ دُعَاءً لَنْ أَحْفَظَهُ۔

مشرک کو دفن کرنا

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کے بزرگ چچا حضرت ابوطالب وفات پا چکے اب انہیں کون دفن کرے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جاؤ بیٹے اور اپنے والد کو دفن کر آؤ اور جب تک میرے پاس نہ آؤ کوئی نئی بات نہ کرنا۔ میں نے جا کر انہیں زمین میں چھپا دیا۔ بعد ازاں کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر

بخشا۔ آپ نے مجھے غسل کرنے کا حکم فرمایا میں نے غسل کیا
آپ نے میرے لیے دعا فرمائی، اور ایک ایسی دعا کی فرمائی
جو مجھے یاد نہیں۔

نوٹ ۱: یہ حضرت ناجیہ کا قول ہے جو حدیث شریف کے راوی ہیں۔

بَابُ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ

لحد اور شق

۲۰۱۱ عَنْ سَعْدٍ رض قَالَ الْحَدُوْا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ نَصْبًا كَمَا فُعِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میرے لیے بغلی قبر کھودیے، اور اینٹیں کھڑی کیجیے۔ جیسے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے کی گئی۔

۲۰۱۲ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ الْحَدُوْا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ نَصْبًا كَمَا فُعِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص کی وفات ہونے لگی تو آپ نے ارشاد فرمایا میرے لیے لحد کھودو اور اس پر اینٹیں کھڑی کر دینا جیسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا گیا تھا۔

۲۰۱۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لحد ہمارے لیے ہے اور شق غیروں کے لیے ہے۔

نوٹ ۲: اس سے ثابت ہوا کہ قبر کھودتے وقت اسے زمین کی ہیئت میں کھودنے کی بجائے بغلی صورت میں کھودنا چاہیے۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ اِعْمَاقِ الْقَبْرِ

گہری قبر کھودنا مستحب ہے

۲۰۱۴ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رض قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْحَفْرُ عَلَيْنَا لِكُلِّ اِنْسَانٍ شَدِيْدٌ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْفِرُوْا وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ قَالُوْا فَمَنْ نُقَدِّمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا قَالَ فَكَانَ اَبِيْ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ۔

سیدنا حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم نے غزوۂ اُحد کے دن حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے لیے فرداً فرداً ہر آدمی کے لیے قبر کھودنا مشکل ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کھودو، گہرائی کے ساتھ کھودو اور اچھی طرح کھودو اور دو دو یا تین تین شخصوں کو ایک قبر میں رکھ دو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم قبلہ کے نزدیک ترین کس کو رکھیں آپ نے ارشاد فرمایا جسے قرآن زیادہ یاد ہو۔ حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ میرے والد ایک ہی قبر میں دفن کیے جانے والے تین افراد میں سے ایک تھے۔

نوٹ ۳: گہری قبر کھودنے کا فائدہ یہ ہے۔ کہ مردے کی صورت باہر نہ نکلے اور زندہ اشخاص اس کی بدبو سے محفوظ رہیں۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَوْسِيعِ الْقَبْرِ

قبر کو کھلا اور کشادہ رکھنا مستحب ہے

۲۰۱۵ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أُصِيبَ مَنْ أُصِيبَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَصَابَ النَّاسَ جِرَاحَاتٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا

سیدنا حضرت ہشام بن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس دن غزوۂ احد ہوا تو کئی ایک مسلمان شہید ہو گئے اور زیادہ زخمی حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قبر کو کھودو اور کشادہ کرو اور دو دو تین تین لاشوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرو اور قرآن زیادہ جاننے والے کو آگے کرو۔

وَضْعُ الثَّوْبِ فِي اللَّحْدِ

قبر میں ایک کپڑا بچھانا

۲۰۱۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ تَحْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دُفِنَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم قبر شریف میں رکھے گئے تو آپ کے جسد اطہر کے نیچے ایک سرخ کمل بچھا دی گئی

نوٹ: حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام شقران نے اس چادر کو آپ کے نیچے اس لیئے بچھا دیا تاکہ آپ جس چادر کا استعمال فرماتے تھے کوئی دوسرا شخص استعمال نہ کرے۔

السَّاعَاتُ الَّتِي نُهِيَ عَنْ أَنْ يُقْبَرَ فِيهِنَّ الْمَوْتَى

جن اوقات میں مردوں کو دفن کرنا ممنوع ہے

۲۰۱۷ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ تَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَحِينَ تُضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تین گھڑیاں ایسی ہیں جن میں حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے یا مردے دفنانے سے منع فرماتے۔ ایک تو جس وقت سورج نکلتا یہاں تک کہ بلند ہو جاتا۔ اور دوسرا ٹھیک دوپہر کو جس کہ سورج ڈھل جائے۔ اور ایک سورج ڈوبنے کے وقت۔

۲۰۱۸ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ مَاتَ فَقُبِرَ لَيْلًا فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَزَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ إِنْسَانٌ لَيْلًا إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا تو آپ نے اپنے صحابہ کرام میں سے ایک فوت شدہ صحابی کا ذکر فرمایا اور ہمیں رات کو ہی ایک کفن میں دفن کر دیا گیا تھا آپ نے رات کو دفن کرنے سے منع فرمایا۔ مگر جب مجبوری ہو۔

دَفْنُ الْجَمَاعَةِ فِي الْقَبْرِ الْوَاحِدِ

بہت سے افراد کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا

۲۰۱۹ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَصَابَ النَّاسَ جَهْدٌ شَدِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَمَنْ نُقَدِّمُ قَالَ قَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔

سیدنا حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب غزوۂ اُحد کا دن تھا تو لوگوں کو بہت تکلیف پہنچی، حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھودو اور وسیع کرو اور ایک قبر میں دو دو تین تین افراد کو دفن کرو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! کس کو آگے کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن زیادہ جانتا ہو

۲۰۲۰ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اشْتَكَى الْجَرَاحُ يَوْمَ أُحُدٍ فَشَكَى ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا فِي الْقَبْرِ الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔

سیدنا حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ اُحد کو لوگ سخت زخمی ہوئے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے اس امر کی شکایت کی گئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کھودو وسیع کرو اور اسے اچھی طرح صاف کرو اور ایک قبر میں دو دو تین تین افراد کو دفن کرو اور قرآن مجید زیادہ جاننے والے کو آگے کرو۔

۲۰۲۱ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْفِرُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔

سیدنا حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھودو اچھی طرح صاف کرو اور دو یا تین افراد کو ملا کر دفن کرو، اور قرآن شریف زیادہ جاننے والے کو آگے کرو۔

مَنْ يُقَدَّمُ

قبر میں کون سے اشخاص آگے کیے جائیں

۲۰۲۲ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُتِلَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا وَكَانَ أَبِي ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا فَقُدِّمَ۔

سیدنا حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُحد کے روز میرے والد شہید ہو گئے تو حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھودو اور اچھی طرح صاف کرو اور دو دو تین تین کو ایک ہی قبر میں دفن کرو اور ان میں قرآن شریف زیادہ جاننے والے کو آگے کرو۔ اور ایک قبر میں دفن کیے جانے والے تین افراد میں سے میرے والد گرامی کی حیثیت ایک تھی اور ان کی نسبت قرآن شریف زیادہ جاننے والے تھے لہٰذا آگے کیے گئے۔

إِخْرَاجُ الْمَيِّتِ مِنَ اللَّحْدِ بَعْدَ أَنْ يُوضَعَ فِيهِ

۲۰۲۳ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَمَا أُدْخِلَ فِي حُفْرَتِهِ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ ۔ وَاللهُ أَعْلَمُ ۔

۲۰۲۴ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ فَأُخْرِجَ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَاللهُ أَعْلَمُ ۔

۲۰۲۵ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ فَأُخْرِجَ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ ۔ وَاللهُ أَعْلَمُ ۔

إِخْرَاجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْقَبْرِ بَعْدَ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ

۲۰۲۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ فَكَرِهْتُ فَتَنِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ وَدَفَنْتُهُ عَلَى حِدَةٍ ۔

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْقَبْرِ

۲۰۲۷ عَنْ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَأَى قُبَّةً جَدِيدَةً فَقَالَ مَا هٰذَا ؟

دفن کرنے کے بعد مُردے کو قبر سے نکالنا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لائے جب اُسے قبر میں دفن کیا جا چکا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اسے نکالا گیا۔ تو آپ نے اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنا لعاب مبارک اس پر لگایا۔ اسے اپنی قمیص پہنائی اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے (کہ اس سے آپ کا مقصد کیا تھا کیونکہ عبداللہ ابی منافق تھا۔)

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ ابن ابی کے لیے حکم فرمایا۔ تو اسے قبر سے نکالا گیا۔ بعد ازاں آپ نے اس کا سر اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنا لعاب مبارک اس پر ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی اور اللہ خوب جانتا ہے۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ ابن ابی کو قبر سے نکالنے کا حکم فرمایا۔ آپ نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا اس پر اپنا لعاب مبارک ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی۔ اور اللہ خوب جانتا ہے

دفن کرنے کے بعد مُردے کو قبر سے نکالنا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد کے ساتھ قبر میں ایک دوسرے شخص کو دفن کیا گیا۔ مجھے ناگوار گزرا میں نے اسے نکال کر الگ دفن کیا۔

قبر پر نماز پڑھنا

سیدنا حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ایک دن حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک تازہ قبر دیکھی

قَالُوا هٰذِهٖ فُلَانَةُ مَوْلَاةُ بَنِي فُلَانٍ فَعَرَفَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَتْ خَلْفًا وَّاَنْتَ صَائِمَةٌ قَالَتْ نَعَمْ نُحِبُّ اَنْ نُوَارِيَكَ بِهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهٗ وَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا ثُمَّ قَالَ لَا يَمُوْتَنَّ فِيْكُمْ مَيِّتٌ مَا دُمْتُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ اِلَّا يَعْنِيْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ بِهٖ فَاِنَّ صَلَاتِيْ لَهٗ رَحْمَةٌ۔

فرمائی۔ اور دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ فلاں عورت اور فلاں کی لونڈی ہے آپ نے اسے پہچان لیا اور یہ دو پہر کو فوت ہو گئی تھی۔ حضور انور روزہ رکھے ہوئے تھے اور آرام فرما تھے ہم نے آپ کو جگانا مناسب خیال نہ کیا۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی آپ نے چار دفعہ تکبیر ارشاد فرمائی بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص میری زندگی میں فوت ہو تو مجھے مطلع کرنا کیونکہ میرا اس پر نماز جنازہ پڑھنا اس کے لیے رحمت ہے

۲۰۲۸ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَخْبَرَنِيْ مَنْ شَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَاَمَّهُمْ وَصَفَّ اَصْحَابُهٗ خَلْفَهٗ قُلْتُ مَنْ هُوَ يَا اَبَا عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

سیدنا حضرت شعبی سے مروی ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تھا۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سب قبروں سے الگ تھلگ ایک قبر پر سے گزرے۔ آپ نے امامت کرائی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی۔ سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے شعبی سے دریافت کیا کہ وہ کون صاحب تھے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۰۲۹ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِ امْرَاَةٍ بَعْدَ مَا هُيِّلَتْ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے دفن ہونے کے بعد ایک عورت کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی!!

اَلرُّكُوْبُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْجَنَازَةِ

جنازے سے فارغ ہو کر سوار ہونا

۲۰۳۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ اَبِي الدَّحْدَاحِ فَلَمَّا رَجَعَ اُتِيَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرًى فَرَكِبَ وَمَشَيْنَا مَعَهٗ۔

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابو الدحداح کے جنازے کے ہمراہ نکلے جب آپ واپس تشریف لائے تو زین کے بغیر ایک گھوڑا آیا۔ آپ اس پر سوار ہوئے اور ہم آپ کے ساتھ پیدل چلے!

اَلزِّيَادَةُ عَلَى الْقَبْرِ

قبر پر زیادہ کرنا

۲۰۳۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّبْنٰی عَلَی الْقَبْرِ اَوْ یُزَادَ عَلَیْہِ اَوْ یُجَصَّصَ قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ مُوْسٰی اَوْ یُکْتَبَ عَلَیْہِ۔

انور صلے اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت بنانے یا قبر پر زیادتی کرنے اس پر آگ سے بنا ہوا چونا لگانے یا لکھنے سے منع فرمایا!

نوٹ: ہر قبر کو پختہ بنانا جائز ہے لیکن صرف اوپر کا حصہ اندر سے کوئی حصہ پختہ نہ کیا جائے۔ قبر کے سرہانے نام کا کتبہ لگانا تاکہ دوست واحباب فاتحہ کے وقت قبر کو پہچان سکیں جائز ہے۔ علماء صلحاء اولیاء بزرگان دین کی قبروں پر قبہ بنانا تاکہ لوگوں کو معلوم ہو سکے کہ یہ بزرگ کی قبر ہے! اسی طرح ان قبروں کے نزدیک عمارات بنانا تاکہ فاتحہ پڑھنے آئیں تو انہیں آرام ملے یا قبر کے قریب مسجد بنانا تاکہ جو لوگ اس میں نماز ذکر تلاوت کریں اس کا ثواب میت کو پہنچے جائز ہے۔
علماء و سادات کی قبور پر قبہ وغیرہ بنانے میں کوئی حرج نہیں اور قبر کو پختہ نہ کیا جائے۔ (درمختار، ردالمحتار) یعنی اندر سے پختہ نہ کیا جائے۔ اور اگر اندر کچی و خام ہو نیز اوپر سے چونا سیمنٹ وغیرہ لگایا جائے تو کوئی حرج نہیں!

اَلْبِنَاءُ عَلَی الْقَبْرِ

قبر پر عمارت بنانا

۲۰۳۲ عَنْ جَابِرٍ یَقُوْلُ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تَجْصِیْصِ الْقُبُوْرِ اَوْ یُبْنٰی عَلَیْہَا اَوْ یُجْلَسَ عَلَیْہَا اَحَدٌ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو گچ کرنے ان پر عمارت بنانے اور ان کے اوپر بیٹھنے سے منع فرمایا

تَجْصِیْصُ الْقُبُوْرِ

قبروں پر چونا لگانا

۲۰۳۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تَجْصِیْصِ الْقُبُوْرِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر چونا لگانے سے منع فرمایا۔

تَسْوِیَۃُ الْقَبْرِ اِذَا رُفِعَتْ

بلند قبر کو گرا کر برابر کرنا

۲۰۳۴ عَنْ ثُمَامَۃَ بْنِ شُفَیٍّ قَالَ کُنَّا مَعَ فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَتُوُفِّیَ صَاحِبٌ لَّنَا فَاَمَرَ فَضَالَۃُ بِقَبْرِہٖ فَسُوِّیَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُ بِتَسْوِیَتِہَا۔

سیدنا حضرت ثمامہ بن شفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم روم میں حضرت فضالہ بن عبید کے ہمراہ تھے۔ وہاں ہمارا ایک ساتھی فوت ہو گیا۔ حضرت فضالہ نے حکم فرمایا۔ تو ان کی قبر برابر کی گئی۔ بعدازاں ارشاد فرمایا کہ میں نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ قبر کو برابر کیا جائے!

نوٹ: بہتر اور افضل یہ ہے کہ قبر کو کچا بنایا جائے تاکہ اس کی بے حرمتی نہ ہو نیز معلوم ہو سکے کہ یہ بزرگ کی قبر ہے اور زیارت و فاتحہ پڑھنے والے وہاں آکر پہچان سکیں کہ یہ کس کی آخری آرام گاہ ہے۔

۲۰۳۵ عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَعْ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا صُورَةً فِي بَيْتٍ إِلَّا طَمَسْتَهَا

سیدنا حضرت ابوالہیاج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی نے آپ سے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں اس کام کے لیے نہ بھیجوں جس کے لیے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا؟ کوئی بلند قبر نہ چھوڑیے بلکہ اسے برابر کر دیجیے اور کسی گھر میں جو بھی تصویر دیکھیے اسے مٹا دیں۔

زِيَارَةُ الْقُبُورِ

قبروں کی زیارت کرنا

۲۰۳۶ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الضَّحَايَا فَوْقَ ثَلَاثٍ أَيَّامٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا۔

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ اب قبروں کی زیارت کرو اور میں نے تمہیں قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا۔ اب جب تک تمہاری مرضی ہو رکھو اور میں نے تمہیں کھجوروں کو کسی برتن میں بھگونے سے منع کیا تھا۔ سوائے اس کے انگوروں کو کسی مشک میں بھگویا جائے! اب تم جس برتن میں چاہو بھگو لو۔ اللہ اسے پیو لیکن ایسا نشہ دینے والی نہ ہو۔

۲۰۳۷ عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ إِلَّا مُلْثًا فَكُلُوا وَاطْعِمُوا وَادَّخِرُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَذَكَرْتُ لَكُمْ أَنْ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الظُّرُوفِ إِلَّا بِالْأَدْمِ وَالْمُزَادَاتِ وَالْقِرَبِ وَالْحَنْتَمِ انْتَبِذُوا فِيمَا بَدَا لَكُمْ وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَزُورَ فَلْيَزُرْ وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا۔

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ایک ایسی مجلس میں تھے جس میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم بھی تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زائد کھانے سے منع فرمایا تھا اب کھاؤ، کھلاؤ اور جتنا مناسب سمجھو جمع کر رکھو اور میں نے تمہیں کھجور یا انگور کی شراب پیمانہ برتنوں تو بنے مٹی کے گھڑے کی کدو کی اور سبز روغنی برتن میں بنانے سے منع کیا تھا اب جس برتن میں چاہو نبیذ بناؤ لیکن ہر نشہ لانے والی چیز سے بچو اور میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع فرمایا تھا اب جس کا دل چاہے زیارت کرے لیکن زبان سے برا نہ کہے۔

نوٹ: زیارت قبور مستحب ہے۔ ہر ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے جمعہ یا جمعرات، ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے سب سے افضل روز جمعہ وقت صبح ہے۔ اولیاء کرام کے مزارات طیبات پر سفر کر کے جانا جائز ہے۔

زِيَارَةُ قَبْرِ الْمُشْرِكِ

۲۰۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ وَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ۔

مُشرک کی قبر کی زیارت کرنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کی مزار پر تشریف لے گئے خود بھی روئے اور اپنے ساتھ والے لوگوں کو رُلانے لگے۔ ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے مالک سے والدہ کے لیے استغفار کی درخواست کی تو مجھے اجازت نہ ملی

بعد ازاں میں نے ان کی قبر پر جانے کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت بخشی گئی تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ زیارت قبر موت کی یاد دلاتی ہے۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِيْنَ

۲۰۲۹ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُوْ جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ أَبُوْ جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتّٰى كَانَ آخِرُ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْ يَسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَنَزَلَتْ إِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ أَحْبَبْتَ۔

مُشرکین کے لیے دُعا کرنے کی ممانعت

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے سُنا کہ جب حضور کے چچا حضرت ابوطالب کی وفات کا وقت نزدیک آیا، تو آپ ان کے ہاں تشریف لے گئے، وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بیٹھے تھے آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے میرے چچا تم کہو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ اس کلمہ کی برکت سے میں تمہارے لیے اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں مغفرت کی عرض کروں گا۔ ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا۔ اے ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین کو پسند نہیں کرتے؟ بعد ازاں وہ دونوں ان سے بات چیت کرتے رہے یہاں تک ابوطالب کے منہ سے آخری بات یہ نکلی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں۔ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہارے لیے دعا مغفرت کروں گا جب تک مجھے ممانعت نہ ہوگی۔ اس وقت یہ آیت شریفہ نازل ہوئی ما کان للنبی والذین امنوا آخر تک یعنی نبی اور ایمان لانے والوں کو مشرکین کے لیے دعا مغفرت نہیں کرنی چاہیئے۔ اور یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ آپ جسے چاہیں اسے ہدایت نہیں دے سکتے!

۲۰۳۰ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں

لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ أَتَسْتَغْفِرُ لِوَالِدَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ أَوَلَمْ يَسْتَغْفِرْ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ۔

سے ایک شخص کو اپنے مشرک ماں باپ کے لیے دعا مانگتے سنا میں نے اس سے دریافت کیا۔ کہ تو ان کے لیے دعا کرتا ہے حالانکہ وہ مشرک تھے۔ انہوں نے کہا جناب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کے لیے دعا کی تھی حالانکہ وہ مشرک تھا میں حضور سرور کائنات کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا۔ تب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کے لیے جو دعا فرمائی تھی وہ ایک وعدے کی وجہ سے تھی۔

نوٹ:۔ جو حضرت ابراہیم نے لاستغفرن لک کہہ کر ارشاد فرمایا تھا۔ جب آپ کو معلوم ہوا کہ آذر اللہ کا دشمن ہے۔ تو آپ اس سے بیزار ہو گئے۔

اَلْاَمْرُ بِالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

مسلمانوں کے لیے دعا کرنے کا حکم

۲۰۴۱ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ مُحَدِّثُ قَالَتْ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلَى قَالَتْ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي هُوَ فِيهَا عِنْدِي انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَكَرَيْدَةً إِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ أَنِّي قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا فَخَرَجَ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي وَانْطَلَقْتُ فِي أَثَرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَثَلَّثَ مَرَّاتٍ فَأَطَالَ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشُ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ لَا شَيْءَ قَالَ لَتُخْبِرِينِي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي

سیدنا حضرت محمد بن قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں تمہیں اپنا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بیان کروں۔ ہم نے عرض کیا جی ہاں ضرور بیان فرمائیے آپ نے فرمایا۔ ایک دفعہ میری باری کی رات حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے۔ اسی دوران آپ نے کروٹ لی اور دونوں جوتیاں اپنے پاؤں کے پاس رکھ لیں اور چادر کا کچھ حصہ بچھایا۔ بعد ازاں آپ نے تھوڑے سے وقفہ کے بعد جب میں سو گئی۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی سے جوتیاں پہنیں اور اپنی چادر اٹھائی اور آہستہ سے دروازہ کھولا۔ اور چپکے سے باہر تشریف لائے۔ یہ صورت حال دیکھ کر میں نے بھی اپنا کرتہ سر میں ڈالا۔ اور اپنی سر پر اوڑھنی اپنا تہبند پہنا اور آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بقیع تک تشریف لائے۔ وہاں تشریف لا کر دونوں ہاتھ تین دفعہ اٹھائے اور بڑی دیر تک کھڑے رہے۔ پھر واپس آئے اور میں بھی واپس آئی۔ آپ جلدی جلدی چلے اور میں بھی جلدی جلدی چل۔ آپ دوڑنے لگے میں بھی دوڑنے لگی بعد ازاں آپ تیزی سے دوڑنے لگے میں نے بھی ایسے ہی دوڑنا شروع کر دیا اور

اَنْتَ وَاِنِّیْ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ وَاَنْتَ اَشْوَاهُ
اَنْتِ مَا بِیْ اَمَا بِیْ قَالَتْ نَعَمْ فَلَهَزَنِیْ فِیْ
صَدْرِیْ لَهْزَةً اَوْجَعَتْنِیْ ثُمَّ قَالَ اَظَنَنْتِ اَنْ یَحِیْفَ
اللّٰهُ عَلَیْكِ وَرَسُوْلُهُ قُلْتُ مَهْمَا یَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ
اللّٰهُ قَالَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَانِیْ حِیْنَ رَاَیْتِ وَلَمْ یَدْخُلْ
عَلَیَّ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِیَابَكِ فَنَادَانِیْ فَاَخْفَاهُ مِنْكِ
فَاَجَبْتُهُ فَاَخْفَیْتُهُ مِنْكِ فَظَنَنْتُ اَنَّكِ قَدْ
رَقَدْتِ وَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَكِ وَخَشِیْتُ اَنْ
تَسْتَوْحِشِیْ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَ الْبَقِیْعَ فَاَسْتَغْفِرَ
لَهُمْ قُلْتُ كَیْفَ اَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
قُوْلِی السَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ
الْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ

میں آپ سے پہلے گھر پہنچ گئی تو میں نے آپ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تو وہی ہے جو میں سمجھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا ہاں میں وہی ہوں۔ پھر آپ نے میرے سینہ پر ایک مکا مارا جس سے مجھے تکلیف ہوئی۔ پھر فرمایا کہ کیا تو یہ خیال کرتی ہے کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تجھ پر ظلم فرمائیں گے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کس طرح عرض کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہو۔

ان گھر والوں کے مومنوں اور مسلمانوں پر سلام ہو اور اللہ جل شانہ ہم میں سے اگلوں اور پچھلوں پر رحم فرمائے۔ اور اگر خدا کو منظور ہوا تو ہم تم سے ملنے والے ہیں۔

۲۰۴۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَلَبِسَ ثِیَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ قَالَتْ وَاَمَرْتُ جَارِیَتِیْ بَرِیْرَةَ تَتْبَعُهُ فَتَبِعَتْهُ حَتّٰی جَاءَ الْبَقِیْعَ فَوَقَفَ فِیْ اَدْنَاهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَقِفَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَبَقَتْهُ بَرِیْرَةُ فَاَخْبَرَتْنِیْ فَلَمْ اَذْكُرْ لَهُ شَیْئًا حَتّٰی اَصْبَحْتُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کھڑے ہوئے اور آپ نے کپڑے پہنے پھر باہر تشریف لائے۔ میں نے اپنی لونڈی بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تو پیچھے پیچھے جا۔ وہ گئی یہاں تک کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں پہنچے اور وہاں جتنی دیر تک اللہ جل جلالہ کو منظور تھا کھڑے رہے۔ پھر آپ واپس تشریف لائے تو حضرت بریرہ آگے بڑھ کر

ثُمَّ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أَهْلِ الْبَقِيعِ لِأُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ۔

اور مجھ سے بیان فرمایا۔ میں نے کچھ نہیں کہا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے آپ سے دریافت کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے بقیع والوں کی طرف دعا کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا۔

۲۰۴۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَتْ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا وَإِيَّاكُمْ مُتَوَاعَدُونَ غَدًا تُؤَجَّلُونَ وَإِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ الْغَرْقَدِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب آپ کے ہاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی باری ہوتی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی رات بقیع کی طرف تشریف لے جاتے۔ اور ارشاد فرماتے "اے مسلمانوں کے گھر کے رہنے والو تم پر سلام ہو۔ تمہیں اور تمہیں کل کا وعدہ دیا گیا ہے اور آخر خدا کو منظور ہوا تو ہم تم سے جلد ہی ملنے والے ہیں۔ اے اللہ بقیع الغرقد والوں کو بخش دے"۔

جنت البقیع مدینہ منورہ کے نزدیک ایک قبرستان کا نام ہے اس میں پہلے غرقد نامی ایک کانٹے دار درخت تھا۔ اس لیے اسے بقیع الغرقد کہتے ہیں۔

۲۰۴۳ عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى الْمَقَابِرَ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ۔ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلَكُمْ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم قبرستان پر تشریف لے جاتے تو آپ ارشاد فرماتے۔ اے مومنین اور مسلمانوں کے گھر والو تم پر سلام! اگر اللہ کو منظور ہوا تو ہم تم سے جلد ہی مل جائیں گے۔ تم ہم سے آگے گئے ہو اور ہم تمہارے پیچھے ہیں۔ میں اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے سلامتی چاہتا ہوں۔

۲۰۴۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرُوا لَهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب بادشاہ حبشہ نجاشی کا انتقال ہوا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کی مغفرت اور بخشش کے لیے دعا کرو۔

۲۰۴۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ حبشہ کی وفات کی خبر اس روز دی۔ جب اس کا انتقال ہوا اور ارشاد فرمایا۔ اپنے بھائی کے لیے دعا کرو۔

التغليظ في اتخاذ السرج على القبور

قبروں پر چراغ جلانے کی برائی

۲۰۴۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَ الْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ

سے، کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو قبروں کی زیارت کریں
اور ان لوگوں پر جو قبروں پر مساجد بنائیں اور وہاں چراغ جلائیں!!

اَلتَّشْدِيْدُ فِي الْجُلُوْسِ عَلَى الْقَبْرِ

قبروں پر بیٹھنے کی برائی

۲۰۴۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ حَتّٰى تُحْرِقَ ثِيَابَهٗ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر تم میں سے کوئی شخص آگ کی چنگاری پر بیٹھے حتیٰ کہ اس کے کپڑے جل جائیں تو یہ قبروں پر بیٹھنے سے بہتر ہے!

۲۰۴۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْعُدُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قبروں پر نہ بیٹھو!!

اِتِّخَاذُ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ

قبروں کو مسجد بنانا

۲۰۵۰ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہٗ نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ بنانے والی قوم پر لعنت فرمائی!

۲۰۵۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہٗ نے یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائی کیونکہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی مزاروں کو مسجد بنالیا۔

كَرَاهِيَةُ الْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ فِي النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ

قبرستان میں سبتی جوتے پہن کر جانا مکروہ

نوٹ: سبت بالوں والا چمڑہ جس کو دباغت کے بعد صاف کیا جائے اور اس کے بال دور کر کے جوتیاں بنائی جائیں یہ جوتیاں پہن کر قبرستان میں جانے سے اس لیے منع فرمایا گیا کہ ان میں نجاست نہ ہو نیز قبروں کی بے حرمتی نہ ہو یا اگر وہ اعلیٰ قسم کے نرم و نرم دبیت والی جوتیاں ہوں تو ان سے تکبر، فخر اور غرور کی بو آتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو عاجزی پسند ہے۔ عربوں میں رواج تھا کہ وہ بال سمیت چمڑے کی جوتیاں پہنتے تھے!!

۲۰۵۲ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلَى قُبُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ شَرًّا كَثِيْرًا ثُمَّ مَرَّ عَلَى قُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا فَمَا نَتَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ فَرَأَى رَجُلًا يَمْشِي بَيْنَ الْقُبُوْرِ فِي نَعْلَيْهِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيْنِ أَلْقِهِمَا

سیدنا حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہے تھے آپ مسلمانوں کی قبور پر سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ لوگ بہت بڑی برائی سے بچ گئے اور آپ آگے تشریف لے گئے! اس کے بعد آپ مشرکوں کی قبروں سے گزرے تو ارشاد فرمایا یہ لوگ بہت بڑی بھلائی سے محروم رہے اور اس کے بعد حضور آگے تشریف لے گئے۔ اچانک آپ نے دیکھا کہ ایک شخص قبروں میں جوتیاں پہن کر چل رہا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے سبتی جوتیوں والے اپنے جوتے اتار دے

التَّسْهِيْلُ فِي غَيْرِ السِّبْتِيَّةِ

سبتی جوتیوں کے سوا دوسری جوتیاں پہننا

۲۰۵۳ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهٖ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهٗ أَنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندے کو اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے۔ اور اس کے دوست واپس جاتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

نوٹ: مصنف علیہ الرحمۃ اس حدیث شریف سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ قبرستان میں جوتیاں پہن کر جانا درست ہے

الْمَسْئَلَةُ فِي الْقَبْرِ

قبر میں سوال کا بیان

۲۰۵۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهٖ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهٗ أَنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ وَقَالَ كَانَتْ تَأْتِيْهِ مَلَكَانِ يُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، فَيُقَالُ لَهٗ انْظُرْ إِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب انسان اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس جاتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے اس کے بعد اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں تو اس عظیم ہستی کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتا تھا؟ جو شخص مسلمان ہوتا ہے وہ کہتا ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہٗ کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ تو اپنی جگہ کو جہنم میں دیکھ اللہ جل شانہٗ نے تجھے جنت میں اس سے بہتر جگہ عطا کی ہے

مَسْأَلَةُ الْكَافِرِ

۲۰۵۵ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ يُقْعِيَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ مَقْعَدًا خَيْرًا مِنْهُ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ كَمَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَهُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ۔

حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ اپنے دوستوں کو واپس جاتے دیکھتا ہے!

کافر سے سوالِ قبر کا بیان

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب انسان کو اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے۔ اور اس کے اقربا واپس آجاتے ہیں۔ تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔ پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں کہ تیرا اس شخص کے بارے میں کیا عقیدہ ہے۔ جو مسلمان ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ تم اپنا ٹھکانا جہنم میں دیکھو اللہ جل شانہ نے تجھے اس کے بدلے وہ جگہ دی جو اس سے بہتر ہے۔ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعد ازاں وہ اپنی دونوں جگہوں کو دیکھتا ہے لیکن کافر اور منافق کو جب کہا جاتا ہے کہ تیرا اس شخص کے متعلق کیا عقیدہ تھا تو وہ کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہ تھا جیسے لوگ کہتے تھے میں بھی کہتا تھا تو اس سے کہا جاتا ہے کہ نہ تو نے اپنی عقل سے دریافت کیا اور نہ ہی قرآن کریم کو سمجھا۔ بعد ازاں اسے دونوں کانوں کے درمیان میں مارا جاتا ہے۔ وہ ایک زور دار چیخ مارتا ہے جس کو آدمی اور جن کے سوا سب قریب والے سنتے ہیں!

مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ

۲۰۵۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا وَسُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ وَخَالِدُ بْنُ عُرْفُطَةَ فَذَكَرُوا أَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ مَاتَ بِبَطْنِهِ فَإِذَا هُمَا يَشْتَهِيَانِ أَنْ يَكُونَا شَهِدَا جَنَازَتَهُ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَقْتُلْهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ فَقَالَ الْآخَرُ بَلَى الشَّهِيدُ۔

جو شخص پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو کر مرجائے

سیدنا حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں سلیمان بن صرد اور حضرت خالد بن عرفطہ کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا۔ لوگوں نے بیان کیا کہ فلاں صاحب پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو کر فوت ہو گئے ان دونوں نے آرزو کی کاش وہ اس کے جنازے میں شامل ہوتے بعد ازاں ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا۔ کہ جو شخص پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو کر فوت ہو جائے اسے قبر کا عذاب نہ ہوگا! دوسرے نے کہا کہ ہاں وہ شہید ہے!

اَلشَّهِيْد

۲۰۵۷ عَنْ ثَابِتِ بْنِ سَعْدٍ مِنْ آهْلِ يَمَامَةَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَالُ الْمُؤْمِنِيْنَ يُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ اِلَّا الشَّهِيْدَ قَالَ كَفٰى بِبَارِقَةِ السُّيُوْفِ عَلٰى رَاْسِهٖ فِتْنَةً

۲۰۵۸ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ الطَّاعُوْنُ وَالْبَطْنُ وَالْغَرَقُ وَالنُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ مِرَارًا اَوْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مُتَوَاتِرًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ضَمَّةُ الْقَبْرِ وَضَغْطَتُهُ

۲۰۵۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَشَهِدَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ عَذَابُ الْقَبْرِ

عَذَابِ الْقَبْرِ

۲۰۶۰ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۲۰۶۱ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ

شہید سے سوال قبر کا بیان

سیدنا حضرت راشد بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے سنا کہ ایک شخص نے حضور سے دریافت کیا کہ ایسا کیوں ہے کہ سب مسلمانوں کو قبر میں آزمایا جاتا ہے مگر شہید کا امتحان نہیں ہوتا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ان کے سروں پر تلوار کی چمک کی آزمائش کافی ہے!

سیدنا حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طاعون پیٹ کے عارضے سے مرنا کرب کی زیادتی ہونا اور بچہ جنتے وقت مرنا شہادت ہے! اس حدیث شریف کے راوی بھی فرماتے ہیں۔ کہ ہم سے ابو عثمان نے یہ حدیث شریف کئی دفعہ بیان کی اور ایک دفعہ کو اسے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا قول فرمایا۔

قبر کا دبانا اور بھینچنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا۔ یہ وہ ہستی ہیں جن کی وفات سے عرش ہل گیا آسمان کے دروازے کھل گئے اور ستر ہزار فرشتے اس کے جنازے میں شامل ہوئے۔ البتہ اسے ایک دفعہ قبر میں دبایا گیا اور بعد ازاں وہ عذاب جاتا رہا!

عذاب قبر کا بیان

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آیت شریفہ یثبت اللہ الذین امنوا الخ عذاب قبر اور آخرت میں عذاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے!

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و فی الاخرۃ عذاب قبر کے بارے میں

مَنْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔

نازل ہوئی، مردے سے سوال ہوگا تیرا رب کون ہے؟ تیرا پیغمبر کون ہے؟ وہ کہے گا میرا پروردگار اللہ ہے اور میرے پیغمبر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس آیت قیامت الذین الخ شریفہ سے یہی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں ایمان والوں کو ٹھیک بات پر ثابت رکھے گا۔

نوٹ: حدیث شریف سے اثبات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں ایمان والوں کو ٹھیک باتوں پر قائم رکھے گا۔ اور آخرت میں بھی وہ ہر سوال کا جواب دیں گے۔ مسلمان اور کافر، نیکوکار اور گنہگار اور اچھے برے کی موت میں یہی فرق ہے۔

سو کافر کی یہ پہچان کہ گمان میں ہے ۔۔۔ سو ان کی یہ پہچان کہ گمان میں ہیں آفاق

۲۰۶۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتًا مِنْ قَبْرٍ فَقَالَ مَتٰى مَاتَ هٰذَا فَقَالُوْا مَاتَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر سے ایک آواز سنی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ اس شخص کی وفات کب ہوئی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جاہلیت کے دور میں (یہ سن کر آپ نے اطمینان محسوس فرمایا کہ یہ شخص مسلمان نہیں) بعد ازاں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر تم گھبرا نہ جاتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر سنا دے!

۲۰۶۳ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا۔

سیدنا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سورج غروب ہونے کے بعد تشریف لائے آپ نے ایک آواز سن کر فرمایا، یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔ (یہ حدیث شریف حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر دلالت کرتی ہے۔ آپ کی شان میں ارشاد فرمایا گیا وما ھو علی الغیب بضنین یعنی یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ صاحب تفسیر عالم التنزیل نے آپ کے علم غیب کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور کے پاس علم غیب آتا ہے لیکن آپ اس میں تم پر بخل نہیں کرتے بلکہ تمہیں سکھاتے ہیں۔ اور تمہیں خبر دیتے ہیں۔ جیسے کاہن چھپاتے ہیں۔ ویسے نہیں چھپاتے۔ اللہ جل شانہ نے حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں ہے ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ یہ علم تو میرے علوم کا بعض حصہ ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد ہے۔ میں تمہیں وہ کچھ بتا سکتا ہوں جو کچھ تم کھاتے اور گھروں میں جمع رکھتے ہو تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے بارے میں کیا کہنا جو سب سے اعلیٰ اور اولیٰ و افضل ہیں۔)

اَلتَّعَوُّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

عذاب قبر سے پناہ طلب کرنا

۲۰۶۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ۔

کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے: اللّٰھم انی اعوذ بک من عذاب القبر الخ ۔۔۔۔۔۔۔۔ یا اللہ میں عذاب قبر، جہنم کے عذاب، زندگی و موت کے فساد اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں!

۲۰۶۵ أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ عذاب قبر سے پناہ طلب فرماتے!

۲۰۶۶ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتْنَةَ الَّتِي يُفْتَنُ بِهَا الْمَرْءُ فِي قَبْرِهِ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً قَالَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَنْ أَفْهَمَ كَلَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا سَكَنَتْ ضَجَّتُهُمْ فَقُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيبٍ مِنِّي أَيْ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ قَوْلِهِ قَالَ فَإِنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے قبر کے اس فتنہ کا ذکر فرمایا۔ جو انسان کو قبر میں ہوتا ہے جب آپ نے اسے بیان فرمایا تو مسلمانوں نے ایک چیخ ماری جس کی وجہ سے میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہ سن سکی۔ جب ان کی چیخ ختم ہوئی تو میں نے اپنے نزدیک بیٹھے ہوئے ایک شخص سے دریافت کیا اللہ تجھ میں برکت عطا فرمائے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں کیا ارشاد فرمایا؟ اس نے بتایا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر وحی آئی ہے کہ قبر میں تمہاری آزمائش ہوگی اور یہ آزمائش فتنہ دجال کی آزمائش کے برابر ہوگی!

۲۰۶۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ قُولُوا اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھاتے ہیں۔ یہ دعا کچھ اس طرح ہے۔ اے اللہ! بے شک ہم جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب، مسیح دجال کے فتنہ اور زندگی و موت کی ہر آزمائش سے تیری پناہ مانگتے ہیں

۲۰۶۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَهِيَ تَقُولُ أَنْتُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُودُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک یہودی عورت میرے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ کہنے لگی کہ قبر میں تمہاری آزمائش ہوگی! یہ سن کر آپ گھبرائے اور ارشاد فرمایا کہ یہود ہی کی آزمائش ہوگی!

وَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِثْنَا لَيَالِيَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم کئی راتیں ٹھہرے رہے۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری طرف وحی آئی ہے کہ تمہیں قبر میں آزمایا جائے گا حضرت عائشہ نے فرمایا پھر میں نے آپ کو عذاب قبر سے پناہ مانگتے سنا۔

۲۰۶۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَقَالَ إِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم عذاب قبر، فتنہ دجال سے پناہ مانگتے اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ قبر میں تمہاری آزمائش ہوگی۔

۲۰۷۰ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَتْ يَهُودِيَّةٌ عَلَيْهَا فَاسْتَوْهَبَتْهَا شَيْئًا فَوَهَبَتْ لَهَا عَائِشَةُ فَقَالَتْ أَجَارَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن ایک یہودی عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کوئی چیز مانگی آپ نے اسے وہ چیز دی یہودی عورت نے کہا۔ اللہ آپ کو عذاب قبر سے بچائے حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ یہ سن کر میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا حتیٰ کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ میں نے آپ سے عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہودیوں کو قبروں میں عذاب ہوتا ہے۔ جسے جانور سنتے ہیں۔

۲۰۷۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ عَجُوزَتَانِ مِنْ عَجَائِزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَجُوزَتَيْنِ مِنْ عَجَائِزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ قَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ صَدَقَتَا إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میرے پاس مدینہ منورہ کی دو بوڑھی عورتیں آئیں اور انہوں نے کہا اہل قبر کو قبر میں عذاب ہوتا ہے میں نے انہیں جھٹلایا اور مجھے ان کو سچا کہنا برا محسوس ہوا۔ بعد ازاں وہ دونوں وہاں سے رخصت ہو گئیں اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو بوڑھی عورتیں مدینہ سے آئی تھیں اور وہ کہہ رہی تھیں کہ قبر والوں کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے سچ کہا بے شک قبر والوں کو قبر میں عذاب ہوتا ہے جسے سب جانور سنتے ہیں۔ بعد ازاں میں نے حضور اللہ صلے اللہ

وَضْعُ الْجَرِيْدَةِ عَلَى الْقَبْرِ

۲۰۷۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ مَكَّةَ أَوِ الْمَدِيْنَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰى كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَتَنَزَّهُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا كَسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ مِّنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا أَوْ إِلٰى أَنْ يَيْبَسَا۔

نوٹ: اس سے ثابت ہوا کہ قبروں پر پھولوں کے ہار ڈالنا سنت ہے۔

۲۰۷۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَتَنَزَّهُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا۔

۲۰۷۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ أَحَدَكُمْ

علیہ وسلم کو ہر نماز کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگتے سنا۔

قبر پر سبز شاخ رکھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے کسی باغ کے نزدیک سے گزرے، تو دو ایسے افراد کی آواز سنی جن کو عذاب قبر ہو رہا تھا۔ آپ سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک تو اپنے پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔ بعد ازاں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ منگوائی اس کے دو ٹکڑے کیے اور ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جب تک یہ دونوں خشک نہ ہوں شاید انکے عذاب میں تخفیف ہو۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گزرے اور ارشاد فرمایا۔ انہیں عذاب ہو رہا ہے اور کسی گناہ کبیرہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ ایک تو پیشاب سے پاک صاف نہیں رہتا تھا۔ اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔ بعد ازاں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک تر و تازہ شاخ لی اس سے چیر کر دو ٹکڑے کیے بعد ازاں ہر ایک قبر پر ایک ایک ٹکڑا لگایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس لیے شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو! جب تک یہ خشک نہ ہوں

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب

إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

تم میں سے کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اسے صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔ اگر جنتی ہو تو جنت میں سے اور اگر دوزخی ہو تو دوزخ میں سے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اٹھائے۔

۲۰۷۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ قِيلَ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے جو شخص فوت ہو جائے اسے صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔ اگر جنتی ہے تو جنت میں سے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ میں سے، اور اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے حتیٰ کہ اللہ جل شانہٗ اسے قیامت کے دن اٹھائے

۲۰۷۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تم میں جو شخص مرجاتا ہے اسے صبح و شام اپنا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔ جنتی ہو تو جنت سے اور جہنمی ہو تو جہنم سے۔ اور اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے حتیٰ کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے اٹھائے گا۔

أَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِينَ

مسلمانوں کی روحیں

۲۰۷۷ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَحْدِيثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرَةٌ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

سیدنا حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کی روح جنت کے درختوں پر اڑتی رہے گی حتیٰ کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس کے بدن کی طرف ارسال فرمائے گا۔

۲۰۷۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ أَخَذَنَا يَحْدُثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرِينَا مَصَارِعَهُمْ بِالْأَمْسِ قَالَ هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَمَا قَالَ عُمَرُ الَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأُوا تِلْكَ فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ فَأَتَاهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَى

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم مکے اور مدینہ شریف کے درمیان حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہے تھے آپ بدر والوں کا ذکر فرمانے لگے اور فرمایا کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پہلے ہمیں کافروں کے مارے جانے کی جگہیں دکھائیں اور فرمایا۔ کہ یہ فلاں کے قتل ہونے کی جگہ ہے! اور یہ فلاں شخص کے گرنے کی جگہ ہے۔ اگر اللہ کو منظور ہوا تو کل! حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر اس ذات کی قسم جس نے حضور محمد صلی اللہ

يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ۔

علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر اور رسول فرمایا۔ ہر ایک کافر بیشک اسی جگہ مارا گیا۔ ان سب کو ایک کنوئیں میں ڈالا گیا اس کے بعد حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور بلند آواز سے بلایا۔ اے فلاں فلاں کے بیٹے۔ اے فلاں فلاں شخص کے بیٹے! تمہارے پروردگار نے تم سے جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے سچا پایا یا نہیں۔ اور میں نے تو اپنے رب کے وعدہ یعنی فتح و نصرت کو پالیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ کہ آپ مردہ جسموں سے گفتگو فرماتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم میری بات کو ان سے زیادہ نہیں سنتے۔

ثوبت: اس حدیث شریف میں سماع موتی کی زبردست دلیل موجود ہے۔ نیز یہ کہ میت اپنے نزدیک آنے والوں کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے ان کو پہچانتا ہے۔ ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہے!

۲۰۷۹ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ سَمِعَ الْمُسْلِمُونَ مِنَ اللَّيْلِ بِبِئْرِ بَدْرٍ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُنَادِي يَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَيَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَيَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَيَا أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَتُنَادِي قَوْمًا قَدْ جَيَّفُوا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُجِيبُوا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمانوں نے رات کو بدر کے کنوئیں پر سنا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر آواز دے رہے تھے اے ابوجہل ابن ہشام، اے شیبہ بن ربیعہ، اے عتبہ بن ربیعہ، اے امیہ بن خلف! کیا تم اپنے پروردگار کے وعدہ عذاب کو صحیح پایا؟ میں نے تو اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا۔ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مرکر گلے سڑے والوں سے بات چیت فرماتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم ان سے میری بات چیت کو زیادہ نہیں سن سکتے۔ لیکن ان میں جواب دینے کی استطاعت نہیں!

۲۰۸۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى قَلِيبٍ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ إِنَّهُمْ يَسْمَعُونَ الْآنَ مَا أَقُولُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهِلَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمُ الْآنَ يَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم بدر کے کنوئیں پر کھڑے ہوئے اور پوچھا کیا تم نے اللہ رب العزت کا وعدہ عذاب سچا پایا۔ جو اللہ نے تمہارے ساتھ کیا تھا؟ اس کے بعد فرمایا کہ میں جو کچھ کہتا ہوں یہ اس وقت اسے سن رہے ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس بات کا تذکرہ کیا گیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ سیدنا

لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَتْ قَوْلَهُ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى حَتَّى قَرَأَتِ الْآيَةَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھول گئے۔ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ارشاد فرمایا تھا جو کچھ میں نے کہا تھا وہ سچ تھا اور اسے وہ جانتے ہیں! بعد ازاں آپ نے اس آیہ شریفہ کی تلاوت فرمائی اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى الخ!

۲۰۸۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ فِي حَنَاكِيبِ مَيِّتَةٍ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام انسانوں کے بدن کو ریڑھ کی ہڈی کے سوا زمین کھا جاتی ہے اسی سے انسان کا جسم تعمیر ہوا ہے اور پھر اسی میں جوڑا جائے گا!

نوٹ: عجب الذنب کا مطلب ہے جہاں سے کسی جانور کی دم پیدا ہوتی ہے۔ حدیث پاک کا مقصود یہ ہے کہ انسان کی کمر کے سوا اس کا باقی سارا جسم گل سڑ جاتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں انسان کی پیدائش یہاں سے ہی شروع ہوتی ہے اور قیامت میں جسم کی دوبارہ تعمیر کی ابتداء اسی ہڈی سے ہوگی! اور انسان کا جسم ویسا ہی تیار ہو جائے گا۔ ریڑھ کی ہڈی نہ گلنے سے مراد یہ ہے کہ یا تو یہ ساری نہیں گلتی اس کے باریک باریک اجزاء رہ جاتے ہوں گے اگرچہ باقی سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب بمرادہ!

۲۰۸۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُكَذِّبَنِي وَشَتَمَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتِمَنِي أَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ إِنِّي لَا أُعِيدُهُ كَمَا بَدَأْتُهُ وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ آخِرِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَأَنَا اللّٰهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے کہ مجھے ابن آدم نے جھٹلایا حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا اور اس نے مجھے گالی دی جو اسے ایسا کرنا مناسب نہ تھا! پس جھٹلانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں اللہ جل شانہ کی طرف لوٹ کر نہیں جاؤں گا جیسے اللہ نے اسے پہلی دفعہ پیدا فرمایا۔ اور دوبارہ پیدا کرنا پہلی دفعہ پیدا کرنے کی نسبت زیادہ مشکل نہیں ہے اور ابن آدم کا اللہ کو گالی دینا یہ ہے۔ کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے حالانکہ میں ایک ہوں کسی کا محتاج نہیں، نہ مجھے کسی نے جنا اور نہ ہی میں کسی سے جنا گیا ہوں۔ اور کوئی میرا ہمسر نہیں!

۲۰۸۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْرَفَ عَبْدٌ عَلَى نَفْسِهِ حَتَّى حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ کہ ایک شخص نے بہت گناہ کیے تھے جب وہ فوت ہونے لگا تو اس نے اپنے

اسْحَقُوْنِيْ ثُمَّ اذْرُوْنِيْ فِي الرِّيْحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيَّ لَيُعَذِّبَنِّيْ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ خَلْقِهِ قَالَ فَفَعَلَ أَهْلُهُ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا أَوْ مَا أَخَذَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْيَتُكَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ۔

۲۰۸۴۔ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيْءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا أَنَا مُتُّ فَاحْرِقُوْنِيْ ثُمَّ اطْحَنُوْنِيْ ثُمَّ اذْرُوْنِيْ فِي الْبَحْرِ فَإِنَّ اللّٰهَ إِنْ يَقْدِرْ عَلَيَّ لَمْ يَغْفِرْ لِيْ قَالَ فَأَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ فَنَتَفَتْ رُوْحَهُ قَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَبِّ مَا فَعَلْتُ إِلَّا مِنْ مَخَافَتِكَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ۔

اَلْبَعْثُ

۲۰۸۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ إِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا۔

رشتہ داروں کو کہا، جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے جلانا اور پیسنا اور ہوا میں میری کچھ خاک ہوا میں اڑا دینا۔ اور کچھ دریا میں بہا دینا۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر قادر ہوگا تو وہ مجھے ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا کسی کو نہ کرے گا۔ لوگوں نے اس کے فوت ہونے کے بعد ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے کچھ حصہ لینے والی ہر چیز پانی، زمین اور ہوا کو حکم فرمایا کہ جو کچھ تم نے لیا ہے۔ وہ حاضر کرو۔ حتیٰ کہ وہ شخص سالم ہو کر کھڑا ہوا اس وقت اللہ جل شانہ نے اس سے دریافت فرمایا۔ تو نے ایسا کیوں کیا؟ تو بندے نے عرض کیا تیرے ڈر سے، اللہ جل شانہ نے اس کی مغفرت فرما دی۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ایک شخص اپنے اعمال کو برا جانتا تھا۔ جب مرنے لگا تو اس نے اپنے رشتہ داروں سے کہا، جب میں فوت ہو جاؤں تو تم مجھے جلانا۔ اس کے بعد آٹے کی طرح پیس دینا پھر دریا میں ڈال دو۔ کیونکہ اگر اللہ جل شانہ نے مجھے عذاب میں مبتلا فرما دیا تو وہ کبھی میری مغفرت نہیں فرمائے گا (جب وہ فوت ہو گیا تو لوگوں نے ایسا ہی کیا) اللہ جل شانہ نے فرشتوں کو حکم فرمایا جنہوں نے اس کی روح کو پکڑا۔ بعد ازاں اللہ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا اس نے عرض کیا اے اللہ! میں نے ایسا تیرے خوف اور ڈر کی وجہ سے کیا۔ خداوند قدوس نے اس کی مغفرت فرما دی۔

قیامت میں اٹھنے کا بیان

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ آپ فرماتے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے سنا۔ کہ تم اللہ سے ننگے پاؤں ننگے بدن اور بے ختنہ ملو گے!!

۲۰۸۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرْلًا وَأَوَّلُ الْخَلَائِقِ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز لوگ ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھائے جائیں گے اور تمام مخلوقات سے پہلے سیدنا حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ بعد ازاں آپ نے بہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی کَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ کہ یعنی جیسے ہم نے پہلے پیدا فرمایا۔ ایسے ہی ہم دوبارہ پیدا فرمائیں گے!!

۲۰۸۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرْلًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَكَيْفَ بِالْعَوْرَاتِ قَالَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے روز لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھیں گے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! لوگوں کی شرمگاہوں کا کیا حال ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہر شخص کو اپنا دھیان پڑی ہوگی (تو کوئی شخص کسی کی شرمگاہ کو نہ دیکھے گا!!)

۲۰۸۸ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً قُلْتُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ إِنَّ الْأَمْرَ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذٰلِكَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہیں ننگے پاؤں ننگے بدن اٹھایا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا کیا مرد اور عورت ایک دوسرے کی شرم کو دیکھیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کا خیال کہاں ہوگا، حشر کی مصیبت بہت کڑی اور شدید ہوگی۔

۲۰۸۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ اثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن لوگ تین طرح سے اٹھیں گے۔ ان میں سے بعض جنت کے شوق میں وارفتہ ہوں گے اور بعض دوزخ سے لرزہ بر اندام ہوں گے۔ ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار اور دس دس ایک ایک اونٹ پر سوار ہوں گے۔ باقی لوگوں کو جہنم کی آگ گھیرے گی جہاں وہ دن کے وقت ٹھہریں گے آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہرے گی

آمسیٰ۔

اور وہ جس جگہ رات کو ٹھہریں گے۔ آگ بھی ان کے ہمراہ ٹھہرے گی، جہاں وہ صبح کریں گے۔ آگ بھی ان کے ساتھ صبح کرے گی وہ جس جگہ شام کریں آگ بھی اس جگہ شام کرے گی۔

نوٹ: یہ حشر کی منظر کشی ہے۔ جب کہ اعلیٰ درجے کے مومن جیسے انبیاء و شہداء، صالحین وغیرہ جنت کے مستحق ہوں گے جنہیں نار جہنم کا کوئی خوف نہ ہوگا، اور وہ روز رخ سے ڈھنے والے گنہگار مسلمان ہوں گے۔ اس کے برعکس آگ میں گھیرے ہوئے کافر ہوں گے۔

۲۰۹۰ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِیْ اَنَّ النَّاسَ یُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَۃَ اَفْوَاجٍ فَوْجٌ رَاکِبِیْنَ طَاعِمِیْنَ کَاسِیْنَ وَفَوْجٌ تَسْحَبُھُمُ الْمَلَائِکَۃُ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ وَیَحْشُرُھُمُ النَّارُ تَسِیْرُ یَمْشُوْنَ وَیَسْعَوْنَ یُلْقِی اللّٰہُ الْاٰفَۃَ عَلَی الظَّھْرِ فَلَا یَبْقٰی حَتّٰی اِنَّ الرَّجُلَ لَتَکُوْنُ لَہُ الْحَدِیْقَۃُ یُعْطِیْھَا بِدَابَّتِہِ اَلْقَتَبِ لَا یَقْدِرُ عَلَیْھَا۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صادق و مصدوق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ لوگ تین طرح سے اٹھیں گے: ایک تو سوار ہوں گا گروہ ہوگا جو کھاتے اور پہنے جائیں گے اور دوسرے گروہ کو فرشتے اوندھے منہ گھسیٹیں گے آگ کی طرف لے جائیں گے، تیسرا گروہ اپنے پاؤں پر چلتا ہوا دوڑے گا اللہ جل شانہ سواریوں پر مصیبت ڈال دے گا اور سواری نہ ملے گی یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس باغ ہوگا۔ اور وہ اسے اونٹ کے بدلے دے گا لیکن اسے اونٹ نہ ملے گا۔

نوٹ: حشر سے مراد حشر قیامت ہے۔ اور باغ کا ذکر بطور تمثیل ہے۔ یعنی سواری کی ایسی قلت ہوگی کہ اگر کوئی شخص اونٹ کے بدلے اپنا سارا باغ بھی دینا چاہے گا تو بھی کوئی اونٹ نہ دے گا۔

ذِکْرُ اَوَّلِ مَنْ یُکْسٰی

قیامت میں سب سے پہلے کس شخص کو کپڑے پہنائے جائیں گے

۲۰۹۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَمْوَعِظَۃٍ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّکُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عُرَاۃً قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ حُفَاۃً عُرَاۃً فَقَالَ وَکَیْفَ وَذَھَبَ عُرَاۃً غُرْلًا کَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِیْدُہٗ قَالَ اَوَّلُ مَنْ یُکْسٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاِنَّہٗ سَیُؤْتٰی قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ الْاَنْبِیَاءُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو فرمانے کھڑے ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے لوگو تم اللہ کے پاس ننگے بدن، ننگے پاؤں اور بے ختنہ اٹھائے کئے جاؤ گے۔ بعد ازاں حضور نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی کَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ (جیسے ہم نے پیدائش کے وقت شروع فرمایا۔ ایسے ہی ہم دوبارہ کریں گے۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جناب

قَالَ وَهَبْ لَكِنَّهُمْ سَيُؤْتَى بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي إِلَى قَوْلِهِ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ الْآيَةَ فَيُقَالُ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُدْبِرِينَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ.

خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کچھ سے پہنچائیں گے میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے۔ انہیں کو پکڑ کر بائیں طرف سے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار یہ میرے صحابہ کرام ہیں۔ ارشاد فرمایا جائے گا جو کچھ ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا آپ اسے نہیں جانتے میں اس طرح کہوں گا جیسے نیک بخت بندے (حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اللہ کے سامنے فرمایا تھا جب تک میں ان میں موجود تھا تو میں ان پر گواہ تھا۔ جب تو نے مجھے اٹھا لیا۔ تو فقط تو ہی ان کا نگہبان تھا۔ اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں۔ اگر تو ان کی مغفرت اور بخشش فرما دے۔ تو تو غالب اور حکمت والا ہے۔ کہا جائے گا کہ یہ لوگ مرتد ہو گئے جب آپ ان سے جدا اور الگ ہو گئے!

نوٹ: حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو یقینی طور پر مقام شفاعت حاصل ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مقام محمود وہ مقام ہے جس کا مالک ہر شخص کے نزدیک قابل ستائش ہوگا اور تمام مخلوق آپ کو رشک کی نگاہ سے دیکھے گی۔ اور مقام محمود مقام قرب و شفاعت ہے کہ جب تمام جہان دانے حیران و سرگردان ہوں گے اور انبیاء و رسل میں سے کوئی بھی ہیبت و دہشت کی وجہ سے دم نہ مار سکے گا سر بلند کر سکے گا تو اس مقام کے مالک حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے!

فِي التَّعْزِيَةِ

تعزیت کرنا

۲۰۹۲ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ يَجْلِسُ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ رَجُلٌ لَهُ ابْنٌ صَغِيرٌ يَأْتِيهِ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ فَيُقْعِدُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَهَلَكَ ذَاكَ الْغُلَامُ أَنْ يَحْضُرَ الْحَلْقَةَ لِذِكْرِ ابْنِهِ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي لَا أَرَى فُلَانًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ بُنَيُّهُ الَّذِي رَأَيْتَهُ هَلَكَ فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ بُنَيِّهِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ هَلَكَ فَعَزَّاهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت معاویہ بن قرہ سے مروی ہے۔ آپ نے اپنے والد سے سنا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب تشریف فرما ہوتے تو کئی اصحاب آپ کی خدمت میں بیٹھتے ان میں سے ایک ایسا شخص تھا جس کا چھوٹا سا بچہ اس کی پیٹھ کی طرف آتا اور وہ اسے اپنے سامنے بٹھاتا۔ اتفاقاً اس بچے کی وفات ہو گئی۔ اس شخص نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنا اس خیال سے کہ بچہ یاد آئے گا اور صدمہ ہو گا چھوڑ دیا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اسے نہ پایا تو آپ نے دریافت فرمایا۔ کہ کیا وجہ ہے کہ میں فلاں شخص کو نہیں پاتا لوگوں نے عرض کیا حضور اس کا وہ چھوٹا بچہ ہے آپ نے

ثُمَّ قَالَ يَا فُلَانُ أَيُّهُمَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيْكَ أَنْ تَمْتَعَ بِهِ عُمُرَكَ أَوْ لَا تَأْتِي غَدًا إِلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ قَدْ سَبَقَكَ إِلَيْهِ يَفْتَحُهُ لَكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بَلْ يَبْقَى لِي بَابُ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُهَا لِي لَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ فَذَاكَ لَكَ

دیکھا تو وہ فوت ہو گیا۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے ملے اور اس سے اس کے بچے کا حال دریافت فرمایا۔ اس نے عرض کیا کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ آپ نے اسے تسلی اور تشفی دیتے ہوئے رنج دہ باتیں کم فرمائیں۔ بعد ازاں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یا فلاں! تجھے کونسی بات پسند ہے؟ یہ کہ تو اس سے بھرپور فائدہ اٹھائے یا یہ کہ تو روز قیامت کو جنت کے کسی دروازے پر جائے گا۔ تو اپنے بچے کو وہاں پہلے ہی پائے گا۔ وہ تیرے لیے دروازہ کھولے گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بات کہ میں جنت کے دروازے پر تجھ سے پہلے پہنچے اور میرے لیے دروازہ کھولے مجھے اس کی زندگی سے زیادہ پسند ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تیرے لیے یہی ہوگا۔

نَوْعٌ آخَرُ

تعزیت کی ایک اور قسم

۱۹۱۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَرْسَلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتُنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ وَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعَرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةَ الْحَجَرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ موت کا فرشتہ حضرت عزرائیل علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بھیجے گئے۔ جب وہ آپ کی خدمت میں پہنچے تو حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں ایک تھپڑ مارا اور ان کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی فرشتے نے اپنے پروردگار کے پاس جا کر عرض کی۔ اے اللہ! تو نے مجھے ایسے بندے کی طرف ارسال فرمایا۔ جو موت نہیں چاہتے۔ اللہ جل شانہ نے ان کی آنکھ پھر درست فرما دی۔ اور دوبارہ حکم فرمایا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اور انہیں کہیں کہ وہ اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھیں۔ اس میں سے جتنے بال آپ کے ہاتھ آئیں گے آپ کی عمر اتنی ہو گی۔ انہوں نے اگر ایسا ہی کیا) حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اے تمام جہانوں کے پالنہار! اس کے بعد کیا ہو گا؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے ارشاد فرمایا۔ تو پھر ابھی مرنا بہتر ہے۔ اور دعا فرمائی کہ
اے اللہ! مجھے پاک زمین (بیت المقدس) کے نزدیک پتھر
کی مار کے برابر فرما دے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا اگر میں اس طرف ہوتا تو میں تمہیں سرخ ٹیلے
کے نیچے راستے میں ان کی قبر بتاتا۔